بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

59852

دیباچہ

حمدِ خدا و نعتِ محمد مصطفےٰ صلعم و صفت چار یار احباب محمد مجتبےٰ صلعم و اوصاف بندگان خدا و مذمت فرقہ ہائے گمراہ

نظم

توں ہر اعلےٰ تھیں اعلےٰ اعلےٰ تیرا شان نرالا — تے ہر مندے تھیں مندا مندا مشرک شخص منہ کالا

توں ہر واحد تھیں واحد واحد تیری ذات نیاری — تے ہر ابتر تھیں ابتر ابتر کافر مشرک پاجی

بھی ہر عمدہ تھیں عمدہ عمدہ پاک محمدؐ آیا — تے ہر گندے تھیں گندا جو اس نال انکار لیایا

بھی ہر چنگی تھیں چنگی چنگی اُمت احمدؐ آئی — خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ جس وچ قرآن گواہی

چارے یار نبی دے پیارے چارے ربدے لال — صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ غنی ہور حیدرؓ ذوالجلال

جہاں خلیفیاں حق خلافت کیتا [illegible] — ذکرے عداوت نال تنہاں کوئی گمراہ شخص چنڈال

آلؓ اصحابؓ محمدؐ تے ہیں لکھ بارُود [illegible] — برکت رحمت رب دی ہر کل مومن مرد نساداں

یارب کرم کریمی کرکے سیدھے راہ چلائیں — دوست یار پیارے تیرے گزرے جنہیں راہیں

نویاں مذہباں کنوں بچائیں کرکے فضل غفاری — بہتر فرقیوں[1] رکھ کنارے جو نے فرقے ناری

سنت اہل جماعت دے عقاید اندر رکھیں سائیں — جس اچوں [illegible] ناجی کہیا محمدؐ غیراں کنوں بچائیں

اسماعیل فقیر نمانا منگے نت دعائیں — یا اللہ سن یاراں دوستاں سنگ حبیبؐ ملائیں

---

[1] اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو مجلس دوم میں دیکھو۔

نعت شریف پیران طریقت حضرت مولانا مولوی شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

نعت نمبر ۱

کی نعت کراں میں پیر دی ۔ اس شرقپوری دستگیر دی ۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دے خاص وزیر دی
جس پایا رُتبہ عالی ئے
شیر محمد نام رکھایائے ۔ کئی شیراں غالب آیائے ۔ لکھ مبارک جس نے جایائے
جو ولیاں اندر قطب جلالی ئے
جو اس دربار تے آیائے ۔ اوہ خالی کدی نہ دھایائے ۔ اساں دیکھ اکھیں ازمایائے
جو ایہ جماعت نرالی ئے
اوپر شرع محمدی عمل کمایائے ۔ اک رتی فرق نہ لیایائے ۔ قولوں فعلوں پورا پایائے
جو ولیاں اندر والی ئے
شیر محمد عزیز الدین جایائے ۔ جس محمدی باغ سجایائے ۔ دل بعضیاں حسد آیائے
جنہاں ابوجہل دی چالی ئے
سوہنا روضہ عجب بہار دائے ۔ دُوروں نُور دں شعلے ماردائے ۔ پر قلب پلیدیاں ساڑدائے
جو عشق محمدؐ یوں خالی ئے
شرقپور نور خوب سجایائے ۔ جس عرس مبارک آیائے ۔ اُس احمق بُرا منایائے
جس ابوجہل دی چالی ئے

نعت نمبر ۲

جو اس دربار تے آندائے اوہ خالی کدے نہ جاندائے ۔ کل دل دا مقصد پاندائے ۔ جے شک ہووے ازماوے
جس اندر قلب سیاہی ہے ۔ اُس ملے مراد نہ کائی ئے ۔ اوہ ابوجہل دا بھائی ئے ۔ اوّل دل نوں کر صفاوے
یعنی عقیدہ درست کرے ورنہ مثل ابوجہل کے فیض سے خالی رہے گا ۔ جیسا کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں :۔
صحبت اہل صفا سے تیرا دل کب صاف ہو زنگ سے آلودہ ہو جاتا ہے ۔ آہن آب میں یعنی پانی میں ہر ایک چیز کو صاف کرتا ہے ۔ مگر لوہے کو پانی سے زنگار پیدا ہوتا ہے ۔

جس دل توں حسد مٹایائے ۔ اس دور شیطان ہٹایائے ۔ دشمن جانی مگروں لاہیائے ۔ اوہ کل مراداں پاوے
جو بے پیرا آیائے ۔ اس پیر شیطان بنایائے ۔ ایہ بزرگاں نے فرمایائے ۔ جیں شک ہو لکھیا آوے
مَا كَانَ لَهُ شَيْخٌ فَهُوَ شَيْخُهُ الشَّيْطَانُ ۔ یعنی جس کا پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے ۔ جیسا کہ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں ؎

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر — کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

یعنی علم تصوف مثل گھی کے ہے اور علم ظاہری مثل دُودھ کے پس جیسا کہ بناوٹی گھی مثل گھی اصل کے نہیں ہوتا ایسا ہی بے پیرا بھی مثل پیر والے کے نہیں ہوتا ۔ حاصل کلام جو شخص پیر والا ہے اس کی مثال مثل درخت پیوندی ہے ۔ مثلاً آم سنگترہ وغیرہ جو پیوندی ہوگا اس کی قدر و قیمت زیادہ ہوگی بہ نسبت ڈک کے یعنی غیر

Marfat.com

پیرادہ پیر بنائے جی ، جو شرع موافق پائے جی ۔ غیر شرع نہ نیڑے جائے جی ۔ اول اس ازما لوے ایہ بزرگاں نے فرمایائے ۔ نہ ہیں ایہ دلوں بنایا ئے ۔ جیویں وچ کتاباں پایائے ۔ جس ظن ہو لکھیا آ لوے جیسا کہ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں ۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ۔ پس بہر دست نباید داد دست

یعنی اے فلانے بہت شیطان آدمی کی صورت بن کر پھرتے ہیں ۔ پس نہیں لائق سوا جان پہچان کے ہر ایک کے ساتھ بیعت کرنی جب تک اس کے پورے حال سے واقفیت نہ ہو ، اگر اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو رسالہ ماہ رمضان خطبہ پنجم فصل دوم میں دیکھو ۔

سبب تالیف کتاب

نظم

سبب کتاب بناون سندا سن توں بھیتوں بھائی ۔ جاں ہتا شور شریراں پایا خلقت بہت پٹھائی
تاں رل یاراں دوستاں مینوں ایہ سفارش پائی ۔ جو اک کتاب نظم نثر وچ چاہے خوب بنائی
جسوچہ بہتّر فرقیاں ناریاں حال سنایا جاوے ۔ بہتر واں جو فرقہ ناجی جنت ورثہ پاوے
ہر اک کر تعریف سناوے سند قرآن حدیثوں ۔ کہڑا ناری کہڑا ناجی تمیز جدا پاک پلیدوں طیبر خبیثوں
تاں میں نام خدا دا لے کر خوشیوں قلم اٹھائی ۔ رکھ توکل اللہ اتے شروع کتاب برائے کافیہ کرائی
پہلے ماہ محرم سندا ذکر مبارک لیایا ! ۔ باراں فصلاں اندر ہے اک مجلس دچہ مکایا !
اوّل ماہ محرم خوبیاں جو دچہ قرآن حدیث بیانی ۔ نفل نوافل ورد وظائف جو لکھے پیر جیلانی
بھی جو کچھ بدعت نے بدرسماں کرے لوک لوٹیرے ۔ تعزیہ اتے تابوت تے گھوڑا کرن پاکھنڈ بتیرے
بھی اوّل مجلس ماتم والی کس نے شروع کرائی ۔ سارا واضح کر سمجھایا کسر نہ چھوڑی کائی
قرآن حدیثوں ثابت کر کے وانگ بارود اڈایا ۔ جو کجھ جاہل لوکاں وچہ محرم رولا پایا
مجلس دوجی اندر سنت اہل جماعت تعریفاں ۔ جس نوں ناجی کہیا محمد کوں کر اس رسیاں

نوٹ :- فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ بنی اسرائیل کی قوم بہتّر فرقے ہو گئی ۔ اور میری امت کے تہتّر فرقے ہوں گے جن میں بہتر ناری اور ایک ناجی ہوگا ۔ اصحابہ کرام نے عرض کی یا حضرت وہ کون ہوں گے ۔ فرمایا آپ نے مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ یعنی جس طریقہ پر میں ہوں اور بعد میرے جس طریقے پر میرے اصحاب چلیں گے وہ فرقہ ناجی ہو گا دیگر سب ناری ہوں گے ۔

از مشکوٰۃ شریف مسئلہ :- یہ بات سورج کی طرح روشن ہے کہ قرآن کریم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نازل ہوا ۔ اور وہاں ہی حضرت محمدؐ اور اہل بیت اور تمام اصحاب پیدا ہوئے اور وہاں ہی اکثر سب صاحبان واصل بحق ہوئے اس زمانہ سے لے کر اب تک باشندگان مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جو ہیں سب کا طریق وہی ہے جو آنحضرت محمدؐ اور اہلبیتؓ و اصحابان اکرام کا تھا ۔ وہاں نہ کوئی مرزائی ، چکڑالوی شیعہ وغیرہ ہوا ہے اور نہ کوئی ہو گا ۔ خواہ بادشاہت کسی کی ہو حتیٰ کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اسلام مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے پیدا ہوا مشرق مغرب قطب دکن تک پھیل جائے گا ۔ مگر مٹ

Marfat.com

کہ پھر وہاں ہی آوے گا۔ یعنی یہاں کے لوگ نہیں بگڑیں گے [illegible]

ہو جائے گی سوا ان دو شہروں کے حتیٰ کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ وہاں [illegible]

کہ فرشتوں کا دروازوں پر پہرہ ہوگا اور لوگ تا قیامت تک اسی طریق پہ قائم رہیں گے جس پر آنحضرتؐ

و اصحابؓ تھے یعنی سنت اہل و الجماعت کے طریقہ پر جس کو آپؐ نے ناجی فرمایا ہے حتیٰ کہ امام مہدی کا بھی یہ ہی

گا۔ اور اب جو وہاں سیدات موجود ہیں سب سنت اہل جماعت ہیں، مرزائی، رافضی، خارجی وغیرہ نہیں۔ اگر

کو شبہ ہو تو وہاں جاکر دیکھ لے۔ جو خاص کر امام حسنؓ حسینؓ کی اولاد موجود ہے ان میں کوئی رافضی شیعہ وغیرہ نہیں ہوا اور

نہ کوئی ہوگا۔

فائدہ: دعویدار اسلام تو درکنار رہے بلکہ جتنے مذہب دنیا میں ہیں سب کا یہ ہی دعوےٰ ہے کہ ہماری جماعت

ہی جنت کے لائق ہے۔ دوزخ کے واسطے کوئی بھی تیار نہیں جیسے کہ اللہ تعالےٰ سورۃ البقرہ اول پارہ میں ارشاد فرماتے ہیں

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۔ اور کہا یہودیوں

نے کہ نہیں ہیں عیسائی اوپر کسی چیز کے یعنی جنت کے لائق ہم یہودی ہیں، اور کوئی نہیں۔ اور کہا عیسائیوں نے کہ نہیں یہودی

اوپر کسی چیز کے یعنی ان کا مذہب باطل ہے وہ ناری ہیں ہم ہی جنت میں جائیں گے۔ حتیٰ کہ سب سے ادنیٰ تو یہی چوہڑے بادر

ساجھی ہیں۔ خاکروب کہتے ہیں کہ ہمارا بالا پیر سب سے افضل ہے۔ ہم کو جنت میں لے جائے گا۔ اور ہر جگہ اس کا مکان بھی بنا

ہے برائے پوجا کے۔

حکایت: چند باوڑے آپس میں مذہبی گفتگو کر رہے تھے۔ کہ باوڑیا تو ضرور ہونا تھا اور ہندو بھی اور چوہڑے

کی بھی ضرورت تھی برائے میل مٹی کے مگر مسلمان کی کیا ضرورت تھی کہ پیدا ہوگیا۔

حکایت: یہ حکایت ہماری خود شنید ہے۔ ضلع فیروزپور متصل ریاست جلال آباد سکنہ لدھیکے کے چند سانسی ایک

بڑی عمر کے سانسی سے دریافت کرتے ہے کہ ہر ایک مذہب جنت کی تیاری کر رہا ہے ہم کہاں جائیں گے تو بڑے سانسی

نے کہا کہ تم بے فکر ہو کہ جنت تو ہمارے ہی لیئے ہے۔ کیونکہ جنت کے دروازے پر دو نہریں ہوگی۔ ایک گوؤ کے خون کی اور

ایک سوؤر کے خون کی۔ جب ہندوؤں کو سُرگ میں جانے کا حکم ہوگا۔ تو وہ گئو کے خون کی نہر پہ جاکر پھر واپس آجائیں گے

کہ اس کی ہم کو قسم ہے۔ پھر مسلمانوں کو حکم ہوگا تم جنت میں جاؤ تو وہ گئو کے خون کی نہر عبور کر جائیں گے مگر جب وہ سوؤر کے

خون کی نہر پر جائیں گے تو وہ بھی واپس آجائیں گے کہ اس کی ہم کو قسم ہے۔ مگر ہم سانسی دونوں نہریں عبور کر کے جنت

میں داخل ہو جائیں گے کیونکہ نہ ہم گئو کو چھوڑیں اور نہ سوؤر کو۔ حاصل کلام اگر مرزائیوں چکڑالویوں۔ خارجیوں۔ رافضیوں نا صبیوں

نے یہ بات کہہ دی کہ جنت میں ہم ہی داخل ہوں گے تو کیا تعجب ہے کہ جب ادنےٰ سے ادنےٰ قومیں بھی کہہ رہی ہیں کہ جنت

ہمارے ہی لیئے ہے مثل سانسیوں وغیرہ کے۔ مگر یہ بات یاد رہے کہ جنت کے لائق وہ ہی جماعت ہے جن کا طریقہ

مدنی لوگوں کے ہوگا جہاں قرآن مجید نازل ہوا اور رسولؐ پیدا ہوئے جنت کا راستہ بتانے والے اور اہل بیتؓ اصحابؓ

پیدا ہوئے

بیت

مکی مدنی سارے سنی جانے عالم سارا
جیتھے چار مصلےٰ قائم بے دیاں منہ کالا

اور یہ مثل مشہور ہے کہ چوں کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی۔ یعنی اگر کعبے سے کفر اٹھے تو مسلمان کہاں رہے

نوٹ: یہ مثل مشہور ہے کہ جو بوٹ ایک بار گھونسلے سے گر پڑے تو وہ پھر اپنے گھونسلا میں داخل نہیں

ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی جو سنت اہل جماعت سے جدا ہو کر کسی گمراہ فرقے میں داخل ہو جائے تو [illegible]

Marfat.com

...ہیں مسلسل آتا ہے۔ اکثر دیکھے ہیں کہ وہ گمراہی ہلاک ہوتے ہیں۔ مگر کوئی صاحب نصیب ہی الا واپس آتا ہے۔

نظم

مجلس پنجی اندر اہل البیتؓ دا ذکر لیایا — سکنی نسبی اتے ولادتی خوب طرح سمجھایا
سب تھیں اول حرم نبیؐ دیاں ذکر مبارک کیتا — جو اولاد انہاں دے وچوں پیدا ہوئی بیتا
بھی جو کجھ حرم محمدؐ دا پر کیتے طعن خبیثاں — وانگ بارود اڑائے لکھ کر سند قرآن حدیثاں
اولاد نبیؐ تھیں حضرت فاطمہؓ بہتر سب توں آئی — گویا سوانح عمری اسدی آکھ فقیر سنائی
چھ فصلاں وچہ اس مجلس نوں ختم کرایا — اگے مجلس چوتھی وچ امام حسنؓ دا ذکر لیایا
اٹھ فصلاں وچہ پھر اس مجلس نوں ختم ہے کیتا — گویا سوانح عمری اس وچ امام حسنؓ دی میتا
مجلس پنجویں اندر میں کجھ حال بیان سنایا — صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ غنی ہور امیر معاویہؓ آیا
ابو حنیفہؒ مالکؒ شان اہل البیت پیارے — ایہ سارے خادم آل محمدؐ بے دیناں منہ کالے
جو کجھ آل نبیؐ سنگ ہے انہاں سلوک کمایا — فقہ حدیثوں ثابت کر چھ فصلاں وچ مکایا
مجلس چھیویں دے اندر پنجتنؓ مومناں صفتاں آیاں — قرآن حدیثوں ثابت کر کے لکھ دکھایاں بھائیاں
بیشک مومن جنہاں وچہ اوہ صفتاں جاون پایاں — تے جنہاں وچہ اوہ صفت نہ کوئی دعوے کوڑ سوایاں
پنجتنؓ پاک محب جو مومن حب نشانیاں بھائی — ساریاں واضح کر سمجھائیاں کسر نہ چھوڑی کائی
جو کوئی پڑھسی معلوم کرسی جو اس فقیر بتایا — کیہڑا دوست کیہڑا دشمن آل محمدؐ آیا
مجلس ستویں دے اندر ذکر مبارک چہ شہیداں لیایا — جو کجھ شان شہیداں ملدا واضح کر بتلایا
امام حسینؓ دی شہادت دا ہیں قصہ پورا پایا — قاتلاں نے مقتولاں دے سنگ جو کجھ حال وہایا
بھی امام حسینؓ ولی سنگ جانی کیتی کنہاں لڑائی — یا اوہ سنی یا اوہ شیعہ آہے سن توں بھائی
گویا سوانح عمری ایہ امام حسینؓ دی آئی — بائیاں۲۲ فصلاں اندر ہے ایہ مجلس ختم کرائی
پھر مجلس ناویں دسویں نواں اماماں ذکر لیایا — زین العابدینؓ نوں لے کر مہدی تیک مکایا
گویا سوانح عمری ایہ بھی نواں اماماں آئی — اٹھاں فصلاں اندر اس نوں ختم کیتا میں بھائی
مجلس باراں تیراں چوداں صفت اصحاب جلایا — بھی اصحابی کس نوں آکھن لیایا خوب دلیلاں
بھی شیعہ کس نوں آکھن کتھوں پیدا ہوئے بلائیں! — قرآن اندر جو لفظ شیعہ دا آیا ہے کتنی جائیں،

بھی دو چار اصحابؓ محمدؐ بعد وفات بتاون
باقی ہو مرتد سدھائے کہندے نہ شرماون

نظم دیگر

اس دا خوب جواب دتا میں نال خدا دی یاری — جو مرتد اصحاب بناون سو مردود دکھاری
بھی منع مباحثہ شیعہ مذہبوں ثابت کر دکھلایا — ہن جو کرے مباحثہ شیعہ مذہبوں خارج آیا

Marfat.com

اٹھاں ٹھاں مجلساں چند فصلاں [illegible] اندر [illegible] | [illegible]

طعن اصحاباںؓ اوپر جو کجھ کیتے نے بدکیشاں | خوب [illegible] اٹھا [illegible]

احد بدر حنین نے خیبر جنگ جو نبیؐ زمانے | [illegible] نس گئے اصحابی چھڈ رسولؐ یگانے

قرآن حدیثوں ثابت ثابت قدم اصحاباںؓ پائے | کوڑیاں کوڑ ہولا کر جگ میں لعنت بھار اٹھائے

بھی تقیہ شیعہ والا خوب بیان کیا یا | جو کجھ شیعہ وچہ تقیہ دے فریب بنایا

جو بہتان انبیاءؑ اماماںؓ اوپر شیعہ جوڑے | میں سارے کتب شیعہ تقیں لکھے دکھیں جس دل لوڑے

جائز منع تا دن شیعہ یاون بہت دلیلاں | قرآن حدیثوں ثابت حرمت کیتا رد دلیلاں

چند فصلاں دے اندر ایہ مجلساںؓ دونویں مکائیاں | ہن مجلس ستاراں حال حقیقت لکھ دکھاواں بھائیاں

چند تعصب انتے عقائد شیعہ آکھ سنائیں، | بھی جو کجھ سنے بدگوئیاں کرے پاکاں لوکاں تائیں

بھی امام زمانہ کنڑا واضح کر ہنسلایا | قرآن حدیثوں ثابت کر کے خوب بیان کیا یا

چند فصلاں دے اندر ایہی مجلس کی پیاری
ختم کتاب ہوئی ہن ساری نال خدا دی یاری

دیگر

لگے اس تقیں بھی اک خطبہ ماہ رمضان بنایا | نعت قرآن حدیث مسائل سب اس اندر لیا یا

بہت پسند کتاب آئی لے خاصاں عاماں تائیں | یارب توں بھی قبول پائیں اس کرے فقیر دعائیں

بھی ارادہ ہے دل میرے وچہ نال خدا دی یاری | باراں مہینیاں ایویں بھائی خطبے کرساں جاری

جے موت نے مہلت بخشی رب توفیق رفیق عطائی | تاں ہر مہینے پنج پنج خطبے جاری کرساں بھائی

کل مہینیاں کل فضائل لکھاں بار پیارے | فقہ حدیثوں ثابت کر کے کرساں خوب نتارے

اگے نام مہینیاں لے کر خطبے کئیاں بنائے | پر نفل نوافل ذکر اذکار نہ اہناں اندر پائے

بعضیاں اکثر لکھے بعضیاں نام مہینیاں بیتا | ہیں کل فضائل لکھے کوئی کسر نہ چھوڑی بیتا

تے ہر مہینے اندر اکثر ذکر وفات بھی بھائی
جو اس مہینے اندر کسے بزرگ وفات ہے پائی

نوٹ:۔ مثلاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الاول میں حضرت امام حسین علیہ السلام ماہ محرم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ ماہ رمضان المبارک میں۔ حضرت امیر حمزہؓ ماہ شوال میں۔ علیٰ ہذا القیاس۔

دعا گو
(مولوی) محمد اسماعیل حنفی نقشبندی مجددی
ساکن کوٹ اڈو ضلع [illegible]

لہ یعنی باراں تیراں چوداں

Marfat.com

اللّٰهُمَّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

مجلس اوّل در فضائل ماہِ محرم فصل اوّل

یہ مجلس بارہ فصلوں میں منقسم ہے۔ فصل اوّل ماہ محرم محترم کی وجہ تسمیہ۔ یعنی محرم کو کیوں محرم بولتے ہیں۔ اور آجکل جاہل مسلمان ماتم وغیرہ جو بد رسمیں کرتے ہیں اُن کو پہلے کس نے ایجاد کیا ہے اس کا بدلائل نقلی ثبوت۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم والسلام علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جو پالنے والا ہے جہان کا اور درود سلام ہمارے سردار محمد مصطفٰے اور اس کی آل اصحاب سب پر۔ اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ (پیچھے اس کے فرمایا اللہ تعالے نے بیچ سورۃ توبہ پارہ دس) کہ تحقیق گنتی مہینوں کی نزدیک اللہ تعالے کے بیچ لوح محفوظ کے یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔ جس دن سے پیدا ہوئے زمین آسمان ان بارہ مہینوں سے چار مہینے زیادہ عزت والے ہیں (ذوقعد۔ ذوالحجہ۔ محرم۔ رجب) ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ۔ یہی ہے دین سیدھا تو ان میں نہ ظلم کرو تم جانوں اپنی کو یعنی حرام کاموں میں مشغول ہو کر ان وقتوں کی ہتک کرکے اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ مسئلہ۔ اگرچہ گناہ کرنا تو ہمیشہ ہی برا ہے اور اس کو ترک کرنا ہمیشہ ہی لازم ہے۔ مگر ان چار مہینوں کو اللہ تعالے نے شرف اور بزرگی کی وجہ سے خاص کیا ہے اس واسطے ان میں گناہ کرنا ایسا ہے، جیسا حرم یا احرام میں مسئلہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا نبی کریم نے جو شخص نیا چاند دیکھ کر تین بار الحمد شریف اور ایک بار انا فتحنا پڑھے گا۔ اللہ تعالے اس کو ہر مصیبت اور بلاء سے محفوظ رکھے گا۔ اور ہر ایک معاملہ میں کامیاب ہوگا۔

مسئلہ:۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد اللہ جب تو کوئی نیا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ۔ اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں بھلائی اس مہینے کی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اس مہینے کی سے۔

مسئلہ:۔ ہمارے دین اسلام میں یہ مہینہ محرم الحرام بہت بزرگ اور وہ مہینہ ہے جس سے مسلمانوں کا اسلامی سال شروع ہوتا ہے اور محرم اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ یعنی حرام کیا گیا۔ ایام جاہلیت میں عرب کے لوگ اس ماہ میں قتل و قتال حرام جانتے تھے اس اس کا نام محرم الحرام رکھا گیا ہے۔ اور اس میں پانچ حروف ہیں (م ح ر ر م) جو شخص اس ماہ میں تماش بینی۔ ماتم وغیرہ کرنے سے بچ کر ذکر نفل نوافل روزہ میں مشغول ہو کر اس ماہ کی عزت کرے گا۔ اللہ تعالے اس کو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں یعنی پچاس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

Marfat.com

ماہ محرم یہودی شروع کی تھی اس لئے ... [illegible]
کر غسل کرتے اور کپڑے بدلتے اور خوشبو ... [illegible]
شروع ماہ محرم میں ہی سیاہ لباس پہن کر ماتم ... [illegible]
پائی ہے تو بارہ مہینوں میں کوئی بھی ایسا مہینہ نہیں ہے کہ جس میں کسی ... [illegible]
حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام حسن نے شہادت پائی ہے اور ... [illegible]
جنت خاتونؓ نے رحلت فرمائی۔ اور ماہ شوال میں حضرت امیر حمزہؓ نے جنگ ... [illegible]

مسئلہ :۔ یہ یاد رہے کہ جتنی مصیبت حضور پرنور صلی ... [illegible] مصیبت نہیں۔ اگر ماتم کرنا جائز ہوتا اور باعث ثواب ہوتا تو سب سے پہلے حضور پاک کی ... [illegible] کیونکہ آپ بھی تو شہید ہی ہوئے ہیں۔ جو کہ جنگ خیبر میں زینب یہودی عورت ... [illegible]

جے کر ماتم جائز ہوندا امام حسین شہید دا — تاں ہر ... [illegible]
باراں مہینیاں اندر ایہا کوئی مہینہ ناہی — جنہوں ... [illegible]
سال بسال جے ماتم جائز ہوندا یار پیارے — تاں احد شہیداں اُتے ماتم ... [illegible]
ستر یار شہید جو ہوئے اندر احد ٹکانے — ہے مشہور ایہ واقعہ ... [illegible]
حمزہ چاچے پاک نبی دے حضرت شہادت پائی — نک کن ہتھ تے پیر کپاں ... [illegible]
بھی سینہ چیر کلیجہ چبیا ایسی ہندہ زنانی — دیکھ محمد عربی ... [illegible]
آکھیا چاچا کا فرساں اوپر جے میں تابو پاواں — قسم خدا دی ستراں کافراں ... [illegible]
اوسے ویلے وحی الٰہی آکر کیتا پھیرا — بدلہ تو تاں پورا کیا ... [illegible]
ایہ چودھویں وچ سپارے سورت نحل دے اندر آیا — تاں قسم کفارہ ... [illegible]

کما قال اللہ تعالےٰ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ ... [illegible]
جیساکہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اگر بدلہ لو تم پس بدلہ لو برابر اس کے جو ... [illegible] تو بہتر ہے واسطے صبر کرنیوالوں کے۔

فائدہ :۔ جنگ احد کے بعد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم دس سال تک زندہ رہے۔ کسی سال بھی ... [illegible] نہیں کیا۔ درحقیقت واقعہ احد واقعہ کربلا سے کم نہیں ہے۔ کیونکہ جنگ احد میں ستر اصحاب کا ... [illegible] کے کفار نے ناک کاٹ لئے کیا تھوڑی مصیبت ہے۔

امام حسینؓ گھٹ شہادت انہاں شہیداں تائیں — نہ ماتم پاک نبی ... [illegible]
جو حضرت علی شہادت پائی سنتوں میرے یارا — ... [illegible]

مسئلہ :۔ جو لوگ ہر سال ماہ محرم شریف میں امام حسینؓ کا ماتم اور ... [illegible] شریف کے خلاف کرکے اپنے آپ کو آگ کی خوراک بناتے ہیں ... [illegible] بقرہ پارہ دوم میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ ... [illegible]

لے امیر حمزہ کا قصیدہ تھیں اور تفصیل ... [illegible]

Marfat.com

... میں سے اور چھوڑ جاویں عورتیں اپنی - انتظاری کریں وہ عورتیں ساتھ جانوں اپنی کے دس دن اور

فائدہ :- یہ دس دن چار مہینے بیوہ عورت کے لئے سوگ کرنا جائز ہے - اور سوا بیوہ عورت کے تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے - خواہ کوئی قریبی فوت ہو - مسلم میں آیا ہے کہ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۔ ترجمہ :- جیسا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم نے نہیں حلال واسطے کسی عورت کے جو ایمان لائی ہو اللہ اور دن قیامت کے یہ کہ سوگ کرے اوپر کسی فوت کے تین دن سے زیادہ مگر اوپر خاوند اپنے کے دس دن اور چار ماہ تک -

فائدہ :- لوگوں میں یہ رسم جاری ہوگئی ہے کہ ماہ محرم میں تعزیہ داری اور ماتم کرتے ہیں - یعنی سیاہ لباس پہن کر تمام لذت زینت وغیرہ کو ترک کرکے مانند بیوہ عورت کے اپنی صورت کو بناتے ہیں - اور سینہ کوبی کرتے ہیں - حدیث شریف میں اس کی سخت مخالفت آئی ہے (دارمی)

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ وَالنَّاحِيَةُ اِنْ لَّمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي صُوْرَتِ الْكَلْبِ وَهُوَ صُوْرَتِ الْكَلْبِ ۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی وین کرے اور منہ سر سینہ پیٹے اور نہ توبہ کرے پہلے موت اپنی کے اٹھائے گا اللہ تعالے اس کو دن قیامت کے بیچ صورت کتے کے اور منہ اس کا شکل کتے کے اور آواز بھی کتے جیسا ہوگا ؎

جو رووَن پٹن منہ سر سینہ بھن وانگ کفاراں   نبی بیزار او ہناں دے کولوں ڈوسب بریاراں
ڈ میں نبی او ہناں دا یہ ایہ امت میسری کوئی   جو سنت میری تھیں منہ پھیرے ٹولی پھٹی ہوئی
جو نہ توبہ منہ سر سینہ پٹن کولوں کرن رذلے   روز قیامت شکل کتے دی ہوسن اوہ منہ کالے
منہ سر سینہ پٹن والے کفاراں دے بھائی   نبی شفاعت نہ کرسے تہناں دی خبر حدیثوں آئی

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَيَّعَ لَمْ يَنَلْ شَفَاعَةً ۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میری سنت کے خلاف کرے گا میری شفاعت نہ پائے گا - قول سعدیؒ -

پیمبر کسے را شفاعت گر است   کہ بر جادہ شرع پیغمبر است ،

نبیؐ شفاعت نہ کرسی جو نہ چلن چال نبی دی   جو چال نبی دی چلن ناہیں رلسن سنگ یزیدی

مسئلہ :- سب سے اول مجلس ماتم یزید کے گھر میں ہی شروع ہوئی تھی جیسا کہ اخبار ماتم والا معتبر شیعہ صفحہ ۱ میں لکھا ہے ؎

اہل بیت جد قیدی ہو کر کوفے دیوچ آئے   دیکھ انہاں نوں آل معاویہ عورتاں دین الائے
بھی ہندہ یزید دی عورت سر ننگا کر ماتم کردی   منہ سر سینہ پٹ دی آئی طرف یزید شقی دی
آکر آکھیا اسدے تائیں یوں سُن مرد یزیدا   میرے گھر دے سامنے ٹنگیا سر حسینؓ دلی دا
جلدی نال یزید نکالا پیادہ گھر دل آیا   سر حسین دلی دا لاہ کے کپڑے وچہ لکایا

یعنی یزید نے اپنی عورت کے کہنے سے سر امام صاحب کا نیزہ سے اتار کر ایک رومال میں لپیٹ کر اپنی تمام مستورات کو حکم دیا کہ کپڑے اور زیور وغیرہ زینت اتار کر اس پر تین دن تک نوحہ و ماتم کرو -

دیگر :- شیعہ صاحبان کی کتاب جلاء العیون صفحہ ۲۲۷ میں لکھا ہے کہ یزید نے اپنے بیوی ہندہ کو حکم دیا کہ گھر جا اور دختر فرزند فاطمہؓ امام حسینؓ پر ماتم و نوحہ کر - کیونکہ ابن زیاد نے جلدی کی ہے اور میں ان کے قتل میں راضی نہ تھا - تب ہندہ نے گھر جا تمام اہل بیت کی عورتیں جمع کرکے مجلس ماتم بڑے زور سے برپا کی - اور یزید کی طرف سے تمام شہر میں مجلس

Marfat.com

فراز ذیب سٹو چار سہار [illegible]

یزید نے زینب کبریٰ تائیں [illegible]

حضرت زینب آکھیا ہے تک حاجت ساڈی [illegible]

ابن زیاد نے مہلت نائیں دتی سانوں نے تائیں

ہن خواہش اساڈی شہروں باہر اک مکان بنائیے | [illegible]

دیجو اجازت جو ایتھے عورتاں قریش دے ماتم آیاں | اوہ [illegible]

تاں یزید فرمایا اک مکان فراخ بنایا | گی [illegible]

جتنیاں ذاتاں اسیر فقیراں شہر دے اندر آیاں | ماتم [illegible]

تاں شاہی عورتاں اتھا اولتے شور تے غل مچایا | اساناں [illegible] ماتم پایا

مسئلہ :- پس ان تمام روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ مجلس ماتم سب سے پہلے [illegible]
شہر والوں کو بھی ماتم کرنے کا حکم دیا - اور ماتم بازہ بھی پہلے یزید نے ہی ایجاد کیا۔ الغرض [illegible]
یزید کی سنت ہے۔ اگر ماتم کرنا کار ثواب ہے تو خوش قسمتی ہے یزید کی کیونکہ شیعہ اصحاب [illegible]
حسینؓ پر ماتم کرے اس کے چھوٹے بڑے گناہ معاف ہو جاتے ہیں - تو سب سے اول یہ [illegible]

ہے ایہ ماتم کرنا سنت خاص یزید دی آئی! | جو سب تھیں اول مجلس ماتم [illegible]

ہن جو کوئی ماتم کرسی بھائی روز قیامت تائیں | نال یزید برابر لین [illegible]

جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَوَّلُ مَنْ النَّبِیَ وَتَغَنّٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ [illegible] اول
اوزگانا شیطان ہی نے شروع کیا ہے۔ اب جو یہ کام قیامت تک کریں گے وہ سب شیطان کے [illegible]

شیعہ آکھن پٹن جائز سند قرآن لیادن | سورۃ ذاریات [illegible]

جس دیچ نام نشان نہ ہرگز پٹن والا آیا | صرف نال تعجب [illegible]

ہن میں تینوں قصہ کوتا سارا آکھ سنائیں | شاید [illegible]

فند فریب انہاندیوں بچ کر راہ ہدایت پاویں | [illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ هَلْ اَتٰكَ حَدِیْثُ [illegible]
تجھ کو خبر پہنچی مہمانوں ابراہیم کی جو عزت والے تھے۔ اِذْ دَخَلُوْا [illegible]
ہے قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۚ کہا سلام ہے یہ لوگ ہیں اوپرے [illegible]
فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۔ پس متوجہ ہوئے ابراہیم طرف گھر اپنے [illegible]
پس آگے مہمانوں کے۔ کہا ان کو کیوں نہیں کھاتے [illegible]
خوف سے کہا انہوں نے مت خوف کر۔ یعنی ابراہیم [illegible] اپنے دل میں
کھاتے تو ملائکہ نے کہا مت خوف کرو۔ میں [illegible]
کو مبارک بادی کہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے [illegible]
تعالیٰ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ۔ جیسا کہ فرمایا [illegible]

Marfat.com

جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم کو خوشخبری دی تھی۔ تو آپ کی عمر اس وقت ایک سو بیس برس کی تھی۔ اور حضرت سارہ خاتون کی عمر ایک سو سال کی تھی۔ اور تمام عمر آپ کو لڑکا لڑکی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس سبب سے یہ خوشخبری سُن کر تعجب سے حضرت سارہ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا جیسا کہ عام عورتوں کی عادت ہے کہ تعجب کی بات سُن کر منہ اور ماتھے اور رخسار سے پر ہاتھ مارتی ہیں کما قال اللہ تعالیٰ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ قَالُوْا كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس آئی سامنے سے عورت اس کی بیچ نعرہ کے پس مارا ہاتھ اپنے ماتھے پر اور کہا کہ بوڑھی سو سال کی اب لڑکا جنے گی۔ کہا فرشتوں نے ایسا ہی حکم ہے رب تیرے کا کہ تجھ کو بڑھاپے کی حالت میں ایک لڑکا ہشیار عنایت فرمائے گا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ حکمت والا جاننے والا ہے۔ ٥

کرو خیال جو جس نوں ایہہ خوشخبری دتی جاوے	جو تیرے تائیں رب ہک لڑکا دانشمند عطا وے
کیا او ہ گھیوں پٹن لگے یا خوشیوں نعرہ مارے	اُلٹی کر تفسیر سناون شیطاناں وے لا رے
جو اُلٹ کرے تفسیر قرآنوں معنے اُلٹ رلاوے	اوہ دوزخ وچ جاوے جاویں سید فضل سداوے

كَمَا قَالَ النَّبِیُّ مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْیِهٖ فَقَدْ كَفَرَ۔ ترجمہ:۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی اپنی رائے کے مطابق قرآن مجید کی تفسیر غلط کرے تو وہ کافر ہے۔ مثلاً چکڑالوی مرزائی رافضی خارجی وغیرہ

فصل دوم

در فضائل ماہ محرم الحرام کی اوّل تاریخ سے نویں تاریخ تک نوافل ذکر اذکار روزہ وغیرہ اسوۂ حسینی کے بیان میں اور مذمت تعزیہ وغیرہ اور فضیلت مسجد حسب موقعہ

حضرت عثمان بن عفان قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَكْرِمُوا الشَّهْرَ اللّٰهِ الْمُحَرَّمَ فَاَكْرَمَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِ الْجَنَّةَ بِنَجَاتٍ مِّنَ النَّارِ۔ حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم نے کہ اے لوگو تم بہت عزت کرو اللہ تعالیٰ کے ماہ محرم کی۔ پس اللہ تعالیٰ بہت عزت کرے گا تمہاری بیچ جنت کے۔ اور نجات دے گا تم کو دوزخ کی آگ سے۔ اور ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب نبی کریم نے اِنْ اَرَدْتُمْ الرَّحْمَةَ وَقْتَ الْمَوْتِ مِنَ الْعَطَشِ وَالْخُرُوْجِ مَعَ الْاِیْمَانِ وَالنَّجَاتِ مِنَ الشَّیْطٰنِ۔ اگر کوئی چاہتا ہے یہ بات کہ مجھ کو آرام ہو وقت موت کے تلخی جان کندن کی سے اور اس جہان سے جاؤں میں ساتھ ایمان کے اور نجات دے مجھ کو فریب شیطان کے سے فَاَخْتَرِمُوْا هٰذَا الشُّهُوْرَ كُلَّهَا بِكَثْرَةِ الصِّیَامِ وَالصَّلٰوةِ وَاَبْدَامِ عَلٰی مَا سَلَفَ مِنَ الْاٰثَامِ وَذَكَرُوْا خَالِقَ الْاَنَامِ فَدَخَلُوْا جَنّٰتٍ مِّنْ ...ہُمْ بِالسَّلَامِ۔ پس لائق ہے اس کو زیادہ کرے عزت حرمت والے مہینے کی محرم شریف میں زیادہ پڑھے۔ نفل اور زیادہ رکھے روزے اور زیادہ کرے پشیمانی اوپر گناہوں اپنوں کے اور زیادہ کرے ذکر اذکار اس میں پس داخل جنت ہوئے پاک اپنے کے بیچ ساتھ سلامتی کے

ذکر صیام در محرم شریف

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ صَامَ یَوْمَ فِیْ اَوَّلِ الْمُحَرَّمِ۔ فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی روزہ رکھے محرم کی اوّل تاریخ میں اس

Marfat.com

سکے لئے دس ہزار ... دس ہزار ...

ـــہ بھی وجہ حدیث نبی فرمایا اس ...

اوّل تاریخوں روزے رکھے جیکہ ...

مسئلہ :- ماہ محرم میں تین دن بہت ہی افضل ہیں ...

مسئلہ :- اخیر سال اور شروع سال کے دن روزہ رکھنا ...

دن ہے ۔ اور اوّل دن سال اسلامی کا اوّل ماہ محرم کا دن ہے ...

اللہ تعالےٰ دیتاہے (نقل از غنیۃ الطالبین)

مسئلہ :- ماہ محرم ایسا بزرگ مہینہ ہے کہ اس کی ایک دن کی عبادت ... سال ...

مسئلہ :- جو کوئی اوّل تاریخ اور جمعرات کو جاگے اور ذکر اذکار ...

اور آیندہ توفیق بچنے کی ملتی ہے ـــہ

پس از رمضان مکرم شد محترم — کہ خوب ...

شہید کربلا در وے حسینؓ است — کہ ذکرش در ...

ماہ رمضانوں پچھے محترم افضل جانی — ہتے ورہے اس دے اندر ...

شہید جو اسدے اندر ہوئے شاہ حسینؓ پیارے — ذکر اللہ دا ...

ذکر نوافل در محرم الحرام نمبر ۱

جو کوئی شخص ماہ محرم کی اوّل رات دو رکعت نفل پڑھے تو اس کی قبر کو اللہ تعالےٰ تا قیامت روشن کرے گا ...

نمبر ۲

حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی محرم کی اوّل تاریخ دن کو یا رات کو ...

پڑھے کہ ہر ایک آیت میں بعد الحمد کے تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے اور بعد سلام کے گیارہ بار سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ ...

... پڑھے تو اس کے لئے اللہ تعالےٰ دو ہزار فرشتہ اس کی دینی و دنیاوی تمام حاجتوں کو ...

ملعون حسرت سے کہتا ہے کہ ہائے افسوس میں سال بھر اس سے ناامید ہوا اور چار ہزار سال کی عبادت کا ثواب

میں درج ہوتا ہے۔ جس کو سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ نہ آتا ہو وہ کلمہ طیبہ ... پڑھے ـــہ

نمبر ۳

جواہر غیبی اندر آیا آکھیا نبی حقانی — جو ماہ محرم ...

چھ رکعتاں نفل پڑھے کوئی اس ترکیبوں بھائی — بعد الحمد دے ...

دو ہزار محل جنت دے رب تیار کرائے — بھی دروازے ...

بھی ہر دروازے ہک ہک تخت سنہری ... — ہک ہک حور ...

ایہ سب کجھ ملسی اسنوں جیہڑا انہاں نفلاں ... — ...

چھ ہزار بلا دنیا وی اس توں دور ہو جاوے — بھی چھ ...

فائدہ :- ان نفلوں کے فضائل میں حضرت ...

Marfat.com

...اور اس نے خواب میں ...مقام ...دیکھا تھا کہ اس خوبصورت جوان کی نشست گاہ یعنی بیٹھک کے گرد باغ عمدہ لگا ہوا ... ایک حوض پانی کا شفاف بھرا ہوا اس کے قریب تھا۔ اور حوران بہشتی اس کی خدمت میں حاضر تھیں۔ میں نے اُس جوان ... دریافت کیا کہ اے بھائی تو نے دُنیا پر کیا عمل کیا تھا جس کی وجہ سے یہ انعامات تجھ کو حاصل ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ اے ... بھائی ... میں دنیا میں مُردوں کے کفن اُتارتا تھا۔ اتفاقاً ایک مسجد کے پاس سے ایک دن گذرا تو ایک واعظ نے کہا کہ جو ... شخص ماہ محرم کے اوّل عشرہ کے میں چھ نفل جو اُوپر مذکور ہیں پڑھے گا اس کو یہ درجہ جو اُوپر مذکور ہے ملے گا۔ جب میں نے سنا اُس دن سے لے کر اس بداعمال سے توبہ کر کے ہمیشہ کو ان نفلوں کو اپنے اوپر واجب کر لیا۔ یہ انعامات ان نفلوں کی برکت ہے۔

نمبر ۴

حضرت عائشہ ام المومنین تھیں بک جو روایت آئی — جو اوّل دہا کے ماہ محرم اٹھ رکعتاں نفل ادائی
بعد الحمد دوں قل ہو اللہ جو پڑھسی وتن واری — اوہ سارے ٹبر کرے شفاعت آکھے نبی غفاری
یعنی روز قیامت والے وچہ دربار الٰہی — اپنے خویش قبیلے سارے جنت وچہ لے جائی
جنہاں اوپر دوزخ واجب آ گئیا سرور سائیں — اے مومن بھائی عمل کمائیں خالی ہتھ نہ جائیں

نمبر ۵

یک ہو روایت اندر آیا پاک نبی فرماوے — جو اوّل رات محرم چار رکعت نماز اداوے
بعد الحمد دوں ہر رکعت وچہ قل پڑھے تن واری — چالی ہزاراں سال عبادت اجر دیوے رب باری

نمبر ۶

شیخ الاسلام حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک رات خواب میں حضرت امام حسین علیہ السلام ملے اور مجھے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی چار نفل ماہ محرم میں اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے پندرہ بار قل ہو اللہ پڑھ کر مجھے بخشے گا میں ہرگز جنت میں داخل نہ ہوں گا جب تک ان نفل بخشنے والے کی اپنے نانا جان سے شفاعت نہ کرواؤں گا۔ بعد میں پھر ایک دفعہ پھر امام حسینؓ مجھے خواب میں ملے اور آپ نے رُخ مبارک مجھ سے پھیر لیا۔ میں نے عرض کی حضور مجھ سے کون سی خطا سرزد ہوئی ہے جس کی وجہ سے آپ نے مجھ سے منہ مبارک پھیر لیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے شبلی تجھ سے خطا نہیں ہوئی بلکہ میری آنکھیں تیرے احسان کے سبب تیرے سامنے نہیں ہو سکتیں جب تک میں تجھ کو بدلہ ان نفلوں کا جو مجھ کو بخشتا رہا ہے۔ دے وا نہ یوں۔

فائدہ :۔ اگر ہو سکے تو ہر روز چار نفل بترکیب مذکور پڑھ کر امام صاحب کو بخشے نہ ہو سکے تو دہا کے میں ایک دو دفعہ ضرور بخشنے چاہییں۔

مسئلہ :۔ پس لائق ہے ہر ایک مسلمان کو کہ ماہ محرم میں ہر روز دسویں تاریخ تک قرآن مجید کی تلاوت کر کے امام حسینؓ کے مقدس پُرفتوح کو ثواب بخشے۔ اور جس کو قرآن نہ آتا ہو وہ الحمد شریف اور قل شریف جتنا ہو سکے پڑھ کر امام صاحب کو بخشے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی تین مرتبہ قل شریف پڑھتا ہے اس کو قرآن مجید کے ختم کا ثواب ملتا ہے اور یہ اسوۂ حسینی یعنی طریقہ ہے۔ اور مجلس ماتم تبرہ بازی تعزیہ داری وغیرہ بدکرداری کے دیکھنے سننے سے باز رہے کَمَا قَالَ النَّبِیُّ لَعَنَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ ۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم نے لعنت ہے خدا کی منہ سر سینہ پیٹنے والے اور ... سننے والے پر سے

لعنت دبی اس پہ ہو دسے پاک نبی فرمادے — جو کوئی منہ سر سینہ پیٹے نالے دین الاحیے

Marfat.com

[illegible]

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا [illegible]

فَبِقَلْبِهِ وَذَالِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ ۔ فرمایا نبی کریم [illegible]

کو ساتھ ہاتھوں اپنے کے، اگر ہاتھوں سے ہٹا نہیں سکتا تو زبان سے [illegible]

نہیں روک سکتا تو دل سے اُس بُرا کام کرنے والے کو بُرا جانے۔ جو شخص [illegible]

ایمان کی نشانی ہے۔ اور تعزیہ داری وغیرہ دیکھنے والے اور کرنے والے سب گنہگار ہیں

مذمت تعزیہ تابوت وغیرہ

اے اہل اسلام اگر تعزیہ تابوت وغیرہ نکالنا جائز ہوتا تو حضرت امام حسین [illegible]

پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تابوت وغیرہ نکالتے۔ پھر حضرت امیر حمزہؓ اور حضرت علیؓ [illegible]

منورہ میں نکلتا۔ جب حضرت امام حسینؓ سے کوئی سند تابوت وغیرہ نہیں ہے تو اب تعزیہ داری [illegible]

میں جہاں امام صاحب کی تمام عمر ابتداء سے انتہا تک گذری کہیں بھی تعزیہ داری کا نام و نشان نہیں [illegible]

ہے افسوس جو نہ نقلیں سنت اہل جماعت سدا کہ | پھر پڑھتیاں درود [illegible]
تعزیہ اتے تابوت نے گھوڑا دیکھن جائز ناہیں | بے حرمتی پاک امام کرے [illegible]
پاک اماماں نقلاں کر کے لوکاں نوں دکھلاندے | لوک تماشہ دیکھن کارن [illegible]
جو پر سبھے قوال شامل اوہ کم جان شیطانی | شیطان نہ ہرگز شامل ہووے [illegible]
جو جماعت بناوے اللہ ہرگز کوئی نہ آوے | یا جیہوں اہل ایمان بھائی [illegible]
روضے پاک دی شکل بناون لکھاں مال لگاون | پھر اپنے ہتھیں ڈھاون [illegible]
دسویں روز تابوت بنا کر لوکاں نوں دکھاون | کھیل تماشہ کر کے [illegible]
دیکھن بھریاں اتے دوہڑے سلم جائز نہ کائی | تعزیہ داری [illegible]
جے کر ایہ کم جائز ہوندا سن تُو میرے بھائی | تاں حضرت [illegible]
کے اتے مدینے اندر نہ کوئی ایسا فعل کماوے | تعزیہ اتے تابوت نے گھوڑا [illegible]
بلکہ تابوت بناون والیاں حضرت لعنت پائی | [illegible]

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ مَنْ زَارَ بِلَا مَزَارٍ (كتاب السراج) [illegible]

نے لعنت کرتا ہے اللہ تعالیٰ جو کوئی زیارت کرے بلا مزار کے یعنی بناوٹی روضہ کا [illegible]

فائدہ ۱:۔ تعزیہ اور گھوڑا نکالنا مشابہت ہے [illegible]

کی شکست مناتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی مدعیان [illegible] حضرت امام حسین [illegible]

ہیں۔ درحقیقت امام حسینؓ کی فتح اور یزید پلید کی شکست ہے۔ جیسا کہ [illegible]

قارون ہلاک شد چوں خانہ [illegible]

یعنی قارون ہلاک ہوا جو مالیں خزانے [illegible]

فائدہ ۲:۔ امام حسینؓ کے گھوڑے [illegible]

Marfat.com

ہر سال کئی ہزاروں بنا دلی روضے بناتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے

نوٹ:۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ تابوت کا ثبوت قرآن مجید میں ہے جیسا کہ بعض شیعہ ثبوت دیتے ہیں۔ تو وہ تابوت بھی تو مصنوعی نہ تھا۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَالَ لَھُمْ نَبِیُّھُمْ اِنَّ اٰیَۃَ مُلْکِہٖٓ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ فِیْہِ سَکِیْنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَبَقِیَّۃٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ ھٰرُوْنَ تَحْمِلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ۝ ترجمہ:۔ اور کہا ان سے ان کے رسول نے کہ تحقیق نشانی سلطنت طالوت کی یہ ہے کہ آئے گا تمہارے پاس تابوت اور وہ ایک صندوق تھا اور بیچ اس کے تسکین تھی رب تمہارے کی طرف سے اور وہ چیز جو چھوڑ دی گئی تھی آل موسیٰ اور آل ہارون سے۔ اٹھا لائیں گے اس تابوت کو فرشتے اور اس تابوت میں انبیاء علیہم السلام کی تصویریں تھیں۔ اور اس زمانہ میں تصویریں بنانی جائز تھیں۔ جس طرح سجدہ تعظیمی جائز تھا

فائدہ:۔ سکینہ ایک جانور تھا جس کا قد بلی کے برابر تھا۔ اور اس کی دو آنکھیں ایسی روشن تھیں جیسے بجلی یا نگینہ کسی کو دیکھنے کی طاقت نہ تھی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اس سکینہ جانور کا منہ مثل بلی کے تھا۔ اور وہ لڑائی کے وقت تابوت سے نکلتا تھا۔ اور مثل آندھی کے دشمنوں پر جا پڑتا اور دشمنوں کو پراگندہ کر دیتا تھا۔

فائدہ:۔ وآل موسیٰ وآل ہارون کے اس میں جوتے اور دستاریں اور کچھ ٹکڑے ترنجبین یعنی من وسلویٰ اور عصا اور انگوٹھی اس تابوت میں تھی۔

مسئلہ:۔ بعض لوگ مخالف سوال کرتے ہیں کہ مصنوعی تابوت امام حسینؓ کا بنانا اور دیکھنا منع ہے اور موجب لعنت کرتا ہے۔ تو بیت اللہ اور مسجد نبویؐ اور بیت المقدس وغیرہ کے نقشہ جات کا دیکھنا اور بنانا بھی منع ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا سنت اہل جماعت کا اعتقاد ہے کہ ہم ان نقشہ جات کو مثل جغرافیہ کے تصور کرتے ہیں جس طرح خود جا کر زیارت کرنے سے ثواب حاصل ہوتا ہے ان نقشہ جات کے دیکھنے سے تو کچھ بھی نہیں حاصل ہوتا۔ اور یہ جو صاحبان تابوت گھوڑا وغیرہ نکالتے ہیں اعتقاد یہ رکھتے ہیں کہ جس طرح امام حسینؓ کا روضہ حقیقی یعنی کربلائے معلیٰ اور گھوڑا اصلی دیکھنے سے جو ثواب حاصل ہوتا ہے اسی طرح یہ مصنوعی تابوت گھوڑا دیکھنے سے بھی ثواب حاصل ہوتا ہے اور مرادیں مل جاتی ہیں۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے بنانے اور دیکھنے والے پر۔ حاصل کلام جو شخص امام حسینؓ کے تبرکات سے مثلاً پاپوش مبارک دستار مبارک یا جنگ کے ہتھیار نیزہ تیر وغیرہ یا گھوڑے کا سامان زین وغیرہ کی زیارت کرے گا تو ثواب عظیم پاوے گا۔ اور سا گران تمام تبرکات کی تصویریں بنی بنائی دیکھے گا تو بالکل ثواب نہیں ملے گا ؎

تابوت قرآنوں بیشک ثابت اسیں نہیں انکاری ۔۔۔ پر اوہ تابوت ہبوط الٰہی تے تسیں نقل اُتاری
موسیٰؑ تے ہارون ہتیں اسو چہ اصلی چیزاں آہیاں ۔۔۔ اس وچہ اصلی چیز نہ کائی آکھ سناواں بھائیاں
وچہ تابوت تبرک ناہیں دیکھ اکتیں ازمایا ۔۔۔ ایہ دنیا کھٹی کارن بھائی اینہاں پکھنڈ بنایا
تے گھوڑا اک امام حسینؓ دا اندر خاک سمایا ۔۔۔ ہن کئی ہزار نکالن گھوڑے انت نہ جاوے پایا
تیتوں جتھوں گھوڑا منگن کہن حسینی گھوڑا ۔۔۔ پھر کر تحقیلاں چمن اس نوں عقل نہ رکھن بھورا
مرد عورتاں پچھے اسدے پٹن شور مچاون ۔۔۔ نذر نیاز چڑھاون اس پر ہرگز نہ شرماون
اٹھ پہر تک اس گھوڑے دی بہجد عزت ہوئی ۔۔۔ پھر اس تھیں پچھے اس گھوڑے نوں ہول نہ پچھے کوئی
پھر اوہو گھوڑا گلیاں اندر دا پھیرا جائی ۔۔۔ پھیر نہ کہن حسینی گھوڑا اس دن بابجھوں کائی
سال کھچوں میلے والے نفیر منگن نوں چڑھدے ۔۔۔ سال لبالی منگن پنن جو دنیا دے بردے
اوہی گھوڑا گڈھن والا اینہاں ڈھنگ بنایا ۔۔۔ سال لبالی منگن پین چپندہ لوکاں دا بیا!

Marfat.com

بجھ ورتن کجھ گھر وچ رکھن کھاون سب کمایاں — [illegible]

ہک امام واڑہ ایتھاں گھر کر اپنے دلوں بنایا — جس دا ذکر قرآن مجید اندر [illegible]

تے مسجد تائیں قتل گرو ھی ایہ آکھ سناون بھائی — نال مسیت بناون سبھ گمان [illegible]

ہے مسجد ذکر قرآن اندر جو مومناں خاص نشانی — جو مسجد نہ آباد کرے اوہ بیشک کافر جانی

کما قال اللہ تعالیٰ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ؕ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں لائق واسطے مشرکوں کے کہ آباد کریں مسجدیں اللہ کی اور نہ آباد کرنا مسجدوں کا گواہی ہے اوپر جانوں اپنیوں کے وہ لوگ ضائع ہو گئے عمل ان کے اور وہ ہمیشہ بیچ دوزخ کے رہیں گے۔ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ؕ سوائے اس کے نہیں کہ مسجدیں اللہ کی وہ آباد کرتا ہے جو ایمان لایا ہے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور ہمیشہ پڑھتا ہے نماز اور دیتا ہے زکوٰۃ اور نہیں ڈرتا کسی سے مگر اللہ تعالیٰ سے یعنی تقیہ نہیں کرتا کہ در پردہ جھوٹ بول جائے واسطے طلب براری اپنی کے قریب ہے کہ لوگ ہوں گے سیدھی راہ پانے والے (پارہ دسں سورۃ توبہ)

فائدہ :- پس ان آیات سے ثابت ہو گیا ہے کہ جو لوگ مسجدوں کی آبادی نہیں کرتے یعنی نماز جماعت ہمیشہ نہیں پڑھتے وہ مومن نہیں بلکہ کافر بے دین مشرک ہیں۔ ان کے دیگر عمل مثلاً نماز روزہ صدقات وغیرہ بھی بے کار ہو گئے۔ کیونکہ یہ نماز کا نہ پڑھنا جیسا کہ فرمان پنجتن پاک نے مَنْ خَمْسُ اَوْقَاتٍ فِي الْجَمَاعَةِ اَعْطَاءُ اللّٰهُ اَجْرُ اَلْفِ شَهِيْدٍ ؕ ؎

امام حسینؑ کہے پنج وقت نماز پڑھے مردانہ — ہزار شہیداں اجر اللہ تھیں پاوے اوہ یگانہ

مسجد اندر باجماعت پنج وقت نماز جو پڑھدا — اجر عظیم ملے اس تائیں کہنا ہے سرورؑ دا

قَالَ النَّبِيُّ مَنْ اَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَرَاءَةً مِّنَ النِّفَاقِ ؕ حضرت امام حسینؑ سے روایت ہے فرمایا رسول پاک نے [illegible] چالیس دن نماز جماعت کو ترک نہ کرے اس کو اللہ تعالیٰ نفاق سے پاک کر دیتا ہے۔ دیگر فرمایا آپ نے جو شخص دیدہ و دانستہ نماز جماعت کو ترک کرتا ہے وہ منافق ہے جو کافر سے بھی ابتر ہوتا ہے لَا تَرْكَ الْجَمَاعَةِ اِلَّا مُنَافِقٌ فرمایا آپ نے نہیں چھوڑتا نماز باجماعت کو جان بوجھ کر مگر منافق قَالَ النَّبِيُّ مَنْ بِنَاءِ اللّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ فرمایا آپ نے جو واللہ مسجد بناوے اس کا گھر جنت میں خدا بناتا ہے

پنجتن پاک کہیا جو للہ مسجد کوئی بناوے — رب جنت اندر اس دے تائیں سوہنا محل بناوے

بھی پنجتن پاک دی نال مسیتاں بڑی محبت آہی — اَلْمَسْجِدُ بَيْتُ كُلِّ مُؤْمِنٍ اَتْقٰى پاک حدیث بتائی

یعنی مسجد ہے ہر مومن متقی دا گھر بھائی — توں نہیں محب حسینی نال مسیت پیار نہ کائی

مومناں نال پیار مسیتاں گھروں زیادہ آیا — ایہ پنجتن پاک نے خود فرمایا میں نہیں دلوں چھپایا

جس نال مسیت پیار نہیں پھر مومن کیویں سدیندے — جیوں کر کالا کتا ہو کر موتی نام دھرا دے

حدیث شریف میں فرمایا نبی پاک نے مومن کا دل مسجد میں ایسا آرام کرتا ہے۔ جیسا مچھلی پانی میں آرام کرتی ہے۔ اور منافق کا دل مسجد میں ایسا تڑپتا ہے جیسے مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے مَنْ خَرَجَ قَذَاةً مِّنَ الْمَسْجِدِ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْظَمَ ذُنُوْبٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ ترجمہ :- فرمایا پنجتن پاک نے جو نکالے پلیدی مسجد سے یعنی مسجد کو پاک صاف کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو صاف کرے گا بڑا ایک گناہ سے ؎

Marfat.com

ایہو پنجتن پاک طریقہ جانیں مومن بھائی
پنجے وقتیں باجماعت کرن نماز ادائی

مومن دا کم مسجد اندر کرن آبادی آیا
پنجتن پاک تے سب فرمایا میں نہیں دلوں بنایا

پنجتن پنجے وقت نمازاں کردے خوب ادائی
جو کوئی ہک نماز چھوڑے اس کا فر آکھن بھائی

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا ہے آیا
جو کوئی جان نماز چھوڑے اس کا فر آکھ سنایا

تے حیدر مسجد اندر وچ نماز شہادت پائی
ایڈ پیار سی نال مسیت نمازاں سُنتوں بھائی

تے سرور عالمؐ بی بی فاطمہ حسنؓ حسینؓ دی مائی
نال مسیت محبت اونہاں بے حد اوڑک آئی

آخر روضہ باپ بیٹیؓ دا اندر مسجد آیا
جا کر دیکھ مدینے نوں کیوں مسجد توں رل جایا

پنجتن پاک دا نال مسیتاں پیار زیادہ آیا
توں چھڈ مسیتاں وڑگیوں واڑے نام محبت کھایا

چھڈ مسیتاں گلّ پریتاں واڑا خوب سجایا
جس دا ذکر قرآن حدیثاں اندر کتے نہ آیا

اوتھے تاش دے زوراں کھیڈن خوب تھے گوگا کے
پھر وانگ مسیتاں جانن واڑیاں عقل تنہاں پڑائے

دسّو بھائی پنجتن پاک نے واڑہ کتے بنایا
سارے ملک عرب وچ اجتک واڑہ کتے نہ آیا

بیشک واڑے اوتھاں بکریاں ہور بھیڈاں آئے
یا گائیں مجھیں پچھّر گدّاں واڑے خلق بنائے

پر آدمیاں دا واڑہ اجتک سننے وچ نہ آیا
قرآن حدیثوں ثابت کر دیجے میں جھوٹ الایا

معلم ہویا جو ضد مسیتوں واڑہ اونہاں بنایا
مسجد جا عبادت اوتھے کردے جو دل آیا

اہل ایمانوں وچ محرم چنگے عمل کماؤ
جیوں کر پنجتن پاک کہیا تسیں بدعت توں بچ جاؤ

پڑھو نفل اتے روزے رکھو طریق حسینیؓ جانی
نہ پٹو پٹن والیاں دیکھو ایہ سب کم شیطانی

جو کم کرنا مندا اوہ کم ویکھن مندا آیا
پرہیز کرو جس کموں حضرت سخت منع فرمایا

حکایت

نصائح مفیدہ میں لکھا ہے کہ ایک سنّی شخص ایک امیر شیعہ کا نوکر تھا۔ اور تعزیہ تبرّہ میں امداد دیتا تھا۔ جب اُس کا آخری وقت آیا تو اس کی زبان پر کلمہ شریف نہ آتا تھا تو لوگوں نے پوچھا کہ تو کیا بداعمال کرتا تھا جس کی وجہ سے تیری زبان پر کلمہ نہیں آتا۔ تو اس نے جواب دیا کہ میں بسبب سُنّی ہونے کے پھر مجلس تعزیہ تبرّہ میں شامل ہوتا تھا۔ اس بدعمل کی شامت مجھ پر پڑی ہے۔ جیسا کہ مولانا رُومؒ صاحب فرماتے ہیں ؎

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

یعنی مجلس نیکوں کی تجھکو نیک کرتی ہے۔ مجلس بُروں کی تجھکو بُرا بنا دیتی ہے ؎

ویر تنہا تھے بے جنوں یاد وچ جو سوتہوں اہل جماعت سدواندے نی
پھر اس جو شخص ستھرے کھان پچھے جا کے دین ایمان ونجاوندے نی

لب لعنت تے طمع خراب یارو ایہ دا نقش مندفرماوندے نی
جنہاں ہنج تن نال محبتاں نی ذکر فکر وچ عمر لنگھاوندے نی

نہ اوہ وچ محرماں پٹدے نی نہ اوہ گیت گاون کوئی گاوندے نی
نفل پڑھن قرآن درود پڑھکے امام حسینؓ ثواب پہنچاوندے نی

جہاں نال اہل بیت محبتاں نی نال حب دے ذکر کماوندے نی
پنجے وقت نماز ادا کردے اتے داہڑیاں نہ مُنواوندے نی

جیہڑے پچھلی رات دا وقت ہوندے پاس سیج تے مول نہ لاوندے نی
اوہ دشمن جان اہل بیت سٹے جیہڑے سُتیاں دن چڑھاوندے نی

پہلی رات جاگن پچھلی رات سوندے نہ اوہ صبح نماز ادا وندے نی
وانگ کتیاں ندے اوہ تاں رہن سُتے ایہ پنجتن پاک فرماوندے نی

Marfat.com

فصل سوم در فضائل یوم عاشورہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ عَاشُوْرَۃَ وَفِیْهِ غُفْرَ لِاُمَّتِ نَبِیِّنَا وَشَفِیْعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذُنُوْبًا کَثِیْرًا وَقَلِیْلًا ۔ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے کیا ہے روز عاشورہ کو اور بیچ اس کے بخشش کی واسطے امت محمد کے گناہوں چھوٹوں اور بڑوں کی وَصَارَ سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْحُسَیْنُ فِیْهِ شَهِیْدًا قَتِیْلًا ۔ وَوَجَدَ مَا وَجَدَ بِشَهَادَتِهٖ فِیْهِ اَجْرًا جَمِیْلًا ۔ اور ہو درجہ نواسے محمد الرسول اللہ کے حسینؓ بیچ اس کے شہید اور پایا جو کچھ پایا انہوں نے بیچ اس کے یعنی درجہ بڑا شہادت جمیل کا ۔ وَقَالَ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ فِیْ قُطْبُ الرَّحْمَانِیْ شَیْخُ الْاِنْسِیِّ فِیْهِ اِلْفَضِیْلَةِ الْیَوْمِ الْعَاشُوْرَۃِ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی ۔ اور فرمایا عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے بیچ فضیلت دن عاشورہ کے کہ پیدا کئے اللہ تعالے نے السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یَوْمَ عَاشُوْرَا ۔ وَخَلَقَ الْجِبَالَ وَالْبِحَارَ یَوْمَ عَاشُوْرَا ۔ وَخَلَقَ الْقَلَمَ وَاللَّوْحَ یَوْمَ عَاشُوْرَا ۔ آسمان زمین بیچ دن عاشورہ کے اور پیدا کئے پہاڑ اور سمندر بیچ دن عاشورہ کے ۔ اور پیدا کیا قلم اور لوح محفوظ دن عاشورہ کے وَخَلَقَ اٰدَمَ وَدَخَلَ الْجَنَّةَ یَوْمَ عَاشُوْرَا ۔ وَکَلَّمَ اللّٰهُ بِمُوْسٰی وَاَنْزَلَ التَّوْرٰةَ وَغَرَقَ فِرْعَوْنَ اور پیدا کیا اور داخل کیا جنت میں آدم علیہ السلام کو بیچ دن عاشورہ کے اور کلام کیا ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالے نے اور اتاری وَخَرَقَ الْبَحْرَ لِبَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ یَوْمَ عَاشُوْرَا وَشِفَآءَ اَیُّوْبَ وَرَدَّ یُوْسُفَ عَلَی الْیَعْقُوْبِ وَرَدَّ لِسُلَیْمَانَ ۔ اس پر تورات اور غرق کیا فرعون کو اور چیرا دریا بنی اسرائیل کے دن عاشورہ کے اور شفا بخشی ایوبؑ کو اور پھیرا یوسفؑ مُلْکَهٗ یَوْمَ عَاشُوْرَا ۔ وَنَجَاۃُ نُوْحٍ وَخُرُوْجُ الْحُوْتِ یُوْنُسَ یَوْمَ عَاشُوْرَا ۔ کو اوپر یعقوبؑ کے اور واپس کی واسطے سلیمان کے بادشاہی دن عاشورہ کے اور نکالا یونس کو پیٹ مچھلی سے دن عاشورہ کے وَاَنْجَی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْ خَلِیْلٍ نَارًا وَوَلَدَ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ ۔ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَوْمَ عَاشُوْرَا ۔ اور سرد کیا اللہ تعالے نے آگ نمرود کو اوپر ابراہیم کے اور پیدا ہوئے [illegible] قبول کی اللہ تعالے نے آدم علیہ السلام کی دن عاشورہ کے وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَوْمَ عَاشُوْرَا ۔ وَیَقُوْلُوْنَ اَصْحَابُ [illegible] اللّٰهِ لَقَدْ فَضَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰی ۔ اور جب قیامت ہوگی تب بھی دن عاشورہ ہوگا ۔ جب یہ تمام فضائل سنے اصحاب کرامؓ نے تب تعجب سے عرض کی یا رسول اللہ البتہ تحقیق یَوْمَ عَاشُوْرَا عَلٰی سَائِرِ الْاَیَّامِ قَالَ نَعَمْ ۔ ایسی بزرگی دی ہے اللہ تعالیٰ نے دن عاشورہ کو تمام دنوں پر، فرمایا رسول اللہ نے ہاں بے شک دی ہے اللہ تعالےٰ نے بزرگی دن عاشورہ کو اوپر تمام دنوں کے ۔

ہر کہ روزے عاشورہ روزہ دارد ۔۔۔ صیام الدہر شارع [illegible]
ہر کہ بروز عاشورہ نفل خواند ۔۔۔ سوئے فضل حق خود را رساند
جو کوئی بندہ روز عاشورے روزہ رکھے بھائی ۔۔۔ سال تمام جیوں روزے رکھے اجر [illegible]
جو کوئی بندہ روز عاشورے نفل نماز گذارے ۔۔۔ بہت بزرگی ملسی اس نوں صاحب دی سرکارے
حَسْبِیَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ جو روز عاشورے پڑھسی ۔۔۔ ولیاں اندر داخل ہوسی جس دیاڑے مرسی
شہ سعد عالم ختم نبیاں ایہ فرمان سنائے ۔۔۔ دس کم روز عاشورے کرنے مومن کارن آئے
جیوں کر پیر جیلانی صاحب غنیہ وچہ فرمائے ۔۔۔ کر تفسیر تنہاں [illegible] عرض غفر سنائے

کما قَالَ النَّبِیُّ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِعْلَمُوْا یَوْمَ عَاشُوْرَا اِنْ تَاتُوْا [illegible] الصَّوْمِ وَالصَّلٰوۃِ [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے لوگو جانو تم کہ دن عاشورہ کے دس کام کرنے سنت [illegible] واسطے تمہارے [illegible]

Marfat.com

مسح رأس الیتیم والاغتسال والاصلاح وتوسیع علی العیال والاکتحال ، روزہ نماز صدقہ یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرنا غسل کرنا حجامت بنوانا اور حسب توفیق اہل عیال پہ فراخی کرنا۔ سرمہ پانا دعا کرنا اور استغفار والدعاء والاستغفار وعیادۃ المریض کرنا اور بیمار پرسی کرنا۔

فصل چہارم

در فضائل روزہ داشتن در عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ کَانَ صَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَکَاَنَّمَا صَامَ الدَّھْرَ دَعْنَا زَصَوَامًا جَزِیْلاً ۔ فرمایا رسول پاک نے جو شخص روزہ رکھے گا دن عاشورہ دسویں تاریخ کے دس ہزار حج اور عمرہ اور دس ہزار شہید اور تمام فرشتوں کا ثواب پائے گا

حدیث :۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول پاک مدینہ میں تشریف لائے تو دیکھا آپ نے تمام یہودی روزہ رکھتے ہیں آپ نے دریافت کیا کہ تم روز عاشورہ روزہ کیوں رکھتے ہو تو یہودیوں نے کہا کہ یہ دن ہمارے واسطے مبارک ہے کیونکہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام سمیت اپنی قوم کے دریائے نیل سے پار اترے اور فرعون سے نجات پائی اور فرعون بمعہ جمعیت اس میں غرق ہوا اسواسطے ہم اس دن کو مبارک سمجھ کر شکریہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ فَقَالَ اِنِّیْ اَنَا اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ اُمَّتِیْ ۔ پس فرمایا آپ نے میں زیادہ حق دار ہوں تم سے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کا آپ نے اور حکم فرمایا امت کو روزہ رکھنے کا۔ فَقَالَ مَنْ صَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ مِنَ الْمُحَرَّمِ اَعْطٰی ثَوَابَ عَشْرَۃِ آلَافِ حَجٍّ وَعُمْرَۃٍ ۔ فرمایا پنجتن پاک نے جو شخص روزہ رکھے دن عاشورہ کے کی عزت جان کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ثواب دس حج اور عمرہ اور شہید ، وَاَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ الْمُحَرَّمِ ۔ ہزار شہید کا اور فرمایا کہ افضل دن کا روزہ بعد رمضان کے روزوں کے روزہ محرم شریف کا ہے ؎

ربیع اصحابؓ روایت کردا جدوں عاشورہ آوے … وچ مدینہ سرور عالم ہوکا سد پھرا وے
اجدن روز عاشورہ آیا روزہ رکھو بھائی … بہت تعظیم کرو اس دن دی آکھے نبیؐ الٰہی
اس دن توڑی روزہ رکھن کئی مرد نسائیں … رکھے جی دودھ پین نہ ہرگز تینوں آکھ سنائیں
ماہ محرم روزہ رکھن دسویں دن نوں بھائی … باقی تے ہور آکھے اس دی خبر نبیؐ فرمائی
چار ہزاراں درجہ اسنوں رب عطا فرماوے … بھی پامراں آسانی لنگھے روز حشر جید آوے
اک سوالی حضرت تائیں آن سوال الاوے … جو ایہ تن روزے رکھے کی کجھ اجر اللہ تھیں پاوے
کہیا پیغمبر تن روزیاں بدلے رب تن شہر عطا دے … ہر اک شہر اندر رب مالک تن تن محل بنا دے
ہر اک محل اگے پھر تن تن صفے تیار کرائے … ہر صفے دے اگے نہر چلے ہک راوی خبر سنائے
ہر طرح دی نعمت ہوسی جو دل چاہے کھاوے … تخت سنہری اور حوراں انت شمار نہ آوے
ہزار برس دی زندگی جتنا درجہ اس نے پایا … جو کوئی ایہ تن روزے رکھے پاک نبیؐ فرمایا

حدیث :۔ از ابوہریرہ قال رَءَی النَّبِیُّ صَغِیْرًا عَلٰی بَطْنِہٖ فَقَالَ ھٰذَا طَائِرٌ صَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ دیکھا نبی کریمؐ نے ایک پرندے کو اوپر منبر کے اپنے بیٹھا ہوا دن عاشورہ کے

Marfat.com

پس فرمایا کہ یہ چڑیا روزہ دار ہے۔ وَقَالَ قَیْسُ بْنُ عِبَادَۃَ اِنَّ الْحَیْتَانَ ... تھے کہ جنگلی جانور روزہ رکھتے تھے دن عاشورہ کے۔

فائدہ :- فرمایا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم یہود کے خلاف کریں گے۔ یعنی وہ صرف عاشورہ کے دن ۱۰ روزہ رکھتے ہیں۔ اور ہم ایک دن زیادہ کریں گے۔ اور پھر آپ کو مہلت نہ ملی۔ اسواسطے ہمیں چاہیے کہ نانویں اور دسویں یا دسویں اور گیارہویں دو روزے رکھیں۔ کیونکہ حضورؐ نے تاکید فرمائی تھی اور اس میں یہود کی مخالفت ہے۔

فصل پنجم

در فضائل صدقات وخیرات در عاشورہ۔ حدیث قدسی

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ اَطْعَمَ جَائِعًا اَوْ اَسْقٰی شَرْبَۃً اَوْ مِنْ مَآءٍ فِیْہِ الْیَوْمَ الْعَاشُوْرَۃِ اَطْعَمَہٗ فرمایا نبی کریم نے جو کوئی کھانا کھلاوے یا پانی پلاوے کسی بھوکے پیاسے کو دن عاشورہ کے کھلاوے گا اللہ تعالے اس کو اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ وَسَقَاہُ سَلْسَبِیْلًا ۔ ثُمَّ قَالَ فَکَاَنَّمَا لَمْ یَعْصِ اللّٰہَ تَعَالٰی طَرْفَۃَ عَیْنٍ۔ میوے اعلےٰ قسم کے جنت میں اور پلاوے گا چشمہ ٹھنڈہ واڑے شربت پس کل گناہ اس کے معاف کرے گا اللہ تعالے آنکھ جھپکنے جتنی بھی نہ رہیگی۔

حدیث :- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ النَّبِیُّ مَنْ فَطَّرَ مُؤْمِنًا لَیْلَۃَ عَاشُوْرَۃَ فَکَاَنَّمَا اَفْطَرَ عِنْدَہٗ جَمِیْعَ الْاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی روزہ افطار کرائے کسی کو دن عاشورہ کے رات کے وقت گویا اس نے تمام امت محمدؐ کے روزے افطار کرائے۔

روز عاشورے بھکھے تائیں کھانا رج کھلاوے ۔ تے تسے تائیں پانی دیوے اجر بڑا اوہ پاوے
جنت اندر میوے اس نوں رب کریم کھلاوے ۔ اعلےٰ قسموں جنت پانی اوس پلایا جاوے
کل گناہ اس معاف ہوون تے ہووے فضل رحمانی ۔ گویا اک اکھ جھمکن جتنی رہے نہ نافرمانی
ایہ انعام ملن جو روز عاشورے بھکھیاں دیسی کھانا ۔ تے تسیاں تائیں پانی دیوے آکھے نبی ربانا
روز عاشورے روزے داراں روزہ کوئی کھلاوے ۔ سب امت دیاں روزیاں جتنا اجر اللہ تھیں پاوے

فصل ششم

در فضائل نفل گذاردن در شب و روز عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ صَلّٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَیَقْرَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ مَرَّۃً وَّخَمْسِیْنَ ۔ فرمایا حضور پاک نے جو کوئی پڑھے دن عاشورہ کے چار نفل پس پڑھے ہر ایک رکعت میں الحمد ایک بار اور قل ہو اللہ مَرَّۃً قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ ذُنُوْبَہٗ خَمْسِیْنَ عَامٍ مَاضِیًا وَخَمْسِیْنَ عَامٍ مُسْتَقْبِلًا ... پچاس بار بعد الحمد کے بس بخش دیتا ہے اللہ تعالے گناہ اس کے پچاس برس کے اگلے اور پچاس برس کے پچھلے اور تیار کرتا تعالیٰ لہٗ فی ...

59852

Marfat.com

ہن لوڑ نا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے ہزار محل نور کے بیچ جنت کے ۔

حضرت پاک نبی فرماوے روز عاشورہ کوئی
اٹھ رکعتاں نفل گذارے رکھس رب ابروئی

ہر رکعت وچہ بعد الحمد دل پڑھن اخلاص بتایا
ہر رکعت وچہ پندراں واری پڑھنا افضل آیا

بعد سلاموں ست واری پڑھ ایس وظیفے مائیں
سبحان اللہ، استغفر اللہ، صل علیٰ بتائیں

فصل ہفتم

در فضائل بیمار پرسی روز عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ عَادَ مَرِیضًا یَوْمَ عَاشُوْرَۃَ فَکَاَنَّمَا عَادَ اَوْلَادَ اٰدَمَ صَفِیَّۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی ۔ فرمایا رسول پاک نے جو شخص کسی بیمار کو دن عاشورہ کے گویا اس نے تمام بنی آدم کی بیمار پرسی کی ۔

فائدہ :- حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا حضور پاک نے بیمار کو پوچھنا واجب ہے ۔ اگر نہ پوچھے گا گنہ گار ہوگا ۔ بہتر یہ ہے اوّل دن پوچھنے جاوے ۔ اگر نہ ہو سکے تو جب موقعہ ملے پوچھنے جاوے ۔

بیمار چوں بشنوی فی الحال رو پرسیدنش
گرچہ مسافت درمیان باشد کردہی بیشتر

بیمار کو جب سُنیں توں جلدی جا کر پوچھ!
اگرچہ کوہ قدر سے بھی زیادہ ہو سفر درمیان میں

چوں تو نہ پرسی زحمتی گوید خدا بے واسطہ
من زحمتی گشتہ زماں نہ پرسیدی خبر

— جب توں اے انسان دنیا میں کسی بیمار کو نہ پوچھے گا ، تو دن قیامت کے خدا اعلانیہ فرمائے گا کہ میں ایک وقت بیمار تھا تو تونے میری خبر نہ پوچھی ۔

جو دنیا وچہ بیماراں تائیں پچھن مول نہ جاوے
رب روز قیامت اُسدے تائیں طعنہ مار سناوے

میں بیمار ہویا تیں میری وات نہ پچھی کائی
تاں بندہ عرض حضور سناوے توں سن پاک الٰہی

توحیٔ قیوم ہمیشہ زندہ اتے سلامت آیا
توں کد بیمار ہویوں جو تینوں میں نہ پچھن آیا

کہے خدا فلانا مومن جیہی مرض ستایا!
جے اسنوں پچھدوں تاں مینوں پچھدوں ظاہر آکھ سنایا

پس بیماراں نوں پچھن گویا رب نوں پچھن جاندا
ہر ہر قدمے بدلہ دہ دہ نیکی رب تھیں پاندا

ابوہریرہؓ کرے روایت میں نہیں دلوں بنایا
لکھ حدیث دکھاواں تینوں جو میں کتابوں آیا

رُوِیَ عَنْ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنِّیْ مَرِضْتُ ۔ روایت ہے ابوہریرہؓ سے فرمایا نبی کریمؐ نے کہ کہے گا اللہ تعالیٰ دن قیامت کے اے بیٹے آدمؑ کے تحقیق بیمار ہوا فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا عَلِمْتَ اِنَّ فُلَانَ عَبْدِیْ مَرَضًا ۔ میں پس نہ بیمار پرسی کی تونے میری کہے گا انسان اے رب میرے کس طرح بیمار پرسی کرتا میں تیری حالاں کہ تو ہے پرورش کرنے والا تمام جہاں کا پس کہے گا اللہ تعالیٰ کیا تو نہیں جانتا کہ تحقیق فلاں میرا بندہ بیمار ہوا تھا ۔ اگر تو اُسے پوچھتا تو مجھے پوچھتا ۔

بیماراں تائیں پچھن جاناں واجب جان ضروری
جو بیماراں پچھن ناہیں سو یو ہون قصوری!

کو مجید اور استغفار اور درود شریف پڑھے ۔

بیمار جو پچھن جاویں توں کجھ صدقہ دے استیں

فصل ہشتم

در فضائل غسل کردن در روزے عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ غَسَلَ فِیْہِ الْیَوْمَ الْعَاشُوْرَۃِ لَمْ یَمْرَضْ بِغَیْرِ الْمَرَضِ الْمَوْتِ وَلَمْ مَا اَغْسَلاً وَثَقِیْلاً

فرمایا نبی کریمؐ نے جو کوئی نہلائے دن عاشورہ کے نہیں بیمار ہوگا سخت سوا بیماری موت کے اور نہ ہوگا وہ سخت عاجز اور سخت علیل ۔ ہ

جو روز عاشورے غسل کریسی پاک نبیؐ فرماوے ۔۔۔ اوہ سخت بیمار نہ ہوسی ہرگز مگراں موت سے آوے

یعنی بہتی سختی اُس پر آوے نہ کدائیں ۔۔۔ سال تمامی اُس دے کولوں ہو دن دور بلائیں

بہت ثواب ہوسے جو بندہ روز عاشورے نہاوے ۔۔۔ مومن سن کر عمل کرے اتے فاسق شک پاوے

ایہہ سب مسائل پیر جیلانی غنیہ وچہ لیاوے ۔۔۔ جیہڑے مومن بھائیاں تائیں عاجز لکھ وکھاوے

جو کجھ پیر نے لکھیا سو کجھ منوں نال ایمانے ۔۔۔ اس پیر جیہا ہور پیر نہ کوئی ہرگز وچ جہانے

اس غیر شرع دے کل طریقے وانگ بارو داڑے ۔۔۔ اصحاباں دے دشمن ہوئے اونہاں مل مل بعض کے لائے

بدعتیاں بے دیناں تائیں گن گن اونہاں سنایا ۔۔۔ بہتر فرقے ناری ستے یک ناجی بہشتی آیا

اوہ وڈی جماعت بھاری ہوسی بہتر فرقیاں نالوں ۔۔۔ جسنوں سمجھ در ناجی آکھیا اس بن ہور نہ جانوں

مردم شماری اندر دیکھے جس نوں شک ایہا ئی ۔۔۔ کس مذہب تعداد زیادہ کل مذہباں نسبتاً آئی

دعوے دار اسلامیاں سندی کل تعداد گنیوے ۔۔۔ جو ظاہر مذہب غیر اوہ اس وچہ داخل مول نہ کیوے

فصل نہم

در فضائل بر سر یتیم دست مالیدن در روز عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ مَسَحَ بِیَدِہٖ عَلٰی رَأْسِ الْیَتِیْمِ فِیْہِ الْیَوْمَ الْعَاشُوْرَۃِ رَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ دَرَجَاتٍ فِی الْجَنَّۃِ ۔ فرمایا رسول اللہ نے جو شخص ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر دن عاشورہ کے ہر ایک بال یتیم کے بدلے اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہے درجے بیچ جنت کے واسطے اس کے

جو روز عاشورے سر ہتھ پھیرے اوہ یتیماں بھائی ۔۔۔ بدلے ہر ہر والے درجہ جنت اندر پائی

یعنی جتنے وال یتیم دے سر دے اوپر آئے ۔۔۔ اتنے درجے ملن جو نال یتیم پیار کمائے

جیوں کر شیخ فرید الدین عطار رنگ لیایا ۔۔۔ شیخ عطار کتاب دے اندر وانگ کر گھایا

خاطر اتیامی ہرا زد باب بیز ۔۔۔ تا ترا [illegible]

Marfat.com

دل یتیماں خوش کریسی تیکوں طاقت آئی — تاں تیرے تائیں رب ہمیشہ دوسب رکھے بھائی
چوں شود گریاں ناگہاں — عرش حق را جنبش آید آں زماں
تاں پھر جیدوں اچانک روڑے کوئی یتیم نماناں — اُسدے رودن کولوں کنبے تھر تھر عرش ربانا ں
یعنی جس یتیم نوں ایا حکم الٰہی آوے — مارو ایسے ظالم تائیں ظاہر آکھ سنادے
چوں یتیمے را کسے گریاں کند — مالک اندر دوزخ بریاں کند
جو یتیم کے دے اندر دنیا اندر مارے — مالک ملک اُس دوزخ اندر روز قیامت سٹے
مارے گئے دکھ پہنچاوے جو کوئی شخص یتیماں — روز قیامت دوزخ اندر سڑسی اوہ کمینہ
آنکہ خندا اندیتیے خستہ را — باز یابد جنت وا بستہ ترا
روندے ہوئے یتیم دیتائیں جو کوئی شخص ہسادے — اٹھ دروازے جنت اسدے کارن سب کھلاوے
جس دروازیوں چاہے داخل ہوئے مرد ربانا ں — جیہڑا روندا پیا یتیم ہسادے وررنجاناں
سب گھریں وچوں گھر بہتر جس گھر پلے یتیم نماناں — اس گھر تھیں کوئی گھر نہیں بہتر آکھے نبی ربانا ں
نال یتیم پیار کردتس ماپیو یاد نہ آوے — بہت پیار کردنگ اسدے پاک نبیؐ فرماوے
نہ اپنے لڑکے منہ سر چُموں پاس یتیم نمانے — مت ماپیو یاد آون اسنائیں جاگن پُٹھ پُرانے
روز عاشورے نال یتیماں بہت پیار کماؤ — اس دن ہوئی یتیم اولاد امام حسینؓ بھراؤ
تعزیے تے تابوتاں ویکھیں ہرگز مول نہ جاؤ — نہ پیٹو پٹن والیاں ویکھو عمل حدیث کماؤ
جیں وچ رب رسول نہ راضی اتے امام بھراؤ — اوہ کم ہرگز ویکھو ناہیں دوزخ توں بچ جاؤ

فصل دہم

در فضائل کحل یعنی سُرمہ کشیدن در خود روز عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ اِکْتَحَلَ یَوْمَ الْعَاشُوْرَۃِ تَکْحِیْلاً لَا یُرْمَدُ بَصَرُہٗ ۔ فرمایا آقائے نامدار محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے جو کوئی سُرمہ لگاتا ہے اپنی آنکھوں میں روز عاشورہ کے تمام سال تک اس کی آنکھ کو درد نہ ہوگا ۔ ہ

جو کوئی بندہ روز عاشورے سُرمہ اکھیں پاوے — سال آیندہ تائیں اس دی اکھ نہ ہرگز آوے
یعنی دکھنی کدی نہ ویکھے آکھے پیر جیلانیؒ — جو روز عاشورے سُرمہ پاوے کر کے ادب تمامی
مومن مسئلہ دینی سن کر فوراً عمل کماوے — منافق دوں تیوے ناہیں بنا جھگڑا پاوے
شکاں والیاں شک مرسن روز قیامت تائیں — ساڈوں رکھ سلامت ربا ثابت قدم بیجا دیں

فصل یازدہم

در فضائل فراخی کردن خانہ خود را روز عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ وَسَّعَ عَلٰی عِیَالِہٖ فِیْ یَوْمِ الْعَاشُوْرَاءِ

فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی آدمی حسب توفیق اپنے فراخی کرتا ہے

سال تک اس کا رزق فراخ کرتا ہے ۔

ابراہیم محمد بیٹا نقل کتابوں لیایا ۔ سال بچاء ...

روز عاشورے جو گھر اندر کرے فراخی بھائی ۔ سال تمام نہ ہرگز گھر و تنگی دیکھے کائی

اپنی حسب توفیق فراخی جائز آئی ۔ نام موسو مر کا دن ہرگز خرچے تنگ نہ پائی

فصل دوازدہم

در فضائل توبہ کردن بروز عاشورہ و چند بدعات کی مذمت

فرمایا نبی کریم نے جو کوئی روز عاشورہ توبہ کرتا ہے اپنے گناہوں سے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ فوراً قبول فرما لیتے ہیں بشرطیکہ خالص دل سے توبہ کرے ۔ جیسا کہ ہر انبیاء علیہ السلام کو ہر مصیبت سے نجات ملی ہے دن عاشورہ کے گناہ سے توبہ کرے تو اس کو بلائے گناہ سے نجات ملتی ہے ۔

دس چیزاں دا حکم خداوند روز عاشورے کیتا ۔ جو کوئی کرسی درجہ لیسی روز قیامت میتا

نفل پڑھن تے روزہ رکھن سرمہ پاون کرن دعائیں ۔ ہور لڑیا یوں یا بخشن اپنے دینی بھائیاں تائیاں

نہاون دھوون اُس دن کرن فراخی اندر کھانے ۔ یتیماں نال پیار تے پچھن جو بیمار نہ جانے

خیر خیرات صدقہ جتنا سکو کریو بھائی ۔ طالب علم درویشاں سندی خدمت کر لئی آئی

بھی اپنیاں فوتیاں کارن صدقہ دیو کرو دعائیں ۔ دہ چیزاں دا حکم اُمت نوں کرے امت دا سائیں

اکثر اس دا اُلٹ کریندے جاہل لوک کمینے ۔ محرم دی نہ عزت کردے کردے کم بدینے

نہ نفل پڑھن نہ روزے رکھن نہ منگن مول دعائیں ۔ نہ ذکر اذکار وظائف کردے پٹن لگت کھدائیں

ہُن جو ہیں بے ادبی کردیاں رتاں دے کر نام اماماں ۔ نکاح دعاون کا مزھودن گیا ایہناں تماماں

کائی نہ سہندی لنگری آدے مرن جے ماں پیو بھائی ۔ ماتم حسن حسین ولی دا وکاں کھیڈ تماشائی

بستن دوزن یاد نہ کردا اپنے گھر وچ کوئی ۔ کھیڈ مخول بنی دے گھر وچ لا فرلت ہوئی

اپنے ماتم اتے جنازے بھی وچ فاتحہ خوانی ۔ سوگ اماماں والی اوتھے ... کرن شاہی

جس نوں ملک نورانی رُنے انہیں خون وسایا ۔ تقریر ... متعدد ...

جنگل باراں پربت رُنتے جن حیوان اُجاڑاں ۔ بدبیتاں نوں ... کرن کھکھاڑاں

کرن بے ادبی نام جو لیون ہیں لکھ سکدا ناہیں ۔ نہیں شفاعت جیدی ... دوزخ جائیں

بلکہ کپڑے سر نہ دھوون آکھن لدی میل اماماں ۔ ایہا شان ... فرماں تماماں

گلو چہ ہستی نزور ناپو نال بدعت شرک حراماں ۔ ختم قرآن ... سب کالا

بلک کجیاں شوشیاں ... کیتیاں ...

Marfat.com

اپنے ختم دیاون حلوا گوشت کھیر پکاون — ختم اماماں داجے ہووے دلیہ رحن کھواون!
اپنے ختم تے سلتے اپڑ صرفہ کرن نہ گھر دا — اماماں کارن صرفہ کردے آکھن ایہو سردا
لپنے گڈاں کارن کوئی نہ دلیہ رن کھواوے — اماماں کارن دلیہ رھنن ہرگز شرم نہ آوے
دو جہان دے مالک جیہڑے تے سردار گھراناں — عجب توفیق اپنی ای چاہیے اونہاں پکا کھانا
کدے گر بغیاں رناں کان مکاناں جاون — نال آرام پیانوں جاکر پھیر عذاب پہنچاون
دین کرن جو مردے اوپر کر تعریف الاون — دوہانوں مار قبر دچ پوندی خبر نبی فرماون
جے مردہ منع گیا کر دیوں یا دل نہ رضائیں — جو پچھے دین کرے سو عاصی گناہ نہ میت تائیں
تن دنوں زیادہ نہ ماتم کریو آکھے نبی کمالا — جو سال بسالی ماتم کردے بیدیناں داچالا

غزل

شیطان ہے دل جو نور ایمان سے خالی ہے — دشمن ہے زبان جو ورد قرآن سے خالی ہے
کہتی ہے تواریخ باآواز بلند! — تم کچھ بھی نہیں اگر سلام سے خالی ہے
رہی آئین باقی نہ اسلام باقی — اسلام کا رہ گیا ہے اک نام باقی

فائدہ :- بعض لوگ عاشورہ کے دن روزہ رکھنا غسل کرنا نفل پڑھنا، ذکر اذکار کرنا، خیرات کرنا گھر میں فراخی کرنا وغیرہ پر طعن کرتے ہیں۔ کہ اس دن امام حسینؓ سخت تکلیف پاکر شہید ہوئے تھے۔ اس واسطے ہم مسلمانوں کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم مسلمان یہ تمام مذکورہ کام امام حسین کی شہادت سے نہیں کرتے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے جس کا ثبوت کتب سابقہ توریت۔ انجیل۔ زبور شریف میں بھی دن عاشورہ کی بزرگی پائی جاتی ہے اور خود قرآن پاک بھی شاہد ہے جیساکہ اللہ تعالٰے نے پارہ دس سورۃ توبہ میں ارشاد فرمایا ہے اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ تحقیق نزدیک اللہ تعالٰے کے گنتی مہینوں کی باراں مہینے ہیں بیچ کتاب اللہ کے جس دن سے پیدا ہوئے زمین آسمان وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۔ اور ان باراں سے چار مہینے بہت عزت والے ہیں۔ اور ان میں پہلا مہینہ محرم شریف ہے۔ اور محرم کا دسواں دن بہت ہی بزرگ ہے کہ اس میں جمیع انبیاء علیہم السلام کو مصیبتوں سے خلاصی ملی۔ اور یہ دن چونکہ بڑا بزرگ تھا اس واسطے اللہ تعالٰے نے امام حسینؓ کو بھی اس میں شامل کرکے درجہ شہادت کا عطا کرکے تکلیفات دنیا سے نجات بخشی کیونکہ فرمایا نبی کریم نے اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَجَنَّةُ الْمُنَافِقِيْنَ ۔ یعنی دنیا مومنوں کے لئے قیدخانہ ہے۔ اور کافروں کے لئے باغ ہے۔ دوسری حدیث اَلْمَوْتُ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِيْن موت مومن کے لئے تحفہ ہے۔ الغرض امام حسینؓ کی شہادت کے سبب یہ مہینہ نحوست یعنی بدشگونی کا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس میں کل انبیاء کو بدبختی کے خوشی نصیب ہوئی جس کا ذکر اوپر فصل دوم میں مفصل ہو چکا ہے۔

فائدہ :- پس جو لوگ سیاہ لباس پہنتے اور ماتم وغیرہ کرتے ہیں اور نفل نوافل ذکر اذکار روزہ وغیرہ کار خیر نہیں کرتے ہیں دراصل وہ تمام انبیاء علیہم السلام کی نافرمانی کرتے ہیں

مسئلہ :- بعض نادان سنی بھی عاشورہ کا روزہ نہیں رکھتے۔ اور ان کو شیطان نے خوب دھوکا دیا ہے۔ وہ کہہ دیتے ہیں کہ اس دن یزید کی ماں نے روزہ رکھا تھا۔ کیسی بے عقلی کی دلیل ہے۔ کہ یزید کی ماں دمشق میں اور امام حسینؓ کی شہادت کربلا معلّیٰ میں ہوئی۔ پھر اس کو کس طرح خبر ہوئی کہ آج امام حسینؓ کی شہادت کا دن ہے میں روزہ رکھ لوں۔ نہ تو عقل

Marfat.com

کوئی تار اور شریں تھی جس سے اس [illegible]

معلوم ہوگیا کہ کل امام حسینؓ کی شہادت ہوگی۔ اور سب سے پہلے [illegible]

فور کرنی چاہیئے۔ اور دن عاشورہ کے شل شیعہ کے ان تمام کاموں [illegible]

کو کھیل تماشہ خلق شیعہ کے نہ بنانا چاہیئے۔ بلکہ روزہ۔ نفل ذکر اذکار بیاہ پرسی شفقت یتیم [illegible]

ہم مسلمانوں کو بد اعتقادیوں سے بچائے آمین ثم آمین۔

جو کوئی پڑھ کر عمل کماوے اجر اللہ تعین پاوے — جو کوئی ضد کماوے نفس ... دوزخ جاوے

ایتھے ضد دا دارو کوئی زور شرح دا ناہیں! — اوتھے [illegible] دوزخ [illegible]

فضیلت روز عاشورے سندی ختم ہوئے کائی — سنت [illegible] بھائیاں [illegible] ایہ [illegible]

مجلس اول ختم ہوئی ہن کرم کیتا رب باری — مجلس دوم ہن شروع کراں میں [illegible]

مجلس دوم

دربیان تعریف اہلسنت والجماعت جو کہ جماعت ناجی ہے اور فرقہ ہائے ناری کا بیان

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سُنَّۃَ اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا۔ پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب) ترجمہ۔ طریقہ اللہ کا ہے ان لوگوں کا جو پہلے گزرے اور حکم اللہ تعالیٰ کا ہے اندازہ کیا ہوا۔ سُنَّۃَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا۔ (پارہ [illegible] سورہ بنی اسرائیل)

ترجمہ۔ سنت مقرر کرتا ان لوگوں کے لئے جنہیں بھیجا ہم نے پہلے تیرے رسولوں میں سے اور نہ پائے گا تو [illegible] سنت اللہ میں تبدیلی۔

فائدہ:- یاد رہے کہ یہ نام اہل سنت والجماعت تین کلموں سے مرکب ہے۔ اہل بمعنی والا جیسا کہ اہل علم اہل عقل علیٰ ہذا القیاس یعنی علم والا عقل والا۔ سنت کے معنے طریقہ جماعت کے معنی گروہ پس اہل سنت جماعت کے معنے ہوئے رسول خدا کے طریقہ والی جماعت جیسے کہ حضرت پیران پیر میاں محی الدینؒ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں [illegible] سُنَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَالْجَمَاعَۃُ مَا اتَّفَقَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ ترجمہ۔ سنت رسول خدا کے طریقہ [illegible] اور جماعت اس کو کہتے ہیں جس پر تمام اصحاب متفق ہوئے۔ حاصل کلام اہل سنت جماعت وہ جماعت جو قدم بقدم [illegible] کے طریقہ [illegible] اور سنی بھی اسی جماعت کے لوگوں کو کہتے ہیں۔ ان کے بعد جو پائے مرتبہ ہے وہ نسبت [illegible] رہنے والا ہو اس کو مکی جو مدینہ منورہ کا رہنے والا ہو اس کو مدنی جو لاہور کے رہنے والا ہو [illegible]

فائدہ:- بعض شیعہ بیچارے سادے مسلمانوں کو بہکا دیتے ہیں کہ میاں سنی [illegible] ہیں جو کوئی سنی کے [illegible] تو سب سے پہلے کون سنی ہوئے۔ حاصل کلام سنت طریقہ اول تو خدا رحمٰن نے [illegible] انبیاء کا اول ذکر ہوا سُنَّۃَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا [illegible]

مسئلہ:- ترمذی شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت [illegible]

Marfat.com

...ی اور ایک فرقہ ناجیہ فرمایا ہے ۔ وہ فرقہ کون ہے آپ نے فرمایا مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ ۔ یعنی وہ ناجیہ فرقہ میں اور ...رے اصحابؓ ہیں ۔

میں میرے اصحاب تابی ناجی فرقہ آئے ۔۔۔ رہندے سارے دوزخ سڑسن پاک نبی فرمائے
جیوں کر پیر جیلانی صاحب غنیہ اندر لیایا ۔۔۔ اَلْمُؤْمِنُ اَلْتِبَاعُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ لیایا
یعنی سارایاں مومناں اوپر واجب جان ضروری ۔۔۔ پیروی اہل سنت دی کرنی جو ہے جماعت وری
فَالسُّنَّۃُ مَا سَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ فرمایا ۔۔۔ مَا اتَّفَقَ عَلَیْہِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ہے لیایا
پس سنت ہے اوہ سنت جو خاص رسول الٰہی ۔۔۔ جس پر سب اصحاب نبی دے متفق ہوئے بھائی
فِی الْخِلَافَۃِ الْاَرْبَعَۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ ۔۔۔ اَلْمَہْدِیِّیْنَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ
خلافت حق صدیق عمر عثمان علی چوہنہ یاراں ۔۔۔ جو نیکو کار بزرگ تنہاں پر برسن رحمت باراں
سنت اہل جماعت اوہ فرقہ جو منّے چوہنہ یاراں ۔۔۔ چارے پیر امام بھی تنہے جنت لے گزاراں
جس نوں جنتی نبی کہیا او فرقہ ایہو جانی ۔۔۔ باقی سارے دوزخ سڑسن مسئلہ حق پچھانی

جیسا کہ امام طحاویؒ فرماتے ہیں مَنْ کَانَ خَارِجًا مِّنْ ھٰذِہِ الْمَذَاھِبِ الْاَرْبَعَۃِ فِیْ ذٰلِکَ الزَّمَانِ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ وَالنَّارِ ۔ جو کوئی علیحدہ ہوا ان چار مذاہب سے بیچ اس زمانہ کے مثل خارجی رافضی، مرزائی چکڑالوی وغیرہ کے پس وہ بدعتی اور دوزخی ہے ۔ اور صحیح حدیث حضرت جابرؓ سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ۔ فرمایا نبی کریم نے پیروی کرو تم بڑی جماعت کی اس واسطے کہ نہ متفق ہوگی امت میری اوپر گمراہی کے جو اس بڑی جماعت سے نکلا پس نکلا طرف دوزخ کے یعنی جو سنت اہل جماعت کے خلاف وہ دوزخ میں جائے گا ۔ حدیث ابوہریرہؓ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ رواہ ترمذی احمد ابو داؤد ۔ فرمایا رسول پاکؐ نے جو کوئی جماعت سے ایک گٹھ کے قدر بھی دور ہوا تو اس نے رسّی اسلام کی اپنی گردن سے اتاری ۔ پس جو اہل سنت جماعت میں مل کر رہے گا وہ گمراہ نہیں ہو گا ۔ اور ایسا ہی شیعہ کی کتاب جامع الاخبار باب دوم فصل چہلم میں یہ حدیث مرقوم ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ :- فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی آدمی فوت ہوا اوپر محبت اہل بیت رسول اللہ کے پس وہ فوت ہوا اوپر طریقہ سنت والجماعت کے ۔ الغرض کہ جتنے بزرگان دین اور اولیائے کرام ہوئے ہیں سب اہل سنت جماعت ہی ہوئے ہیں ۔ شیعہ ایک بھی اولیاء نہیں ہوا ۔

غزل

جتنے ہوئے اولیائے کرام ۔۔۔ سُنی ہوئے ہیں سنوں سب کا بیان
پیر پیراں غوث الاعظم نعمان ۔۔۔ سُنی مذہب تھے جنکو جانے سب جہان
بابا فریدؒ شکر گنج پاک چشتی کر جان ۔۔۔ سُنی مذہب تھے اور چشتی خاندان
سلطان باہو اور خواجہ قطب الدینؒ ۔۔۔ سُنی مذہب تھے یہ جانوں بالیقین
اجمیری معین الدینؒ چشتی دلپذیر ۔۔۔ خواجہ سلطان شہباز سید احمد کبیر
سارے سید تھے اور سیدوں کی اولاد ۔۔۔ سُنی مذہب رکھتے تھے سب شاد باد

Marfat.com

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
یہ بھی سُنی مذہب سے اور تھے سُنیوں کے پیر ‎ [illegible] ان کو [illegible]
ایسے ایسے اولیاء دُنیا میں گذرے بے شمار ‎ سُنی مذہب سے وہ [illegible] اور تابع [illegible]

مسئلہ :- فقہ اکبر میں بہتر فرقوں کی تقسیم اس طرح آئی ہے :- سُئِلَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ [illegible] لَا نَصَبَ وَلَا رَفْضَ وَلَا جَبْرَ وَلَا قَدَرَ وَلَا ضَرَارَ وَلَا نَجَّارَۃَ وَلَا مُعْتَزِلَۃَ وَلَا تَشْبِیْہَ وَلَا جَہْمِیَّۃَ

ترجمہ :- ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ اہل سُنت والجماعۃ فرقہ کون ہے جن کو حضور پاکؐ نے ناجی یعنی [illegible] فرمایا - ابو حنیفہؒ نے جواب دیا کہ نہ وہ خارجی ہیں (اور خارجی پندرہ فرقے ہیں) اور نہ وہ رافضی ہیں (اور رافضی [illegible] فرقے ہیں) اور نہ وہ جبریہ ہیں (اور یہ بارہ فرقے ہیں) اور نہ وہ معتزلہ ہیں (اور یہ چھ فرقے ہیں) اور نہ وہ جہمیہ [illegible] اور نہ ضراریہ ہیں اور نہ کلابیہ اور نہ نجاریہ ہیں (اور یہ سات فرقہ ہیں - اور اہل سنت والجماعت ایک فرقہ ہے جو ان فرقوں سے برگزیدہ ہیں -

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ تَفَرَّقَتْ ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً - فرمایا نبی کریمؐ نے کہ تحقیق بنی اسرائیل کی قوم ہوگی بہتر فرقے اور میری اُمت تہتر فرقے ہوں گے - ہر ایک جائے گا دوزخ میں مگر ایک فرقہ ہوگا جو جنت میں جائے گا قَالُوْا مَنْ ھِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ - لوگوں نے پوچھا رسول اللہ کون ہے وہ فرقہ ناجیہ اور کیا ہے نشانی اس کی - فرمایا آپؐ نے میں اور میرے سب اصحاب ہیں ثُمَّ قَالَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ - پھر فرمایا آپؐ نے میرے اصحابؓ مثل تاروں کے ہیں - جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے -

مسئلہ :- یاد رہے کہ سوائے ایک فرقہ اہل سُنت کے کوئی بھی فرقہ ایسا نہیں کہ جو تمام صحابہؓ کبار کو عادل اور حق مانتا ہو

مسئلہ :- اس طرح بھی لکھتے ہیں کہ جب حضور پُر نور نے تہتر فرقوں کا ذکر فرمایا تو اصحابِ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان کی پہچان کس طرح ہوگی - تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ بڑی جماعت ہوگی جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ - فرمایا رسول اللہؐ نے کہ نہ اتفاق کرے گی اُمت میری اوپر گمراہی کے پس جو شخص جدا ہوا اُس بڑی جماعت سے وہی دوزخی ہے - اور یہ حدیث بھی اس حدیث کی تائید کرتی ہے کہ فرمایا آپ نے یَدُ اللّٰہِ مَعَ الْجَمَاعَۃِ کہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ بڑی جماعت کے سر پر ہے - الغرض یہ سب کو علم ہے کہ جتنے بھی فرقے دعوے دار اسلام کے ہیں سب سے بڑی جماعت اہلسنت کی ہے جس کو آپؐ نے ناجی فرمایا ہے اور یہی وہ فرقہ ہے جو حضور کی شان میں بھی کمی نہیں کرتے اور تمام اصحابؓ اور اہل بیتؓ اور اولیاء کرام اور امام [illegible] اور امام [illegible] اور دیگر سب بزرگان دین کو حق مانتا ہے - اور یہی فرقہ راہ مستقیم پر ہے ؎

عرب ملک ہور شام ولایت روم تے فارس جانی ‎ بھی خراسان تے کابل [illegible] ولایت [illegible]
بھی جاوا ملک تے ہند دے سندھ جو دعویدار اسلامی ‎ سب تھیں وڈی جماعت [illegible] اہل جماعت گامی
ساریاں ملکاں اندر مذہب سُنی بہت پیارا ‎ تے مذہب [illegible] ملکاں وچ یارا
جویں بلداں وچوں ورلا ہے کالا بلد اکاما ‎ ایویں وڈے [illegible] سُنیاں بہت [illegible]
ہر ہر ملکیں شہریں پنڈیں سُنی مذہب جانی ‎ تے ہور [illegible] دعویدار [illegible]
دو شہراں نوں رب غیر مذاہب کٹھا [illegible] ‎ [illegible]

Marfat.com

ہوں گا اتے مدینہ دو ویں شہر نگینے !! باجھوں سُنیاں کوئی نہ اوتھے مینیں نال یقینے
وقت دجال بھی اونہاں نوں ربّ ستیاں کنوں بچاوے پہرے دار فرشتے اندر وڑن دجال نہ پاوے
ایہو مڈھ ہے دین دا جتھے ہوئے رسول سہارے حسن حسین بھی اوتھے جمّے گھر فاطمہؓ علیؓ پیارے
کی مدنی سارے سنی جانے عالم سارا جتھے چار مصلے قائم بے دیاں دا منہ کالا!

جیسا کہ مولوی نور محمدؒ صاحب شہباز رسالہ میں لکھتے ہیں :۔

گھاڑ شریعت چونہہ ٹنگسالیں کان چونہاندی ہکّا کوئی شافعیؒ احمد حنبلؒ مالک دُرّ پروتا
جو چونہہ ٹنگسالیں جھوٹا ہو اس سچا کون بناوے اُتھے جاوے لے جاوے لکھیا آن دکھاوے
سُنّت اہل جماعت مذہب مہند کرن ثنائیں جیونکر بابا نانک لکھے ہیں تدھ آکھ سنائیں
چار کتاباں چار مصلے چارے یار رسولؐ! جو کوئی یارا ندا منکر ہووے سو کافر مجہول

یعنی توریت شریف انجیلؑ زبور، قرآن مجید صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ ابو حنیفہؒ، شافعیؒ مالکؒ امام احمد حنبلؒ ۔ اور پارہ سورۃ آل عمران میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۔ اور نہ ہو تم ان لوگوں کے جو فرقہ فرقہ ہوگئے اور اختلاف کیا انہوں نے پیچھے اس کے کہ آئیں پاس ان کے دلیلیں اور واسطے ان کے عذاب ہے بڑا ۔

اسمٰعیل فقیر منگے نت رب تھیں ایہ دعائیں غیر مذاہب کولوں یارب کرکے فضل بچائیں

مجلس سوم

(یہ مجلس چھ فصلوں پر مشتمل ہے)

فصل اوّل در تعریف اہلبیتؓ

اہل بیت کے لغتی معنے گھر کے لوگ اور اطلاق اہل بیت کا کئی معنوں پر ہے ۔ بیت تین تین ہیں ۔ اوّل بیت نسبی بیت سکنی ۔ بیت ولادتی ۔ اہل بیت نسبی وہ ہیں جن پر زکوٰۃ لینی حرام ہے ۔ اور وہ اولاد بنی ہاشم ہے ۔ یعنی آل عباسؓ آل علیؓ آل جعفر طیارؓ ۔ آل عقیلؓ ۔ اہلبیت سکنی میں ازواج مطہرات تمام داخل ہیں ۔ اور اہلبیت ولادتی میں تمام اولاد آپؐ کی داخل ہے ۔ جو لوگ ازواج مطہراتؓ کو اہل بیت سے شمار نہیں کرتے وہ قرآن کریم وحدیث شریف کے خلاف کرتے ہیں ۔ چنانچہ پارہ بائیسؔ سورۃ احزاب میں ارشاد ہوتا ہے ۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۔ الآ

ترجمہ :۔ اور ٹھہری رہو گھروں اپنوں کے اور نہ کرو دکھاؤ اپنا بناؤ جاہلیت پہلی کا ۔ اور قائم کرو نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ اور پیروی کرو اے اہلبیت اللہ تعالےٰ کی اور اس کے رسولؐ کی ۔ سوائے اس کے نہیں چاہتا ہے اللہ تعالےٰ

Marfat.com

کر پاک کرے تم کو پاک صاف کرنا اور مقصد کرنے تمہارے پلیدی [illegible]
تمہارے کے آیات الہٰی سے اور حکمت کی باتیں۔ اے میرے گھر والو تحقیق اللہ تعالیٰ [illegible]

فائدہ :۔ اس آیت کے اول و آخر کی طرز روش سے صاف ظاہر ہے [illegible] داخل ہیں۔ جیسا کہ سعد ابن جبیرؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے مشکوٰۃ شریف میں روایت کیا ہے۔ حیث قال [illegible] اِنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ لِاَنَّهٗ مَنْسُوْقٌ فِيْ مَقُوْلِهٖ مَا اَتَاكُمْ ... لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ ... [illegible] نے نکاح اس کے دلیل ہے بیویاں رسول اللہؐ کی شامل ہونے اہلبیت میں نص صریح ہے اسواسطے کہ تحقیق پہلے گزرا ہے قول اللہ تعالیٰ کا کہ اے بیبیو نبی کی نہیں ہو تم مثل عام عورتوں کے۔ اس سے ظاہر ہے۔

مسئلہ :۔ بعض شیعہ لوگ اس جگہ لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے اس آیت کا اول اور اخیر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور درمیان پڑھ کر مطلب حاصل کر لیتے ہیں۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔ سوائے اس کے نہیں کہ چاہتا اللہ تعالیٰ یہ کہ دور کرے تم سے پلیدی اے اہل بیت پاک کرے تم کو پاک کرنا۔ یعنی نبی کریمؐ کی بیبیوں کو اہل بیت سے نکال دیتے ہیں۔ اور بعض شیعہ یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ آپؐ کی بیویاںؓ اہل بیت میں شامل نہیں مگر سُنّیوں نے اس کو بدل کر ان میں شامل کر لیا ہے۔

حاصل کلام اگر کوئی شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہے کہ قرآن کریم تغیر و تبدل ہو سکتا ہے۔ تو وہ خود کافر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ تحقیق اتارا ہم نے قرآن اور البتہ ہم ہیں نگہبانی کرنے والے اس کے۔

فصل دوم

در فضیلت خدیجۃ الکبریٰؓ

اہل بیت نبویؐ سے خدیجۃ الکبریٰؓ افضل و اشرف ہیں۔ جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں حضرت علیؓ سے روایت ہے قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَآئِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ کہا حضور پاکؐ نے بہتر تمام عورتوں کی حضرت مریمؑ بیٹی عمران کی ہے اور بہتر عورتوں کی خدیجہ بیٹی خویلد کی ہے اس امت میں سے۔

مسئلہ :۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جن دنوں میں حضورؐ غار حرا میں بواسطے عبادت کے تشریف رکھتے تھے تو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ آپ کے واسطے کھانا پانی لے جایا کرتی تھیں۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ جبرائیلؑ حضرت خدیجہؓ پر سلام بھیجا ساتھ خوشخبری جنت کی فرمائی۔ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ ... فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّيْ۔ کہا ابوہریرہؓ نے کہ آئے جبرائیلؑ اور کہا کہ یہ خدیجۃ الکبریٰؓ ہیں یا حضرتؐ ان کو سلام کہو اپنے رب کی طرف سے اور میری طرف سے اور خوشخبری دو ان کو جنت کی جس کی بنا خالص موتی سے ہے۔

فضل بزرگی شان خدیجہ رب نبی فرماوے
ایہہ عاجز بندہ [illegible] کی کہہ کر [illegible]
سب عورت سوں [illegible] اول ایہہ ایمان لیائی
[illegible]

Marfat.com

بی بی بیوی پاک نبی دی ایہو جانوں بھائی — بھی کل اولاد نبی دی اس تے ٹھکوں باہر آئی
طیبؓ طاہرؓ تے عبد اللہؓ قاسمؓ تن فرزند گنگئے — بھی ام کلثومؓ رقیہؓ زینبؓ فاطمہؓ صاحب دیئے
ایہ سارے صاجزادیاں زادے اولاد رسول الٰہی — خدیجہ بطنوں پیدا ہوئی دے قرآن گواہی

پارہ بائیس ۲۲ سورۃ احزاب یا ایھا النبی قل لازواجك وبنتك ونساء المؤمنين يدنين عليهن من جلابيبهن
اے نبی فرمادو اپنی کل ازواج مستورات کو اور تمام مومنوں عورتوں کو کہ نیچے کرلیں چادریں اپنی -

مسئلہ :- نبی کریم کے لڑکے تو تینوں شیر خوار ہی انتقال کر گئے مگر لڑکیاں بالغ بلکہ شادی شدہ ہو کر فوت ہوئیں بڑی لڑکی آپ کی زینبؓ ابو عاصم بن ربیع کے ساتھ نکاح کی گئی تھی - اور دوسری لڑکی رقیہؓ بی بی اول ابولہب کے لڑکے عتبہ کے ساتھ نکاح کی گئی مگر اس نے طلاق دے دی تو حضرت عثمانؓ کے ساتھ نکاح کیا گیا - اور تیسری لڑکی آپؐ کی ام کلثومؓ یہ بھی اول ابولہب کے دوسرے لڑکے عتبہ کے ساتھ نکاح کی گئی تھی۔ مگر جب اس نے بھی طلاق دے دی تو اس نکاح بھی رقیہ بی بی کی فوتیدگی کے بعد حضرت عثمان سے ہی کیا گیا - اور چوتھی لڑکی آپ کی حضرت فاطمہؓ ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حرم محترم ہیں -

مسئلہ :- یاد رہے کہ زینبؓ ام کلثومؓ رقیہؓ فاطمہؓ یہ چاروں سگی بہنیں ہیں اور خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے پیدا ہوئی ہیں - اور وہ تینوں آپ کی موجودگی ہیں فوت ہو چکی تھیں - اور بی بی فاطمہ حضور پاک کی وفات کے چھ ماہ بعد فوت ہوئی ہیں. اسواسطے آپ حضرت فاطمہ کو اپنی اکلوتی بیٹی فرماتے تھے - مگر یہ یاد رہے کہ حضرت فاطمہؓ سب سے افضل اور اشرف ہیں اور ان کی اولاد بھی سب سے افضل ہے. جیسا کہ اولاد یعقوبؑ سے یوسفؑ افضل ہیں - اور حضور کی باقی لڑکیوں اور لڑکوں کی مزاریں اب تک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع اور معلی میں موجود ہیں - اور حاجی لوگ زیارت کرتے ہیں - اب جو لوگ اولاد رسولؐ سوا حضرت فاطمہ کے سب کے انکاری ہیں وہ منکر قرآن و حدیث ہیں اور مثل اس بیوقوف کی ہیں جو سورج کو دیکھ کر بھی کہے کہ ابھی رات ہے - اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو آپ کی نسل کو آپ سے منقطع کرے - یعنی سوائے حضرت فاطمہؓ کے اور دیگروں سے انکار کرے ؎

نبیؐ وفاتوں اول سب اولاد نے رحلت پائی — بعد نبیؐ توں چھ ماہ فاطمہ دنیا چھوڑ سدھائی
ام کلثوم رقیہ زینبؓ ناوں فاطمہ افضل جانی — جویں یعقوب نبیؐ دے گھر وچ یوسفؑ ماہ کنعانی
کل اولاد یعقوب دی ناوں افضل یوسف جانی — کل اولاد محمدؐ وچوں تاں کوئی فاطمہ ثانی
حضرت عائشہ کرے روایت کل مومناں دی مائی — نال خدیجہؓ بہت کردے نبیؐ الٰہی !!
کردے یاد خدیجہؓ بہتا وقت مصیبت شادی — دوہیں وقتیں دوست جانی آون یار ختابی
بکرا ذبح جے کردے حضرت پاک رسولؐ الٰہی — بہتے ٹکڑے کردے حضرت عائشہؓ دے گواہی
جس جس نال محبت آہی بی خدیجہؓ مائی — ہر اک دے گھر گوشت بھیجن نال محبت بھائی
عائشہ کرے روایت اندر حرم رسولؐ الٰہی! — مثل خدیجہؓ کوئی نہ عورت لائق صفتاں آہی
بہتے روندے دکھدی نقلاں اندر رات لنگھاوے — بھی صدقہ بہت کرے نہ خالی کوئی سوالی جاوے
بھی اوہ عالمہ فاضلہ دانشمند سیانی آہی — دولت مند امیر گھرانہ نسب قریش خویلد جائی
اسدے ناوں پاک نبیؐ نے فائدہ بہت اٹھایا — پیش نبوت بعد نبوت وچہ حدیثاں آیا
کافراں دی تکلیفوں جے کدی نبیؐ اللہ گھر آون — جاں خدیجہؓ دے تسلی غم حضرت دور ہو جاون

Marfat.com

چالی سال جان ہوئی عمر حضرت بی بی [illegible] | [illegible]
پہلا خاوند ابو ہالہ تمیمی اس دا ساہی | چھپی سال [illegible]
پندراں سال نبوّتوں اوّل دہ سال بعد گذارے | پچونجہ سال جو [illegible]
ساریاں حرماں ناوں اوّل لیسے رحلت پائی | جنت المعلےٰ کے اندر دفن کرائی

فصل سوم

در فضائل عائشہ صدیقہؓ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَ اَزْوَاجُہٗٓ اُمَّہٰتُہُمْ (پارہ ۲۱) محمد الرسول اللہ بہت ہی مہربان اور شفقت کرنے والے ہیں ساتھ مومنوں کے اور اور بیبیاں اس کی مائیں ہیں تمام اُمّت کی۔

فائدہ:۔ جس طرح اپنی سگی ماں کی حرمت و تنظیم کرنی ہم پر فرض ہے۔ اسی طرح تمام ازواج مطہرات حضرت محمد الرسول اللہ کی حرمت اور تنظیم بھی ہم پر فرض ہے پس جو کوئی شخص کسی حرم محترم حضرت کی پر طعن کرے وہ کافر بےدین ہے ؎

جیویں ادب اداب ماداں دا کرنا لازم مسلماناں | حرمت حرم محمد فرض ہے اوپر اہل ایماناں!
ادب تنظیم ضروری جانوں بیویاں حضرت سندا | جو حضرت عائشہؓ مند اجانے جان حرامی گندا
پاک نبی فرمایا یک دن جنت خاتونؓ تائیں | مینوں جو شے پیاری منوں پیاری ہے یا ناہیں
فاطمہؓ آکھیا جو تساں پیاری اوہ شے مینوں پیاری | تاں نبیؐ کہیا سنگ عائشہؓ بی بی ہت کریں دلداری
اوہ بہت پیارا حرم نبیؐ دا بعد خدیجہ آیا | تاں کرے عداوت نہ کوئی اسدے گر حرامی جایا
اے حرامی حرم نبی سنگ وَیر نہ مول کمائیں | حرم نبی دی حرمت واجب ہراک مومن تائیں
مومنہ خاصہ افضل کل نساؤں اس نوں جانی | حرم نبیؐ کل موسناں ماؤں مسئلہ حق چھپانی

مسئلہ:۔ محمد الرسول اللہ کے تمام ازواج کے بعد خدیجۃ الکبریٰ کے حضرت عائشہ صدیقہؓ کا شان و مرتبہ ہے جیسا کہ ابی سلمہؓ سے روایت ہے اِنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَا عَائِشَۃُ ھٰذَا جِبْرِیْلُ یُقْرِئُکِ السَّلَامَ قُلْتُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ قَالَتْ وَھُوَ یَرٰی مَالَا اَرٰی (مشکوٰۃ) تحقیق کہا عائشہ صدیقہ نے کہ سنا میں نے کہ فرمایا رسول اللہ نے اے عائشہؓ یہ جبریل ہیں سلام کہتے ہیں تجھ کو کہا میں نے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ اور کہا عائشہؓ نے جبریل امین مجھ کو دیکھتے تھے اور میں ان کو دیکھتی تھی وَ اَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ مَا اَشْکَلَ عَلَیْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَۃَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَہَا مِنْہُ عِلْمًا (از ترمذی) روایت ہے ابو موسیٰ سے کہا اس نے جب کبھی مشکل پڑتا ہم اصحابان رسول اللہ کو حدیث میں تو ہم پوچھ لیتے حضرت عائشہؓ سے تو وہ ہمارا شبہ دور کر دیتی حضرت عائشہؓ کا علم بڑا قوی تھا اور وہ بڑی مجتہد تھیں حدیث کی اپنے زمانے میں۔ اور ابن طلحہؓ سے روایت ہے کہا اس نے نہیں کوئی دیکھا میں نے زیادہ فصاحت و بلاغت میں حضرت عائشہؓ بنت صدیق اکبرؓ سے [illegible] ؎

بڑی تعریف صدیقہ عائشہ وچہ حدیثاں بھائی | ابہ بہت پیاری [illegible] نوں بعد خدیجہ آئی

Marfat.com

جو عورتاں وچ نکاح لیا یا نبی اللہ مختاری — ساریاں بیوہ عائشہؓ باجھوں عائشہ اک کنواری
کرکے ہجرت نال نبی دے وچ مدینے آئی — ہجرت تاں بھی درجہ اُس نوں دتا پاک الٰہی
جدوں منافقاں عائشہ اوپر تہمت بُری لگائی — پندراں آیتاں بھیجیاں اللہ کارن ایس صفائی
پارے اٹھارویں سورت نورئے اندر ویکھیں بھائی — وچ رکوعے پہلے دوجے کیتی رب صفائی
تے اسی چابک مارن دا رب حکم نبی نوں کیتا — جنہاں تہمت بُری لگائی عائشہؓ اوپر بیتا
وچ عائشہ دے لحاف نبی نوں وحی آیا کئی واری — ہور کسے لحاظ نہ آیا کیڈ اللہ نوں پیاری
تے عائشہ دے گھر جبرائیل پیغام نبی نوں لیاوے — ہے بہت فضیلت عائشہ سندی وچ شمار نہ آوے
بھی عائشہ بی بی حافظہ عالمہ اس درجے تک آہی — بڑے بڑے اصحاب محمد مسئلے پچھن بھائی
وچ حدیثاں شبہ ہووے جے مطلب صاف نہ تھیوے — تاں عائشہؓ تھیں نکلے سب دا وچہ حدیث پڑھیوے
بھی نبی وفات پائی گھر عائشہ جانے عالم سارا — آخر قبر بھی گھر عائشہ دے ایڈا منصب بھارا
جو عائشہؓ تائیں بُرا مناون بولن بول ادارے — کافر ہون بے ادبی پارون دوزخ جاون سارے
کے وچ شوال مہینے نکاح عائشہ سنگ کیتا — دسویں سال نبوت پچھے سُن توں میرے بیتا
اول ہجرت تھیں تے سالاں وچ مدینیاں آیا — اٹھاراں سال جاں عمر صدیقہ روح نبیؐ قبضایا
ہجری سنہ ستونجہ اندر وفات صدیقہؓ پائی — منگلوار ستاراں ماہ رمضانوں جبانی بھائی
جنازہ پڑھکے ابوہریرہؓ وچ بقیع دفنائی — ہور بھی حرم نبی دے آہے ویکھ حدیثاں بھائی
یاراں حرم نبی دے آہے کل مومناں دیاں ماواں — نام جنہاندے تیرے تائیں میں ہن لکھ دکھاواں
خدیجہؓ بنت خویلد آہی عائشہؓ بنت صدیقؓ — سب تھیں افضل اشرف دوویں حضرت پاک رفیق
حفصہؓ ام سلمہؓ زینبؓ جویریہؓ ام حبیبہؓ ثانی — میمونہؓ تے صفیہؓ ریحانہؓ زینبؓ خزیمہؓ بھائی
بنت عمر بنت امیہ بنت جحش بنت حارث بنت ابوسفیان — بنت حارث بنت حیی بنت زید
ایہہ یاراں حرم نبی دے سارے اہل البیت ایہ سارے — جو حرماں اہل البیت نہ جانن کرم تنہاندے اٹھے

دربیان منافقوں کا بہتان باندھنا حضرت عائشہ پر

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ لَا تَحْسَبُوْہُ شَرًّا لَّکُمْ بَلْ ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ ۔ لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْھُمْ مَّا اکْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ مِنْھُمْ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۔ تحقیق جو لوگ وے ئے ہیں بہتان باندھ کر ایک جماعت میں سے نہ گمان کرو اس کو کہ بُرا ہے تمہارے حق میں بلکہ وہ بہتر ہے واسطے تمہارے ۔ واسطے ہر آدمی کے پہنچتا ہے جتنا اٹھایا اُس نے بوجھ یعنی کمایا گناہ اس کو بڑی مار ہے ۔

مسئلہ :- مختصر قصہ یوں ہے کہ جنگ بنی مطلق سے فوج نبی کریم کی واپس آرہی تھی اور ایک مقام پر آپ کی فوج نے رات کے وقت ڈیرا کیا ۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ واسطے قضائے حاجت باہر گئے ہوئے تھے اور نقارہ وغیرہ نہ تھا کہ بجاتے ۔ صرف حضرت کے حکم سے قافلہ نے کوچ کر دیا ۔ اور حضرت عائشہ کا کجاوا دو اصحابوں نے اونٹ پر رکھ دیا ۔ اور ان کو معلوم نہ ہوا کہ آپؓ کجاوا میں نہیں ہیں کیونکہ کجاوا پردہ دار تھا ۔ اور آپؓ جسم کے بالکل

Marfat.com

ہلکے تھے۔ بسبب کم کھانے اور امانت داری اور دیانت داری کے
پھر جو چیز کسی کی گر پڑے جد کوچ کے دیکھ بھال کرتے آیا کریں جب
اپنی جگہ پر بیٹھ گئیں کہ میری تلاش پر کوئی آ دے گا۔ جب صفوانؓ نے عائشہؓ کو دیکھا انا للہ وانا الیہ
اونٹ کو بٹھا کر آپ کو اسوار ہونے کا اشارہ کیا۔ تو حضرت عائشہ سوار ہو گئیں تو صفوانؓ نے اونٹ کی مہار پکڑ لی
آگے چلا۔ بارہ بجے دن کے نوح میں آ پہنچے۔ عبداللہ بن ابی اوراس کے ساتھی منافقوں نے بہتان باندھا شروع کیا
در پردہ مسلمانوں کی بہتری کے دشمن تھے۔ بعض مسلمانوں نے بھی ان کی ہاں کے ساتھ ہاں ملانی شروع کی۔ خدا تعالے
طرف سے اول فرقہ کی طرف کیلئے سخت عذاب کا حکم آیا جو لاابالی مسلمان تھے جیسا کہ ارشاد ہوا لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ
ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هٰذَا إِفْكٌ مُبِينٌ۔ کیوں نہیں جب تم نے سنا تھا
کیا ہوتا ایمان والے مردوں نے اور عورتوں نے اپنے لوگوں پر بھلا خیال۔ اور کہا ہوتا کہ یہ کھلا طوفان ہے۔ غرض ایک
برابر حضرت سنتے رہے اور رنجیدہ رہے جب حضرت عائشہؓ کو خبر ہوئی کہ بہتان آپ پر لگایا گیا ہے تو وہ تین دن تک روتی
رہے اور کھانا پینا بھی چھوڑ دیا۔ اور اسی غم سے بیمار ہو گئیں۔ حضرت محمدؐ رسول خدا نے حضرت عمرؓ فاروق سے اس بات کی بابت
پوچھا کہ اس معاملہ میں کیا کیا جائے۔ تو فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرت منافق جھوٹے ہیں۔ اگر آپ حکم فرما دیں تو ان کو مدینہ منورہ سے
نکال دیا جائے۔ پھر حضرت عثمانؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوفؓ نے بھی یہی رائے پیش کی۔ تب اللہ تبارک و تعالے کی طرف سے
حضرت عائشہؓ کی پاک دامنی کا حکم نازل ہوا۔ اور جن جن لوگوں نے اس بہتان کی بنیاد اٹھائی تھی۔ انہوں نے اللہ تعالے کے سامنے
اپنے آپ کو بڑا بھاری گنہگار ثابت کیا۔ جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا
بِالشُّهَدَاءِ فَأُولٰئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ
فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۔ کیوں نہ لائے وہ اس بات پر چار گواہ پس جب نہ لائے چار گواہ تو وہ لوگ وہی ہیں
نزدیک اللہ تعالیٰ کے جھوٹے اگر نہ ہوتا فضل اللہ تعالے کا اوپر تمہارے اور رحمت اس کی بیچ دنیا اور آخرت کے البتہ
تم پر اس چرچا کرنے سے کوئی آفت پڑتی۔

فائدہ :۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ کو قارون نے تہمت لگائی تھی تو وہ غرق زمین ہو گیا تھا۔ اسی طرح یہ لوگ بھی جنہوں
نے تہمت لگائی حضرت عائشہؓ کو لائق عذاب تھے۔ مگر حضرت محمد الرسول اللہؐ کے طفیل عذاب سے بچ گئے۔ جس پر
ایک شاعر فرماتے ہیں ؎

ل۔ لکھیا ویکھ تفسیر اندر جویں خبر کتاب فرماوندی اے
جدوں قہر دی نظر خدا کردا اگوں شرم رکھے دتوں آدمی اے
نہیں تے سب مخلوق ہو غرق جاندی جویں غلق اعمال کماوندی اے
ستار بخش چل اوسے قدم پہنچے ... گور آرام ...

إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ
عَظِيمٌ ۔

ترجمہ۔ جس وقت لینے لگے اس کو اپنی زبانوں پر اور کہنے لگے مونہوں اپنوں سے جس چیز کا تم کو خبر نہیں اور سمجھے تم
معمولی بات اور وہ نزدیک اللہ تعالے کے بہت بڑی بات ہے۔ یعنی ایک بے گناہ پر تہمت زنا کی باندھی
إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ۔ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ
أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۔ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ
ترجمہ :۔ اور کیوں نہ جس وقت سنا تم نے اس بات کو کہا تم نے ...

Marfat.com

پھیلا دیں۔ اللہ تو پاک ہے اور یہ بہتان ہے بڑا۔ یعنی حضرت عائشہؓ پر یہ بہتان ہے۔ اور سمجھاتا ہے تم کو اللہ کہ ایسا بہتان پھر کبھی پھر نہ باندھنا اگر ہو تم ایمان والے۔ اور بیان کرتا ہے اللہ تعالےٰ نشانیاں اپنی اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

فائدہ :۔ اس بہتان کے معاملہ میں پانچ قسم کے لوگ تھے ایک تو خوشیاں کر کر ایک دوسرے کو کہتے تھے اور دوسرے اس بات کو مجلس میں چھیڑ کر آپ چپ چاپ سنا کرتے۔ اور بعضے تامل میں چپ رہتے۔ اور بعضے افسوس کرتے اور بعضے صاف جھٹلا دیتے کہ یہ بات جھوٹ ہے مثلاً عمر فاروقؓ عثمان غنیؓ وغیرہ اور تو سب پر تھوڑا بہت الزام آیا مگر بڑا بوجھ عبداللہ بن ابی پر تھا۔ جو منافقوں کا سردار تھا۔ اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ پلید عورتیں پلید مردوں کے واسطے ہیں۔ اور پلید مرد پلید عورتوں کے واسطے وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اور پاک عورتیں ہیں پاک مردوں کے واسطے اور پاک مرد ہیں پاک عورتوں کے واسطے۔ الغرض جب لوگوں نے حضرت عائشہ پر بہتان باندھا، تو آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ تمہارے حق میں کچھ لوگ کہتے ہیں اگر تمہارے پاس اس بہتان کے جھٹلانے کی کوئی دلیل دلیل ہو تو تم بھی اپنا عذر بیان کرو۔ حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ میں سچی ہوں اس واسطے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ میری صفائی کے واسطے کوئی حکم آسمان سے نازل فرمائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے شروع قصہ سے یہاں تک پندرہ آیتیں نازل فرمائیں۔ تمام علمائے اہل اسلام نے متفق ہو کر یہ بات کہی ہے کہ اتنی صفائی کے بعد بھی جو شخص حضرت عائشہ پر بدگمانی رکھے اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے

مسئلہ :۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ پیغمبر کی بیوی بدکار نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ان کے ناموس کی نگہبانی کرتا ہے۔ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ۔

اے محب لوگ بیزار انہاں تھیں تہمت کنوں جو کہندے	ہے انہاں کارن بخشش روزی نیک جنت وچ لیندے
عائشہ پاک گناہوں اللہ وچ قرآن بنا دن	اوہ کافر بید ینے جیہڑے اسنوں برا سنا دن
پندراں آیتاں حق عائشہ رب وچ قرآن بنایا	پر بیدیناں کتیاں کارن اجے یقین نہ آیا

فصل چہارم

در فضائل حضرت فاطمہ زہرا جنت خاتون رضی اللہ تعالےٰ عنہا

حضرت فاطمہؓ اہلبیت میں سب سے افضل و اکرم ہیں۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ ام المومنین فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کسی کو زیادہ صادق فاطمہؓ سے مگر والد اس کے محمد الرسول اللہ کو۔ چنانچہ ان کی تعریف اللہ تعالےٰ نے سورۃ الدھر پارہ ۲۹ انتی میں یوں فرمائی ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا ۝ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا ۝

ترجمہ :۔ پوری کرتے ہیں نذر کو اور ڈرتے ہیں اس دن سے کہ ہے برائی اس کی پھیل جانے والی اور کھلاتے ہیں کھانا اوپر محبت اس کی کے مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو

فائدہ :۔ شان نزول اس آیت کا مفسرین یوں فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت محمد الرسول اللہ حضرت فاطمہؓ کے

Marfat.com

گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت حسنؓ حسینؓ بیمار ہیں۔ تو فرمایا آپ نے اے ...
نذر مانو کہ یہ ہمارے صاحبزادے تندرست ہوگئے تو ہم دونوں تین تین دن روزے رکھیں گے۔ ...
کیا۔ جب اُنہیں تندرست ہوگئے تو انہوں نے روزے رکھنے شروع کردیئے۔ نقل کرتے ہیں کہ آپ صاحبوں نے
سیر جَو کا آٹا قرض لیا۔ پہلے دن جب روزہ افطاری کا وقت قریب آیا تو حضرت فاطمہ نے ایک ثلث کی روٹیاں پکا
رکھیں۔ تو ایک مسکین نے آکر دروازے پر آواز دی کہ اہل بیت میں کئی روز سے بھوکا ہوں برائے خدا مجھے کچھ کھانا دو
اللہ تعالٰے آپ کو جنت میں بہتر کھانے عطا کرے گا۔ تو وہ طعام جو پکا ہوا تھا اس کو دے دیا۔ اور آپ صاحبوں نے
بھوکے رات گذاری۔ اور صبح پھر روزہ رکھ لیا۔ جب وقت افطاری کا قریب ہوا تو حضرت فاطمہ زہراؓ نے دوسرا ثلث
پکا کر تیار کیا تو ایک یتیم نے آکر صدا کی کہ اے اہل بیت میں یتیم بھوکا ہوں مجھے کھانا دو۔ وہ کھانا جو تیار کیا تھا تمام
اس کو دے دیا اور آپ پھر بھوکے رات گذاری اور صبح کو پھر روزہ رکھ لیا جب وقت افطاری کا آیا تو حضرت فاطمہؓ
نے تیسرا ثلث پکا کر تیار کیا تو ایک قیدی نے آکر دروازہ پر ندا دی۔ کہ اہلبیت نبوت میں بہت دن سے بھوکا قیدی ہوں
کچھ طعام سبیل اللہ مجھے عنایت کرو۔ تو وہ کھانا تمام اس کو دے دیا۔ تو صبح کے وقت یہ خوشخبری اللہ تبارک تعالٰی
نے بذریعہ وحی اہل بیت کے لئے فرمائی یُوْفُوْنَ الخ

مسئلہ:۔ روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ واقعہ سال قبل سے پینتیسؓ سال بعد اور نبوت سے پانچ سال پہلے پیدا
ہوئے۔ روضۃ الواعظین میں ہے کہ جب حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے شکم مبارک میں حضرت فاطمہؓ تشریف لائے تو حضرت
پر نور فرمایا کہ اے خدیجہ خبردار تیرے پیٹ میں لڑکی ہے بنام فاطمہؓ کہ نسل اس کی پاک و پاکیزہ ہوگی۔ پس جب وقت ولادت
کا قریب آیا تو کسی کو قریش کی عورتوں کی طرف بھیجا جو کہ اُس کو قرابت میں نزدیک تھیں کہ میرے پاس آؤ۔ انہوں نے جواب
دیا کہ تم نے ہماری مرضی کے خلاف نکاح کیا ہے ابو طالب کے یتیم بھتیجے کے ساتھ۔ اور امیری چھوڑ کر فقیری اختیار کی ہے
اس واسطے ہم تیرے پاس نہیں آتیں۔ تو یہ بات سُن کر خدیجہؓ نہایت ہی غم ناک ہوئی تو اچانک چار عورتیں خوبصورت
بمشابہ بنی ہاشم کی عورتوں کے اُن کے لباس وغیرہ میں آپکے پاس آئیں۔ تو حضرت خدیجہ نے ان سے پُوچھا کہ تم کون ہو
اور کہاں سے آئی ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم کو اللہ تعالٰے نے بہشت سے بھیجا ہے تیری خدمت کے لئے۔ میں سارہ
خاتون ابراہیمؑ کی بیوی ہوں۔ اور دوسری مریمؑ والدہ عیسےٰؑ کی ہے اور تیسری ام کلثوم بہن موسیٰ علیہ السلام کی ہے۔ اور
چوتھی آسیہ خاتون بیوی فرعون کی ہے پس ایک اُن میں سے آگے دوسری پیچھے اور ایک دائیں اور دوسری بائیں طرف
بیٹھ گئیں۔ تو حضرت فاطمہ مطہرہ سیدۃ النساء پیدا ہوئے اور ایسا ایک شعلہ نور کا آپ کے چہرہ مبارک پر سے ظاہر ہوا
کہ زمین آسمان بھر گئے۔ بیت فارسی ؎

بر آسماں ہلالے از نو تافت	بوستان نبوۃ گلے ونو شگفت
ترجمہ:۔ اوپر آسمان کے ایک نور روشن ہوا	باغ نبوت سے ایک پھول کھلا
بہت پیاری پاک نبی نوں فاطمہؓ زہرا آگئی !	اوس جیہا کے نال پیار کرے رسول الٰہی
پاک رسول اللہ جد کدھرے کردے سفر لمیرا	حضرت فاطمہ نوں کر جاندے کرن پیار جھلیرا
بھی جد سفروں آون اول فاطمہ دے گھر جاندے سے	اوسدے [illegible] اپنے گھر وچہ قدم [illegible]
ایہ بہت پیاری پاک نبیؐ نوں سب اولادوں آئی	جیونکر [illegible] حضرت عائشہ [illegible]

۱؎ اور بعض کہتے ہیں کہ بعد نبوۃ کے پیدا ہوئے۔ اس لئے اُن کا مرتبہ سب [illegible]

Marfat.com

عَنْ جُمَیْعِ ابْنِ عُمَیْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِیْ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسَالَتْ اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُھَا ۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ داخل ہوا حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین پر اور میں نے عرض کی اے ام المومنینؓ کون شخص تھا بہت پیارا تمام لوگوں سے رسول مقبولؐ کو تو فرمایا آپ نے حضرت فاطمہؓ تو میں نے پھر عرض کی کہ مردوں میں سے فرمایا خاوند اس کا یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ ۔ واقعی ازروئے قرابت اس سے زیادہ کوئی نہیں

مسئلہ :۔ اس جگہ حضرت عائشہؓ کا قول دیکھنا چاہیئے ۔ الغرض سب اولاد سے چھوٹی اور بہت پیاری حضورؐ پاک کی فاطمہؓ ہی ہے ؎

بھی ہک ہور موافق اسدے راوی ذکر لیایا — ہکدن سب اصحاباںؓ تائیں حضرت نے فرمایا
عورتاں وچوں بہتر عورت دسّو کیہڑی آئی — تے مرداں وچوں بہتر مرد جو دسّو مینوں بھائی
اسدا کسے اصحابی تائیں جواب نہ ہرگز آیا — تاں حضرت علیؓ نے فاطمہ تائیں قصہ آن سنایا
فاطمہ آکھیا عورتاں وچوں بہتر عورت سائیں — جو طرف بیگانے مرد نہ ویکھے آخر مرداں تائیں
تے مرداں وچوں مرد بھی حضرت بہتر اوہ آیا — جو طرف بیگانی زن نہ ویکھے حضرت فاطمہؓ نے فرمایا
تاں فوراً آکر مجلس اندر حیدر عرض سنائی — نبیؐ کہیا توں کتھوں پڑھیوں مینوں دسیں بھائی
تاں علیؓ کہیا ایہ مسئلہ مینوں فاطمہ نے سمجھایا — نبیؐ کہیا اوہ بے شک ٹکڑا جگر میرے دا آیا!
جو کوئی فاطمہ نوں رنج کردا مینوں رنج پہنچاوے — تے مینوں رنج پہنچاون والا کدی نہ جنت جاوے
جو آل نبیؐ دا دشمن سو اوہ دشمن جان رسولی — اوہ بیشک دوزخ بالن جنہاں کیتی جس فضولی
آل نبیؐ دے دشمناں دا کوئی عذر قبول نہ آیا — بے عذر رب سارے دوزخ جاسن جنہاں ظلم کمایا
بھی ابن خاویہ وچہ کتاب اپنی دے ہور بیان لیایا — آدم حوا نوں رب عالم جنت وچہ وسایا
تاں آدم حوا جنت اندر وافر عزت پائی — خادم سب ملائک ہوئے نوری ناری بھائی
آدم ہکدن حوا تائیں خوشیوں آکھ سنایا — بہتر ساری خلقت ناں تیتھوں رب بنایا
تاں فوراً جبرائیل فرشتہ رب دی طرفوں آیا — اسطے جنت طرفے دیکھو وحی نے آکھ سنایا
جاں حضرت آدم اسطے جنت طرفے نظر اٹھائی — ہک لڑکی جنت اندر سندر سوہنی شکل دیسائی
اسدے نوروں گویا جنت ساری روشن آئی — آدم پچھدا جبرائیلا مینوں دسیں بھائی
ایہ کس دی لڑکی حوراں وچوں جسدی مثل نہ کائی — ساری جنت دی زیبائش ایہ ہک لڑکی آئی
جبرائیل کہیا ایہ فاطمہ پاک محمد جائی — ہے سردار ایہ سب نساداں اندر آئی بھائی
حضرت آدم آکھیا سر پر تاج کہیا ہے دہریا — جبرائیل کہیا ایہ خاوند اسدا حیدر قوت بھریا
آدم آکھن دو دُر کنی جھمکن جیہے نورانی! — کہیا فرشتے بیٹے اسدے حسنؓ حسینؓ جو نامی
آدم آکھیا جبرائیلا مینوں دسی جا ئیں — رب پہلوں میتوں پیدا کیتا یا انہاں ندے تائیں
جبرائیل کہیا اسنے آدم سن توں میتھوں بیٹا! — چار ہزار سال اوّل تیتھوں رب انہاں پیدا کیتا

مسئلہ :۔ حافظ ابوالقاسم سے روایت کہ ایک دن حضرت علیؓ نے رسولؐ خدا سے عرض کیا کہ یا حضرت فاطمہؓ

Marfat.com

کا نام فاطمہؓ کیوں رکھا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد [illegible]
حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ایسا کام ہی نہ ہوگا جو باعث غضب ہوے۔

سید ہو جو سید نہ کم کرے اس سید اوسنوں مول نہ جان میاں   رات دن جو منڈے کم کرے اوہنوں شل کنان [illegible]

یعنی جو سردار ہو سردار کا کام نہ کرے اس کو سردار نہ جان۔ اور جو شخص رات دن برے کاموں میں گذارے مثلاً بے نماز بے روزہ بے زکوٰۃ چوری جوا بیاج۔ بھنگ۔ افیون۔ چرس۔ چنڈو۔ شراب خور داڑھی مون چونیٹ منڈوا تنی وغیرہ میں عمر تمام کرے وہ اولاد فاطمہ سے نہیں ہے۔

مسئلہ:۔ ابو جانہؓ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضور پاکؐ نے علیؓ کے کسی کام کے لئے بھیجا۔ جب میں گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ گھر میں کوئی آدمی نہیں ہے اور چکی چل رہی ہے۔ میں نے آکر حضور پاکؐ سے متعجب ہوکر پوچھا تو آپؐ نے فرمایا اے ابو دجانہ کیا تو نہیں جانتا کہ آل محمدؐ کے لئے فرشتے مددگار ہیں جیسا کہ ایک شاعر لکھتا ہے ؎

فاطمہ کے ساتھ چکی پیستے تھے جبرائیلؑ   ایسی حضرت فاطمہؓ پیاری خدا کی تھی جلیل،

فصل پنجم

در نکاح حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا و چند فضائل آں

حدیث:۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلنِّکَاحُ سُنَّتِیْ وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ فرمایا رسول اللہ نے نکاح کرنا میری سنت ہے جو کوئی میری سنت کا انکار کرے گا وہ میری امت سے نہیں۔

فائدہ:۔ نکاح حضرت فاطمہؓ کا دوم ہجری ماہ رجب شریف میں ہوا تھا جس کا ذکر یوں ہے کہ بہت سے صحابہؓ نے درخواستیں نکاح فاطمہ کے واسطے کیں تھیں۔ تو فرمایا محمد الرسول اللہ نے کہ میں نکاح فاطمہؓ کے واسطے وحی خدا کا منتظر ہوں۔ آپ کے لئے میرا پروردگار حکم فرمائے گا۔ اس کے ساتھ حضرت فاطمہؓ کا نکاح کیا جائے گا۔ ؎

جبرائیل خدا دی طرفوں جیب پیغام لیایا   فاطمہؓ کرو نکاح علیؓ سنگ جو ابوطالب دا جایا
اُس نے کے پھر پاک محمدؐ بیبیوں حکم بتایا   مہاجر تے انصار تمامی سد لیا فرمایا
مہاجراں وچوں صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ طلحہؓ زبیرؓ اکابر   انصاروں سعدؓ سعیدؓ عبادہؓ ابوایوبؓ معاذ بہادر
انصار مہاجر سب کوئی مل کر پاس محمدؐ آیا   میں اس کارن تساں بلایا پاک نبیؐ فرمایا
فاطمہؓ کرو نکاح علیؓ سنگ۔ وحی جنابوں آیا   تاں اس مجلس اندر حضرت علیؓ نوں جھب بلایا
چار سو مثقال نقرا حضرت مہر ٹھہرایا   حضرت علی قبول کیتا جو حکم نبیؐ فرمایا
پھر خطبہ پڑھیا پاک محمدؐ چھوارے ان پر برسایا   بعد نکاح چھوہارے ونڈن ایہہ بھی سنت آیا

مسئلہ:۔ بعد نکاح کے حضرت رسولؐ پاک نے ہر دو صاحبوں کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ اور بعد کو فرمایا اے فاطمہ گھر کا کام کرنا تیرا کام ہے۔ مثلاً چرخہ کا تنا چکی پیسنا اور کپڑا سینا اور بیچنا اور گھر کی صفائی کرنا اور روٹی ہانڈی وغیرہ پکانا۔ اور پھر حضرت علیؓ کو فرمایا اے علیؓ باہر کا کام کرنا تیرا کام ہے۔ مثلاً کھیتی باڑی کا کام اور مال مویشی کو چارہ [illegible]

---

۵ یعنی ڈیڑھ سو روپیہ

Marfat.com

لی دینا، اور لکڑی وغیرہ باہر سے لانا، اور سودا سود بازار سے لاکر دینا وغیرہ۔

مسئلہ :- مائیں بٹھانا۔ تیل چڑھانا۔ گانا باندھنا۔ گادن نکالنا۔ بچے کو عورتوں کا لانا اور باندھنا اور جھگی چھٹی کا لاگ لگنا۔ اور بائیں ہاتھ سے سرمہ پانا۔ اور سالیوں کا منہ میں لقمہ دینا اور مٹھ کھلانا و راسوتی پڑا سوہاگ بٹھانا۔ دلہن کو ڈولی میں پانا و دولہا کو سونے مہرے باندھنا ڈھول باجے گاجے بجانا۔ آتش بازی چھوڑنا وغیرہ وغیرہ تمام رسومات کفریہ ہیں۔ ان کے کرنے والے اور کرانے والے اور خوش ہونے والے سب گنہگار ہیں۔ حضرت فاطمہؓ زہرا اور حضرت علیؓ کے نکاح پر ان تمام رسومات سے ایک رسم بھی نہیں کی گئی تھی۔ صرف بعد نکاح کے چھوارے بانٹ کر حضرت فاطمہؓ کو ام سلمہ کے ساتھ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہٗ کے گھر بھیج دیا گیا۔ اور بعد نکاح کے دوسرے تیسرے دن ولیمہ کیا گیا تھا جو سنت موکدہ ہے جس کو اب لوگوں نے ترک کر دیا ہے۔ اور ہزار ہا بے جا خرچ کرتے ہیں۔

ذکر داج حضرت فاطمہؓ زہرا

غزل

جد ویاہی فاطمہؓ حضرت رسولؐ — داج دیتاں کیا نبی نے کیتا قبول
ایک چکی تے مصلےٰ پاک تھا — ایک کوزہ دوسرا مسواک تھا
ایک چادر شازدہ پیوند تھی ! — سی پورانی فاطمہؓ دل بند کی
دو کرتے دو سلواراں دو پٹے دو بند چاندیوں آئے — دو گھڑے تے یک مشکیزہ دو پایے رادی لیائے
دو بہا لیاں کھدروں آیاں برگ کھجوروں بھریاں — جو حضرت فاطمہ کارن بنیاں عمدہ لایاں تنیاں
چار سرہانے دو راتوں بھرے تے دو چیل کھجوروں — ایہ کجھ داج نبی نے دتا اپنی خاص حضوروں

ذکر

ایک منافق کا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کو اس داج پر طعن کرنا یعنی ایک منافق نے داج حضرت فاطمہ کا دیکھ کر یا سن کر حضرت علی کو ملامت کرنے لگا کہ تم کیسے بہادر اور جوان آدمی ہو کر زمانے کے بہادر اور پہلوان آپ کی دہشت سے کانپتے ہیں۔ بسبب ایسی بہادری کے تم نے ایک ایسے شخص کی لڑکی کے نکاح کی درخواست کی کہ جس کے گھر اگر رات کو ہوتا ہے تو دن کو نہیں ہوتا۔ اور دن کو ہوتا ہے تو رات کو نہیں ہوتا۔ اگر تو میری لڑکی کے ساتھ نکاح کرتا تو میں اتنا داج دیتا کہ میرے گھر سے لے کر تیرے گھر تک اونٹوں کی قطاریں مال متاع سونا چاندی اور کپڑے وغیرہ کی ہوتیں حضرت علی نے فرمایا کہ ہماری نظر مال و متاع دنیا پر نہیں ہے کہ چند روز کے بعد تباہ ہونے والا ہے ہماری نظر رضامندی خدا اور رسول پر ہے جو دونوں جہان کے واسطے کافی وافی ہے۔ چنانچہ شیخ عطار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

مال دنیا خاکساراں را دہند — عاقبت پرہیزگاراں را دہند
دنیا کا مال اللہ تعالےٰ کمینوں کو دیتا ہے — اور عاقبت کی سمجھ نیکوں کو دیتا ہے
از خدا نابود و جستن غنا !!! — بیت مومن را غنی رنج و عنا
خدا تعالےٰ سے دنیا کا مال نہیں مانگنا چاہئے — اس لئے کہ مومن کو باعث رنج ہے
مال دنیا بے ملاقات آورد و گیر — عاقبت ور گز حسرت برد و گیر

مال اسباب دنیا کا بے اوڑک ہاتھ میں نہ لا - اوڑک [illegible]

حاصل کلام جب حضرت علیؓ حضرت رسول پاک کی رضا پر راضی ہوئے تو [illegible]
کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ تاکہ تجھ کو قدرت خدا عزوجل اور داج فاطمہ بنت رسول [illegible] حضرت
مبارک اٹھایا اور دیکھا تو تمام پردے دُور کیے گئے - اور زمین سے لے کر سات آسمان اور عرش معلّے تک اونٹوں
کی قطاریں لعل جواہر سونا چاندی ریشمی کپڑے اور خوبصورت غلام اور لونڈیاں سے بھرا ہوئی نظر آئیں جو کہ داج
حضرت فاطمہ کا تیار کیا گیا تھا ہے

غیبوں ہک فرشتے حضرت علیؓ آواز سنایا — ایہ سب داج ہے فاطمہ بنت محمدؐ سندا آیا
تاں خوش دل ہو کر حیدر چائیں چائیں گھر دل آیا — حضرت فاطمہ تائیں چا ہے قصہ سب سنایا
ہیجھ طعن منافق کیتا علی حیدر دے تائیں — جو کجھ ہیسی رب دیکھایا عرش معلّے تائیں
آکھیا حضرت فاطمہ توں دس یا میں نہ سنائیں — جو کجھ تیئوں تکری آیا عرش معلّے تائیں
فاطمہؓ کہیا جو طعن کیتا نہ منافق ہک بدینے — تاں داج میرا توں دیکھ دیا خود اکھیاں یقینے
خاطر ساڈی زمین آسماناں دو جہاناں رب اوپایا — لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ جو ہے آیا
جے کر تیئوں نہ پیدا کردا کر داشے نہ کائی — یا محمد ہر شے تیری خاطر اساں بنائی

فائدہ :- جب حضرت فاطمہ کا نکاح ہوا تو آپ کی عمر شریف اٹھاراں برس کی تھی اور حضرت علیؓ کی بائی برس .

فائدہ :- نو برس سے لے کر اٹھاراں برس تک حد ہے بالغ ہونے کی - یعنی لڑکیاں نو سال کی جوان ہو جاتی ہیں
بعض باراں چوداں آخر اٹھاراں برس تک کوئی تلیل جاتی ہے - اور فرمایا بزرگان دین نے کہ لڑکی بالغ بٹھانی بڑا گناہ
ہے

نظم

آکھن جس گھر ہووے لڑکی عمروں بالغ کنواری — ہر جین قتل کرے ہک بندہ جیضیں ہوس چہ جاری
ایڈا سخت گناہ کبیرا دھیاں بٹھادن والا — سبے دنیاں عقل تہ آ ہے پیا آ پچھا چالا

مسئلہ :- معارج میں آیا ہے کہ ایک دن سرورِ عالم حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے - اور فرمایا اے
بیٹی کیا حال ہے - حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا ابا جان آج میں مع اپنی اولاد کے تین دن سے بھوکی ہوں - بلکہ تین دن
سے اناج کی خوشبو نہیں پائی - تو سرورِ عالم نے دستِ مبارک اٹھا کر دعا کرنی شروع کی اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ رِزْقًا عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا اَنْزَلْتَ عَلٰی مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ ط اے اللہ تبارک وتعالیٰ رزق عنایت فرما
اوپر محمدؐ اور اس کے اہل بیت کو جس طرح رزق عنایت فرمایا اوپر مریم بیٹی عمران کی کو - بعد فرمایا اے بیٹی اندر
جا کر دیکھ حضرت فاطمہ جب اندر گئے تو دیکھا کہ ایک پیالہ جواہر سے نقش و نگار کیا ہوا ہے اور اس میں نان اور
گوشت بھنا ہوا ہے - اور خوشبو آ رہی ہے - حضرت فاطمہ نے وہ پیالہ اٹھا کر حضرت محمد الرسول اللہ کے آگے رکھ دیا فرمایا
آپ نے کُلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ وَ مُحَمَّدٍ - یعنی کھاؤ تم ساتھ نام اللہ اور محمدؐ کے پس کھایا اس پیالہ سے حضرت محمدؐ اور حضرت
فاطمہؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ اور حسینؓ نے سیر ہو کر - بلکہ ایک روایت میں ہے کہ کھایا اس پیالہ سے نان اور گوشت
اہل بیت نے سات دن اور پھر بھی وہ پیالہ پُر تھا اور وہ نان اور گوشت کم نہیں ہوا تھا - مگر ایک دن حضرت امام حسنؓ
ایک گوشت کا ٹکڑا پکڑ کر گھر سے باہر لے گئے تو ایک یہودی عورت نے پوچھا اے اہل بیت یہ گوشت تم [illegible]

Marfat.com

لیلئے تو حضرت امام حسنؓ نے تمام قصہ اُس کے آگے بیان کر دیا ، تو اس عورت نے وہ گوشت کا ٹکڑا مانگا - تب امام نے گوشت کا وہ ٹکڑا اس عورت کو دے دیا - کیونکہ آپ بڑے سخی تھے - جب اس عورت کو گوشت دیا تو وہ پیالہ سمیت گوشت و نان کے گھر سے غائب ہوگیا - آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم اس گوشت و نان کو ظاہر نہ کرتے تو تم کو اے اہل بیت تمام زندگی کے لئے کافی تھا -

ذکر فضائل حضرت فاطمہ

قَالَتْ كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ تھے ہم سب حرم پاس رسول اللہ کے پس آئی فاطمہ قریب وفات رسول اللہ کے اور نہیں چھپتی تھی چال اور روش فاطمہ کی چال اور روش رسول خدا سے یعنی جس طرح حضورؐ کی چال اور روش تھی ویسے ہی فاطمہؓ کی چال اور روش تھی - شکل شباہت ذکر افکار صبر و تحمل ، دینی دنیاوی معاملات میں فَلَمَّا رَآهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا پس جب دیکھا رسول اللہ نے حضرت فاطمہؓ کو تو فرمایا جیو آیاں اے بیٹی میری فراخی وکشادگی ہو واسطے تیرے پس بٹھایا فاطمہ کو دائیں طرف اپنی پھر چپکی سی بات کی اس کے کان میں پس روئی حضرت فاطمہ رونا سخت فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ پھر جب دیکھا آنحضرتؐ نے فاطمہؓ بہت غم ناک ہے تو چپکی سی دوسری بات اس کے کان میں کہی پس جب کہی بات فاطمہؓ نے اسی وقت ہنسنے لگی یعنی خوش ہو گئی فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ سِرَّهُ - پس جب اٹھے حضرتؐ واسطے نماز وضو کے مجلس سے تو کہا حضرت عائشہؓ نے اے فاطمہؓ کیا بات تھی جو آپ کو پوشیدہ رسولؐ نے بتائی تھی تو فرمایا حضرت فاطمہؓ نے کہ نہیں ہوں میں اس چیز کو ظاہر کرنے والی جس کو رسول خدا نے چھپایا ہے - فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي - پس جب وفات پائی رسول خدا نے تو کہا حضرت عائشہؓ نے کہ قسم دیتی ہوں میں تجھ کو اے فاطمہؓ ساتھ اس چیز کے کہ حق ہے میرا اوپر تیرے وہ حق مادر یا محبت نہیں پوچھتی میں مگر وہ بات جو کہی تھی رسول پاکؐ نے اس دن تجھکو چپکے قَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي الْأَوَّلَ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي جِبْرَائِيلُ كَانَ - کہا حضرت فاطمہ نے اب رسول خدا جہان فانی سے گئے اے پر جس وقت چپکی سی بات کہی اول مرتبہ پس تحقیق آنحضرتؐ نے خبر دی مجھ کو کہ آتے تھے جبرئیل يُعَارِضُ فِي مِنِّي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ دور کرنے قرآن مجید کا ہر سال ایک بار رمضان شریف میں اور اس سال دو بار دور کیا ہے نہیں دیکھتا میں موت اپنی کو مگر بہت قریب فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ - پس پرہیزگاری کر اے فاطمہؓ جہاں تک ہو سکے اور صبر کر مصیبتوں اور آفتوں اور بلاؤں پر خصوصاً میری مفارقت پر پس تحقیق میں اچھا پیشوا ہوں واسطے تیرے پس یہ سن کر میں روئی فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَضَحِكْتُ (از مشکوٰۃ شریف) پس جب دیکھا آنحضرتؐ نے بے صبری میری تو چپکے سے کہا مجھ کو اے فاطمہؓ کیا تو راضی نہیں کہ تو سردار ہوگی جنت میں تمام عورتوں کی اور تمام اہل بیت سے اول تو مجھ کو ملے گی پس ہنسی میں خوشخبری سن کر ۔ سہ

بہت فضیلت فاطمہؓ زہرا وچہ حساب نہ آوے ۔۔۔ جگر میرے دا ٹکڑا اسنوں پاک نبی فرماوے

شکل شباہت ساری حضرت فاطمہ والی بھائی
دانگ رسول اللہ سب آہی وچ حدیث الٰہی

اکھن سیانے آدن جاون کھاون پیون نالے
ذکرا ذکار عبادت جیکن چال رسول کمالے

جویں طریقہ پاک محمد وچہ سخاوت آیا
فاطمہ زہرا دا بھی ایویں رتی فرق نہ پایا

صبر تحمل دانگ نبیدے فاطمہ زہری ساہی
ایسے کارن پاک نبی نوں بہت پیاری آہی

امام مالک نوں کسے سوالی آن سوال سنایا
فاطمہ بہتر یا اس دی مالک ایہ فرمایا

گوشت پاک نبی توں بہتر گوشت ہور نہ کائی
فاطمہ بنت رسول خدیجہ بنت خویلد آئی

جو کجھ شرف فضیلت ہیسی فاطمہ زہرا تائیں
ہور کسے وے تائیں ہرگز ایہ فضیلت نائیں

جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے:۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَہَا مَا اَغْضَبَنِیْ۔ حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ نے کہ فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے۔ پس جو کوئی غصہ میں لاتا ہے فاطمہؓ کو وہ غصہ میں لاتا ہے مجھ کو۔ اور کیا خوب کہا امام مالک نے وَلَا اُفَضِّلُ اَحَدًا عَلٰی بَضْعَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ نہیں میں بہتر جانتا کسی گوشت کو گوشت رسول اللہ سے یعنی حضرت فاطمہؓ سے۔ پس جس نے حضرت فاطمہ کو برا جانا وہ کافر بے دین ہے۔ اور اسی طرح کئی حدیثیں آئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول پاکؐ نے دوست رکھنا تریش کا نشانی ہے ایمان کی اور دشمن جاننا قریش کا نشانی ہے کفر کی جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے

مسئلہ:۔ صواعق میں ابوایوب سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ یَا اَہْلَ الْجَمْعِ نَکِّسُوْا رُؤُسَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ حَتّٰی تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ عَلَی الصِّرَاطِ فَتَمُرُّ مَعَ سَبْعِیْنَ اَلْفَ جَارِیَةٍ مِّنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ کَمَرِّ الْبَرْقِ

فرمایا رسول پاکؐ نے ایک فرشتہ تلے عرش کے منادی کرے گا کہ اے محشر کے لوگو تمام سر نیچے کرو اور آنکھیں بند کرو تاکہ گذر جائے حضرت فاطمہؓ بیٹی محمد الرسول اللہ کی پلصراط سے۔ جب تمام لوگ اپنی آنکھیں بند کر لیں گے اور سر نیچے تو گذرے گی حضرت فاطمہؓ پلصراط سے ساتھ ہزار غلاموں اور حوروں کے مثل گذرنے بجلی کے ؎

اک فرشتہ روز قیامت عرشاں تلے پکارے
اے لوکو سر نیویں کر لو اکھیں میٹو سارے

فاطمہ بنت محمد سب تھیں اول پل پر لنگھ سی
ستر ہزاراں خدمت گاراں سبھے لیکے لنگھسی

سب تھیں اول جنت خاتون جنت اندر جاوسے
جنت اندر اس تھیں اول کوئی نہ قدم ٹکاوسے

لیونجا وشے سب تھیں بہتر حضرت فاطمہ جانی
بھی اولاد اوہناں تھیں بہتر حسن حسین پچھانی

فصل ششم

در وفات حضرت فاطمہؓ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار چیز چکھنے والی ہے لذت موت کی۔ بخاری شریف میں ہے کہ وفات پائی حضرت فاطمہ نے منگلوار تیراں ۱۳ رمضان کو اور

ؔ یعنی اولادیں سے۔

Marfat.com

رمضان ۱۱ھ ہجری چھ ماہ بعد وفات رسول پاک سے اور تمام عمر حضرت فاطمہؓ کی اٹھائیس سال ہوئی اور غسل دیا ان کو حضرت علی نے اسواسطے کہ آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھ کو کوئی نہ غسلا دے سوائے علی کرم اللہ وجہٗ کے کیونکہ آپ اجنبی عورتوں سے بھی پردہ کرتی تھیں۔ اور دفن کی گئیں جنت البقیع میں اور جنازہ بھی آپ کا خود حضرت علیؓ نے پڑھایا۔ اور آپ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئیں چھ اولادیں۔ تین لڑکے یعنی امام حسنؓ۔ امام حسینؓ۔ امام محسنؓ اور تین لڑکیاں یعنی ام کلثومؓ۔ رقیہؓ۔ زینبؓ اور آپ کی وفات کا واقعہ اس طرح ہے۔ کہ حضرت فاطمہ کو بعد وفات والد بزرگوارؐ کوئی دنیاوی تکلیف نہیں ہوئی۔ سوائے فراق والد بزرگوار کے۔ ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے دیکھا کہ حضرت فاطمہؓ تین کام کر رہی ہیں۔ تھوڑے سے آٹا خمیر کیا ہوا ہے کہ روٹی پکا رہی ہیں۔ اور کچھ گا چنی ترکی ہوئی ہے کہ صاحبزادوں کے سر مبارک دھوویں اور کچھ صابن بھی ابال رہی ہیں کہ کپڑے صاف کریں۔ حضرت علی نے یہ کام دیکھ کر حیران ہوکر پوچھا کہ مخدومہ دو جہان میں نے اتنی عمر میں آپ کو دنیا کے دو کام ایک وقت میں کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ آج کیا سبب ہے کہ آپ تین کام کر رہی ہیں۔ یہ بات سننے ہی حضرت فاطمہ کے آنسو مبارک جاری ہو گئے۔ اور عرض کیا اے میرے سر کے تاج آج رات میں نے اپنے والد بزرگوار سرور کائنات کو دیکھا کہ آپ میرے گھر پر کھڑے دیکھ رہے ہیں جیسا کہ کوئی کسی کی انتظاری کرتا ہے۔ میں نے فریاد کی اے ابا جان آپ اتنی مدت کہاں رہے کہ میرا دل آپ کی جدائی میں جل رہا ہے اور تن کباب ہو رہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا اے میری پیاری بیٹی میں تیرا انتظار کر رہا ہوں کہ فراق میرا بھی حد سے گذر رہا ہے۔ تو میں نے عرض کی یا حضرت میں بھی اس بات کی خواہش مند ہوں کہ آپ کی ملاقات کروں تاکہ میری جدائی کے فراق کی آگ سرد ہو تو فرمایا سرور کائنات نے اے میری بیٹی کل رات کو تو میرے پاس ہوگی۔ پس روٹی اسواسطے پکاتی ہوں کہ کل رات کو آپ میری مصیبت میں ہوں گے اور صاحبزادوں کے کپڑے اس واسطے دھوتی ہوں کہ میں نہیں جانتی بعد وفات میری کے میرے فرزندوں کے کوئی کپڑے دھودے اور میں چاہتی ہوں کہ اپنے بچوں کے سر مبارک دھوؤں اور کنگھی کروں۔ میں نہیں جانتی کہ میرے بعد کوئی میرے بچوں کے سر دھودے اور ان کے بدن مبارک سے میل اتارے۔ بیشک حضرت فاطمہ نے سچ فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ بات کئی دفعہ تجربہ میں آچکی ہے کہ والدین کے بعد یتیم بچوں کا بہت ہی ابتر حالت ہوتی ہے ؎

دنیا وچہ خدا دی رحمت برکت نال بھراواں ۔۔۔ سایہ رحمت باپ پیارے ماواں ٹھنڈیاں چھاواں
ماواں باجھ یتیم بچارے رہندے حال نمانے ۔۔۔ تے ماواں والے ہسن کھیڈن لاڈ کرن من بھانے
کون کرادے لاڈ یتیماں نہیں جنہاں دیاں ماواں ۔۔۔ کیہڑا میل اتارے نہیں جنہاں دیاں ماواں
کپڑے میلے بدن آلودہ پھیرے یتیم نتھاواں ۔۔۔ ہتھاں والے ٹکڑے اوہناں کھوہ کھاوے نے کاواں
ماواں والے جو کجھ منگن سو کجھ ملدا جاوے ۔۔۔ کھڑا یتیم نمانا ہوکر منہ دے دل تکاوے
ایسے کارن پاک نبیؐ نے واضح کر سمجھایا ۔۔۔ کول یتیم نہ اپنے بیٹے لاڈ کرو فرمایا
سب گھراں وچوں بہتر عزت والا اوہ گھر آیا ۔۔۔ جس گھر پلے یتیم نماناں حضرت نے فرمایا
روٹے جدوں یتیم خداں ہلے عرش الٰہی! ۔۔۔ بہت پیار کر دسنگ اوہناں آکھن نبیؐ خدا دی
فاطمہؓ آکھیا میرے بچیاں بھون یتیم نمانے ۔۔۔ کی کجھ ہوسی نال انہاں دے اللہ بہتر جانے

فائدہ :۔ جب یہ بات جدائی والی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمہؓ سے سنی تو نہایت غمگین ہوئے۔ اور کہا اے فاطمہؓ تیرے باپ کی جدائی والا داغ میرے دل سے ابھی نہیں مٹا کہ تو نے ایک اور داغ میرے دل پر داغ دیا۔ حضرت فاطمہؓ نے کہا اے علی کرم اللہ وجہہ صبر کر اس جدائی میں جس طرح صبر کیا تو نے جدائی رسول اللہ میں۔ اور پھر امامین کی طرف دیکھ کر رو پڑیں کہ اے فرزند دلبند تمہارے بدن کی میل کون اتارے گا۔ اور تمہارے کپڑوں کی میل کون نکالے گا۔ تو

Marfat.com

تو حضرت امام حسنؓ حسینؓ اپنی والدہ کی بات سن کر رونے لگے۔ بعدہٗ آپ نے فرمایا اے فرزندو! [illegible] میں جانے والی ہوں جو قبرستان ہے تم میرے لئے دعا کرنا اور میرے لئے کوئی زیارت کر دیا کرنا۔ [illegible] صاحبزادے باہر چلے گئے اور حضرت فاطمہؓ بستر پر لیٹ گئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کہا کہ میرے پاس [illegible] [illegible] کا قریب ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ یہ بات جدائی کی سنتے ہی میرے بدن میں طاقت نہیں رہی۔ پھر حضرت علیؓ [illegible] [illegible] نکال دے یں لیا مگر آپ کی جان بہت ہی گھٹتی جا رہی تھی۔ پس حضرت فاطمہؓ نے کہا ماشاء اللہ آپ کی زبان سے کلام ایسا کبھی نہیں نکلی جو میرے رنج کا باعث ہو۔ دوسری وصیت یہ ہے کہ میرے بعد میرے فرزندوں کے ساتھ نہایت ہی [illegible] اور شفقت اور محبت کرنی ہوگی۔ اگر کبھی گستاخی بھی کریں تو جھڑکنا نہ ہوگا تیسری وصیت یہ ہے کہ مجھ کو رات کے وقت دفن کرنا ہوگا تاکہ غیر محرم میرے جنازے کو بھی نہ دیکھے۔ کیونکہ میں نے اپنی تمام زندگی کسی غیر محرم کو نہیں دیکھا۔ اور چوتھی وصیت یہ ہے کہ بعد میرے میری زیارت کو کبھی کبھی آیا کرنا۔ تب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ میں نے ان چار وصیتوں کو قبول کیا۔ میری بھی تین وصیتیں سنو۔ اول جو میں نے تیرے حق ادا کرنے میں کوتاہی کی معاف کرنا۔ دوسرا جب اپنے والد بزرگوارؐ کے پاس جاؤ میرا سلام کہنا۔ تیسرا کوئی شکایت میری جنابؐ کے سامنے نہ کرنا۔

ہکدوجے نوں کرن وصیتاں، علی تے فاطمہ دونویں — ماں حجرے وچ آواز رودن دی باہروں آئی اونہیں
حضرت علی کہیا کیوں رودو صاحبزادو بوہا بھائی — بوہا کھولو کراں زیارت آخر واری تائیں!
جھب دے بوہا کھولیا حضرتؓ دیر نہ لائی کائی — حسنؓ حسینؓ جاں اندر آئے کردے ائی مائی
حضرت فاطمہؓ دوہاں صاحبزادیاں گلے لگایا — نے آکھیا میں صدقے واری کیوں رون تسانوں آیا
عرض کریندے دونویں صاحب خواب جو سانوں آیا — روضے نانے پاک دے اندر ایہ کجھ اساں دسایا
ابراہیمؑ خلیل کہیا یتیم ایہ فاطمہؓ جائے — حضرت اسمٰعیلؑ کہیا شفیع قیامت آئے
حبیب محمد مصطفٰےؐ ساڈے تائیں ایہ فرمائے — ایہ دو ٹکڑے جگر میرے دے میری بیٹی جائے
اساں سلام جا کیتا اپنے نانے صاحبؐ تائیں — بڑی محبت دیو چہ آئے ملدے چائیں چائیں
بعد ملن تھیں سرورؐ عالم حکم اساں فرمادے — جس نے ماں اپنی نوں ملنا دوڑ شتابی جادے
ابراہیمؑ تے اسماعیلؑ بھی کل رسول الٰہی — استقبالی ماں تساڈی کارن آئے بھائی
حضرت فاطمہؓ دوہاں صاحبزادیاں دے دلاسا — کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ آخر تیرا واسا
یعنی جو کجھ پیدا ہویا سب کجھ ہوسی فانی — ہکو ذات ام دائم رہسی واحد ذاتؐ ربانی!

روایت ہے حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کو کہا کہ تم دونوں صاحبزادیوں کو کہو کہ پھر اپنے نانا پاکؐ کے روضہ اقدس پر چلے جائیں۔ جب دونوں [illegible] چلے گئے تو آپ نے ام سلمہؓ کو فرمایا کہ میرے لئے پانی گرم کر تاکہ میں غسل کر لوں۔ پھر حضرت ام سلمہؓ نے پانی گرم کیا تو حضرت [illegible] زاہرہؓ نے غسل کیا اور فرمایا میرے کپڑے لاؤ۔ کپڑے پہن کر فرمایا کہ میرا بستر درست کرو۔ بعدہٗ آپ تکیہ لگا کر دائیں پہلو پر قبلہ رخ دراز ہو گئے۔ اور اسماء بنت عمیسؓ کو بلا کر فرمایا اے اسماء ایک دن جبرائیل علیہ السلام میرے والد بزرگوار کے پاس بوقت مرض الموت کچھ کافور بہشتی واسطے خوشبو کے لائے تھے تو آپ نے تین حصے کیا اور ایک حصہ یعنی نصف مجھ کو دے دیا تھا۔ وہ کافور میں نے فلاں جگہ رکھا ہوا ہے تو اس کا [illegible] ایک حصہ مجھکو دے دو اور دوسرا حضرت علیؓ کے لئے رکھ دو۔ پس اسماءؓ نے ایسا ہی کیا۔ بعدہٗ فرمایا [illegible] تم اور مجھے اکیلی چھوڑ دے "اگر میں اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ التجا کروں [illegible]

Marfat.com

آواز رونے کی گھر سے باہر سنی۔ کہ حضرت فاطمہؓ مناجات خدا تعالیٰ سے کر رہے ہیں کہ اے خداوندا میری مصیبت حضرت علیؓ اور حسنؓ حسینؓ اور زینبؓ رقیہؓ ام کلثومؓ کو صبر عنایت کر۔ اور میرے باپ کی امّت کو بخشدے اور سب پر رحمت نازل فرما۔ اور گناہ بخشدے جب حضرت فاطمہؓ نے آنکھیں کھولیں تو اسماء سرہانے کھڑی ہے فرمایا اے اسماء میں نے نہیں کہا تھا کہ مجھے ایک زمانہ اکیلی چھوڑ دے ابھی باہر جا اور ایک گھڑی کے بعد مجھے آواز دے اگر میں آواز نہ دوں تو جان کہ میں اپنے پروردگار کے ساتھ مشغول ہوں۔ یعنی میرا روح اس جہان فانی سے رحلت کر گیا ہے۔ پس ایک گھڑی کے بعد اسماء نے آواز دی یا قرۃ العین رسول اللہ تو کوئی جواب نہ آیا۔ پھر کہا یا سیدۃ النساء تب بھی کوئی جواب نہ آیا تو پھر کہا یا بنت المصطفیٰ اُم احمد مجتبیٰ پھر بھی کوئی جواب نہ آیا۔ تو گھر کے اندر آئی اور رخ مبارک سے کپڑا اتار کر دیکھا تو حضرت فاطمہؓ اس جہان فانی سے انتقال فرما گئی ہیں۔ اور حسنؓ حسینؓ بھی باہر سے تشریف لے آئے اور فرمایا کہ اے اسماء ہماری والدہ کا کیا حال ہے عرض کیا کہ اس جہان فانی سے جہان جاودانی کی طرف کوچ کر گئی ہیں۔ یہ بات سن کر حضرت امامین روتے ہوئے مسجد کی طرف آئے۔ اس وقت حضرت علیؓ ساتھ تمام اصحاب کبار کے بیٹھے ہوئے تھے۔ امامین کو روتے ہوئے دیکھ کر فرمایا۔ اے صاحبزادو کیوں روتے ہو تو امامین نے عرض کی کہ ہماری والدہ صاحبہ اس جہان سے رحلت فرما گئی ہیں۔ تو حضرت علی نے فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور فرمایا اَلْمَوْتُ لَابُدَّ مِنْہُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ ہر ایک چیز موت کے منہ میں آنے والی ہے۔ یعنی موت ایک ایسی چیز ہے کہ اس سے کسی کو بھی نجات نہیں خواہ نیک ہو خواہ بد ہو۔ خواہ امیر یا فقیر خواہ بڑا ہو یا چھوٹا۔ خواہ عورت ہو یا مرد جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ یعنی ہر جاندار چیز موت کا شکار ہے۔ اور فرمایا اے فرزندو سوائے صبر کے مصیبت میں کوئی چارہ نہیں۔ فرمایا نبی کریم نے اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ یعنی صبر کرنا کنجی خلاصی کی ہے۔ جیسا کہ بلبل شیراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

صبوری بود کار پیغمبراں — نہ پیچید زیں رہ کے دیں پروراں
صبر مصیبت اُپر کرنا کم پیغمبراں یارا — صبر کنوں نہ پھیرن ناہیں جنہاں دین پیارا
صبوری کشاید در کام جان — کہ جز صابری نیست مفتاح آں
کرنا صبر مراداں والیاں ساریاں باہر لیاوے — بے صبرا کدی مراد نہ پاوے ایویں اوترجاوے
صبوری کنی گر ترا دین بود — کہ تعجیل کار شیطین بود
صبر مصیبت اندر کرتوں جیکر دین پیارا — جو بے صبری کردا جانی سو شیطان نکارا

الغرض فرمایا حضرت علیؓ نے میرے فرزندو دلبندو۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مُصِیْبَۃِ الْکُبْرٰی فَمَنْ رَضِیَ فَلَہُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَہُ السُّخْطُ (از ترمذی ابن ماجہ)۔ فرمایا رسول پاک نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کسی قوم کو تو ڈالتا ہے اس پر بڑی مصیبت۔ پس جو مصیبت پر صبر کرے راضی ہووے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر راضی ہوتا ہے۔ اور جو مصیبت کے وقت بے صبری کرے یعنی واویلا کرے اور سر سینہ پیٹے اس پر خدا سخت ناراض ہوتا ہے بلکہ ابوداؤد میں ہے عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ انا لعن اللہ النائحۃ والمستمعۃ۔ یعنی لعنت کی ہے رسول خدا نے جو کوئی بین کرے یا منہ سر سینہ پیٹے یا ان کو خوشی سے دیکھے یا سنے۔

اور دوسری حدیث میں ہے فرمایا آپ نے اَوَّلُ مَنَ النَّعْیِ مِنَ الشَّیْطَانِ۔ یعنی سب سے اوّل بین کرنا اور پیٹنا شیطان نے کیا ہے۔ اب یہ کام تاقیامت جو کوئی کرے گا وہ شیطان کی پیروی کرے گا۔ حاصل کلام حضرت علیؓ نے خود بھی صبر کیا اور اپنے اہل بیت کو بھی صبر کرنے کی رغبت دی اور اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ پڑھ کر تحقیق اللہ تعالیٰ صبر کرنیوالوں

Marfat.com

کا درست ہے) کے مصداق ہوئے۔

جو وقت مصیبت مرد سینہ پڑے مرد زنانی
اوہ سارے دشمن ربدے ...

جیہڑے پڈیاں تائیں خوش ہو دیکھن لیسے مارے
اوہ بل جنگی جان اونہاں دے سارے قہر لیائے

حضرت علی تے حسنؓ حسینؓ نہ ہرگز پڑے بھائی
حضرت فاطمہ جنت خاتون برکلت جد فرمائی

صبر مصیبت اُپر کیتا جیویں رب بنی فرمایا!
صبرے باجھ نہ چارہ کوئی ڈٹھا مصیبت آیا

مجلس چہارم

(یہ مجلس آٹھ فصلوں میں منقسم ہے۔)

فصل اوّل

در بیان تولد امام حسنؓ و کنیت و لقب

(کنیت وہ نام جو والدین کی طرف سے ہو اور لقب وہ نام جس سے تعریف ظاہر ہو۔)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا۔

ترجمہ۔ سوائے اس کے نہیں کہ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ یہ کہ دور کر دے تم سے پلیدی کو اے اہل بیت رسول اللہ اور پاک کرے تم کو پاک کرنا۔

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص سید ہوگا وہ ممنوع کام سے پرہیز کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ اور جو سید ہو کر بھی بُرے کام کرے گا، مثلاً بے نماز بے روزہ۔ بے زکوٰۃ۔ زانی، چور۔ شراب خور جوئے باز داڑھی مونڈ شطرنج۔ نرد چوپٹ کا کھلاڑی ہوگا۔ تو وہ مثل کنعان بن نوح کا ہوگا۔ چنانچہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا قول ہے

پسر نوح با بدان بنشست
خاندان نبوتش گم شد

لڑکا نوح علیہ السلام کا ساتھ بروں کے بیٹھ کر بُرا ہوا بسبب گناہوں کے خاندان مقبولیت اس کا گم ہوا۔

کنیت امام حسنؓ کی ابو محمد ہے (بیٹا محمد کا) اور لقب آپ کا مجتبیٰ اور سید و سبط اکبر ہے۔ مسئلہ سر الشہادتین میں ہے کہ آپ کی ولادت بروز جمعرات بوقت صبح پندرہ شعبان المعظم ہوئی۔ اور جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ نام یعنی حسنؓ ریشمی کپڑے پر لکھا ہوا لائے۔ اور بہشتی ناموں سے یہ پہلا نام ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہی اور ساتویں دن آپ کا عقیقہ ہوا۔

Marfat.com

فصل دوم

در فضائل امام حسن

براءؓ بن عازب سے روایت ہے قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ (از مشکوٰۃ) براءؓ ابن عازب کے کہا کہ دیکھا میں نے رسول خدا کو اس حال میں کہ امام حسنؓ کو کندھے پر اٹھایا ہوا اور فرما رہے ہیں۔ یا اللہ تحقیق دوست رکھتا ہوں اس کو اور تو بھی دوست رکھ اس کو

فائدہ:- جس کو دوست رکھا رسولؐ خدا نے واجب ہے مسلمانوں پر کہ دوست رکھیں اُس کو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَامِلَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ (از ترمذی) روایت ہے حضرت ابن عباسؓ سے کہ تھے رسول اللہ اٹھانے والے حسنؓ بن علیؓ کو اوپر کندھے مبارک اپنے کے پس کہا، ایک شخص نے کہ اچھی سواری ہے تیری اے لڑکے تو فرمایا آپ نے کہ سوار بھی اچھا ہے۔ یعنی سواری بھی اچھی اور سوار بھی اچھا۔ اس میں کمال فضیلت ہے اس واسطے آپ نے لقب رکھا امام حسنؓ کا سید سہ

سید سوہنا خلق وانگ ہووے علم حلم دے وچ بھرپور جانی ‖ اُپر شرع محمدی رہے قائم فی ہتھ واکرے نہ من عُانی
فی وقت نمازنوں قائم رکھے جب جمعہ جماعت دی نت جانی ‖ ذکر رب دے وچ مشغول دائم رکھے مسجداں دی خوب نگہبانی
بیٹھ نرد شطرنج نہ نامش کھیڈے پڑھن وچ قرآن سلطان جانی ‖ سوہنی شکل تے داڑھی نہ مول منے آل نبیدی اوہ بیشک مانی
وچ دکھ مصیبتاں صبر کردا وانگ حسنؓ حسینؓ شہزادیاں دے ‖ منہ سر سینہ نہ اوہ مول پٹے وانگ کافراں بے بنیادیاں دے
آل پاک محمدؐ دی جان سوئی جنہاں وچ ایہہ خصلتاں آئیاں نی ‖ جنہاں وچ ایہہ صفت نہ مول کوئی دعوی اوسدا انگ سیداں یاں نی
امام حسنؓ حسینؓ نے صبر کیتا وچ دکھ مصیبتاں بھاریاں دے ‖ امتحان اندر دونویں پاس ہوئے ملے سرٹیفکیٹ سرداریاں دے
اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وچ حدیث دے آئیا ‖ وچ جنتاں ہیں سردار دونویں ویکھو نبیؐ نے آپ فرمایا ہے
پیرن پھڑے وانگ کفار جیہڑے نام حسنؓ حسینؓ چتار دیندے ‖ ایسا حسنؓ حسینؓ نہ مول کیتا بلکہ پٹنوں منع ہیں رسول دا
لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ ایہہ حکم بھی سرکار دیئے ‖ میری امتوں مول نہ جان اسنوں جیہڑا پٹن تے کپڑے پاڑ دیئے

حدیث:- ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول خدا نماز پڑھاتے تھے ہم کو اور امام حسنؓ آئے اس حالت میں کہ آپ چھوٹے بچے تھے جب حضرت محمد الرسول اللہ سجدے میں جاتے تو امام حسنؓ آپ کی گردن مبارک پر چڑھ بیٹھتے سجدہ سے سر مبارک نہ اٹھاتے جب تک خود امام حسنؓ نہ اترتے

ایہہ محبت پاک خداوں آکھن سر ورتائیں ‖ فاطمہؓ دے فرزند نہ رودن سجدیوں نہ سر چائیں

اصحاب کرام نے عرض کیا یارسول اللہ آپ جس قدر اس لڑکے کے ساتھ محبت کرتے ہیں ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی کے ساتھ بھی آپ اس قدر محبت کریں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ دنیا میں میرا پھول ہے۔ اور بلاشبہ یہ میرا بیٹا سید ہے امید ہے کہ اس کے سبب اللہ تعالیٰ دو جماعتوں مسلمانوں میں صلح کرے گا (یعنی لشکر حضرت علیؓ اور لشکر معاویہؓ کے درمیان)

مسئلہ:- امیر معاویہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ امام حسنؓ کا ہونٹ چوستے تھے اور فرماتے تھے کہ نہیں

عذاب کرے گا اللہ تعالےٰ اس ہونٹ کو جس کو چوستا ہے محمد رسول اللہ نے

مسئلہ:- شواہد النبوۃ میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت امام حسنؓ ابن زبیرؓ کے ساتھ کہیں تشریف لے گئے تھے کہ ایک کھجور کے نیچے آپ کا بستر تھا۔ اور دوسری کھجور جو سوکھی کھڑی تھی۔ ابن زبیر نے کہا کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ کھجور بھی سبز ہوتی۔ تو امام حسنؓ نے فرمایا کہ تیرا دل چاہتا ہے کہ یہ سبز ہو جائے اور چھوارے لگیں اور ہم کھائیں تو ابن زبیرؓ نے عرض کیا کہ ہاں یا حضرت امام صاحب نے ہاتھ اٹھا کر ہونٹوں میں کچھ پڑا۔ اسی وقت وہ کھجور ہری ہوگئی اور اس میں تازہ چھوارے لگے۔ حضرت زبیرؓ نے توڑ کر کھائے۔ ایک شتربان نے دیکھ کر کہا۔ کہ یہ جادو ہے۔ امام حسنؓ نے فرمایا یہ جادو نہیں یہ رسول خدا کے بیٹے کی کرامت ہے۔

مسئلہ:- سوائے عورت جعدہ کے آپ جس عورت سے نکاح کرتے تھے وہ آپ پر عاشق ہو جاتی تھی حدیث ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مِنَ النَّھَارِ حَتّٰی جَآءَ فَاطِمَۃَ کہا ابو ہریرہؓ نے کہ نکلا میں ساتھ رسول خدا کے کچھ دن کھڑے یہاں تک کہ آئے رسول خدا فاطمہؓ کے گھر اور فرمایا کہاں ہیں بیٹے میرے اور آپ ان کو ڈھونڈتے تھے پس نہ دیر لگی کہ آئے دونوں دوڑتے ہوئے جیسا کہ عادت ہوتی ہے بچوں کی اور گلے لگ گئے رسول خدا کے دونوں صاحبزادے اور ملے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ گلے لگ کر ملنا اور بچوں کے ساتھ محبت کرنا سنت ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب حضرت امام حسنؓ پیدا ہوئے تو خداوند تعالےٰ نے حضرت جبرئیلؑ واسطے مبارکباد دینے حضرت محمدؐ کے پاس بھیجا تو جب چوتھے آسمان پر آیا تو دیکھا کہ ایک فرشتہ فطرس نام جس کے پر بازو سب جل گئے تھے شل ہو کے پڑا ہے اس سے اس کا حال دریافت کیا اس نے کہا مجھے ایک گھڑی اللہ تعالےٰ کی عبادت سے غفلت ہوئی ہے اس لئے غضب الٰہی سے میری یہ حالت ہوئی ہے۔ اور آپ کہاں تشریف لے چلے ہو تو جبرائیل نے کہا کہ حضرت محمدؐ کے پاس چلا ہوں، برائے مبارک بادی امام حسنؓ کے اس فرشتہ نے عرض کی کہ آپ کا بڑا احسان مجھ پر ہوگا کہ اگر مجھ کو بھی آنحضرتؐ کے پاس لے چلو تو بیچارہ کا وسیلہ نبیؐ ہوتا ہے شاید میری بھی خطا معاف ہو جائے بطفیل حضرت محمدؐ کے۔ چنانچہ جبریلؑ اس کو آنحضرت کے پاس اٹھا کر لے آئے۔ اور بعد مبارک بادی امام حسنؓ کے اس فرشتہ کی سفارش کی تو حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ اس کا جسم امام حسن کے جسم کے ساتھ ملا دو انشاء اللہ تعالےٰ اچھا ہو جائے گا۔ تو چنانچہ ایسا ہی کیا۔ تو اس فطرس فرشتہ کے پر بازو تمام تر و تازہ ہوگئے بطفیل امام حسنؓ کے جسم مبارک لگانے کے

غزل

واہ سبحان اللہ کیا مبارک جسم تھا — جس سے ملتی ہر بیماری سے شفا
جو آل محمد کا دشمن ہوا کار دسیاہ — دنیا و آخر میں نہ ہو اسکی شفا
یارب اس غلام کو با یار و آشنا! — پیروکن با آل محمد مصطفےٰ!

فصل سوم

در حلم امام حسنؓ

بزازی نے روایت کی ہے کہ حلم یعنی حوصلہ آپ کا اس قدر تھا کہ جب آپ تمام زمین کے ...

Marfat.com

آپ نماز پڑھ رہے تھے ۔ اور ایک شخص آکر آپ کے اوپر چڑھ بیٹھا ۔ اور خنجر آپ کے بدن مبارک میں چبھو دیا ۔ جب آپ نماز سے نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھا اور فرمایا اے عراق والو اللہ تعالےٰ سے ڈرو ۔ کہ ہم تمہارے بادشاہ ہیں اور رہنما ہیں ۔ اور ہم اہل بیت ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے حق میں آیت نازل فرمائی ہے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۔

جب امام صاحب نے خطبہ پڑھا تو حاضرین مجلس روتے تھے اور کہتے تھے امام صاحب جو فرما رہے ہیں سچ ہے

اہل بیت جو نام سدا اون مسجد قدم نہ پاون
بلکہ میت اجاڑن کارن ساری قوۃ لاون
اماماں دی حب نال سیتاں ایہ حب داڑیاں کردے
محب نہیں ایہ اہل بیت دے جو مسجد قدم نہ دھردے
نال میت پیار کرن ایہ موماں خاص نشانی
جس نال میت محبت ناہیں اوہ ٹولا شیطانی
ہیں سند قرآن لیا داں اسدی سنتوں مومن بھائی
دسویں وچہ سیپارے آیا اللہ دے گواہی !

نوٹ :۔ اگر اس کو کسی نے دیکھنا ہو تو مجلس چہ خصائل پنجتن پاک میں دیکھو ۔

مسئلہ :۔ حضرت امام حسنؓ بہت ہی بردبار تھے ۔ لکھتے ہیں کہ ایک دن مروان آپ کو بے ادبانہ الفاظ سے پکارتا تھا اور حضرت علی کی بھی بدگوئی کرتا تھا ۔ مگر آپ خاموش تھے ۔ بسبب بردباری کے ورنہ اس سے بدلہ لے سکتے تھے ۔ مگر جب وقت کوئی کام شریعت کے خلاف ہوتا دیکھتے تو فوراً روکتے ۔ جیسا کہ ایک دن مروان نے اپنا ناک دائیں ہاتھ سے صاف کیا تو امام حسنؓ نے فرمایا ۔ اے مروان نُوف ہے تیری عقل پر کہ اللہ تعالےٰ نے پاکیوں کیواسطے یعنی منہ دھونے اور کھانے کیواسطے دایاں ہاتھ اور پلید چیزوں یعنی استنجا کرنے اور ناک صاف کرنے کے واسطے بایاں ہاتھ بنایا ہے ۔ اور تو دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرتا ہے ۔

فصل چہارم

دربیان زہد وسخاوت امام حسنؓ

ابونعیم کتاب اپنی وچہ ایہ بیان لیایا
حضرت شاہ امام حسنؓ نے اتنا زہد کمایا
بیت اللہ حج پیدل ٹر کر کیتا پنجی ۲۵ واری
اگے پچھے کوتل گھوڑے جلدی خوب اسواری
رہدے گھوڑ ل کر اسواری جاواں میں شرماداں
ستھیں اگے زہد انہاندا ہور بیان سناداں
امام حسنؓ دو داری اپنا جھگا بہر کرایا
یعنی گھر دا مال تمامی رب دے نام لٹایا
تن داری ادھا مال جو دتا گھر دا راہ ربانے
جو اک جتی پیریں تے اک پیروں اتوں ترانے
صواعق اندر لکھیا اک مسافر پاس حسنؓ دے آیا
آکھیں حضرت میں قرضائی آن سلام سنایا !
امام صاحب نے آکھیا کتنا قرضہ تیرا بھائی
تن ہزار روپیہ اوس سوالی عرض سنائی
فوراً حکم غلام نوں کیتا جلدی گھوڑ ل جائیں
تن ہزار روپیہ لیا کر جھولی اسدی پائیں
ہور بیان سناداں تینوں سن توں میرے بھائی
امام حسنؓ دی بہادری خصلت نانے دی اں صاہی
اک اعرابی شاہزادے نوں گالی دیندا آیا
امام کہیا توں بھکھا ہاویں تاہیں شور مچایا
پھر بھی اوہ اعرابی گالی دینوں مڑیا ناہیں !!
تاں فوراً کہیا غلام اپنے نوں جلدی گھوڑ ل جائیں

Marfat.com

یکے توڑا دہ سو درماں کیہا لیا ئے اس دے تائیں [illegible]
پھر اوہ اعرابی امام صاحب دے قدماں اُتے سِر دھریا [illegible]
میں سُنیا جو نانے والا حِلم حسن دا عجائی [illegible]
ابو محمد کنیت تیری آپ نبی فرمائی — [illegible] ہیں فرزند نبی دا [illegible]
کی کی صفت امام حسنؓ دی اسماعیل سنائی — تا ہیں علم تے حوصلہ [illegible]
[illegible] — لقب جنہاں دا سید دھریا آپ رسول الٰہی

لکھتے ہیں کہ امام حسنؓ اتنے حلیم الطبع اور سخی تھے کہ ایک وقت میں ایک ہی آدمی کو لاکھ لاکھ دینار بخش دیتے تھے اور ایک دینار اڑھائی روپیہ انگریزی کا ہوتا ہے۔

فصل پنجم

دربیان خلافت امام حسنؓ و صلح کردن با امیر معاویہؓ

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِیٍّ اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّۃً وَّعَلَیْہِ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ رواہ بخاری۔ کہا ابی بکرہؓ نے دیکھا میں نے رسول خدا کو اوپر منبر شریف کے اور امام حسنؓ آپ کے دائیں طرف تھے اور حال یہ تھا کہ کبھی آپ متوجہ ہوتے آدمیوں کی طرف وعظ و نصیحت کے لئے اور کبھی امام حسنؓ کی طرف متوجہ ہوتے از روئے شفقت اور محبت اور فرماتے یہ بیٹا میرا سید ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالےٰ صلح کرادے بسبب اس کے درمیان دو جماعتوں بڑی مسلمانوں کی میں۔

فائدہ :- یہ پیشین گوئی فرمائی آپ نے یعنی ایک جماعت امام حسنؓ کی اور دوسری جماعت امیر معاویہؓ کی۔ اور اسی حدیث سے ثابت ہے کہ دونوں فریق ملت اسلام پر تھے۔ ایک فریق مصیب تھا یعنی ثواب کو پہنچنے والا مراد امام حسن اور دوسرا فرقہ مخطی تھا یعنی جس سے سوا ارادہ کے خطا ہو جائے۔ مراد امیر معاویہؓ اور سنت اہل جماعت کے نزدیک صلح کرنی امام حسنؓ کی امیر معاویہؓ کے ساتھ دلیل ہے حق ہونے خلافت امیر معاویہؓ کی۔

مسئلہ :- جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے انیسویں ماہ رمضان ۴۰ھ ہجری کو شہادت پائی تو امیر المومنین حضرت حسنؓ خلافت کی مسند پر بیٹھے۔ اور چالیس ہزار سے زیادہ آدمیوں نے آپ سے بیعت کی۔ اور چھ ماہ تک خلافت پر رونق افروز ہوئے۔ بمطابق فرمان نبوی کے یعنی فرمایا آپ نے اَلْخِلَافَۃُ مِنْ بَعْدِیْ ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً یعنی خلافت میرے بعد تیس سال تک رہیگی۔ تیس سال پورے ہونے میں چھ ماہ باقی جو امام حسنؓ نے پورے کر دئے اور پھر [illegible] کے تیس کے بعد خلافت نہ ہوگی بلکہ بادشاہت ہوگی۔ اسی واسطے امام حسنؓ نے خلافت کو امیر معاویہؓ کے سپرد کر دیا۔ جیسا کہ آگے اس کے حدیث ترمذی میں مکمل ذکر آتا ہے۔ عَنْ سَفِیْنَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ یَقُوْلُ اَلْخِلَافَۃُ ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ مُلْکًا ثُمَّ یَقُوْلُ سَفِیْنَۃُ اَمْسِکْ خِلَافَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ سَنَتَیْنِ وَخِلَافَۃَ عُمَرَ عَشْرَۃً سَنَۃً وَّعُثْمَانَ اثْنَتَیْ عَشْرَۃً وَخِلَافَۃَ عَلِیٍّ سِتَّۃً وَخِلَافَۃَ حَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ سِتَّۃَ شُھُوْرٍ

ابو سفینہؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا فرماتے تھے رسول اکرم کہ خلافت میرے بعد [illegible] تیس سال اور پھر بادشاہی ہو جائے گی۔ پھر کہا سفینہ نے حساب خلافت، پسندیدہ اللہ و رسول جو موافق سنت اور طریقہ حق کے ہو [illegible]

Marfat.com

...رہیگی پھر بادشاہت ہوجائے گی ۔ خلیفہ ابوبکرؓ دو سال چار ماہ ۔ خلافت عمرؓ دس سال چھ ماہ ۔ خلافت عثمانؓ گیارہ سال اور خلافت علیؓ چھ سال تک اور خلافت امام حسنؓ چھ ماہ تک ہوئی ۔ پس تمام ہوئی خلافت کاملہ ۔ اور بعد میں تحت خلافت ...ہوگا بادشاہ ہوگا ۔ گر مجازی طور پر اُسے بھی خلیفہ بولا جائے گا خواہ وہ عدل کرے یا ظلم کرے ۔ مگر جو بادشاہ ظالم ہوگا وہ خلیفہ کہلانے کا حقدار نہیں ہوگا ۔ مگر اس کو بھی خلیفہ ہی کہا جائے گا ۔ اور جو عادل بادشاہ ہوگا وہ خلیفہ کہلانے کا حقدار ہوگا جیسے امیر معاویہ یا عبدالعزیز وغیرہ ۔

صلح کرنا امیر معاویہؓ کا ساتھ امام حسنؓ

صحیح بخاری میں خواجہ حسنؒ بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ امام حسنؓ نے اپنی فوجیں پہاڑ پر سے لے کر امیر معاویہؓ کے مقابلے کے لئے آئے ۔ تو عمرو بن عاصؓ نے کہا جو لشکر معاویہؓ میں سے تھا کہ جو فوجیں میں دیکھ رہا ہوں ۔ نہیں ملیں گی جب تک اپنے برابر والوں کو قتل نہ کر لیں گی ۔ امیر معاویہؓ نے کہا ۔ اے عمروؓ اگر مارا ہم نے انکو یا انہوں نے ہم کو تو پھر مسلمانوں کے مال اور عورتوں کی کون حفاظت کریگا ۔ غرض امیر معاویہؓ نے دو شخص صلح کرنے کے واسطے مقرر کئے ۔ ایک بنی اُمیّہ سے عبدالرحمٰن بن سمرہ ۔ اور دوسرا بنی ہاشم سے عبداللہؓ بن عاص کو حکم دیا کہ تم دونوں جاکر امام حسنؓ کو صلح کی رغبت دو ۔ جب وہ دونوں امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صلح کرنے کی مصلحت اور رغبت دی تو امام صاحبؓ نے فرمایا کہ ہم بنی اُمیّہ سے منتفع ہوتے ہیں یعنی فائدہ مند ہوتے ہیں ۔ گو بنو اُمیہ حرص دنیا میں غرق ہیں ۔ اس واسطے ہم صلح کو منظور کرتے ہیں ۔ الغرض جب صلح کی مصلحت ٹھہری تو امام حسنؓ نے سوائے عہد زبانی کے صلحنامہ بھی لکھ دیا ۔ جیسا کہ صواعق میں ہے ۔ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ حسنؓ بن علیؓ نے امیر معاویہؓ بن سفیان سے صلح کر لی ہے اور سپرد کردی ہے خلافت اپنی واسطے اُس کے بشرطیکہ موافق رہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اوپر طریقہ خلفائے راشدینؓ کے یعنی جس چیز پر ان چار خلیفہ سابقہ نے عمل کیا ہے اُس پر عمل کرے ۔ اور لوگ اللہ تعالےٰ کی زمین میں جہاں چاہیں رہیں اور غیر ملک میں واسطے تجارت وغیرہ کے جائیں ۔ یا غیر ملک سے آئیں کوئی نہ روکے اور نہ کوئی کسی کو تکلیف دے ہر طرح امن میں رہیں ۔ علیٰ ہٰذا القیاس اسی طرح کی اور بھی چند شرطوں کے اقرار کرانے کے بعد ملک اور سلطنت امیر معاویہؓ کے سپرد کردی ۔ اور خود بھی امام حسنؓ نے امیر معاویہؓ کی بیعت اختیار کی اور حضرت محمد الرسول اللہ کی پیش گوئی یا معجزہ ظاہر ہوا اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ ۔ یعنی حضرت نبی کریم نے امام حسنؓ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا تھا کہ یہ بیٹا میرا سید ہے ۔ اُمید ہے کہ اللہ تعالےٰ بسبب اس کے دو جماعتوں بڑی مسلمانوں میں صلح کرا دے گا ۔

مسئلہ :۔ یہ مصلحت صلح سنہ ۴۱ ہجری ماہ ربیع الاوّل میں واقع ہوئی ۔ اور امام حسنؓ نے فرمایا کہ یہ صلح میں نے امیر معاویہؓ سے ڈر کر نہیں کی بلکہ میں نے مسلمانوں کے خون کو بچا لیا ہے ۔ اور فرمایا کہ تمام عرب کی کھوپڑیاں میرے ہاتھ میں ہیں جس سے چاہوں لڑوں اور جس کو چاہوں چھوڑ دوں ۔ مگر میں نے مسلمانوں کی گردنیں اور خون بچانے کے لئے برائے خود چھوڑ دیا ۔ امیر معاویہؓ نے امام حسنؓ کے لئے ایکہزار پانچسو دینار سالانہ مقرر کیا ۔ اور بہت سی امداد امیر معاویہؓ سے آپ کو ملتی تھی ۔ اور بعد تمام عمر آپ مدینہ منورہ ہی میں رہے یہاں تک کہ وفات بھی آپ کی مدینہ ہی میں ہوئی ۔

فائدہ :۔ اس صلح کے بعد خیر تضیین دنیا نے آپ کو طعن بھی دیا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی سلام ہو تجھ پر اے امام مومنوں کو عار دینے والے آپ نے جواب فرمایا ۔ اَلْعَارُ خَيْرٌ مِّنَ النَّارِ یعنی عار بہتر ہے نار سے کہ اس لڑائی کے سبب کئی مسلمان تکلیف اٹھاتے دنیا اور آخرت میں ۔

Marfat.com

ایہ صلح امام حسنؓ دی معجزہ پاک نبیؐ دا جانی
پر بدبیناں نوں چڑھن مروڑے جاں ایہہ گل سناں
ایہ ہے بیٹا میرا سید آکھیا خود پیغمبرؐ
دو بڑی جماعتاں صلح کرا لیسے امت میری اندر
حق خلافت معاویہ دیوچہ ہرگز شک نہ جانی
جو کیتی بیعت امام حسنؓ نے معاویہؓ بن سفیانی
بیعت امام صاحب دی ثابت کرے خلافت عالی
مخالف اسدے سر لٹ مرٹے دین ایمانوں خالی
معاویہؓ ہے اصحاب نبیدا شک اس اندر ناہیں
ہادی مہدی نبیؐ کہیا اُس دشمناں مگر نہ جائیں
حضرت حسنؓ معاویہؓ دے سنگ جو کجھ ہویاں لڑائیاں
ساتوں کرنی چُپ ہے بہتر وانگ یوسفؑ دے بھائیاں
اہل سلف دا مذہب ایہی جو کرنی چُپ ایہائی
نہ وانگ بدبیناں بدظن ہویوکدے پر بھائی

فصل ششم

دربیان شہادت امام حسنؓ

روضۃ الاصفیاء میں آپ کی شہادت کا واقعہ یوں ہے۔ کہ آپ کی زوجہ جعدہ بنت کندی کو یزید لعین نے بہکایا کہ اگر تم امام حسنؓ کو زہر دے کر شہید کردگی تو میں تم کو اپنے نکاح میں لے آؤں گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور آپ کو اس سبب سے اسہال کبدی شروع ہو گئے۔ اور اس قدر نوبت پہنچی کہ آپ کا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دستوں کے ساتھ باہر آتا تھا بعض نے لکھا ہے کہ آپ کا جگر اسی ٹکڑے ہو کر باہر آیا۔ عمر بن اسحاق نے کہا کہ میں امام صاحب کی بیمار پرسی کے واسطے آیا تو آپ نے فرمایا کہ میرا جگر کٹ کٹ کر آتا ہے اور مجھے کئی بار زہر دیا گیا مگر ایسا سخت کبھی نہیں دیا گیا۔ اور حضرت امام حسینؓ آپ کے سرہانے بیٹھے پوچھ رہے ہیں کہ آپ کو زہر کس نے دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا جس پر گمان ہے اگر وہ سچا ہے تو میں نہیں چاہتا کہ کسی پر بہتان لگاؤں۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس سے بدلہ لینے کے لئے اللہ تعالےٰ قادر ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میرے بدلے کوئی مارا جائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت امام حسینؓ نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کو کس نے زہر دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہم اہلبیت ہیں ہمارا طریقہ نہیں۔ کہ ہم کسی اہل اسلام پر بدظن ہوں واہ سبحان اللہ کیا امام حسنؓ کی بردباری تھی۔

واہ سبحان اللہ کیا صفتاں آل نبیؐ دیاں جانی
نہ ہودن بدظن اپر کسیدے جس دعوے اسلامی
ہن اہل البیت محب سادن یاراں ہر امانون
کافر کہندے اوہناں تائیں خود کافر ہو جاون!
مومن نوں جو کافر آکھے تے اوہ کافر ناہیں!
تاں کافر ہووے آکھن والا لیسی سخت سزائیں
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ مومن سب مومناں بہت پیارے
جو اوہناں مومن جانن ناہیں کافر جانوں سارے

ذکر وصیت امام حسنؓ

آپ چالیس دن تک بیمار رہے جب آخری وقت آیا تو حضرت امام حسینؓ کو بلا کر وصیت فرمائی کہ اہل کوفے نے آپ کو خلافت کے لئے ابھاریں گے اور پھر دشمنوں میں پھنسا کر چھوڑ دیں گے پس آپ کو اے حسینؓ واضح ہو کہ ہرگز ان کا فریب نہ کھانا۔ اور پھر پچھتانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اور [illegible] کی صورت ہوگی [illegible]

Marfat.com

نے ہمارے والد بزرگوار حضرت علی کرم اللہ وجہ کو دھوکہ دے کر شہید کیا تھا۔ یہ لوگ ظاہر حال مومن محب اہلبیت کا دعویٰ کرتے ہیں اور دراصل دشمن اہل بیتؓ کے ہیں۔

اور دوسری وصیت یہ ہے کہ میری وفات پر صبر اور استقلال سے کام لینا۔ یعنی منہ سر سینہ نہ پیٹنا۔ صبر ہر حال میں بہتر ہے۔ اور بے صبروں کے حق میں حضور پاکؐ نے سخت وعید فرمائی ہے عَنْ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعُوٰی بِدَعْوَۃِ الْجَاھِلِیَّۃِ ۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی منہ سر سینہ پیٹے اور مثل جاہلوں کے واویلا کرے۔ بین کرے میری اُمت سے نہیں۔

تیسری وصیت یہ ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ ام المومنینؓ سے اپنے دفن کے لئے جگہ طلب کی ہے اور انہوں نے قبول کرلیا ہے مگر میرے گمان میں ہے کہ تجھے وہاں دفن کرنے سے کوئی روکے گا تو لڑنا مت۔ اور میں نہیں چاہتا کہ میری طرف سے کوئی دل ناراض ہو، پھر مجھ کو جنت البقیع میں دفن کر دینا۔

چوتھی وصیت میری یہ ہے کہ تمام اہل بیت کو بلاؤ۔ جب سارے حاضر ہوگئے تو فرمایا کہ اے اہل بیتؓ تقویٰ اور پرہیزگاری کو اختیار کرنا۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم پر کمربستہ رہنا۔ اور پانچوقت کی نماز کو پورے طور پر ادا کرنا۔ اور اپنی ہمشیرہ ام کلثوم کو فرمایا کہ میرے بیٹے قاسم کو حاضر کرو۔ جب حضرت قاسمؒ حاضر آیا تو اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت امام حسینؓ کو پکڑا دیا اور فرمایا کہ اس پر محبت اور شفقت مثل باپ کی کرنا۔ اور اپنی فلاں لڑکی کے ساتھ اس کا نکاح کر دینا۔ پس سنہ ہجری پانچ ماہ ربیع الاول بروز ہفتہ پیر رات گزری آپ کا وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور محمد بن حنفیہؓ اور عباسؓ بن علیؓ نے آپ کو غسل دیا۔ اور سعیدؓ بن معیب نے جو حاکم مدینہ منورہ تھا۔ آپ کا جنازہ پڑھا۔ اور وصیت کے مطابق حضرت عائشہ سے جگہ طلب کی۔ حضرت عائشہؓ نے جگہ دیدی اور فرمایا نِعْمَ حَبَّا ذِکْرِ اُمَّتَہٗ یعنی اچھی یادگار ہے۔ اُمت محمدؐ کا امام حسن فالمثام اعظم۔ جب یہ بات مروان نے سنی تو کہا کہ یہاں پر میں نے حضرت عثمانؓ کو نہیں دفن ہونے دیا۔ اب امام حسنؓ کو اس جگہ دفن کیا چاہتے ہیں۔ تو میں اس جگہ دفن نہیں کرنے دوں گا۔ جب یہ بات امام حسینؓ نے سنی تو جنگ کے لئے تیار ہوگئے۔ اور ہتھیار پہن لئے۔ اور ابو ہریرہ نے سنا تو فرمایا کہ یہ سراسر ظلم ہے کہ امام حسنؓ تو بیٹے تھے رسول اللہ کے اگر بیٹا باپ کے پاس دفن کیا جاتے تو کیا ہے۔ اتنے میں کسی نے امام حسینؓ کو عرض کیا کہ حضور آپ کے بھائی تو آپ کو وصیت فرما گئے ہیں کہ اگر لڑائی جھگڑا ہو تو مجھے جنت البقیع میں دفن کر دینا۔ غرض وہاں سے لاکر آپ کو جنت البقیع میں آپ کی اماں فاطمہ علیہا السلام کی قبر کے قریب دفن کیا گیا اور حضرت ابن عباسؓ بن عبدالمطلب کی قبر بھی نزدیک ہی ہے۔

فصل ہفتم

دربیان اولاد امام حسنؓ

حافظ بزازیؒ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ جناب امام حسنؓ کے پندرہ فرزند تھے۔ حسنؓ مثنیٰ۔ زید۔ عمر حسین۔ عبداللہ عبیداللہ۔ عبدالرحمٰن۔ محمد۔ اسمٰعیل۔ حمزہ۔ ابوبکر۔ یعقوب۔ جعفر۔ طلحہ۔ قاسم۔ اور پانچ دختریں تھیں۔ ام حسن۔ زینب ام عبداللہ سلمہ۔ فاطمہ۔

مسئلہ ۔ الاسماء الرجال مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہے کہ حضرت حسن مثنیٰ اور حضرت زید بن حسنؓ کی اولاد باقی رہی

Marfat.com

ہے ۔ اور کسی صاحبزادے کی اولاد باقی نہیں رہی ۔ اور عبداللہ بن حسنؓ ستر برس تک زندہ رہے ... اولاد ...
ہیں ایک صاحبزادی فاطمہؓ بن حسنؓ بن علی کی اولاد باقی رہی ہے ۔ اُس کے دو بیٹے تھے ۔ یعنی محمد اور ابراہیم اور صاحبزادہ ...
ام ولد یعنی آپ کی لونڈی سے پیدا ہوئے ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔

فصل ہشتم

در فضائل ابابین قرۃ عینین امام حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

یعنی وہ حدیثیں جن سے دونوں صاحبزادوں کا شان ظاہر ہوتا ہے ۔ حدیث حذیفہ از ترمذی ۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا مَلَکٌ لَمْ یَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ اَنْ یُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرَنِیْ بِاَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ۔

ترجمہ :۔ ابو حذیفہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تحقیق یہ ایک فرشتہ ہے نہیں اترا زمین پر پہلے اس نے کبھی اور اب اجازت لے کر آیا ہے رب اپنے سے آج کی رات اس واسطے کہ سلام کرے مجھ کو اور خوشخبری دے مجھ کو اس بات کی کہ فاطمہ زہرا سردار ہیں جنت میں تمام عورتوں کی ۔ اور تحقیق حسنؓ اور حسینؓ سردار ہیں جنت میں تمام جوانوں کے ۔

فائدہ :۔ اس میں اشارہ ہے بڑا ہونے مرتبہ امام حسنؓ حسینؓ کا ۔

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَا بَیْنَ الصَّدْرِ اِلَی الرَّاْسِ وَالْحُسَیْنُ اَشْبَہُ النَّبِیِّ مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ ۔ از ترمذی

ترجمہ ۔ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ امام حسنؓ سر مبارک سے لے کر سینہ تک مشابہ تھے رسول اللہ کے ۔ اور امام حسینؓ سینہ سے لے کر پاؤں تک مشابہ تھے رسول اللہ کے ۔

فائدہ :۔ حضور پاک محمد الرسول اللہ کا وجود مبارک دونوں شہزادوں پر تقسیم کیا ہوا تھا ۔ ؎

حسن حسینؓ دونویں شہزادے مثل نبیؐ دے جانی ... یعنی صورت سیرت خصلت تانے وانگ چھپانی
نور نبیؐ فرزند علیؓ دے حسنؓ حسینؓ پیارے ... پیر حقانی تے لاثانی اندر عالم سارے
اوپر دوہاں دے رب دی طرفوں رحمت نظر کردی ... ختم کیتا رب اُپر دوہاں دے حسن جمال محمدی
پشت مبارک چہرہ سینہ حضرت حسنؓ دلی دا ... صورت جلوہ نور برابر جیویں جمال نبیؐ دا
ڈاہڈا سوہنا بدن مبارک وانگ رسول الٰہی ... رنگ مبارک نانے والا فرق تفاوت ناہی
بیٹا حضرت حسنؓ جے ہوسے نظروں علم تھیوے ... جیویں محمد سرور عالم عین جمال دسیوے
ناف مبارک دا ناں پنیاں زانوں پیر تمامی ... وانگ رسول حسینؓ ولی نوں تکیے رب گرامی
نال ایمان ڈٹھا جس مومن حسنؓ حسینؓ ولی نوں! ... حق ثواب زیارت جیویں کر ڈٹھیا پاک نبیؐ نوں
جیویں نبیؐ دی مجلس جا کر تھیندا پاک گناہوں ... مجلس حسنؓ حسینؓ ولی نوں ایسا فضل الٰہوں!
خوش کیتا جس شخص دوہاں نوں خوشی رسول کرایا ... اُس نوں مولا بے شک دائم جنت اجر سوایا
جلا ... اور سب دوہاں دا ... سو ... رب ... دا ... جو ... اور ... نبیؐ دا ... جا

Marfat.com

جیں تکلیف اونہانوں دتی سو تکلیف نبیؐ نوں — اوہ تکلیف تمام اصحاباں فاطمہؓ لتے علیؓ نوں!
سخن بے ادب ذرا جس کیتا اوس ایمان نہ کوئی — کافر بھی توبہ باجھوں کتے نہ ملسی ڈھوئی
ذکر امام حسینؓ حسن دا میں کیا حال سناواں — قسم خدا دی ختم نہ ہووے کدی حساب پاواں
اٹھن بیٹھن آون جاون بولن چلن والی — جاگن سوون کھاون پہنن عادت سرورؐ عالی
ذکر عبادت ورد وظیفہ وانگ نبیؐ دے پڑھدے — بھی نفل نوافل شغل تلاوت سستی مول نہ کردے
دوہاں ظاہر باطن خصلت نانے والی آہی — صبر مصیبتاں اوپر کیتے دسن جنیدی نائی
ہُن بیٹے بن محبّ انہاندے کردے نے دل آئیاں — داہڑی چٹ تے سر پر لودا رکھن وانگ عیسائیاں
مُچھاں سکھاں وانگوں رکھن ٹھوڈی وانگ کراڑاں — منہ تھیں اہل البیت سدادن شرم نہیں بریاراں
ذکر اذکار تلاوت نفلاں حب نہ رکھن کائی! — پٹن اوپر سندا پایا داہ واکرن کمائی
حسن حسینؓ علی تھیں پچھے واہ دا پوریاں پائیاں — چھڈ مسیتاں وُل لئے واڑے کیتیاں جو دل آئیاں
جس دل حب نماز جماعت مسجد مول نہ آئی — اوہ آل نبیؐ دی مول نہ جانی دعویٰ کوڑ سودائی
بن محبّ زبانی جیہڑے مول نماز نہ پڑھدے — دشمن آل نبیؐ دے سوئی ایویں پٹ پٹ مردے
جے کر صرف محبت پٹن اندر پائی جاوے — تاں کنجر چوہڑے سبھتے پٹن دیکھو جیں دل آوے
میں قسم خدا نہیں جھوٹھ کہیا سب اکھیں ڈٹھے حالے — وچ محرم چوہڑیاں کنجراں پاون کرتے کالے
ماتم کردیاں وچ محرم تال محب امامان — ماہ محرم اندر دیکھیاں کردیاں ایہ افسانہ
واہ واآل نبیؐ دی بن کر سوہنا سنگ رلایا — پر آکھن والے تائیں اُلٹا دشمن دوں بنایا
بس میاں ایہ آل نہ ہرگز بھی بات سنائیے — چوہڑے کنجر سنگیاں نوں کیوں سید اسیں بنائیے

عَنْ ابنِ عمرؓ ان رسول اللّٰہ قَالَ اِنَّ الحَسَنَ وَالحُسَیْنَ ھُمَارِیحَانَایَ مِنَ الدُّنیَا (از ترمذی).

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تحقیق حسنؓ اور حسینؓ دونوں پھول ہیں میرے دنیا میں۔ اور آپ ان کو پھولوں کی طرح سونگھتے تھے۔ وَعَنْ اَنَسٍ سُئِلَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ اَھْلِ بَیْتِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الحَسَنُ الحُسَیْنُ ا

ترجمہ۔ روایت ہے انسؓ سے کہ پوچھے گئے رسول اللہ کہ کون سب سے زیادہ پیارا ہے آپ کو اہل بیت سے فرمایا آپ نے امام حسنؓ حسینؓ زیادہ پیارے ہیں

وَکَانَ یَقُوْلُ لِفَاطِمَۃِ اُدْعِی لِی (از ترمذی) ترجمہ۔ اور فرماتے تھے واسطے فاطمہؓ کے بلا واسطے میرے دونوں بچے میرے پس سونگھتے تھے آنحضرتؐ ان کو اس لئے کہ وہ ان کے پھول تھے اور وَیَضُمُّھُمَا اِلَیْہِ گلے لگاتے ان کو طرف اپنے۔ حدیث زید بن ارقم سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِعَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ وَالحَسَنِ وَالحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَھُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَھُمْ۔ (از ترمذی)

ترجمہ۔ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تحقیق میں لڑنے والا ہوں اس سے جو لڑے ساتھ فاطمہ و حسنؓ و حسینؓ کے اور صلح کرنیوالا ہوں اس سے جو صلح کرے ان سب سے

علی تے فاطمہ حسن حسینؓ نوں جو کوئی پیارا جانے — اوہ بیشک پیارا پاک نبی نوں سُنلہ حق پچھانے
جو کوئی حالی اونہاندے بھائی دیر عداوت رکھے — اوہ دشمن پاک نبیؐ دا بانا مردیاں کچھ تادے

Marfat.com

علیؓ تے فاطمہ حسنؓ حسینؓ دا جو کوئی سنگ بنائے — اوہ سنگی میرا جنت اندر [illegible]
کے درجے جنت اندر نال میرے اوہ وڑسی — جو کوئی اہل بیت میرے سنگ پیار محبت کرسی

فائدہ :۔ جسطرح قرآن کریم کی نگہبانی ہم مسلمانوں پر فرض ہے اسی طرح آل نبیؐ کی عبادت کرنا بھی ضروری امر ہے جیسا کہ جابر سے روایت ہے

قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ حَجَّتِہٖ یَوْمَ عَرَفَۃَ وَھُوَ عَلٰی نَاقَتِہِ الْقَصْوَآءِ یَخْطُبُ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَّا اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ۔

ترجمہ :۔ کہا جابر نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ کو کہ حجۃ الوداع میں روز عرفہ یعنی دن حج کے اس حالت میں کہ آپ سوار تھے اپنی ڈاچی قصوہ پر۔ اور خطبہ پڑھتے تھے۔ پس سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے لوگو میں نے چھوڑی ہیں بیچ تمہارے دو چیزیں اگر پکڑ رکھو گے۔ اور عمل کرو گے اس پر تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے ۔ یعنی چھوڑا میں نے قرآن کریم اور عترت اپنی یعنی اہل بیت ۔

تمسک نال قرآن پچھانی عمل قرآن کماون — جو کجھ حکم احکام قرآنی سب بجا لیاون
ساتھ محبت پڑھن پڑھاون نالے عمل کماون — نال قرآن تمسک ایہو جو سرورؐ فرماون!
بھی آل میری نوں محکم پکڑو چلو چال اونہاں دی — ذکر اذکار عبادت اندر کریو ریس تنہاں دی
بھی کرو محبت نال اونہاں دے دلدیاں نال صفائی — ظاہر باطن ادب تنہاندا فرض تساڈے تائیں
علم تے حلم سخاوت کرنی اونہاں وانگ دکھائی — صبر تحمل وانگ اماماں کرنا وچ بلائیں
منہ سر سینہ پٹن ناہیں حکم نبی سرور دا — اوہ ہے آل نبی دا دشمن جو ہے ایہ کم کردا
غرض کہ پاک نبی فرمایا امت اپنی تائیں — قرآن تے آل میری نوں پکڑو حکم چھوڑو ناہیں
تاں تسیں گمراہی کولوں بچ کر جنت جا ہو — جے آل میری سنگ پیار کرو تے عمل قرآن کماؤ
پڑھو درود اونہاندے اُتے ہرگز بھلو ناہیں — تلاوت کرو قرآن ہمیشہ تو دبخشیں جائیں

فائدہ :۔ بعض لوگ بظاہر دعویٰ محب ہونے اہل بیت کا کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم پر عمل کرنا تو درکنار تلاوت قرآن کریم بھی بہت ہی کم کرتے ہیں ۔ اور اگر کوئی کرے گا بھی تو عموماً غلط پڑھتے ہیں ۔ اور حافظ قرآن میں قطعاً ہوتا ہی نہیں ۔ حدیث :۔ ابو سعید سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے اس پر اللہ تعالےٰ کا غضب ہو جو میری آل کو ستائے۔ اور جو کوئی چاہتا ہے کہ میری اولاد اور رزق میں برکت وہ میری آل کے ساتھ اچھا سلوک کرے ورنہ تباہ اور دن قیامت کے اپنی قبر سے روسیاہ اٹھے گا ۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہٗ قَالَ وَھُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْکَعْبَۃِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَھْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ مَثَلُ السَّفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَھَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا ھَلَکَ۔

ترجمہ رواہ احمد ۔ ابو ذر غفاری سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ کو پکڑے ہوئے دروازہ بیت اللہ کا اور سنا میں نے فرماتے تھے اے لوگو خبردار ہو تمہارے بیچ میری آل کا ہونا مثل کشتی نوح علیہ السلام کے ہے جو کوئی اس پر سوار ہوا اس پر نجات پائی اور جو کوئی اس سوار نہ ہوا وہ ہلاک ہوا۔ اگرچہ خرچ کرے مال درہم اپنا تمام۔

فائدہ :۔ پس اہل بیتؓ کی محبت کرنی ضروری ہے اور ساتھ ہی محبت کرنی اصحاب کرام سے بھی ضروری ہے۔ جو شخص محبت کرے اہل بیت کی اور نہ کرے محبت صحابہ کرام کی وہ شخص جھوٹا ہے جیسا کہ فرمایا رسول اللہ ۔ حدیث [illegible] ابن عدی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَدَّعُوْنَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ یَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَھْلِ بَیْتِیْ [illegible]

Marfat.com

الله انھم یشتمون ابا بکر و عمر ۔

ترجمہ:۔ روایت ہے ابن عدی سے کہ فرمایا رسول اللہ نے بعد میرے ایک قوم ہوگی جو دعوے کرے گی اہل بیت کی محبت کا ۔ اور نہ ہوں گے وہ محب اہل بیت کہ نشانی ان کی یہ ہوگی کہ تحقیق برا کہیں گے ابابکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کو ۔

اس حدیث کے مطابق ایک اور حدیث عقیل بن ابی طالب کی بھی ہے ۔ کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ آوے گی ایک قوم قریب ہی بعد میرے جو برا کہے گی میرے اصحابوں کو خاص کر ابابکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کو پس نہ جاؤ بیچ مجلس ان کی کے ۔ اور نہ ساتھ ان کے کھاؤ پیو ۔ اور نہ ان کو نکاح دو ۔ اور نہ ان سے لو ۔ اور نہ جنازہ پڑھو ان کا

مسئلہ :۔ فرمایا آپ نے اصحابی کالنجوم من اقتدی بشئی منہ ھتدی ۔

ترجمہ:۔ یعنی مثال میرے اصحابوں کی مانند ستاروں کے ہے جس نے پیروی کی ستاروں کی ۔ اس نے راہ پائی ۔ الغرض کشتی کا سیدھا چلنا بیچ سمندر کے سوا ستاروں کے نہیں ہوسکتا پس جو کشتی پر سوار ہوا یعنی اہل بیت سے محبت تو کی ۔ مگر ستاروں کے ذریعہ اس کو سیدھا نہیں کیا ۔ یعنی اصحابہ کرام کی محبت نہیں کی وہ بیچ سمندر کے ہی غرق ہوگا ۔ کیونکہ بغیر نگہبانی ستاروں کے کشتی کا کنارے لگنا محال ہے ۔ از مشکوٰۃ ۔

مسئلہ :۔ القول المقبول فی حبِ آل رسولؐ میں لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے جو شخص میری اہل بیتؓ اور انصار مہاجر خصوصاً ابابکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کا حق نہیں جانتا ۔ وہ تین باتوں سے خالی نہیں ہے ۔ یا تو وہ ولدالزنا ہے ۔ یا منافق ہے یا ولدالحیض ہے ۔

جو کوئی پیارا جانے آل اصحاب محمد تائیں
اس ٹکٹ جہاز محمدی ملسی نہیں ماں ملسنا ہیں

جو خارجی ہو کر آل نبیؐ سنگ ویر عداوت چاوے
یار افضیاں لے ڈبے دانگوں اصحاباں برا سناوے

ٹکٹ جہاز محمدیؐ او نہاں ہرگز ملنا ناہیں
وچے غوطے کھا کھا مرسن توبہ باجھ بلا ئیں!

اج ہلدا ٹکٹ جہاز محمدیؐ لے و ٹکٹاں بھائی
بھلکے دفتر بند ہو جاسن ٹکٹ نہ ملسی کائی

آل اصحاب محبت ٹکٹ جہاز محمدی جانی
باجھ انہاں دے ٹکٹ نہ ہلدا مسئلہ حق پچھانی

کر توبہ برے عقیدے کولوں من نصیحت میری
کیوں توں منہ سر سینہ پٹیں عقل گئی کتھ تیری

کیوں جھوٹے بہتے کھادن پچھے دین ایمانؐ گنوایا
کرے توبہ کرے توبہ ہے اج ویلا آیا!

چاہے یار نبیؐ دے منتیں کریں نہ مول کوتاہی
صدیقؓ عمرؓ عثمان علیؓ تے حیدر شیر الٰہی

بھی ذکر امام حسینؓ حسنؓ دا ہیں کی کہاں زبانی
گود اٹھا کر ملک جنہاں نوں لے جاون آسمانی

گوشے جگر نبیؐ دے پیارے خوش فرزند علیؓ دے
ہکدن دو نویں وڈے آکے کارن حب نبیؐ دے

منبر اوتوں سرور عالم جدوں دھیان کیتا سی
خطبہ چھوڑ شتاب انہاں نوں گود وچہ لیا سی

ہکدن سجدے اندر آہے پاک حبیب غفاری!
دو نویں صاحبزادے آکر کر بیٹھے اسواری!

سجدے اندر رب دی طرفوں آیا حکم ندا ہیں
فاطمہؓ دے فرزند نہ لاہوں سجدیوں نہ سر چائیں

نال محبت مرشد لٹانے جایا پاک نبی نوں!
نال پیار نبیؐ نے جایا عشق حسینؓ دلی نوں!

Marfat.com

مجلس پنجم

دربیان محبت و ادب و تعظیم کرنا ساتھ اہل بیت کے

ابا بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ اور امیر معاویہؓ اور ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ شافعیؒ۔ احمد حنبلؒ کا بلکہ تمام ہاشمیوں کے ساتھ کیا کیا سلوک ان صاحبوں نے کئے ہیں۔ سچ کا بول بالا جھوٹے کا منہ کالا۔ الغرض جو فرمایا آپ نے وقت کے یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ۔ یعنی اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں یعنی قرآن مجید اور اہل بیت اپنی۔ اگر تم لوگ ان کو مضبوط پکڑو گے تو گمراہ نہ ہوگے۔ اب دیکھنا چاہیے کہ اصحابہ کرامؓ و دیگر بزرگان دین نے اس حدیث پر عمل کیسا کیا ہے۔ قرآن مجید کی جو کچھ عزت اور حفاظت اصحابہ کرام و دیگر بزرگان دین نے کی ہے وہ تو روز روشن کی طرح روشن ہے۔ اور اب اہل بیت کے ساتھ جو کچھ محبت و سلوک اصحابہ کرام اور بزرگان دین نے کیا۔ ناظرین کو مفصل طور پر بدلائل عقلی و نقلی لکھ کر دکھایا جائے گا۔ اس لئے کہ بعض دشمنان دین جاہل سنیوں کو گمراہ کرنے کے واسطے کہہ دیتے ہیں کہ ابا بکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ و امیر معاویہؓ و ابو حنیفہؒ وغیرہ اہل بیت کے دشمن تھے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ :۔

ذکر ابا بکر صدیقؓ کا ادب و تعظیم و سلوک محبت کرنا آل محمدؐ کے ساتھ

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰی اَبَا بَکْرِ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ یَمْشِیْ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ فَرَاٰی الْحَسَنَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَحَمَلَہٗ عَلٰی عَاتِقِہٖ قَالَ بِاَبِیْ شَبِیْہٌ بِالنَّبِیِّ لَیْسَ شَبِیْھًا بِعَلِیٍّ وَعَلِیٌّ یَضْحَکُ۔ (رواہ ترمذی)

ترجمہ :۔ عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ نماز پڑھائی ابا بکر صدیقؓ نے اپنی خلافت کے پھر نکلے اس حال میں کہ چلنے والے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت علیؓ بھی تھے۔ پس دیکھا ابا بکر صدیقؓ نے کہ لڑکوں کے ساتھ امام حسنؓ کھیل رہے ہیں۔ پس اٹھا لیا ابا بکر صدیقؓ نے امام حسنؓ کو اوپر کندھے اپنے کے از روئے خوشی اور فرماتے تھے قربان جاؤں میں۔ اور ماں باپ میرے یہ لڑکا مشابہ ہے ساتھ رسول خدا کے اور نہیں مشابہ ساتھ علیؓ کے اور حضرت علی از روئے خوشی ہنستے تھے۔

آپس وچ محبت آہی علیؓ صدیقؓ پیارے — جو دشمن ہکہ دوجے دے جانن سوئی قہر نتارے

اوہ ظاہر باطن اندر ہکدوجے دے دوست جانی — ظاہر دوست باطن دشمن آکھیں قول شیطانی

اوہ ہکد وجے سنگ پڑھن نمازاں جمع جماعتاں بھائی — میداں تے بقر عیداں رل کر پڑھدے نال صفائی

جنازہ حضرت ابا بکرؓ دا حضرت علیؓ پڑھایا — تے غسل کفن بھی حیدرؓ کیتا وچ کتاباں آیا

نال صدیقؓ محبت الویں کیوں کر سکے بھائی — جیہڑے دشمن جانن اونہاں اوپر قہر الٰہی !!

آل نبی سنگ پیار صدیقؓ دا جیویں فرزند پیارے — دشمن سب صدیق اکبرؓ دے جاون قہروں مارے

حکایت :۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ حضور پاکؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مجلس بھری ہوئی تھی اور جگہ تنگ تھی تو حضور پاکؐ نے اصحابہ کرام کی طرف دیکھا کہ کون حضرت علیؓ کو جگہ دیتا ہے تو صدیق اکبرؓ جو ہمیشہ آپؐ کے قریب بیٹھے ہوئے

Marfat.com

سے ہٹ گئے۔ اور حضرت علیؓ اس جگہ درمیان میں آکر بیٹھ گئے۔ تو آنحضرتؐ کے چہرہ انور پر خوشی کے انوار ظاہر ہوئے۔ اور فرمایا اے ابابکرؓ بیشک بزرگ بزرگوں کی قدر کرتے ہیں۔

قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری

قدر سونے سنیارا جانے ہور نہ جانے کائی — تے موتیاں قدر جواہری جانے کی جانن قدر سودائی
علیؓ دا قدر صدیق جانے جس قدر نبیؐ دا جاتا — صدیق دا شان علیؓ نوں سلم جس شان رسول پچھاتا
علیؓ دا قدر صدیق جانے جس قدر نبیؐ دا پایا — تے قدر صدیق علیؓ نوں سلم ہوری قدر نہ آیا

مسئلہ:۔ حضرت صدیق اکبرؓ ہمیشہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ کسی نے اس کا سبب پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے سُنا ہے کہ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت علیؓ کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

صدیق کہے مینوں قسم خدا دی سُنتوں میریا یارا — رشتے اپنے ناوں مینوں رشتہ نبیؐ پیارا
اپنے پُتراں ناوں مینوں حسن حسینؓ پیارے — علیؓ عقیل تے جعفر بھائیاں ناوں اوہ پیارے
ابوطالب عباس تے حمزہ باپ دی مثل پچھاناں — اپنے ساکاں ناوں ساک نبیؐ دے چنگے جاناں

مسئلہ:۔ قیسؓ بن حازم سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت صدیقؓ حضرت علیؓ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ کر ہنس پڑے۔ تو حضرت علیؓ نے ہنسنے کا سبب پوچھا عرض کی کہ میں نے سُنا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ پلصراط سے کوئی نہ گزرے گا مگر جس کو حضرت علی راہداری کا پاس دے گا۔ تو حضرت علی نے ہنس کر جواب دیا کہ قسم ہے خدا کی میں نے بھی آنحضرت سے سُنا ہے کہ فرمایا آپ نے اے علیؓ تو راہداری کا پاس نہ دیگا۔ مگر جس کے دل میں محبت صدیق اکبرؓ کی ہوگی سے

علیؓ کہیا میں راہداری لکھ دسیاں لمبے تائیں — جس دل صدق صدیق محبت دلدیاں نال صفائیں
جس دل صدق صدیق نہیں راہداری ملسی ناہیں — ابوبکرؓ دے دشمن اُس دن رودن مارن ڈھائیں
حیدرؓ جاؤ بھائی صدق صدیق سیاؤ — بن حُب صدیق پاس نہ ملنا اوہیں غنز کھپاؤ
بھائیو ملانوں ہے اج ویلا سنبھل جاؤ — علیؓ صدیقؓ پاس نہ فرق پچھانو تا راہداری پاؤ!
نہیں تاں پلصراط اتوں کسے گذرن دینا ناہیں — جس دل حب صدیق نہ ہوسی سٹسی دوزخ بھائیں
چھڈ وضد تے مومن بن جاؤ کرو نہ اپنا بھاناں — بن حُب صدیقوں مومن ناہیں آکھے نبی ربانا ں
جدتک حب نہ چوہناں یاراں دی دلدے وچہ سماوے — تدتک اوہ منافق بندہ مومن کہیا نہ جاوے

حدیث:۔ عَنْ اللّٰہِ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ اَلْحُبُّ عَنِ الصِّدِّیْقِ وَالْعُمَرَ وَلْعُثْمَانِ وَعَلِیِّ بْنِ طَالِبِ اٰیتِ الْاِیْمَانِ وَبُغْضُ عَلَیْھِمْ اٰیتُ النِّفَاقِ۔ از مشکوٰۃ شریف۔ جیساکہ فرمایا نبی کریم نے محبت کرنی صدیق و عمر و عثمان و علی کی نشانی ہے ایمان کی۔ اور اُن سب سے دشمنی رکھنی ظاہر یا باطن نشانی ہے نفاق کی۔ یعنی ان سب کی محبت مومن بنا دیتی ہے اور ان کی دشمنی منافق بنا دیتی ہے۔

ذکر حضرت عمر فاروقؓ کا محبت و سلوک کرنا ساتھ اہل بیتؑ کے

سچ کا بول بالا۔ جھوٹے کا منہ کالا۔ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰہِ

Marfat.com

وَعِتْرَتِیْ پر حضرت عمر فاروق نے کیسا عمل کیا ہے۔

ذکر فتح مدائن و ایوان کسریٰ

جب سعدؓ بن ابی وقاص نے مدائن کو فتح کیا بیچ خلافت عمر فاروقؓ کے اور مال غنیمت مسلمانوں پر تقسیم کیا۔ جو بساط یعنی تخت گاہ کسریٰ کا تھا وہ بہت ہی قیمت دار تھا۔ اس میں تمام تاریں سونے کی تھیں جس سے وہ بنا ہوا تھا اور ارد گرد اُس کے تمام جواہرات لگے ہوئے تھے۔ اس کو بساط زینت یا بساط مسرت کہتے تھے۔ جب اس کے تقسیم کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی قیمت کسی کی سمجھ میں نہ آئی تو وہ بساط بھی خمس کے ساتھ ہی حضرت عمر فاروقؓ کو مدینہ منورہ بھیج دیا۔

فائدہ: خمس کہتے ہیں جو کہ پانچواں حصہ مال غنیمت سے بادشاہ اہل اسلام لیتے ہیں اور پھر بادشاہ اپنی مرضی سے اہل اسلام پر خرچ کرتے ہیں۔ الغرض ایک لڑکی جو کسریٰ بادشاہ کی بیٹی تھی جس کا ذکر اسطرح واقدی نے بیان کیا ہے کہ فتح مدائن کے بعد ہاشم بن عتبہ کی جو گورنر تھا فوج اسلامی کا ایک قوم اہل فارس سے ملاقات ہوئی کہ انہوں نے خوب ہتھیار لگائے ہوئے تھے۔ اور ایک محمل یعنی ڈولی اُن کے ہمراہ تھی۔ جس میں ایک خوبصورت عورت تھی۔ اور وہ تمام لوگ اس عورت کے غلام تھے۔ اور اس کی محافظت کرتے تھے۔ اور وہ محمل بڑا بیش قیمت خوبصورت بنا ہوا تھا۔ اس پر ریشم سنہری کے رنگین تھے۔ اور تانا بانا سب اس کا سنہری تھا۔ اور بیل بوٹے سب اس کے سنہری تھے۔ اور جڑاؤ جواہرات کے جڑے ہوئے تھے۔ اور اس محمل کو فوج اسلامی نے ان فارسیوں سے جنگ کر کے لے لیا۔ اور اس محمل کی اتنی قیمت تھی جتنی کل مال غنیمت کی۔ بلکہ تمام مال سے بھی زیادہ۔ الغرض اس محمل کو مع لڑکی جو اس میں تھی اور بساط جو تخت تھا بادشاہ کا، کو خمس کے ساتھ ہی حضرت عمر فاروق کی خدمت میں مدینہ منورہ بھیج دیا۔ جب وہ خمس اور بساط اور محمل اور لڑکی جو بیٹی تھی بادشاہ کسریٰ کی اور پڑپوتری تھی نوشیرواں کی، حضرت عمر کے پاس پہنچے۔ تو آپ نے مال خمس کو تو اہل اسلام حاضر و غائب پر جس طرح تقسیم کرنے کا حق تھا تقسیم کیا۔ مگر مسند کسریٰ کو تقسیم کرنے کی بابت تمام اصحاب کو جمع کر کے مشورہ کیا۔ تو تمام اصحاب نے یک زبان ہو کر کہا کہ آپ کی رائے بلند تر اور سب سے بہتر ہے تو حضرت عمر فاروقؓ نے اس تخت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مدینہ منورہ کے باشندگان کو تقسیم کر دیا۔ اور ہر ایک ٹکڑا اس کا چوبیس چوبیس ہزار دینار کو فروخت ہوا۔ تو بعد اس کے حضرت عمر فاروقؓ نے منبر شریف پر کھڑے ہو کر تمام مسلمانوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کہ جس شخص نے اسلام پر احسان یعنی اسلام کی خدمت کی ہے وہ حاضر ہو کر اپنا احسان بیان کرے۔ تو سب سے پہلے عبدالرحمٰن بن ابو بکر صدیقؓ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور بیان کیا کہ اے امیر المومنین میں اس شخص کا لڑکا ہوں۔

نظم

میں اُسدا لڑکا جس نے سر در موہڈیاں اُپر چایا ۔۔۔ نوز جبل وچہ نال نبی دے جو جا ساتھ نبھایا
جھیں اوّل ہجرت کر کے نال نبیؐ دے آیا ۔۔۔ سارا مال خزانہ اپنا اللہ دے راہ لٹایا
ساہمنے حضرت نال کفاراں کیتا سی جنگ بھارا ۔۔۔ جو خدمت اسلام کیتی اس جانے عالم سارا

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پارہ ستائیس سورۃ حدید میں لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ کوئی برابری نہیں کر سکتا تم میں سے اس شخص کی جس نے خرچ کیا مال پہلے فتح مکہ کے اور جنگ کیا بیچ راہ اللہ کے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اے لڑکے جو کچھ تو نے کہا سچ کہا۔ کہ جس کو تمام عالم رنگ جانتے ہیں۔ اور اس کو خلعت اور ایک ہزار درہم عطا کیے۔ اس کے بعد حضرت عثمانؓ کھڑے ہو گئے

Marfat.com

ت تنگی کے سامان جنگ تیار کیا (یعنی ایکہزار اونٹ مع سازو سامان) اور میں وہ شخص ہوں جس نے بیر رومہ کو تمام مسلمانوں کے لئے وقف کیا ہے۔

فائدہ:۔ بیر رومہ ایک کنواں ہے مدینہ منورہ میں۔ جب مدینہ منورہ میں مسلمان آئے تو پانی کی بڑی سخت تنگی تھی اور حضرت عثمانؓ نے یہودیوں سے بہت سی قیمت دے کر خرید کیا اور مسلمانوں کے واسطے وقف عام کردیا جو اب تک موجود ہے۔ حاجی لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اور میں وہ شخص ہوں جس نے قرآن مجید کو جمع کیا اور سارا قرآن مجید دو رکعت میں ختم کیا۔ اور میں وہ شخص ہوں جس نے حضرت محمد الرسول اللہ کی دو لڑکیوں کے ساتھ نکاح کیا (ام کلثوم ، رقیہ) اور میں وہ شخص ہوں جس نے دو قبلہ کی طرف نماز پڑھی۔ اور وہ شخص ہوں جس سے فرشتے بھی شرم کرتے ہیں۔ بعدہٗ فرمایا حضرت عمر فاروق نے اے عثمانؓ تم نے سچ کہا ہے اور ایکہزار دینار اُن کو دیا ثُمَّ نَظَرَ اِلَی الْاَخَوَیْنِ الزَّاھِیَیْنِ الْعَفِیْفَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ پھر نظر پڑی حضرت عمر فاروقؓ کی اوپر دونوں صاحبزادوں صاحب تقویٰ پر گویا کہ وہ دونوں شاخیں ہیں سرسبز دونوں سردار ہیں اہل جنت کے اور پھول ہیں محمد الرسول اللہ کے یعنی امام حسن حسینؓ۔ اور کہا حضرت عمر فاروق نے واسطے دونوں صاحبوں کے کہ تم نواسے ہو رسول خدا کے اور باپ تمہارا سیف اللہ یعنی تلوار ہے اللہ کی اور تمہارے گھر میں اترا ہے قرآن مجید جو رحمت ہے واسطے تمام جہان کے اور جبرئیل تمہارے گھر کا خادم ہے اور تمہارے نانا صاحب رحمۃ اللعالمین سید المرسلین اور رؤف المومنین ہیں۔ بلکہ جو کچھ بھی منصب ہم کو ملا ہے وہ سب تمہاری ہی طفیل ملا ہے۔ غرض کہ حضرت عمر فاروقؓ بہت سے اوصاف بیان کرنے کے بعد بہت ہی رو دیئے اور مخاطب ہو کر عرض کیا۔

جو کجھ عزت حرمت مینوں بخشش ہوئی سرکاروں	سبھ تساڈا صدقہ حضرت ٹی تساڈوں پاروں
جو ملیا سو ملیا مینوں دان تساڈے گھر دا	ہر حالت وچہ سمجھو مینوں اپنا گولا بردا

تم سب سے زیادہ مقدار ہو کہ اپنا احسان اسلام پر جتلاؤ اور بیس بیس ہزار درہم دونوں صاحبزادوں کو عطا کئے۔ تو حضرت علی نے کھڑے ہو کر کہا۔ اے عمر اللہ ذرک۔ یعنی اے عمرؓ اللہ تم کو جزائے خیر عطا فرماوے کہ مثل تمہارے کون ہے جو اہلبیتؓ کی صفت ثنا تعریف کرے۔ اور طرح طرح کے عطیات انعامات عطا کرے اُس کے بعد پھر حضرت عمر فاروق نے فرمایا۔ کہ جس کسی نے اسلام پر احسان کئے ہیں۔ بیان کرے۔ یہ بات سُن کر عبداللہ بن عمرؓ یعنی آپ کا لڑکا کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ کہ میں اس شخص کا لڑکا ہوں جس کے حق میں محمد الرسول اللہ نے فرمایا ہے لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو حضرت عمرؓ ہوتے۔ اور میں اس شخص کا لڑکا ہوں جس کے حق میں فرمایا حضور پاکؐ نے اَشَدُّ ھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ۔ یعنی حکم اللہ تعالےٰ کا جاری کرنے میں حضرت عمرؓ بہت سخت اور دلیر ہیں۔ اور میں اس شخص کا لڑکا ہوں جس کے سایہ سے شیطان بھاگ جاتے ہیں۔ اور میں اس شخص کا لڑکا ہوں کہ جس کے حق میں اللہ تعالےٰ نے پارہ دس سورہ انعام میں ارشاد فرمایا ہے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اے محمدؐ کافی ہے تجھ کو اللہ تعالےٰ اور جو تیرے تابعدار ہیں مومن میں اس شخص کا لڑکا ہوں جس نے قیصر کسریٰ کے محلوں میں کلمہ طیب پڑھایا۔ حاصل کلام بہت سی خوبیاں بیان کیں، جو کہ آپ میں تھیں۔ مگر جب یہ باتیں حضرت عمر فاروق نے اپنے بیٹے سے سُنیں تو جواب دیا کہ اے بیٹے میرے وہ شخص بڑا بدبخت ہے جو اپنی تعریف سُن کر خوش ہو وے اور نیک بخت وہ ہے جو کار خیر کرے۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے یہ آیت پڑھی، مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ یعنی جو کوئی نیک کام کرے پس وہ ... ذات اس کی کے ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو ایک ہزار درہم دیا۔ تو عبداللہ نے عرض کیا کہ یا حضرت سبحان آپ نے امامین حضرت حسن حسینؓ کو بیس بیس ہزار درہم دیا ہے اور مجھے ایک ہزار یعنی انیس ہزار کم دیتے ہو۔ حالانکہ

Marfat.com

میں فوجی آدمی ہوں۔ اور شاہ روم کو میں نے شکست دی ہے تا اور اسلام کی خدمت میں نے خود کی [illegible] فاروق نے فرمایا۔ ؎

ایہ گل سن کر بیٹے تائیں عمرؓ ولی فرمایا
شان اونہاندے نال برابر تیرا شان نہ آیا

جانے نہ توں باپ انہاندا حیدر شیر الٰہی
حضرت پاک رسول اللہ دا چاچے جایا بھائی

حضرت فاطمہؓ ماں اونہاندی بیٹی جو سرور دی
نانی پاک خدیجہؓ کبریٰ بیوی پیغمبر دی

خود حضرت سردار محمدؐ نانا پاک انہاندا
کیوں نہ تینتھوں ودھ انہانوں حصہ دتا جاندا

ناں کوئی تیرا ساک تے نہ توں آپ انہاندے جیہا
ناں پھر تیرا باپ پیارا باپ انہاندے جیہا

لے آ توں بھی مانگ انہاندے اپنا باپ تے مائی
تینوں بھی پھر نال انہاندے حصہ ملسی بھائی

ایہ گل سن کر گل ترکیتی بیٹھے عمر ولی دے
راضی ہو کر دہے دراں لیاں نال خوشی دے

راوی لکھتا ہے کہ جب حضرت عمر فاروقؓ ان باتوں سے فارغ ہوئے تو بیٹی کسریٰ بادشاہ کی کو سامنے لانے کا حکم فرمایا چنانچہ جب وہ لڑکی سامنے آئی تو آپ نے اس کے تمام زیورات وغیرہ اسباب اتارنے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ اس شہزادی کا لباس پوشاک زیورات وغیرہ لاکھوں کروڑوں روپوں کا مال تھا۔ اور اس پوشاک زیورات اتارنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ بھی مال غنیمت کی طرح مسلمانوں پر تقسیم کئے جائیں۔ الغرض کہ جب ایک شخص اس شہزادی کے لباس زیورات اتارنے کے لئے آگے بڑھا تو شہزادی نے زور سے اس کے سینہ پر دھپڑ مارا۔ کہ وہ الٹا گر پڑا۔ اور یہ دیکھ کر حضرت عمر فاروق کو بڑا غصہ آیا۔ اور لوگوں نے اس شہزادی کو مارنے کے واسطے چابک کھڑے کئے۔ اور منتظر حکم خلیفہ کے تھے اور وہ شاہزادی زور زور روتی تھی۔ تو یہ بات دیکھ کر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین متقلاً یعنی غصہ نہ کر۔ کیونکہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے اِرْحَمُوْا عَزِیْزَ قَوْمٍ ذَلَّ اَوْ غَنِیَّ قَوْمٍ اِفْتَقَرَ یعنی اگر کوئی رئیس یا سردار قوم جب ذلیل و خوار ہو جائے۔ یا غنی کسی قوم کا غریب و محتاج ہو جائے تو ان پر رحم کرو۔ یہ حدیث سن کر حضرت عمر فاروق کا غصہ سرد ہو گیا۔ اور اس لڑکی کی طرف دیکھا تو وہ حاضرین مجلس کی طرف دیکھ رہی ہے جیسا کہ واقدی نے بیان کیا ہے

ثُمَّ نَظَرَ عُمَرُ مُحَدِّقٌ بِالنَّظَرِ اِلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ

یعنی جب دیکھا حضرت عمر فاروقؓ نے وہ بادشاہزادی ٹکٹکی لگا کر امام حسینؓ کی طرف دیکھ رہی ہے اور امام حسینؓ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ تو فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ سنا میں نے رسول خدا فرماتے تھے

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی

ترجمہ:۔ کہ ڈرو فراست مومن کی سے یعنی وہ مشاہدہ کرتا ہے ہر ایک چیز کا کہ تحقیق وہ دیکھتا ہے نور خدا سے۔

الغرض یہ بات دیکھ کر حضرت عمر فاروقؓ نے وہ شاہزادی بمعہ پوشاک زیورات اور اسباب اور غلام کے حضرت امام حسینؓ کو بخش دی۔ اور اس شہزادی کا نام شہر بانو تھا اور وہ نوشیرواں بادشاہ کی پڑ پوتی تھی جن کے شکم مبارک سے حضرت زین العابدینؓ پیدا ہوئے۔ جس سے تمام اولاد حسینی پیدا ہوئی۔ حضرت زین العابدین کے سوا حضرت امام حسینؓ کی اولاد میں سے کوئی زندہ نہ رہا۔ بعد واقعہ کربلا کے۔

الغرض حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بہت سا شکریہ ادا کرنے کے بعد حاضرین مجلس کے سامنے کھڑے ہو کر یہ حدیث ارشاد فرمایا کہ سچ فرمایا سرور کائنات محمد رسول اللہ نے اَنْتُمَا سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ یعنی حضرت [illegible] جنت کے۔ تو حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کی کہ یا علی کرم اللہ وجہہ یہ جو خوشخبری فرمائی [illegible]

Marfat.com

دربار (۔) کا الفاظ میں لکھ دیتا ہوں۔ جس کا مضمون یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ھٰذَا مَا ضَمِنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ لِعُمَرَ الْخَطَّابِ وَعَنْ جِبْرَائِیْلَ وَ ... اللّٰہِ تَعَالٰی۔

تَرْجَمَہ:۔ (شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے۔ یہ ضمانت نامہ علیؓ بن ابی طالب کی طرف سے واسطے ... بن خطاب کے رسول خدا اور جبریل اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے کہ تحقیق عمرؓ بن خطاب چراغ ہیں اہل جنت کے) ... رت عمر فاروق نے وصیت کی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ ضمانت نامہ میرے کفن میں رکھ دینا کہ اس کو میں اللہ ... لے کے سامنے لے جاؤں گا۔ اور دشمنان دین کی آرزوئیں خاک میں لاؤں گا۔ جو کہتے ہیں حضرت علیؓ و عمرؓ کا آپس میں ... تھا۔ اور یہ تمام قصہ حضرت واقدی مؤرخ نے تاریخ واقدی میں صفحہ ۱۰۸ میں لکھا ہے۔ اور یہ ضمانت نامہ ... قول المقبول فی حب آل رسول میں لکھا ہے

مسئلہ:۔ حضرت عمر فاروق نے اپنی خلافت میں ایکہزار چھتیس^{۱۰۳۶} شہر فتح کئے ہیں۔ اور چار ہزار مسجد جامع تعمیر کرائی ہے۔ اور چار ہزار بت خانہ کفار توڑ کر نیست و نابود کیا ہے۔ اور بند و بست زمین کا سب سے پہلے آپ نے ہی شروع کیا ہے۔ الغرض اتنی بڑی زبردست حکومت تھی مگر آپ ہمیشہ سنت نبوی اور سادگی اور کسر نفسی اور محبت اہلبیت ... اس قدر غریق تھے جس کا اندازہ کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔

مسئلہ:۔ القول المقبول میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر نے کسی مقدمہ میں حضرت علی کو دو شخصوں پر حاکم ... ثالث مقرر کیا جب ان میں سے ایک نے رنجیدگی ظاہر کی۔ تو آپ نے فرمایا افسوس تو نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں۔ یہ تیرا ... مولا ہے اور ہر مومن کا مولا ہے۔ جو شخص اس کا دوست نہیں وہ مومن نہیں ہے کَمَا قَالَ النَّبِیُّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ فرمایا نبی کریمؐ نے میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ اور جو علی کا دوست نہیں ... وہ مومن ہی نہیں۔

جس دل حب نہ حیدرؓ اوہ دل خالی جان ایمانوں | دشمن علیؓ خدا دشمن آکھیا نبیؐ زبانوں
پر حب نہ صرف زبانی حضرت حیدر پائی جاوے | حب علیؓ جو شرع نبیؐ دی اوہ عمل کما وے
بے نمازتے داہڑی منڈا چونپٹ آکش کھڈاری | کویں محب علی دا بنسی کر کے عمل کفاری
دار قطنی والا کرے روایت سنتوں میتھوں بھائی | ہکدن فاطمہ تائیں حضرت عمرؓ نے عرض سنائی
سب بتیں افضل پیارا تیرا باپ رسول الہٰی | بعد انہاندے تینتھوں بہتر ہور نہیں ہے کائی
پر دشمن آکھن حضرت فاطمہؓ تائیں عمرؓ ستایا | گھر اسدا ای ساڑن دارن بالن جمع کرایا
اتنا ماریا فاطمہؓ تائیں ماروں حمل گرایا! | امام محسن اس مار سٹیوں شکوں باہر آیا!
ایہ سارا جھوٹ طوفان انہاں نے فرقے عمرؓ لگایا | جنگ دی نے فاطمہ کہنی جسدا انت نہ آیا
جاہلاں دے گمراہ کرن نوں ایہ گل دروں بنائی | اتنا عمر پیار کریندے جسدی حد نہ کائی
علی ہے شیر خدا اس شیراں اپنا سب آ ٹے | حیدر ہوندیاں زہرا ہتھ لگاٹے

مسئلہ:۔ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے ... رہ گئے تو لوگوں نے کہا کہ پہلے اپنے خاندان

سے شروع کرو۔ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں پہلے رسول خدا کے خاندان سے شروع کرو [illegible]
خاندان ہاشمی کے پیچھے رکھا یعنی سب سے اوّل حضرت علی کرم اللہ وجہہ پھر امام حسنؓ پھر امام حسینؓ [illegible]
علی ہذا القیاس اسی طرح پندرہ خاندان ہاشمی کے بعد پھر اپنے خاندان کو شروع کیا

عمر زمانے قحط پیا ہک واری ذکر لیا دن — لگ کے پنجاسوں آدمی نے ہور ڈنگر مر جاون
منگن لوگ دعائیں ملکر بارش کارن سارے — منگوں دوہیری گرمی ہوندے دھپ کھپ جاندے
کئی دیہاڑے گذرے اویں بارش مول نہ آئی — عمرؓ کہیا ایس بنا [illegible] اس کل دیہاڑے جائی
دعا جنہاں دی رد نہ کرسی حضرت ذات الہیٰ! — صبح سویرے ابن عباسؓ نوں جا کر عرض سنائی
چلو حضرت دعا فرماؤ خلقت قحط ستائی — آدمی ڈنگر تنگ تمامی حالت بہت تباہی
تاں اسوسیلے ابن عباس نے حضرت علیؓ بلائے — حسن حسینؓ بھی نال لے پھر جنگل طرف سدھائے
حسن حسینؓ علی سب اگے پچھے ہاشمی سارے — بارش منگن کارن چلے دربے خاص پیارے
تے آکھیا ساڈے باجھوں ہرگز ہور نہ کوئی آوے — ابن عباس پھر ہتھ اٹھا کے ربوں عرض سناوے
انا ابن مستسقی[1] تن واری عرض سنائی — اوسے ویلے فضل کرم دی رحمت بارش آئی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے، کہ اسی وقت بارش نازل ہوئی اور سب بھیگ کر گھر آئے۔

۱ :- یہ اشارہ ہے عبدالمطلبؓ کی طرف کہ انہوں نے اپنی ساری عمر میں پانچ دفعہ بارش مانگی ہے اور قبول ہوئی ہے :-

مسئلہ :- حضرت عمر فاروقؓ نے ایک دفعہ حضرت زبیر کو کہا کہ چلو حضرت حسنؓ کی عیادت کریں۔ تو اُن سے کچھ دیر ہوئی۔ تو حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ عیادت یعنی بیمار پرسی بنی ہاشم کی مسلمانوں پر فرض عین ہے۔

مسئلہ :- حضرت عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ جب حضرت ابن عباس اور حضرت علی کو دیکھتے تو سواری چھوڑ کر پیدل ہو جاتے جب تک وہ نظر سے غائب نہ ہو جاتے، گھوڑے پر سوار نہ ہوتے۔ نقل از قول المقبول فی حب آل رسول

صدیق عمر عثمان غنی سب اہل البیت پیارے — وانگ غلاماں خدمت اندر حاضر ہوون سارے
توں کیوں آکھیں دشمنی اوہناں آپس اندر آئی — اوہ سارے ہک دوجے سنگ پیارے جیونکے بھائی
اوہ آپس اندر پیارے سارے جیوں ہک موتیوں لڑیاں — توں کیوں نال اوہناں دے [illegible]
ہو جا تابعدار اصحاباں اڑیاں مول نہ لائیں! — اینہاں اڑیاں [illegible]
اوہ جھگڑیاں ہتھیں جڑیاں کوئی نہ آن کھلاوے — جنہاں تائیں حیدر سائیں آپ چلان کراوے
جنہاں تائیں حیدر سائیں آپ چلان کرائی — اپیل کدی [illegible] موم بھائی

ہے اج ویلا کر لے توبہ وقت [illegible]
وقت وہانے پچھے تاون ہاریا [illegible]

---

۱ میں بیٹا ہوں پانی مانگنے والے کا پانی مانگنے آیا ہوں۔

Marfat.com

ذکر امیر معاویہ کا اہل بیت کے ساتھ سلوک و محبت و ہمدردی کرنا

مسئلہ :- انیس الواعظین میں لکھا ہے کہ ایک بار امیر معاویہ حضرت محمد رسول اللہ کے ساتھ رکاب پکڑ جا رہا تھا۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ اے معاویہ مجھ سے دور ہو جا۔ تیری پیٹھ سے مجھے خون کی بو آتی ہے۔ تو امیر معاویہ سن کر رونے لگا۔ اور عرض کی یا حضرت میں قربان جاؤں میرا جگر اس وقت پانی پانی ہو گیا ہے۔ مجھ کو اس بات کی اصل کیفیت بیان فرمائیے۔ رسول خدا نے فرمایا کہ تیری پشت سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو میری آل کا دشمن اور قاتل ہوگا۔ تو امیر معاویہ نے رو کر کہا کہ میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ یعنی اپنی عورت کو طلاق دے دی۔ بعدہٗ امیر معاویہ کو ایسی بیماری لگی کہ تمام حکماء نے کہا کہ تو بچ نہیں سکتا جب تک تو کسی عورت سے مباشرت نہ کرے گا تو امیر معاویہ نے اپنی ایک لونڈی سے مباشرت کی جس سے یہ یزید پیدا ہوا۔

جو تقدیر دوں ہونا ہووے ہو کر رہندا بھائی — کسنوں طاقت جو دم مارے وچہ تقدیر الٰہی
نیکاں بداں عداوت بھائی مڈھ قدیموں آئی — شیطاں اوّل حضرت آدمؑ نال عداوت چائی
پھر ہابیل قابیل جے جو آدم بیٹے آہے — قتل ہابیل قابیل کیتا سر ظلموں بھار اٹھائے
روز قیامت تائیں جاری رہسی ایویں بھائی — نیکاں بداں دی آپس اندر ویر عداوت آئی

تاریخ خلفاء میں لکھا ہے کہ امیر معاویہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ایک لاکھ دینار سالانہ امام حسنؑ اور امام حسین کے لئے وظیفہ مقرر کیا ہوا تھا۔

مسئلہ :- وصیت کی امیر معاویہؓ نے اپنے بیٹے یزید کو بوقت قریب الموت کے کہ اے یزید ان چند اصحابوں کا بہت ہی لحاظ رکھنا۔ اور سادب آداب کے ساتھ پیش آنا ہوگا۔ ایک عبدالرحمٰن بن ابو بکر صدیقؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور فرزند حضرت علی یعنی حسنؓ حسینؓ کی خدمت اچھی طرح بجا لائیں اور ان کے خلافت کے مدعی ہونے سے خوف نہ کرنا۔ اور ان کو آرام سے عبادت الٰہی کرنے دینا۔ کیونکہ ان کو خلافت سے کوئی غرض نہیں۔ اور جب مدینہ منورہ میں جانا تو بہت سا روپیہ اور تحائف مال وغیرہ کثرت سے ان کی خدمت میں نذرانہ لے جانا۔ اور ان کی رکاب پکڑ کر سواری کے ساتھ دوڑنا۔ کیونکہ میں نے ان کا بہت بڑا مرتبہ دیکھا ہے کہ وہ دونوں صاحبزادے رسول خدا کے دوش مبارک پر سوار ہوتے تھے۔ اے یزید حضور پاک حضرت فاطمہ کے گھر آئے اور دیکھا۔

ود ود نیر چلاوے فاطمہ پاک نبی جد آیا — پچھیا دس لے بیٹی میری تینوں کس رُوایا
آکھیا حسن حسین دوہاں توں کتنا وقت دیہایا — باہر کھیڈن گئے تے ہوسی مجھ پیاس ستایا
ہوئی بے چین طبیعت میری سرور دار الٰہی — تاں ڈھونڈن کارن بنی گیا سنگ ابوبکر ہمراہی
میل برابر بھالن کارن شہروں باہر آئے — تاں ویکھن اک چھیڑ دن بہا اجڑ مال چرائے
معاویہؓ بچے میں چھیڑو کوں پچھیا سیں جزیدا — تیں کدھرے صاحبزادے ڈٹھے سانوں دس مزیدا
اس آکھیا ایدھر گئے دو لڑکے سندر شکل لڈانی — تاں ویکھیا درخت تلے نے ستے اپر چادر تانی
تے جبرائیل سرہانے بیٹھا پکھا پیا ہلا دے — صاحبزادیاں اپر وانگ غلاماں ہلدے جاوے

Marfat.com

امام حسن نوں پاک نبی نے گودی وچہ اُٹھایا — [illegible]
غرض معاویہ کرے وصیت یزید پلید دیتا ئیں — اسے رکھے نہ طعن [illegible] اللہ ہرگز [illegible]
ایہ بہت پیارے پاک نبیؐ نوں صاحب منصب عالی — ہووا اونہاں نال عداوت جیکے جان ایمانوں خالی
کیتی بہت وصیت معاویہؓ کسر نہ چھوڑی کائی — اسے پراس بدبخت کیتے سگوں گا ادت بیاری
اسدیو جیہہ امیر معاویہ طعن نہ کرئی آیا — جویں ذوج نبی پر طعن نہ کوئی جو کنہاں کمایا

فائدہ :- اور حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اور امیر معاویہؓ کے درمیان جو جنگ و جدال ہوئے ہیں وہ بڑا طول طویل قصہ ہے۔ اور پیچ در پیچ باتیں ہیں۔ انشاء اللہ آگے چل کر اس کا بھی ذکر کیا جائے گا۔ مگر خلاصہ یہ ہے کہ ہر دو فریق کو برا نہیں کہنا چاہیئے۔ خموشی ہی بہتر ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں جو پارہ ۱۴ سورہ حجر میں ہے۔ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ۝ اور دور کر دیں گے ہم جو کچھ بغض سینوں ان کے میں تھا۔ کینہ حسد عداوت وغیرہ اور بھائی ہو جائیں گے ایک دوسرے اوپر تختوں کے آمنے سامنے

فائدہ :- حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہم جنگ جمل سے پہلے اس آیت کو ماسوا اپنے غیر مومنوں کے حق میں جانتے تھے۔ جب ہمارا اور امیر معاویہؓ اور طلحہؓ زبیرؓ و عائشہؓ ام المومنین کا آپس میں تنازعہ پڑا تو ہم نے جان لیا کہ یہ آیت شریف ہمارے ہی حق میں نازل ہوئی ہے کہ دن قیامت کے اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان صلح کرا دیں گے اور بغض اور کینہ وغیرہ تمام دور فرما کر ایک دوسرے کے بھائی بنا دیں گے۔ اور دشمنوں کی آرزوئیں خاک میں ملا دیں گے۔

معاویہؓ طلحہؓ زبیرؓ تے عائشہؓ لڑے جو نال علیؓ دے — جنہاں قتل کیتا عثمانؓ او سبھن لشکر وچہ ملیدے
اوہ چاہے آکھن اینہاں سبھناں تائیں قتل کچھیوے — علیؓ آکھے بن ثابت کیتے کیویں جہالت مریوے
سبھناں عمل شریعت اُتے اپنی طرفوں کیتا — ساڈوں اس قصے دے اندر واجب ہے چپ بیٹا
روز قیامت اونہاں اندر اللہ صلح کریسی — غصے کینے ولدے اونہاں اللہ پاک دھوسی

ذکر تعظیم و سلوک و محبت و امداد کرنا اہل بیتؓ کے ساتھ ابو حنیفہؒ کا

القول المقبول فی حب آل رسول میں ہے کہ حضرت ابو حنیفہ اُن سادات کی جو خلفاء وقت کے ظلم سے پوشیدہ تھے بڑی امداد کرتے تھے۔ اور اپنے شاگردوں کو بھی ان کی خدمت کیواسطے ابھارتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ ایک سیدہ کی مخفی طور پر دو لاکھ درموں سے امداد کی۔

ذکر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا اہل بیت کے ساتھ محبت کرنا

اسی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ جعفر عباسی نے امام مالک کو [illegible] کہا کہ [illegible] تو عرض کی کہ میں نے آپ کو معاف کیا۔ لوگوں نے سبب معافی کا پوچھا [illegible] نے فرمایا کہ میرے بدلے دن قیامت کے اہلبیت کو تکلیف ہو۔ اور جب [illegible]

Marfat.com

اب تو اپنا قصاص جعفر عباسی سے لے لے۔ تو امام مالکؒ نے کہا کہ میں تو جب کوڑا میرے بدن پر لگتا تھا تب ہی معاف کر دیتا تھا۔ بسبب قرابت رسولؐ خدا کے

ذکر امام شافعی رحمتہ اللہ کا اہلبیتؑ کے ساتھ سلوک و محبت

اسی کتاب القول المقبول میں ہے کہ حضرت امام شافعیؒ اس قدر سادات کے ساتھ محبت کرتے تھے کہ لوگ گمان کرتے تھے کہ شاید یہ رافضی ہو گئے ہیں۔ تو ان کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

لَوْ كَانَ رِفْضًا حُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔۔۔ فَلْيَشْهَدُ الثَّقَلَانِ اِنِّیْ رَافِضِیْ

پس جے کر ہے رفض محبت آل محمد آئی ۔۔۔ دو جہان گواہ رہو ہیں ٹھیک ہاں رافض بھائی

رافضی خاص اصحاب ثلاثہ نا ئیں برا منا دن ۔۔۔ کرن تبرہ بازی اونہاں ہرگز نہ شرما دن

شافعی آکھیا میں اصحاباں دوست دلوں بجاوں ۔۔۔ پر آل نبیؐ سنگ پیار آ میرا جو با ہر حد حسابوں

رفض گر ہست حب آل رسولؐ ۔۔۔ یا تولا بخاندان بتولؓ

رفض جے کر ہے حب آل رسول ۔۔۔ یا دوستی با فرزندان بتولؓ

گر گو باشس آدمی و پری! ۔۔۔ کر شدم من زغیر افضو بری

کدی کدا ہیں ہووے بھائی آدمی شکل پری دے ۔۔۔ پر میں بیزار انہانوں رافضیاں نوں جنہاں بر عقیدے

بتول لقب ہے حضرت فاطمہ زہرا سندا آیا ۔۔۔ یعنی تارک دنیا جانی حرص کسوں دل جایا

پر ہے افسوس انہاں اُپر جنہاں بتول حریص ٹھہرایا ۔۔۔ باغ فدک دے معاملے اندر طول طراز الایا

آکھن زہراؓ سرننگا کر وچہ کچہری آئی ۔۔۔ لوکو فدک دیوا ؤ مینوں آکھیا لفظ دہائی

باغ فدک دے معاملے اندر بہت کرن گواہاں ۔۔۔ زہرہ بتول حریص ٹھہرائی ہے اونہاں بدذاتاں

اٰلِ النَّبِیِّ ذَرِيْعَتِیْ وَ هُمْ اِلَيْهِ وَسِيْلَتِیْ ۔۔۔ اَرْجُوْبِهِمْ اُعْطٰی غَدًا بِيَدِ الْيَمِيْنِ صَحِيْفَتِیْ

نبی دی آل ذریعہ میرا وسیلہ ہور تماماں! ۔۔۔ ہے اُمید جو سجے ہتھ وچہ ملسی عملاں ناماں

الٰہی بحق بنی فاطمہ ۔۔۔ کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ

اگر دعوتم رد کنی ور قبول ۔۔۔ من ودست داماں آل رسول

آل نبیؐ دی حب طفیل میں کراں امیداں بھائی ۔۔۔ عزت حشمت ہووے میری وچہ دربار الٰہی

عملاں اپنیاں اُپر مینوں مول امید نہ کائی ۔۔۔ گر محبت آل نبیؐ دی میں دل آس لیائی

کبھی احمد حنبلؒ وانگ اونہاں دے تابعداراں ۔۔۔ یعنی اہل البیت نبی دا خادم وانگ غلاماں

کوئی شافعی مالک احمد حنبل سن توں جائی ۔۔۔ کہن درود جو آل نہ پڑھدا اوس نماز نہ کائی

دعا اندر جد آل نبیؐ پر نہ درود پہنچا دے ۔۔۔ کوئی دعا منظور نہ ہووے ایویں عمر کھپاوے

سنت اہل جماعت ساری متفق اسیر ہوئی ۔۔۔ آل نبیؐ دا دشمن کافر اس وچہ شک نہ کوئی

آل اصحاب اماماں حد تک تابعدار نہ ہووے ۔۔۔ اوہ کدے نہ مومن ہووے بھاویں پٹ پٹ جھانا کھووے

Marfat.com

نہ ہر سینہ پٹن نال بجے ہے حب آلِ رسولی | [illegible]
آل نبی دی ایہ محبّت ہرگز جانوں ناہیں | [illegible]
وچہ محرم کنجر باندا ماتم انت نہ آوے | [illegible]
ایہ محبت آل نبی دی ہرگز جانوں ناہیں! | محبت آل محمد [illegible] دکھائیں

اوّل محبت آل نبی کی یہ ہے کہ اُن پر دُرود شریف بکثرت پڑھے اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ دوسرے
دوم ۔ صبر ۔ توکل علم ۔ حلم ۔ سخاوت شجاعت ذکر اذکار نفل نوافل صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ خیر خیرات صدقہ صدقات
تلاوت قرآن کریم روش لباس مثل اُن کے رکھے ۔ الغرض تمام احکام الٰہی بجا لانا محبت اہلِ بیت رسول اللہ
کی ہے ۔ اور یہ محبت نہیں کہ ماہ محرم میں چند دن سینہ کوبی کرنا وغیرہ ۔

مجلس ششم

در فضائل پنجتن پاک و مومنین و علامات مشرکین و منافقین متعلق آل کے

فائدہ :۔ فضائل پنجتن پاک و مومنین کے بے شمار ہیں ۔ مگر چند خصائل مختصر طور پر یہاں لکھے جاتے ہیں ۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ جو لوگ آجکل دعویٰ محبت پنجتن پاک کا کرتے ہیں اگر ان میں خصائل پنجتن پاک و مومنین کے ہوں تو وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں ۔ ورنہ مثل مشہور ہے کہ زنگی کا نام کافور ۔

مسئلہ :۔ اوّل تو دیکھو کہ پنجتن پاک کو مسجدوں اور نمازوں کیساتھ کیساتھ پیار تھا ۔ اور جس کو مسجد اور نماز جماعت کیساتھ پیار نہیں اس کو اللہ تعالےٰ اور پنجتن پاک کافر فرماتے ہیں ۔ جیسے پارہ دس سورۃ توبہ میں ارشاد ہے مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰہِ شٰھِدِیْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ بِالْکُفْرِ اُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ وَفِی النَّارِ ھُمْ خٰلِدُوْنَ ۝

ترجمہ :۔ نہیں ہے لائق واسطے مشرکوں کے یہ کہ آباد کریں مسجدیں اللہ کی کو اور گواہی دینے والے ہیں اوپر جانوں اپنی کے ساتھ کفر کے وہ لوگ ضائع ہوئے نیک اعمال اُن کے اور وہ بیچ آگ کے ہمیشہ رہیں گے [illegible] ہے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ ۝ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ ۝

ترجمہ :۔ سوا اس کے نہیں کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ کی جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے اور قائم کرتے ہیں نماز کو یعنی ہمیشہ کے لئے ہیں) اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور نہیں ڈرتے [illegible] اللہ کے پس [illegible] یہ لوگ ہیں راہ پانے والوں سے

فائدہ :۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے جن میں یہ چھ خصلتیں ہیں [illegible]

Marfat.com

ل مسجدوں کو آباد کرنا دوسرا اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایمان لانا۔ تیسرا آخرت کو ماننا۔ چوتھا نماز کو ہمیشہ پڑھنا۔
پانچواں مال کی زکوٰۃ دینا۔ چھیواں خاص اللہ تعالےٰ سے ڈرنا۔ تقیہ نہ کرنا۔

حدیث:۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ تعالےٰ مَسَاجِدُھَا۔ فرمایا پنجتن پاک نے تمام گاؤں
کی آبادی سے اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے اس گاؤں کی مسجد کو۔ اور فرمایا پنجتن پاک نے اے ابوسعید جس کو دیکھو تم مسجد
کی نگہبانی کرتا ہے فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ۔ پس گواہی دو تم کہ وہ مومن ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہا
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ سوا اس کے نہیں کہ مسجد اللہ کی وہ
آباد کرتا ہے جو ایمان والا ہوتا ہے اللہ تعالےٰ اور آخرت پر۔

پنجتن پاک کہن جو مسجد طرفے ٹر کے آوے ۔ ہر ہر قدمے دہ دہ نیکی اجر اللہ تھیں پاوے
دہ دہ بدیاں دور ہوون دہ درجے ہون بلندی ۔ مسجد وچ نماز گذارے ڈاڈا عمل پسندی
نہ مسجد باہجھ نمازاں پڑھدے پنجتن پاک غفاری ۔ مگر اں سفر بیماری اندر ہووے امر لاچاری
اوہ پنجتن کیوں محب بنن جو حب مسیت نہ کردے ۔ جو سن کر بانگاں مسجد اندر قدم نہ ہرگز دھردے

پنجتن پاک فرماتے ہیں۔ مَنْ خَمَسَ خَمْسَ اَوْقَاتٍ فِی الْجَمَاعَةِ اَعْطَا اللّٰہُ تعالےٰ اَجْرَ اَلْفِ شَهِیْدٍ
کہ جو کوئی پانچ نمازوں کو پانچ وقت ساتھ جماعت کے پڑھے گا تو عطا کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کو ثواب
ہزار شہید کا۔

مومن جو پنجو قت نمازاں نال جماعت پڑھدا ۔ ہزار شہیداں اجر ملے اس روز قیامت فردا
ساتھ جماعت نماز جو مسجد اندر جا کر پڑھسی ۔ اس امرتوں پچھے خوف نہ کوئی جنت موجاں کرسی
جو کوئی سن کر بانگ آوازہ مسجد طرف نہ آوے ۔ اوہ پاک منافق جانی خود سرور فرماوے

مَا تَرَكَ الْجَمَاعَةَ اِلَّا مُنَافِقٌ۔ نہیں چھوڑتا نماز جماعت کو جان بوجھ کر مگر منافق۔

جو جان جماعت نماز نہ پڑھدے پنجتن پاک بتاون ۔ اوہ پاک منافق پاک منافق مومن کہے نہ جاون
نال جماعت نماز گذارن موموناں خاص نشانی ۔ جو چھڈ جماعتاں پڑھن اکلے جانوں ٹول شیطانی
پنجتن پاک کہن جو نال یہود سلام الاؤ۔ پر ساڈی امت دے یہوداں نہ سلام بلاؤ
تاں اس وقت اک شخص اصحابی عرض حضور سناوے ۔ کون یہود تساڈی امت سانوں سمجھ نہ آوے
پنجتن کہیا جس بانگ سنی پھر مسجد طرف نہ آیا ۔ اوہ یہودی امت میری واضح کر سمجھایا
میں لکھ حدیث دکھایا تاں تینوں ولدا شک وچکار ۔ جیونکر پنجتن پاک کہن نہ دل تھیں کچھ ہٹاواں

قَالَ النَّبِیُّ سَلِّمُوْا عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَلَا تُسَلِّمُوْا عَلٰی یَهُوْدِ اُمَّتِیْ قَالَ شَدَّادٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یَهُوْدُ
مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ مَنْ یَسْمَعُ الْاَذَانَ وَلَمْ یَحْضُرِ الْجَمَاعَةَ

ترجمہ:۔ فرمایا نبی کریم نے اے میرے اصحابو تو یہودوں اور عیسائیوں کو سلام کیا کرو۔ مگر میری امت کے یہودیوں
کو سلام نہ کیا کرو۔ تو ایک اصحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی امت کے یہودی کرانی کون ہیں تو فرمایا آپ
جو بانگ سن کر مسجد میں جماعت کے واسطے نہ آویں۔

Marfat.com

پنجتن پاک محبت نال مسیت ہمیشہ آہی — [illegible]

یعنی مسجد موسناں دا تے متقیاں گھر آیا ! — [illegible]

مومناں نال مسیت محبت گھرتوں زیادہ آئی — [illegible] سوہات نہ پائی

جس نال مسیت پیار نہیں اوہ مومن موہنوں سداوے — جیہڑا [illegible] نام سداوے

مسئلہ :- حدیث پنجتن پاک فرماتے ہیں کہ مومن کا دل مسجد میں ایسا آرام پکڑتا ہے جیسا مچھلی پانی میں اور منافق کا دل مسجد میں ایسا بے آرام ہوتا ہے جیسا کہ مچھلی بغیر پانی کے بے آرام ہوتی ہے

پنجتن پاک تے موسناں ساریاں ایہو طریقہ جانی — پنجوقت نماز جماعت پڑھنی مسجد وچ پچھاتی

مومن دا کم مسجد اندر کرن آبادی بھاوا — جو کرے آباد نہ مسجد اوہ منافق بھرادا

پنجتن وقت نمازاں پنجے کردے خوب ادائی — جو اک نماز نہ پڑھدا اعمون کافر آکھن بھائی

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ ؕ جو کوئی دیدہ دانستہ ایک نماز کو چھوڑ دے وہ کافر ہے یعنی قضا ہونے پر افسوس نہ کرے ایک سو نقصان ہونے جتنا بھی ۔ اور قضا بھی نہ دے وہ کافر ہے

حضرت علی نوں خاص محبت نال مسیتاں آہی — وچ نماز شہید ہوئے سن راوی خبر سنائی

محب اماں بنیوں حب نماز مسیت نہ کائی — اپنے موہنوں مومن بنیوں دعوی کوڑا ہوبائی

مسئلہ :- جو شخص کبھی نماز پڑھتا ہے اور کبھی نماز نہیں پڑھتا اس کو اللہ تعالے اور پنجتن پاک منافق فرماتے ہیں جو کافر سے بھی ابتر ہے جیسا کہ پارہ پنج سورہ نساء میں ارشاد ہوتا ہے وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ

ترجمہ - اور منافق لوگ جب کھڑے ہوتے ہیں نماز کے لئے ہارے دل سے لوگوں کے دکھلاوے کے لئے اور نہیں نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر کبھی کبھی اور دھوکے میں ہیں درمیان اس کے اور نہ وہ کافر ہیں ۔ اور نہ وہ مومن ہیں اور جگہ منافق کا یہ دوزخ ہے ۔ یعنی کافر سے بھی ان کو زیادہ سخت عذاب ہے ۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا - منافق لوگ بیچ درکہ نیچے کے ہوں گے آگ کے بیں اور ہرگز نہ پائیں گے کوئی مددگار

بعضے کدی نمازاں پڑھدے تے کدے پڑھدے نہیں — اوہ جان منافق بیشک لین دوزخ وچ سزائیں

کافراں نالوں بھی ودھ جان عذاب منافق تائیں — تھلے دوزخ اندر جاسن بے نماز بلائیں

جو پنجتن پاک محب بنیں تے نماز کدی نہ آوادے — او جان منافق بھاویں سید سنی پٹھان سداوے

پنجتن پاک محباں والی ایہ نشانی آئی ! — پنجے وقت نمازاں اندر مسجد کرن ادائی

امام حسینؑ نے عین شہادت وچ نمازے پائی — کربلا وچ [illegible] نماز بھلائی

ہُن جو پڑھن محب حسینی حب نماز نہ کردے — بیشک جھوٹے [illegible]

مسئلہ :- پنجتن پاک سبھی سب حافظ قرآن تھے ۔ اور قرآن کا حفظ کرنا ثواب عظیم ہے [illegible]

عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ [illegible]

Marfat.com

وَحَرَّمَ حَرَامَهُ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِیْ عَشْرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ کُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ عَلَیْهِمُ النَّارُ

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ [illegible] کو جو کوئی پڑھے قرآن اور یاد کرے اس کو اور حلال جانے اس کے حلال کو اور حرام جانے حرام اس کے [illegible] اللہ تعالیٰ اس کو بیچ جنت کے اور شفاعت کرے گا اپنے قبیلے کے دس آدمیوں کی جن پر دوزخ [illegible]

حفظ قرآن جو کرنا سو من اسدا باپ [illegible] — پہن تاج ہوڑا و سرپر جو رچوں ووہ روشنائی
بہت فضیلتاں حافظاں تائیں پنجتن پاک تا دن — دنیا وچہ بھی روز قیامت نیارا نداسنگ یا دن
تے حافظ ون خود شاہ جو لمسی وچہ بیان آئے — شان بیان قرآن نہ جیتھوے پر شرط اجو عمل کمادے
حضرت علی تے حسن حسین تے فاطمہ حافظ آہی — جو پنجتن پاک نہ حافظ جانے اسے قہر الٰہی!
جن جن محب جو پنجتن دے اوہ حافظ ہوندا نا ہیں — توں مول محب نہ جانی اونہاں پنجتن پاک کدا ہیں
اوہ بھی بیجو پنجتن پاک دا ظاہر پیا دسیوے — جو اصحاباں دشمن اس نوں یاد قرآن نہ تھیوے
یعنی ادب اصحاباں تھیا یاد قرآن بے تھیندا — بے ادب اصحاب نہ حافظ ہو دے ظاہر پیا دسیندا

فائدہ:۔ اب جو محبت پنجتن پاک کا دعوے کرتے ہیں اُن میں سے کوئی بھی حافظ قرآن نہیں ہوتا۔ اگر ان سے دریافت کیا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارا حافظ فلاں جگہ رہتا ہے اسی طرح ٹال مٹال کر دیتے ہیں۔ مگر حافظ نہیں ملتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ فرقہ محب اہل بیت کہلانے کا حقدار نہیں ہے بلکہ ہم سنت اہل جماعت کی جماعت ہے جو محب اہلبیت ہیں جس سے ہزاروں حافظ ہوئے اور ہزاروں اب بھی خدا کے فضل سے موجود ہیں۔ اور وہ اس واسطے حافظ نہیں ہو سکتے، قرآن مجید پاک ہے اور پاک جگہ میں رہتا ہے۔ اور وہ بسبب گالی دینے اصحابہ کرام کے پلید اور مشرک ہیں۔ اس واسطے پلید جگہ میں نہیں رہ سکتا۔ جیسا کہ دار قطنی میں ہے:

عَنْ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ سَیَاتِیْ مِنْ بَعْدِیْ قَوْمٌ یُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَاِنْ اَدْرَکْتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِکُوْنَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلَامَةٌ قَالَ اِنَّهُمْ یَسُبُّوْنَ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَسَبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ اِیْمَانٌ وَبُغْضُهُمَا کُفْرٌ۔

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ قریب ہی بعد میرے ایک قوم آئے گی کہ کہا جائے گا ان کو رافضی پس اگر پاؤ ان کو اے علیؓ پس قتل کر دو اُن کو پس تحقیق وہ مشرک ہیں۔ کہا حضرت علیؓ نے یا رسول اللہ کیا ہو گی نشانی ان کی مشرک ہونے کی جو بظاہر دعوے محبت کریں گے اور در حقیقت وہ مشرک ہوں گے۔ تو فرمایا رسول خدا نے اے علیؓ کرم اللہ وجہہ وہ گالیاں دیں گے ابا بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کو۔ اور فرمایا جو کوئی میرے کسی اصحاب کو گالی دیوے وہ کافر ہے۔ اور محبت ابا بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کی نشانی ہے ایمان کی۔ اور برا جاننا ان کا نشانی ہے بے ایمانی کی۔ پس یہی سبب ہے کہ جو گمراہ گروہ دشمن اصحاب ثلاثہؓ کا ہوگا ان میں ایک بھی حافظ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ادب اصحاب کا ادب قرآن کریم کا ہے۔ اور بے ادبی اصحابؓ کی بے ادبی قرآن کریم کی ہے۔ جیسا کہ فرمایا رسول خدا نے کَمَا قَالَ النَّبِیُّ مَنْ تَرَکَ الْاَدَبَ فَتَرَکَ الدَّرَجَاتِ ۰ پس جو کوئی شخص ادب کا چھوڑ دیتا ہے باب درجات سے محروم سے محروم رہ جاتا ہے مثل شیطان کے۔ باادب باشی تا بجو نگے شوی۔ کہ بزرگی نتیجہ ہے ادب کا جیسا کہ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں مثنوی میں

از خدا جوئیم توفیق ادب — بے ادب محروم اند ز لطف رب

ترجمہ - خداوند سے طلب کرتا ہوں میں توفیق ادب کی۔ [illegible] بے ادب خدا کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔

بے ادباں وچ نا حافظ کوئی ڈیکھا کتیں ازمایا — [illegible] لکھا ڈیچے میں جھوٹ الایا
مشرق مغرب پورب پچھم تائیں بھلے جادن — [illegible] نظ مومن کویں سدا دن
ادب قرآن تے ادب اصحاباں ظاہر پیا دسیوے — [illegible] ں کرے زحافظ تھیوے
اٹھ نشان جو موناں والے پاک اللہ فرمائے — پارے [illegible] مومنوں دے اندر آدے
جہاں دیوچ سب نشانیاں ظاہر پایاں جادن — اوہ بیشک [illegible] بیشک مومن اعلےٰ درجے پادن
تے جہاں دیوچ ہک نشانی مول نہ پائی جاوے — جیوں کر کالا کتا ہوکر [illegible] تمام دھراوے
ہُن میں تینوں لکھ دیکھا داں مومناں خاص نشانی — اٹھارہویں پارے والی آیت سنتوں سیرے جانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۔

ترجمہ :- تحقیق خلاصی یا نجات حاصل کی ان لوگوں نے جو بیچ نماز اپنی کے عاجزی کرنیوالے ہیں زمین اپنے ہاتھوں کو سینہ یا ناف کے نیچے باندھ کر عاجز ہوکر اپنے مولا حقیقی کے آگے کھڑے ہوکر نماز پڑھتے ہیں)۔ جیسا کہ وائل بن حجر نے ابن بنیرشے روایت کی ہے قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ وَضَعَ یَمِیْنَهٗ عَلٰی شِمَالِهٖ تَحْتَ السُّرَّةِ ۔

ترجمہ - کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے رسول خدا کو نماز پڑھتے تھے اور رکھا تھا آپ نے ہاتھ اپنا دایاں اوپر بائیں کے تلے ناف کے ۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ترجمہ :- دوسری نشانی مومنوں کی یہ ہے کہ بیہودہ باتوں سے کنارہ کرتے ہیں) یعنی چوپٹ نرد تاش وغیرہ نہ خود کھیلتے ہیں اور نہ کھیلنے والوں کو خوش ہوکر دیکھتے ہیں ۔ بلکہ کتب فریقین سے ثابت ہے کہ چوپٹ ۔ نرد ۔ تاش کی کھیل کو خوش ہوکر دیکھنا بھی ایسا ہے جیسا کہ اپنی ماں کی شرمگاہ کو دیکھنا ہے اور تاش کے پتے اور نرد ان کی گوٹیاں وغیرہ کو ہاتھ میں پکڑنا ایسا ہے جیسا کہ خنزیر کے گوشت کو پکڑنا یا اس کے خون میں ہاتھ ڈبوڑنا ہے ۔ نظم فارسی با ترجمہ :-

در نرد یا شطرنج کس دستے بیازی مے کند — در لحم خوکاں خون شاں گوئی کند او دست ست
جو کوئی نرد چوپٹ تاش میں ہاتھ مارتا ہے — گویا کہ وہ گوشت سور یا خون سور میں ہاتھ ڈبوڑتا ہے
در نرد یا شطرنج چوں بیند کسے نظر کند — در شرم گاہے مادراں آنکس کند گوئی نظر
جو کوئی شخص چوپٹ نرد تاش کو دیکھتا ہے — گویا اپنی ماں کی شرمگاہ کو دیکھتا ہے!
حضرت خدا بر مومناں سی صد نظر روزے کند — شطرنج بازاں زیں نظر محروم شاں بیشک نگر
اللہ تعالیٰ تین ہزار نظر رحمت ہر روز مومنوں پر کرتا ہے — گر چوپٹ تاش کھیلنے والے اس سے محروم رہتے ہیں

نقل تحفہ نصائح وتفسیر علامۃ البیان قَالَ النَّبِیُّ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ وَشَطْرَنْجِ فَکَاَنَّمَا اَغْمَسَ یَدَهٗ فِیْ لَحْمِ الْخِنْزِیْرِ ۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کھیلے چوپٹ تاش نرد وغیرہ سے وہ سور کے گوشت یا خون سے ہاتھ ڈبوڑتا ہے ۔

جو بات بیہودہ دیکھن سنن تے کرنوں باز نہ آوے — چوپٹ تاش تے نرد کھیڈاری ڈاہڈی ذن کرلاوے
آتش بازی داجیاں اندر ضائع مال دنجاوے — کنجر پوستیاں بھنگیاں بیلی نہ توبہ در آوسے!
ایہ سارے کم بیہودہ کرکے مومن پھیر سداوے — دعوے اس دا جھوٹا یارو منوں وچہ نہ آوے
وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۔ اور چوتھی نشانی مومن کی یہ ہے کہ وہ اپنی شرمگاہوں کی پورے [illegible]

Marfat.com

پر حفاظت کرتے ہیں۔ یعنی زنا بدکاری کے قریب نہیں جاتے۔ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ ترجمہ۔ مگر اوپر [illegible] یا جو مالک ہوئے ا[illegible]ان کے یعنی لونڈی پس یہ لوگ نہیں ملامت کیے گئے فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ [illegible] هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ ترجمہ پس جو کوئی سوائے اس کے طلب کرے یعنی متعہ کرکے پس وہ لوگ ہیں حد سے [illegible] اگر اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو مذمت متعہ میں دیکھو۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ ترجمہ۔ اور مومن وہ ہیں جو امانتوں اور اقرار اپنوں کو پورا کرتے ہیں۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ ترجمہ۔ اور مومن وہ ہیں جو اوپر نماز اپنی کے خبردار ہیں یعنی اپنی نماز پورے طور پر پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ المعارج میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ اور مومن وہ ہیں جو نماز اپنی کو ہمیشہ وقت پر پڑھتے ہیں۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ترجمہ۔ یہی لوگ ہیں وارث ہونے والے فردوس یعنی باغ کے وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہیں گے۔ حاصل کلام جس شخص میں یہ آٹھ صفتیں ہوں وہ بیشک مومن ہے اور مومن کہلانے کا حقدار ہے ورنہ برعکس اس کے اور سورۃ البقرہ میں مومن کی صفت یوں ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ترجمہ۔ اے مومنو یاری چاہو تم ساتھ صبر اور نماز کے تحقیق اللہ تعالیٰ ان مومنوں کا یاری دینے والا مددگار ہے۔

فائدہ:۔ جو شخص وقت مصیبت کے صبر کرتے اور نماز پڑھتے ہیں ان کا خدا مددگار ہے۔ اور جو لوگ وقت مصیبت کے منہ سر سینہ پیٹتے ہیں۔ اور بے صبری کرتے اور نماز کو ترک کرتے ہیں خدا ان کا دشمن ہے اور سورۃ المعارج میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝ ترجمہ۔ کہ یا رسول اللہ ایسا صبر کر جو بے شکایت ہو یعنی جیسا صبر حضرت ایوبؑ یا یعقوبؑ یا یوسفؑ نے وقت مصیبت کے کیا تھا۔ اور یہ بھی ایک مومنوں کی بڑی بھاری صفت ہے کہ اپنی داڑھی کو نہ مونڈتے اور نہ کتراتے ہیں۔ داڑھی کا مونڈانا اور مشت سے چھوٹی کو کترانا ایک برابر ہے جیسا کہ پنجتن پاک نے فرمایا مَنْ قَطَعَ اللِّحْيَةَ مِنْ قَبْلِ الْقَبْضَةِ تَسْوَدُّ وَجْهُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَمْ يَنَلْ شَفَاعَتِيْ ۔ ترجمہ۔ جو کوئی کترائے داڑھی اپنی آگے مشت بھر سے سیاہ کالی ہوگی شکل اس کی میدان قیامت میں اور نہ شفاعت کروں گا میں اس کی۔

اور دوسری حدیث پنجتن پاک نے فرمایا کہ ساتویں آسمان والے فرشتوں کی یہ تسبیح ہے سُبْحَانَ مَنْ زَيَّنَ الرِّجَالَ بِاللِّحٰى وَالنِّسَآءَ بِالذَّوَائِبِ ترجمہ:۔ پاک بابرکات ہے اللہ تعالیٰ جس نے زینت دی یعنی سوہنا بنایا مردوں کو ساتھ داڑھیوں کے اور عورتوں کو ساتھ بالوں سر کے ہے۔

الغرض جیسی سر منڈی عورت ہر ایک کے نزدیک بہت بری ہے خواہ وہ کیسی ہی خوبصورت ہو۔ اور زیورات قیمتی سے آراستہ ہو اور ذات گوت سے بھی اعلیٰ ہو۔ ایسے ہی داڑھی منڈا آدمی خواہ کیسا ہی خوبصورت یا ذات گوت میں افضل ہو مگر بسبب داڑھی منڈانے کے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور نبیوں کے نزدیک بہت ہی برا ہے کیوں کہ داڑھی منڈانے والا ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبروں اور اماموں اور بزرگان دین کے خلاف کرتا ہے یعنی مخالفت کرتا ہے۔ زیادہ دیکھنا ہو تو مذمت داڑھی منانے میں دیکھو۔

Marfat.com

مجلس نہم

دربیان فضائل شہادت و عدم [illegible] کیرات

اور نماز جنازہ کس کس پر پڑھنی جائز ہے اور کس پر ناجائز ہے اس کے متعلق حق تعالیٰ قرآن پارہ چہارم میں ارشاد فرماتا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ترجمہ اور ہرگز گمان نہ کرو تم جو قتل ہوئے اللہ کی راہ میں شہید ہوئے اُن کو مردے ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو مردہ کہنا شہید کا بڑا معلوم ہوتا ہے ۔ جب پارہ دوم سورۃ البقرہ میں ارشاد ہوتا ہے ۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ۔ ترجمہ ۔ اور مت کہو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے اُن کو مردے ۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور تم نہیں جانتے ۔ یعنی ان کی زندگی کی کیفیت نہیں سمجھ سکتے ۔

فائدہ :- ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے جو تمہارے بھائی جنگوں میں شہید ہوئے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے سبز پرندوں کی شکل بنا کر جنت میں طوبیٰ درخت کی ٹہنیوں پر جگہ دی ہے اور وہ جنت کی نہروں میں سے پانی پیتے ہیں اور میوے کھاتے ہیں ۔ اور سونے کے شمعدان جو پایہ عرش میں لٹکے ہوئے ہیں ان پر وہ آرام کرتے ہیں اور وہی ہے جگہ خواب گاہ ان کی ۔

آنکہ تراشناخت جاں را چہ کند
فرزند و عیال و خانماں را چہ کند

جس نے تینوں جاتا اوہ کیوں کردا جان پیاری
مال اولاد اسباب کرے اوہ صدقے سو سو واری

شہیداں تائیں نہ مردے آکھو ظاہر حکم سنایا
نہ مردیاں دا اوہنوں چوڑ زردو دین کرد فرمایا

بلکہ اوہ نزدیک اللہ دے زندے میوے کھاون
تسیں کیوں اونہاں تائیں پٹو رب صاحب فرماون

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ترجمہ ۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بلکہ شہید نزدیک اپنے پروردگار کے زندہ ہیں ۔ اور میوے کھاتے ہیں ۔ الغرض جو لوگ شہیدوں پر ماتم وغیرہ کرتے ہیں وہ اس آیت کے منکر ہیں ۔ کیونکہ ماتم تو مردہ پہ ہوتا ہے اور زندوں پر ماتم نہیں ہوسکتا ۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں

گفت پیغمبر خنک آں را کہ او
شد ز دنیا ماند ازو فعل نکو

کہا نبی کریم نے خوشی اور لائق ہے وہ ۔ جو گیا دنیا سے اور باقی رہا اس سے نیک کام

مرد محسن مرد نیکی اش نمرد
نزد یزداں دین و احسانش نخورد

نیک آدمی فوت ہوجاتا ہے اور نیکی اسکی فوت نہیں ہوتی ۔ نزدیک اللہ تعالیٰ کے نیکی اسکی نابود نہیں ہوتی

وائے آنکہ مرد و عصیانش نمرد !!
تا نہ پنداری بمرگ او جان برد

ہائے افسوس وہ جو مر گیا اور گناہ اس کے نہ مرے ۔ اسکو تو نہ گمان [illegible] بلا صدمے گیا ہے

دل زندہ ہرگز نہ گردد ہلاک
دل مردہ [illegible]

Marfat.com

...کیا جاوے تو وہ ہو گا وہ شہید نہیں ہوتا ... اور اگر ... مردہ ہے اگر اس کو ... جائے ...

مسئلہ :- جب حضرت جابر انصاری کے باپ شہید ہوئے ... انہوں نے بارگاہ ایزدی میں درخواست کی کہ یا اللہ مجھے ... میں بھیج ۔ تاکہ میں پھر شربت شہادت ... یاروں کو بھی اس نعمت سے آگاہ کروں تاکہ وہ بھی شہادت ... رغبت کریں ۔ بارگاہ عالی سے ندا آئی کہ ... طرح جاری ہو چکا ہے کہ جو اس جگہ ہمارے پاس آیا پھر وہ ... طرف نہ جائے گا ۔ ہاں تمہارے حال کی خبر دی جاتی ہے بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ترجمہ :- جو اللہ کی راہ پر شہید ہوئے وہ نزدیک پروردگار کے زندہ ہیں اور میوے کھاتے ہیں فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ خوش ہیں وہ ساتھ اس چیز کے کہ دی ہے ان کو ... تعالیٰ نے فضل اپنے سے اور خوش ہوتے ہیں ساتھ خوشخبری کے جو ابھی نہیں ملے ان کو پیچھے سے اور وہ امید رکھتے ... جنت میں پہنچیں گے یعنی شہادت کی آرزو رکھتے ہیں ۔ جیسے کہ ہمارے بھائی شہید ہو کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالی ... کو پہنچے ہیں ہم بھی شہادت پا کر اس منزل کو حاصل کریں گے اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ خوف اُن کو اس چیز کا جو پیش اُن کے آئے گی ۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۔

شان نزول آیت کریمہ کا یہ ہے کہ جب خویش واقربا شہیدوں کے کوئی دنیا کی نعمت کھاتے تو خیال کرتے کہ ... ہم خوش اور نازو نعمت میں ہیں اور باپ یا بیٹے یا بھائی وغیرہ ہمارے جو شہید ہو چکے ہیں ان افعامات یا نعمتوں ... محروم ہیں تو یہ آیت شریف نازل ہوئی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝

ترجمہ ۔ اور نہ گمان کرو جو شہید ہوئے رستے اللہ کے ہیں مُردے بلکہ وہ زندہ ہیں نزدیک رب اپنے کے کھاتے ... میوے ۔ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۔ ترجمہ ۔ خوش ہیں ساتھ اس چیز کے جو عنایت کی ہے اللہ نے فضل اپنے سے ۔

مسئلہ :- اصلی شہید وہ ہے جو مارا جائے اہل کفار سے بیچ لڑائی حمایت اسلام کی ہے ۔ اور زخم ہونے کے بعد اسی وقت فوت ہو جائے مثل شہدائے اُحد و کربلا کے یعنی وصیت وغیرہ کوئی بات کرنی نہ پائے ۔ اقسام شہادت کے بہت ہیں ۔ مگر اصلی شہادت یہی ہے ۔ اور سوا اصلی شہادت کے سب کو غسل دیا جائے گا ۔

اورواح شہیداں جنت میوے رج رج کھادن
بنر پکھیرو صورت سوہنی بن کر سیر کریندے
تد کہے رب شہیداں تائیں جو چاہو سو منگو
اوہ سجدے پیکر عرض کریندے رب رحیم کریماں
حکم ہووے کجھ ہور لبھی منگو آکھن یارب سائیں
چڑ راہ تیرے وچہ لڑیئے مریئے دیئے جان پیاری
چھ انعام شہیداں ملدے قبر عذاب نہ ہووے
بھی ستر ستر حور عجائب جنت اندر پاون !

پیون شربت شہد بہشتاں سیر کرن نت جاون
تلے عرش دے راتیں جا کر اپر قندیلاں بہندے
جو کجھ منگسو ہیں تساں دلیاں منگو سول نہ شنگو
جو کنیں سنے نہ اکھیں ڈٹھے دتیاں تدھ نعمیاں
اساں راہ تیرے وچہ مرن چنگیرا دنیا پھیر بھائیں
حکم ہووے ایہ بات نہ سنگو دنیا پھیر نہ واری
پہلے قطرے نال ہووے سب گناہ رب دھووے
ستر شخص گناہیں جائے رب کولوں بخشا دن

فائدہ :- ان چھ انعاموں کے سوا اور بھی چھ انعام شہیدوں کو ملتے ہیں ۔ اوّل ہر سال ان کو شہادت کا ... ملتا ہے ۔ دوم ان کے جسم مثل انبیاء علیہم السلام کے مٹی نہیں کھاتی ۔ سوم ان کا خون پاک ہوتا ہے اگر ان

Marfat.com

کا خون کسی بدن یا کپڑے کو لگ جائے تو وہ بدن یا کپڑا بغیر دھوئے پاک ہے۔ چہارم ان کو غسل دینے کا حکم نہیں، وہ پاک ہیں۔ پنجم وہ مثل زندوں کی ہیں۔ اور کلام کرنے والے کی سنتے ہیں۔ ششم وہ مثل زندوں جنت کے میوے کھاتے ہیں۔

ذکر غسل میت

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میت کو غسل دینا زندوں پر واجب یا فرض کفایہ ہے۔ اور غسل میت کا سر پہاڑ اور پاؤں دکن کی طرف کرنے چاہئیں، جس طرح میت کو دفن کیا جاتا ہے۔ اور بعض میت کا سر مشرق اور پاؤں مغرب یعنی قبلہ رخ کرتے ہیں۔ اس میں سخت بے ادبی پائی جاتی ہے

مسئلہ:۔ فتاوی عالمگیری اور درالمختار اور قاضی خان وغیرہ کتب میں لکھا ہے کہ سر میت بوقت کرنا مشرق کو اور پاؤں قبلہ رخ کرنا دینیات سے نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ سر میت قطب اور پیر دکھن کرنا افضل ہے۔

ذکر فضیلت نماز جنازہ

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔ اگر بعض لوگ پڑھ لیں تو سب کی طرف سے فرضیت ادا ہو گئی۔ اور اگر کسی کا جنازہ پڑھے بغیر دفن کیا جائے تو سب گاؤں والے گنہگار ہوں گے اور دلیل فرضیت نماز جنازہ کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پارہ گیارہ سورۃ توبہ کے درمیان ارشاد فرماتا ہے وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ۔ اور نماز جنازہ یا رسول اللہ اوپر ان کے تحقیق نماز تیری تسلی بخش ہے واسطے ان کے۔ اور دلیل فرض کفایہ نماز جنازہ کی یہ ہے کہ ایک جنازہ پر حضرت رسول اللہؐ نے اصحابؓ کو حکم دیا کہ اس پر نماز جنازہ پڑھو۔ اور آپ نے خود اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی۔

مسئلہ:۔ نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے ہر ایک نیک و بد چھوٹے و بڑے پر جیسا کہ سنن بیہقی میں عبداللہ سے روایت ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلُّوْا عَلٰى كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ وَّعَلٰى كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ ترجمہ:۔ فرمایا آپ نے نماز جنازہ پڑھو تم ہر نیک و بد اور چھوٹے و بڑے پر یہاں تک کہ شکم مادر سے تولد ہو کر ایک سانس بھی لیوے یا حرکت کرے یا آواز کرے اور پھر مر جائے تو اس پر نماز جنازہ پڑھنی فرض کفایہ ہے۔ جیسا کہ ابی سلمہ سے روایت ہے لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰى ابْنَيْ بَيْضَاءَ (از مسلم بخاری۔ البتہ تحقیق نماز جنازہ کی پڑھی رسول خدا نے اوپر دو لڑکوں بانوں کے جو بیضاء اصحابی کے تھے۔

مسئلہ:۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادے طیب طاہر۔ عبداللہ۔ قاسم ابراہیم علیہم السلام پر خود نماز جنازہ پڑھی ہے۔

جے زندہ بچہ باہر آوے پھر اوہ مرجاوے
غسل کفن اس فرض جنازہ جیکا نام ٹکاوے
جے کر ساہ لوے یا ررووے یا کجھ کرے آوازہ
گواہی مادر دائی اس پر کردی فرض جنازہ
جے کر زندہ معلوم ہووے مردہ باہر آوے
غسل نہیں نہ فرض جنازہ اسدے اُپر آوے

مسئلہ:۔ کسی عورت کا آدھا طفل باہر آکر مر گیا تو اس کا دفن غسل جنازہ بھی فرض کفایہ ہے

Marfat.com

فائدہ :۔ یہ یاد رہے کہ نماز جنازہ کی بہت فضیلت اور بزرگی والی ہے کیونکہ تمام انبیاء علیہم السلام کا جنازہ
پڑھا گیا۔ اور پیغمبر گناہ سے پاک ہوتے ہیں۔ سوائے کتب اہل سنت جماعت کے شیعہ کی معتبر کتاب اصول کافی صفحہ ۲۵۰
سطر پر لکھا ہے۔ وَعَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ صَلَّتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالْمَلٰئِکَۃُ
وَالْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِیْنَ فَوْجًا فَوْجًا
ترجمہ :۔ حضرت جعفرؓ سے روایت ہے کہ نماز جنازہ کی پڑھی گئی اوپر رسول اللہ کے تین دن تک۔ پہلے نماز جنازہ پڑھی
فرشتوں پھر تمام مہاجرین ابابکر صدیق۔ عمر فاروق عثمانؓ وغیرہ نے پھر تمام انصار یعنی مدینہ کے رہنے والوں نے پھر تمام گرد و نواح
کے مسلمانوں نے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ نبیؐ کے بعد شہید کا مرتبہ ہے مگر نماز جنازہ ان پر بھی پڑھی جاتی ہے۔ کیونکہ حضورؐ پاک نے
احد کے شہیدوں پر پڑھی ہے۔ اگر اس مسئلہ کو زیادہ دیکھنا ہو تو صحیح بخاری شرح وقایہ باب شہدا میں دیکھو۔

مسئلہ ۔ اگر کوئی مرد یا عورت یا لڑکی لڑکا بغیر جنازہ کے دفن کر دیا جائے تو تین تک کہ جب تک اس کا بدن نہ گلے)
جنازہ اس کی قبر پر پڑھ لینا چاہیئے۔ حاصل کلام جو لڑکا لڑکی اپنی ماں کے پیٹ سے مردہ تولد ہو یا کافر یا منافق ہو تو اس
کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔ سورۃ توبہ پارہ دسویں میں اللہ تعالٰے فرماتا ہے وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْہُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا
تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ اِنَّہُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَاتُوْا وَہُمْ فٰسِقُوْنَ ۔ ترجمہ۔ اور نہ نماز جنازہ پڑھ اوپر ان
کے جو مر جائیں ان میں سے کبھی تحقیق انہوں نے کفر کیا ساتھ اللہ تعالٰے کے اور وہ بد اعتقاد ہیں۔

مسئلہ :۔ جو کوئی اپنے والدین کے قصاص میں مارا جائے یا خودکشی کرے اس کا جنازہ بھی منع ہے

بعضے نامی مسلم مومن اپنے مونہوں سدا اون	جو ٹریاں وانگ نہ پڑھن جنازہ ایویں دفن کرادن
نماز جنازہ طفل نابالغ نبیؐ نے آپ پڑھائی	کیہڑا جو فرزند نبیؐ توں انتقال آیا بھائی
جو نہ پڑھن نماز جنازہ اُپر نابالغ جانیں	مومن جن خلاف شریعت چلن چال شیطانی
سدھے راہوں آپ بھلے ہور لوکاں بہت بھلایا	جو تھے مُٹھے کھان پچھے کیتاں دین ایمان ونجایا
ہور مسیب روایت کردا راوی ذکر سنایا	جنازہ ابو ہریرہ پڑھیا طفل نابالغ آیا

اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَلٰی صَبِیٍّ لَمْ یَعْمَلْ خَطِیْئَۃً قَطُّ ۔ از مشکوٰۃ۔ حضرت ابوہریرہ نے نماز جنازہ پڑھی ایک نابالغ
لڑکے پر جو بے گناہ تھا۔

ذکر تکبیرات نماز جنازہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ کَانَ یُکَبِّرُ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ سَبْعَ تَکْبِیْرَاتٍ ترجمہ۔ روایت ہے ابن عباس
سے کہ تحقیق رسول مقبول نے کہی تھیں تکبیریں اوپر شہدا بدر کے سات بار
وَبَنِیْ ھَاشِمٍ خَمْسَ تَکْبِیْرَاتٍ ثُمَّ کَانَ اٰخِرُ صَلٰوتِہٖ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ اِلٰی اَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْیَا ۔
ترجمہ۔ اور اوپر بنی ہاشم کے پانچ بار اور پھر تھی آخر نماز جنازہ آپ کی چار تکبیریں یہاں تک کہ آپ نے اس جہان فانی
سے انتقال فرمایا۔

فائدہ :۔ جن حدیثوں میں سات یا پانچ یا زیادہ تکبیروں کا ذکر آیا ہے وہ سب حدیثیں منسوخ ہیں۔ اور تمام امت
اس پر اجماع ہے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنی چاہیئں۔ چنانچہ زید بن ارقمؓ سے روایت ہے یُکَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِنَا اَرْبَعَ
تَکْبِیْرَاتٍ ۔ یعنی رسول اللہ چار تکبیریں فرماتے تھے اوپر نماز جنازہ ہماری کے۔ الغرض چار سے زیادہ نہ کہنی چاہیئں۔ از نقل

Marfat.com

بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی۔

مسئلہ:- جنازہ پڑھنے کا سنت طریقہ [illegible] کرے کہ نیت کرتا ہوں [illegible]
جنازہ فرض کفایہ ثنا واسطے اللہ تعالیٰ کے درود واسطے [illegible] دعا واسطے حاضر میت کے
کعبہ شریف کے (مقتدی ہو تو کہے پیچھے اس امام کے) اللّٰهُ اَكْبَرُ دونوں ہاتھ کانوں تک لے جا کر [illegible]
اور پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا
اِلٰهَ غَيْرُكَ ۔ پھر اللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ پھر تیسری تکبیر یعنی اللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا
وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ
وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ۔ اگر وہ نابالغ لڑکا ہو تو پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا
اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ۔ اگر میت لڑکی ہو تو پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا
وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ۔ اور پھر چوتھی تکبیر اللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر دائیں بائیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہہ کر
فارغ ہو جاوے۔

فائدہ:- یہی ترکیب نماز جنازہ کی حدیث شریف سے ثابت ہے اور جو دعائیں لکھی گئی ہیں خود حضور پر نور سے
ہیں۔ اور تمام امت مرحومہ کو پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور اس پر تمام امت کا اجماع ہے سوائے فرقہ شیعہ کے۔

مسئلہ:- جس طرح ہر نیک و بد پر نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے سوائے کافر و مرتد کے اسی طرح نماز جماعت بھی ہر نیک
و بد کے پیچھے جائز ہے جیسا کہ بیہقی نے حدیث بیان کی ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلُّوْا خَلْفَ
كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ ۔

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ نماز جنازہ پڑھو اوپر ہر نیک و بد کے اور نماز
پڑھو پیچھے ہر نیک و بد کے

حدیث دوم از بیہقی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ ترجمہ:- ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز جنازہ پڑھو تم اوپر ہر نیک و بد کے۔ حدیث از طبرانی اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰى مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ ترجمہ:- ابن عمر سے روایت ہے کہ
حضرت محمد رسول اللہ نے کہ نماز جنازہ پڑھو تم اوپر ہر ایک جو پڑھے کلمہ طیب۔

فائدہ:- فاسق و فاجر کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے۔ مگر امام نسفی نے لکھا ہے کہ منع سے مراد کراہت ہے مگر جب اس کا فسق
اور بدعت حد سے زیادہ یعنی کفر تک پہنچ جائے تو نماز پڑھنا اتفاقاً نا[illegible] اور فسق جو شخص کھلا کھلا یعنی کفر کا عامل
یعنی گناہ علانیہ کرے اس کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے۔

مجلس ہشتم

یہ تین فصلوں پر مشتمل ہے

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝

ترجمہ:۔ (سوائے اس کے نہیں کہ چاہتا ہے اللہ تعالٰے یہ کہ دُور کرے پلیدی تم سے اور پاک کرے تم کو اے اہل بیت پاک ظاہر گناہ کی بات سے)۔ امام حسینؓ کے فضائل تو بیان ہو چکے ہیں مگر مختصر چند مسائل اب بھی لکھے جاتے ہیں ۔

فصل اوّل

امام حسینؓ کی پیدائش و کنیت و لقب

کنیت امام حسینؓ کی عبداللہ ہے اور لقب شہید و سبط صغریٰ و سید ہے ۔ اور آپ کی پیدائش مدینہ منورہ میں ۵ شعبان ۴ھ ہجری بروز سوموار ہوئی ۔ اور آپ چھماہی پیدا ہوئے ۔ کوئی لڑکا چھ ماہ کا زندہ نہیں رہا ۔ مگر امام حسینؓ اور حضرت یحییٰؑ ۔ بعد تولد ہونے امام حسینؓ کے حضرت محمد الرسول اللہ حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے ۔ اور اسماء بنت عمیسؓ کو فرمایا کہ لاؤ میرے فرزند کو ۔ پس وہ ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر لے آئی تو آنحضرت نے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر فرمائی ۔ اور فرمایا اے علیؓ اس کا نام کیا رکھا ہے ۔ عرض کی یا حضرت مجھے کیا مجال ہے کہ میں آپ کی اجازت کے سوا کوئی کام شروع کروں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی اس کا نام اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں ۔ چنانچہ جبرائیلؑ نازل ہوئے اور بعد سلام پروردگار کے عرض کی کہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ علی کرم اللہ وجہہ آپ کے بھائی مثل ہارونؑ کے ہیں اور ہارون کا ایک لڑکا تھا جس کا نام بشیر تھا ۔ اور آپ بھی اس کا نام بشیر رکھیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل علیہ السلام یہ نام عبرانی ہے ۔ اور ہم عربی ہیں ۔ جو تمام زبانوں سے بہتر زبان ہے ہم کس طرح اپنے بیٹے کا نام غیر عربی زبان میں رکھیں ۔ تو جبرائیل امین نے عرض کی کہ یا حضرت بشیر کو عربی زبان میں حُسینؓ کہتے ہیں ۔ پس آپ کا نام حسین رکھا گیا اور بعد سات دن کے آپ کے عقیقہ کیا گیا اور ام فضل بنت حارث حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کی بیوی نے آپ کو دودھ پلایا ۔ اس سبب سے عبداللہ بن عباسؓ آپ کے دودھ شریک بھائی ہیں ۔ اور حضرت امام حسینؓ ناف سے لے کر پاؤں تک حضرت محمد الرسول اللہ کے مشابہ تھے حدیث شریف میں وارد ہے وَالْحُسَیْنُ اَشْبَہُ النَّبِیِّ کَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذَالِکَ یعنی امام حسینؓ کا مبارک سینہ سے لے کر پاؤں تک حضرت محمدؐ کے مشابہ تھے ۔ اور آپ خوبصورت و خوب سیرت خوش جمال تھے ۔ کہ اندھیری رات میں آپ کی پیشانی چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتی تھی ۔ جہاں بیٹھے ہوتے معلوم ہو جاتے تھے

وَعَنْ یَعْلٰی بْنِ مُرَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ ۔

ترمذی روایت ہے یعلیٰ بن مرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں ۔ دوست رکھتا ہے اللہ تعالےٰ اس کو جو دوست رکھتا ہے حسینؓ کو ۔ اور سبط اسباط یعنی اولاد اس کی بہت ہو گی اور سبط کے معنی فرزند کا فرزند ہے ۔ اور سبط صغریٰ سے مراد چھوٹا فرزند ہے ۔

فائدہ :۔ کہا ملا قاری نے گویا آنحضرتؐ نے نور نبوۃ سے معلوم کر لیا تھا کہ بعد میرے آوے گی ایک قوم جو شہید

کرے گی ان کو ۔ اس واسطے فرمایا کہ دوست حسینؓ کا میرا دوست ہے ۔ اور دشمن حسینؓ کا میرا دشمن ہے
مسئلہ :۔ شواہد نبوۃ میں لکھا ہے کہ ایک روز رسول خداؐ نے امام حسینؓ کو دائیں زانو اور اپنے بیٹے ابراہیمؓ کو بائیں زانو پر بٹھایا ہوا تھا ۔ اور اس حال میں جبرئیلؑ آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کے پاس اللہ تعالےٰ ان دونوں صاحبزادوں کو نہیں رہنے دے گا ۔ ان میں سے ایک رہنے دے گا ۔ جس کو آپ چاہیں رکھ لیں ۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ اگر حسینؓ نہ رہا تو میرا اور علیؓ اور فاطمہؓ کا دل غمگین ہوگا ۔ اگر میرا بیٹا ابراہیمؓ نہ رہا تو میری جان پر صدمہ گزریگا پس میں نہیں چاہتا کہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمۃؓ زہرا کو رنج پہنچے ۔ بعدہٗ تین دن کے بعد حضرت ابراہیم انتقال فرما گئے ۔ اس وقت آپ کے شاہزادے کی عمر ڈیڑھ سال کی تھی ۔ الغرض آپ نے اس کو غسل کفن دے کر جنازہ کر کے جنت البقیع میں دفن کر دیا ۔ پھر اس کے بعد ایک دن امام حسین آپ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا اَھْلاً وَّمَرْحَبًا بِمَا فَدَیْتُہٗ یَا بُنَیَّ جیو آیاں جیو آیاں جو ساتھ اس کے قربان کیا میں نے بیٹے اپنے کو ۔ اور امام حسینؓ کو گلے لگایا اور سینہ سے لگا لیا ۔

مسئلہ :۔ کشف المحجوب میں ہے کہ ایک دن حضرت عمر فاروقؓ رسول مقبولؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضرت امام حسینؓ حضور پر نور کی پشت مبارک پر سوار ہیں ۔ اور حضورؐ زانو کے بل چلتے ہیں ۔ اور ایک رسی بطور لگام حضور نے اپنے دہن مبارک میں لی ہوئی ہے ۔ اور رسی کا دوسرا سرا حضرت امام حسینؓ نے پکڑا ہوا ہے اور ہانکتے ہیں ۔ تو حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کی کہ سواری کیا اچھی ہے ۔ تو حضورؐ نے فرمایا سوار بھی اچھا ہے ۔

فصل دوم

در ذکر سخاوت حضرت حسینؓ

کشف المحجوب میں لکھا ہے کہ ایک شخص امام حسینؓ کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ اور عرض کی کہ میں بہت ہی محتاج ہوں اور عیال دار ہوں اور قرضائی بھی ہوں ۔ امام صاحب نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ ۔ اتنے میں پانچ توڑے دیناروں کے امیر معاویہؓ کی طرف سے آئے تو حضرت امام صاحب نے وہ پانچوں توڑے اس سوالی کو دے دیئے ۔ اور فرمایا کہ تجھے انتظار میں تکلیف تو ہوئی ہوگی معاف کرنا ۔

مسئلہ :۔ بہت سی کتابوں میں آیا ہے کہ امام حسینؓ نے ایک ہزار غلام اپنے ہاتھوں سے کما کر خرید کر کے آزاد کیا تھا

فصل سوم

در ذکر عبادت و حلم امام حسینؓ در نظم

فصل خطاب کتاب دے اندر راوی ذکر لیایا — مہمان نوازی کارن حضرت کھانا خوب پکایا
خادم تائیں آکھیا جلدی سالن گرم لیائیں — خدمت کر د مہماناں سندی جلدی دیر نہ لائیں
خادم گرم شتت گرم پیالہ بھر کر جلد لیایا — سر پر امام حسینؓ اتفاقاً پیالہ ٹٹ سدھایا

Marfat.com

پوشاک ویرانہ سنے سر جلیا حضرت خنگی آئی | ادب سکھاون کارن حضرت طرف غلام ڈٹھائی
وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ پڑھ کر عرض غلام سنائی | امام کہیا میں غصے اپنے کارن روکیا بھائی
پھیر غلام نے وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ پڑھیا جائیں | یعنی بندیاں ریدیاں صفت جو کروے معاف خطائیں
کہیا امام معاف کیتا میں تواں نہ بدلہ کائی! | وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ پڑھ آیت غلام سنائی
اللہ صاحب دوست رکھے احسان کنندیاں تائیں | جو غصے اپنے روکن لوکاں کرن معاف خطائیں
آزاد کیتا میں تیرے تائیں امام حسینؓ بتایا | اس تھیں دوھ نہ تظر میری وچہ نیک عمل کوئی آیا
حسن جمال حسینؓ دلی دا سوہنا یوسف پیارا | وانگ یعقوب محبت اندر پاک رسولؐ سوہارا
مکھ چھپاون پردہ پاون حکمن خوش رخساراں | نال نصیب زیارت ہوئے خویش قریبیاں یاراں
جیویں رسول خدا دے تائیں اپنی امت پیاری | تویں پیار حسینؓ شاہزادے کارن امت ساری
حسینؓ نے چالی سالاں اندر نہ ہک نماز قضائی | ہن بعضے بن محب حسینیؓ پڑھن نماز نہ کائی

فائدہ :۔ حضرت امام حسینؓ اس قدر عبادت کرتے تھے کہ بسبب رات کے جاگنے کے آپ کا رنگ مبارک زرد ہوگیا تھا۔ اور آنکھیں رونے کے سبب سے بے رونق ہوگئی تھیں۔ اور پیشانی مبارک پر کثرت سجود سے محراب پڑ گئے تھے اور نماز میں زیادہ قیام کے سبب پاؤں پر ورم ہوگیا تھا۔ اور ہر ماہ میں آپ اتنے روزے رکھتے تھے جن کو ایام بیض کہتے ہیں۔ یعنی ہر ماہ کی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں روزے رکھتے تھے۔ جیسا کہ حضرت آدم نے روزے رکھے۔ اور ماہ محرم الحرام میں پہلی تاریخ سے لے کر دسویں تک روزے رکھتے۔ اور کثرت سے نفل پڑھتے تھے۔ اور خاص دن عاشورہ کے دہ کام کرتے جو دس کام سنت ہیں جن کا ذکر مجلس اول فصل دوم میں ہو چکا ہے

ہن جو بن محب حسینیؓ سن توں میرے بھائی | نفل نوافل روزیاں سندا نام نہ لیندا کائی
دہ دن ماہ محرم سندے پٹن وچہ گذارن | جیہڑے کم یزید نے کیتے اونویں نقل اتارن
جویں یزیدیاں حکماں اوپر ننگے سر اماماں | اونویں علم نکال وکھاون ایہ بھی لوکاں خاماں

چنانچہ تذکرۃ الطاہرین میں جو اہل شیعہ کی معتبر کتاب ہے صفحہ دو سو میں لکھا ہے کہ جب دمشق میں یزید کی فوج اہلبیت کے سر مبارک لائے تو وہ تمام علموں پر کھڑے کئے ہوئے تھے۔ حاصل کلام کہ علم کا نکالنا فعل یزیدی ہے

فائدہ :۔ لباس سیاہ پہننا ماہ محرم میں اور ماتم کرنا بھی سنت یزیدی ہے جیسا کہ تذکرۃ الطاہرین میں صفحہ دو سو تین سے لے کر صفحہ دو سو پانچ تک ہندہ یزید کی بیوی سے روایت ہے۔ کہ ہندہ نے کہا ہے کہ جب سر مبارک امام حسینؓ ہمارے گھر میں رکھا گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ دروازہ جنت کا کھلا ہے اور تمام اقربا امام حسینؓ کی ملاقات کو آئے ہیں اور ہر ایک نے اپنا اپنا نام بتایا کہ اے حسین میں تیرا چچا ہوں اور کسی نے کہا کہ میں تیرا بھائی ہوں۔ علی ھذا القیاس۔ امام مظلوم کے سر مبارک سے نور کے شعلے نکل کر آسمان کی طرف چڑھتے تھے۔ اور جب میں خواب سے بیدار ہوئی تو مجھے خوف آیا تو میں نے جلدی سے یزید کو تلاش کیا تو وہ اپنے بستر پر نہیں تھا۔ جب میں نے آگے دیکھا تو ایک اندھیری کوٹھڑی میں ماتم کر رہا ہے۔ اور کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں نے کیا کیا۔ مجھے حسینؓ سے کیا کام تھا۔ جب میں نے اپنا خواب ظاہر کیا تو یزید نے صبح سویرے سب اہلبیت کو بلایا اور کہا کہ جو کچھ ہونا تھا ہوگیا۔ اب تمہاری کیا خواہش ہے۔ اور جو کچھ کہو گے اب میں اس پر عمل کروں گا۔ تب اہل بیت نے کہا کہ اب ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم جی بھر کر امام حسینؓ پر ماتم کریں تو یزید نے کہا قَالَ فَعَلُوْا مَابَدَا لَکُمْ یعنی جو کچھ تمہارا جی چاہے کرو۔ اب تم کو ہر طرح سے امداد ملے گی۔ چنانچہ

Marfat.com

یزیدنے بہت سے مکان خالی کرا دیئے اور تمام شہر دمشق میں حکم دیا کہ سیاہ لباس پہن کر سات دن تک خوب کرد. تو سب نے سات دن سیاہ لباس پہن کر خوب ماتم کیا۔ اور آٹھویں دن اہل بیت کو مدینہ منورہ کی طرف روانہ
حاصل کلام ان تین کاموں کی بناء پہلے سے یزید ہی نے شروع کی ہے۔ مثلاً علم نکالنا اور سیاہ لباس پہننا اور ماتم
اگر ان کاموں کے کرنے میں ثواب ہے تو مبارک ہو یزید کو جس نے اس کار خیر کی بنیاد رکھی ہے۔ اور یہ تینوں کام سنت یزید کی ہے۔ اس واسطے تمام اہل سنت والجماعت کو ان کاموں سے نفرت ہے کہ یزید کی سنت کو یزید کے دوست ہی ادا کر
اور تمام مسلمانوں کو اللہ عزوجل اپنے فضل وکرم سے ان فعلوں سے بچائے آمین ثم آمین۔

مجلس نہم

(اور یہ مجلس چوئی فصلوں اور چند حکایات عجائبات پر مشتمل ہے)

فصل اوّل

در بیان پیشین گوئیاں آنحضرت در حق امام حسینؓ

پیشین گوئی اوّل۔ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اِنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَاَیْتُ حُلُمًا مُنْكَرًا لَيْلَةً قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَاَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِیْ حِجْرِیْ۔

ترجمہ۔ ام فضلؓ سے روایت ہے کہ داخل ہوئی وہ اوپر رسول خدا کے اور عرض کی اس نے کہ یا رسول اللہ کہ تحقیق دیکھا ہے میں نے ایک خواب بہت بڑا۔ آج رات فرمایا رسول اللہ نے کیا ہے وہ خواب اس نے عرض کی یا رسول اللہ تحقیق وہ سخت ترہے یعنی دیکھا میں نے گویا ایک ٹکڑا ہے جسم مبارک آپ کے سے کر رکھا ہے بیچ گود میری کے
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ رَاَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِیْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِیْ حِجْرِیْ۔

ترجمہ۔ پس فرمایا آپ نے دیکھا ہے تو نے اے ام فضل بہتر چیز کو یعنی پیدا ہوگا فاطمہ کے گھر ایک لڑکا وہ ہوگا بیچ گود تیری کے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس پیدا ہوئے حسینؓ اور تھا بیچ گود میری کے كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فَوَضَعْتُهٗ فِیْ حِجْرِهٖ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا لَكَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَائِيْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَيَقْتُلُ ابْنِیْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِیْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ۔

ترجمہ جیسا کہ کہا تھا رسول خدا نے پس داخل ہوئی میں ایک دن اوپر رسول خدا کے پس رکھا آپ نے حسینؓ بیٹے فاطمہؓ کو بیچ گود میری کے۔ اور پھر التفات کرتے تھے یعنی کبھی میری طرف دیکھتے تھے اور کبھی حسینؓ کی طرف دیکھتے تھے۔ اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھیں۔ پس عرض کیا ام فضل نے یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا ہوا آپ کو

Marfat.com

ب روتے ہیں۔ فرمایا خبر دی مجھکو جبرائیلؑ نے کہ تحقیق بہت قریب ہے کہ شہید کرے گی امت تیری اس بیٹے تیرے کو عرض کی میں نے اس لڑکے کو، فرمایا ہاں۔ اور فرمایا کہ لایا ہے میرے پاس جبرائیل علیہ السلام ایک مٹھ مٹی سرخ کی یعنی اس کی جس جگہ امام حسین شہید ہوگا

فائدہ :- اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تبارک تعالی نے تمام واقعات کربلا معلیٰ سے واقف کر دیا تھا یعنی جو کچھ مصیبتیں امام حسینؓ کے پیش آنے والی تھیں بلکہ جس وقت اور روز اور جگہ پر امام حسین نے جام شہادت پینا تھا اور جس شخص کے ہاتھ سے پینا تھا یعنی قاتل امام حسینؓ کا سب کچھ حضور پاک کو معلوم تھا بسبب اتنی واقفیت ہونے کے پھر آپ نے جزع فزع بیصبری نہیں کی سوائے آنسو جاری ہونے کے۔ اور حالات تمام حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو بھی معلوم تھے۔ مگر ہرایک صاحب نے اس مصیبت پر صبر کیا اور وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ کے مصداق بنے۔ یعنی اور اللہ صبر کرنیوالوں کا دوست ہے۔ اور ہرایک کو صبر کرنے کی تلقین کرتے رہے اور مصیبت پر منہ سر سینہ پیٹنے سے منع کرتے رہے۔ جیساکہ فرمایا لیس منا حلق وسلق وخرق۔ یعنی میری امت سے وہ شخص جو وقت مصیبت کے اپنا گلا نوچے اور دَین کرے یعنی خلاف شریعت الفاظ اپنے منہ سے کہے اور اپنا کپڑا پھاڑ کے اور منہ سر سینہ پیٹے۔

پیشین گوئی (۲)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ پر نور مجھ کو ایک مٹھی خاک کی دی۔ اور فرمایا کہ جب یہ مٹی سرخ ہو جائے گی تب امام حسینؓ شہید کئے جائیں گے۔ کہا ام سلمہؓ نے کہ وہ مٹی میں نے ایک شیشی میں بند کرکے رکھ لی۔ اور روزمرہ میں اس مٹی کو دیکھتی تھی۔ ایک دن میں نے اس شیشی کو دیکھا تو وہ مثل خون کے ہوگئی تھی۔ تو میں نے لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اسی دن امام حسین کو شہادت ملی۔ نقل از احمد حنبل"

نظم

پیشین گوئی (۳)

حید دیہاڑے سبھناں لڑکیاں عجب پوشاکاں لائیاں — حسن حسینؓ بھی نانے اگے عرضاں بول سنائیاں
یاحضرت اج ساریاں لڑکیاں نویں لباس بنائے — ساڈے پاٹے تے پرانے میلے کپڑے آئے
تاں فورا جبرائیل فرشتہ کیتا رب روانہ — حسن حسین شاہزادیاں تائیں دیہ لباس شہانہ
دو کرتے رب عرشوں بھیجے رندتے سرخ چھپانی — آکھیا کرد پسند جو چاہو جبرائیلؑ زبانی
مندو پسند حسن نے کیتا سرخ حسین لیائے — نال خوشی دے جائیں جائیں دوہاں کرتے پائے
حضرت فاطمہؓ حید دونوں راضی راضی تھیون — شاہزادیاں پوشاکاں پایاں شالہ جم جم جیون
تاں فورا جبریل وحی نے ادوں عرض سنائی — یاحضرت اک زہر اک قتل شہادت پائی
حضرت حسنؓ شہادت زہردی پاوسے سبط کبیرا — امام حسینؓ شہادت قتلوں پاوے سبط صغیرا
کربلا اندر جاناں کربل ہون کسیدن ولله — چار چوفیرا دشمناں گھیریا وچ حسینؓ اکلا
تیراں بارش دشمن بارخی وانگوں کرسن جانی — جسم حسینؓ ولی دا تیردں چھاننی وانگ چھپانی
تاں حضرت علی تے فاطمہؓ تائیں سد نبی بلانے — شہید شہزادے دونویں ہوسن اندر کسے زمانے
عرض سنائی علیؓ تے فاطمہؓ اوہدں حال نانے — کون زمانہ ہوسی جدا یہ ہون شہید نمانے
فرمایا اس دن نہیں ہوساں نہ تسیں مردانے — تاں صبر جمیل کمایا سبھناں سن کر حکم ربانے

Marfat.com

نہ منہ سر سینہ پٹیا کسے نہ ہرگز ماتم کیتا ۔۔۔ حضرت علیؓ تے فاطمہؓ سُن کر صبر پیالہ پیا
جتنا درد علیؓ تے فاطمہؓ حسنؓ حسینوںؓ بھائی ۔۔۔ اتنا درد نہ ہو سکے نوں جانے سب دکائی
جد حضرت علیؓ نے فاطمہؓ سن کر صبر پیالے پیتے ۔۔۔ نہ منہ سر سینہ پٹیا تے نہ وین سیاپے کیتے
اوہ کیہڑا دردی درداں والا جیہا اج چنگیرا ۔۔۔ جینوں حضرت علی تے فاطمہ نالوں درد ودھیرا
ایہ سب فریبی ٹولا نال فریباں خلق پھٹائی ۔۔۔ منہ سر سینہ پٹن کھادن حلوے گوشت بھائی
اس جُھوٹھے مٹھے کھادن بدلے لوکاں دین ونجایا ۔۔۔ قسم خدا دی جھوٹھ نہیں میں اکھیں دیکھ ازمایا

پیشین گوئی (۴)

ابو نعیم یحییٰ حضرمی روایت کرتے ہیں اَنَّہٗ سَافَرَ مَعَ عَلِیٍّ اِلٰی صِفِّیْنَ فَلَمَّا حَاذَا نِیْنَوٰی فَادَا اَصْبِرًا اَ عَبْدُ اللّٰہِ ۔

ترجمہ ۔ کہ تحقیق سفر کیا ہم نے ساتھ علی کرم اللہ وجہہ کے طرف جنگ صفین کے پس جب ہم برابر آئے شہر کے تو حضرت علی نے اپنے آپ کو فرمایا صبر کر اے باپ حسینؓ کے تو یحییٰ نے عرض کی یا حضرت آپ کیا فرمارہے ہیں حضرت علیؓ نے کہا مجھے حضرت رسول مقبول نے فرمایا تھا کہ حضرت حسینؓ اس نہر فرات کے کنارے شہادت پائیں گے جگہ دیکھ کر مجھے وہ واقعہ یاد آیا ۔

نظم

پیشین گوئی ۔ ۵ ۔

میرے دل بے صبری کیتی جد اوہ ڈھیاں جائیں ۔۔۔ پھر میں کیا اے باپ حسینؓ دے صبر جمیل کمائیں
ابو نعیمؒ کہیا اک ساڈوں صالح مرد بتائے ۔۔۔ قبر حسین دی جگہ اوپر اسیں نال علیؓ دے آئے
شاہ علیؓ فرمایا ایتھے بہسن اُٹھ انہاندے ۔۔۔ ایہو جاگہ جتھے ہوسن تنبو اپنے لاندے
ایس جگہ پر آل نبیؐ دی خون ہوون گے جاری ۔۔۔ چند جیہے مہتاب تہزادے ہوسن خون خزاری
آل رسول اللہ دی اُپر ظلم اجیہا ہوسی ۔۔۔ زمین اسمان اونہاندے غم تھیں تو ہو ہنجو روسی

فصل دوم

دربیان عداوت یزید پلید با امام حسین در سہ وجہ است

وجہ اول ۔ جو درمیان بنی ہاشم و بنی اُمیّہ واقعہ ہوئی ، اس کا مختصر قصہ اس طرح ہے کہ عبد المناف کے چار تھے جن میں سے دو جوڑے تھے یعنی ہاشم اور عبد الشمس اور دونوں صاجزادوں کی پیشانی جڑی ہوئی تھی ہر چند جُدا کرنے کی کوشش کی گئی مگر جدا نہ ہو سکی آخر تلوار سے چیر کر دونوں صاجزادوں کی پیشانی جدا کی گئی ۔ جب یہ بات دانشمند دانا عرب میں گئی یعنی سُنی تو داناؤں نے کہا کہ بہتر تھا کہ ہر دو صاجزادوں کی پیشانیاں سوائے تلوار کے کسی اور چیز سے کر دی جاتیں ۔ کیونکہ یہ بدشگون ہے ۔ اب اس کا یہ اثر ظاہر ہوگی کہ ہاشم اور عبد الشمس کی اولاد میں ہمیشہ تا قیامت عداوت رہے گی اور ان ہر دو فریق کے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی ۔ چنانچہ اسی طرح واقعات بنی ہاشم اور بنی عبد الشمس میں اوائل اسلام اور بعد اسلام کے گذرتے چلے گئے ہیں جو کہ اظہر من الشمس ہیں ۔ یعنی حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ اور

Marfat.com

درمیان میں بھی یہی واقعہ ظہور میں آیا اور بعد اس کے یزید پلید اور امام حسینؓ کے درمیان میں یہی واقعہ ظہور ہوا۔ اگر مفصل دیکھنا ہو تو خلافت بنی امیہ و خلافت عباسیہ میں دیکھو لکھتے ہیں کہ جب خلافت بنی اُمیّہ کا دوران ختم اور خلافت بنی عباسیہ کا دوران شروع ہوا تو عباسیوں نے بنی اُمیّہ کی قبروں کو کھود کر ان کی ہڈیوں کو قبروں سے نکال کر آتش میں جلانا شروع کیا۔ بسبب عداوت بنی امیہ کے۔

وجہ دوم عداوت یزید

عبداللہ بن زبیرؓ ایک خوبصورت عورت رکھتا تھا۔ جب اس کی خبر یزید کو پہنچی تو یزید اس پر عاشق ہوگیا۔ اور کسی مکر وفریب سے عبداللہ بن زبیرؓ سے طلاق دلوادی۔ اور بعد اس کے ملک شام سے موسیٰ اشعری کو اپنا وکیل کر کے اس مطلقہ عورت کی طرف نکاح کی درخواست کرنے کے واسطے بھیجا۔ راستے میں موسیٰ اشعریؓ سے عبداللہ بن عمرؓ کی ملاقات کی۔ تو عبداللہ نے موسیٰ اشعری سے حال دریافت کیا تو موسیٰ اشعری نے کہا کہ میں یزید کی وکالت کو مطلقہ ابن زبیر کے پاس جا رہا ہوں۔ تو عبداللہ نے کہا کہ اگر وہ مطلقہ یزید کو پسند نہ کرے تو میری طرف سے درخواست نکاح کر دینا۔ اس کے بعد راستے میں حضرت امام حسینؓ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے موسیٰ اشعری کہاں جا رہے ہو۔ تو اس نے تمام ماجرا اپنے سفر کا بیان کیا تو امام حسین نے فرمایا کہ اے موسیٰ اشعری اگر وہ مطلقہ عورت ان دونوں کو پسند نہ کرے تو میری طرف سے درخواست نکاح کر دینا۔

الغرض جب وہ وکیل اس عورت مطلقہ کے پاس پہنچا تو کنایہ طور پر کچھ گفت گو شروع کی تب اس مطلقہ عورت نے کہا کہ کنایہ چھوڑو۔ صاف طور پر جو کہنا ہے کہو۔ تب موسیٰ اشعری نے کہا کہ چار آدمی تیرے نکاح کے خواہش مند ہیں جس کو چاہو قبول کرو۔ اس عورت نے کہا وہ چار کون کون ہیں۔ اس نے کہا اوّل تو میں ہوں۔ دوسرا یزیدؔ بن امیر معاویہ ہے۔ تیسر عبداللہ بن عمرؓ ہے اور چوتھا امام حسینؓ بن علیؓ ہے۔ اس عورت نے کہا کہ میں جوان ہوں اور ابن زبیرؓ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور میں اکیلا رہنا پسند نہیں کرتی میں خاوند کی تلاش میں ہوں اور خواہش بھی ضرور رکھتی ہوں۔ مگر تو اے موسیٰ اشعری بوڑھا آدمی ہے اور میں چونکہ جوان ہوں اس واسطے تیری میری مناسبت نہیں ہوسکتی تو اس طمع سے باز آ۔ اور میں تم کو اپنا صلاح گیر بناتی ہوں۔ موسیٰ اشعری نے کہا کہ میں تو اپنے ارادہ سے باز آگیا ہوں۔ اب فرماؤ جو کچھ میرے خیال میں آیا عرض کر دوں گا اس عورت نے کہا اے موسیٰ اشعری ان تینوں آدمیوں میں سے تیرے خیال میں میرے لئے کون سا آدمی بہتر ہے۔ موسیٰ نے کہا ہر ایک کا مفصل حال اور واضح صاف بیان کر دیتا ہوں جس کو تو اپنے نکاح کے لائق سمجھے گی اس سے اپنا نکاح کر لینا۔ اگر تم بادشاہی اور مرتبہ اور عیش و عشرت اور لذت دنیا چاہتی ہو تو یزید کو اختیار کرو۔ اور اگر جوان آدمی اور زاہد اور خوبصورت متقی مرد چاہتی ہو تو عبداللہ بن عمرؓ کو اختیار کرو۔ اگر دنیا میں سوہنا خلق اور پرہیزگاری اور پاکیزگی اور آخرت کی نجات ہر قسم کے عذاب سے اور درجات جنت اور ہم نشینی زہرا فاطمہؓ و اہلبیت رضوان میں شامل ہونا چاہتی ہو تو امام حسینؓ کے ساتھ نکاح کرو تو اس عورت مطلقہ ابن زبیرؓ نے چند عرصہ فکر کرنے کے بعد کہا کہ مال دنیا فانی ہونے والا ہے۔ اور جو اللہ تعالےٰ نے مجھے دیا ہے میری تمام عمر کے واسطے کافی ہے۔ اور جوانی اور خوبصورتی بھی بھوک یا بیماری کے آنے سے دور ہو جاتی ہے مگر خدمت اہل بیت کی موجب دولت جاودانی و نیک بختی دنیا و آخرت کی ہے۔ اے موسیٰ اشعری میں نے اپنے نکاح کے لئے حضرت امام حسینؓ کو پسند کر لیا ہے۔ بیت

آں بندہ کے خدمت او اختیار کرد ۔۔۔ او را خدا اور دو جہاں بختیار کرد

وہ آدمی کے جو خدمت اس کی کو پسند کرے ۔ اس کو اللہ تعالیٰ دو جہان میں صاحب ...
پس جب یہ خبر نکاح مطلقہ ابن زبیر کی یزید پلید کو ملک شام میں پہنچی تو امام حسین کا دشمن ہو گیا۔ اور عداوت بڑھ گئی۔ اور کہنے لگے کہ میں نے چند مکر و فریب کر کے ابن زبیر سے طلاق دلوائی تھی اور یہ کوشش میری اپنے واسطے تھی اور اب امام حسینؓ نے اس کے ساتھ کیوں نکاح کر لیا۔ پس یزید پلید نے اب امام حسینؓ کی ہلاکت کے واسطے کمر باندھ لی تاکہ ابن زبیر کی مطلقہ عورت کے ساتھ پھر نکاح کرے۔ اور یہی سبب تھا امام حسینؓ کو میدان کربلا میں پیاسہ شہید کرنے کا

تیسری وجہ عداوت یزید کی :۔

اور یہ بات یاد رہے کہ ابتداء سے لے کر فاسقوں بدکاروں، فاجروں کی عداوت نیکوکاروں مخلص پرہیزگاروں کے ساتھ چلی آئی ہے۔ مثلاً قابیل کی عداوت ہابیل کے ساتھ اور فرعون قارون کی عداوت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اور ابوجہل کی عداوت تھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ الغرض قیامت تک یہی حال رہے گا کہ بدکار لوگ نیک لوگوں کے دشمن ہیں۔ یہی مثال تھی یزید اور امام حسینؓ کی۔ کیونکہ یزید تارک جماعت شراب اور داڑھی مون اور چوپٹ شطرنج نرد وغیرہ کا کھڈاری اور خلاف شریعت چلنے والا تھا۔ اور امام حسین چونکہ پورے پابند شریعت متقیؓ۔ پرہیزگار اور قانون محمدی پر چلنے والے تھے۔ اس واسطے یزید کی بیعت سے آپ نے انکار کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے کربلا معلیٰ میں شہید ہوئے۔

جو اہلبیت محبت دعویٰ صرف زبانی کرے ۔۔۔ چوپٹ تاش کھڈاری جمعہ جماعت نماز نہ پڑھے
ایہ جان یزیدی ٹولا سارے دعویٰ کوڑ سودائیاں ۔۔۔ مچھاں وانگ یہوداں سر پر بودے وانگ عیسائیاں
شہرے شاہی وانگو ساریاں داڑھیاں رگڑھنائیاں ۔۔۔ بھنگی چرسی ہور شرابی رل گھوٹن سردائیاں
دعویٰ اہل البیت محبت کم یزیدی سارے ۔۔۔ اے مومن بھائیو اونہاں کولوں رہنا سدا کنارے
دنیا اندر جو کسے دے نال محبت پاوے ۔۔۔ روز قیامت نال اسیدے اسنوں رب اٹھاوے
مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ حضرت نے فرمایا ۔۔۔ جو کسے ریس کریسی اس سنگ جاسی حشر اٹھایا
دعویٰ اہل البیت محبت مسجد قدم نہ پاون ۔۔۔ اوہ جان یزیدی ٹولا بجا دین سید مل سداون

فائدہ :۔ حاصل کلام امام حسینؓ نے یزید کی بیعت اس واسطے نہیں کی تھی کہ وہ فاسق فاجر تھا جیسا کہ شہادتین میں آتا ہے۔ سَبَبُهُمَا اَنَّهٗ لَمَّا تَمَلَّكَ يَزِيْدُ وَتَسَلَّطَ وَ ذٰلِكَ رَجَبَ سَنَةَ سِتِّيْنَ بِدِمَشْقَ كَتَبَ اِلَى الْاَقَالِيْمِ الْاُخَرِ بِالْبَيْعَةِ لَهٗ وَ كَتَبَ اِلٰى عَامِلِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ اَنْ يَاْخُذَ الْبَيْعَةَ مِنَ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ فَامْتَنَعَ الْحُسَيْنُ مِنْ بَيْعَتِهٖ لِاَنَّهٗ كَانَ فَاسِقًا مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ وَتَارِكَ الصَّلٰوةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالْجُمُعَةِ وَظَالِمٌ

ترجمہ ۔ سبب شہادت امام حسینؓ کا یہ ہے کہ جب امیر معاویہؓ نے وفات پائی تو یزید بن معاویہ تخت نشین ہوا اور یہ واقعہ ۶۰ھ ہجری ماہ رجب شہر دمشق میں ہوا۔ اور یزید نے تمام ملکوں کے حاکموں کو لکھا کہ تمام آدمیوں سے میری بیعت لو۔ اور مدینہ منورہ کے حاکم ولیدؓ بن عقبہ جو کہ صحابی رسول خدا اور نیک صالح آدمی تھا اس کو بھی لکھا کہ میری بیعت تمام لوگوں اور امام حسین سے لے۔ جب حکم نامہ یزید کا مدینہ منورہ میں ولید بن عقبہ حاکم کے پاس آیا تو اس نے مروان سے مشورہ لیا کہ اس کام کو کس طرح سے کرنا چاہیئے۔ مروان چونکہ دراصل پکا شیطان تھا اس واسطے اس نے یہ

Marfat.com

یا کہ اے ولید سب سے پہلے امام حسینؓ اور عبدالرحمٰن بن صدیق اکبرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ سے یزید کی بیعت کی درخواست کرو۔ اگر یہ چاروں صاحب بیعت یزید اختیار کر لیں تو بہتر ورنہ ان چاروں کو قتل کر دے تاکہ سب لوگ ڈر جائیں گے اور پھر کوئی بھی یزید کی بیعت سے انکار نہیں کرے گا۔ مروان خبیث کی یہ رائے سن کر ولید بن عتبہ حاکم مدینہ نے کہا استغفراللہ میں ان بزرگ ہستیوں کو قتل کر کے اپنا روسیاہ کروں۔ کیونکہ وہ اہل بیت کا قدر دان تھا اس لئے اس کو یہ بات اچھی نہ لگی۔ اور امام حسینؓ کو ولیدؓ نے بلوایا۔ تو امام حسینؓ ہمراہ اپنے غلام اور موالی کے ولیدؓ کے پاس گئے اور اور سب کو دروازہ پر چھوڑ کر تنہا اندر ولیدؓ کے پاس تشریف لے گئے ولید نے دروازہ پر آکر آپ کا استقبال کیا اور بڑی عزت سے اپنی مسند پر آپ کو بٹھایا۔ اور نامہ یزید کا آپ کے پیش کر دیا۔ حضرت امام صاحب نے فرمایا کہ کل دن ہوگا ہے جب امیر معاویہ کا انتقال اور یزید کی تخت نشینی کا علم ہر خاص و عام کو ہو جائے گا تو اس کے بعد علی الاعلان جو کچھ کہنا ہوگا کہا جائے گا۔ ولیدؓ نے عرض کی کہ آپ کا فرمان دل و جان سے مجھے منظور ہے۔ پھر امام حسینؓ جلدی سے اپنے مکان کی طرف چلے گئے۔ لکھتے ہیں کہ جب امام حسینؓ ولید کے پاس آئے تو مروان نے چپکے سے ولید کو کہا کہ اے ولید اگر تو نے اس وقت بیعت امام حسینؓ سے نہ لی اور رخصت ہو کر چلے گئے تو پھر قابو نہیں آئیں گے۔ میری تو یہی رائے ہے کہ اگر بیعت منظور کریں تو بہتر ورنہ ان سب کو قید کرو۔ جب تک بیعت نہ کریں۔ اور اگر پھر بھی بیعت سے انکار کریں تو سب کو قتل کرو۔ اور اس کام کرنے سے یزید تم پر بڑا خوش ہوگا۔ اور تمہارا مرتبہ اور رتبہ زیادہ کر دے گا۔ ولیدؓ نے کہا وَیْلَكَ یَا مَرْوَانُ۔ یعنی افسوس ہے اوپر تیرے اے مروان اے دشمن خدا۔ اگر مجھ کو تمام جہان کی بادشاہی بھی ملے تو بھی میں اس کام کے کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ مروان خاموش ہوگیا۔ اور صبح کو جمعہ کا دن تھا۔ تمام خاص و عام کو امیر معاویہ کے انتقال کی اور یزید کی تخت نشینی کا علم ہوگیا۔ اور یہ خبر مشہور ہوئی۔ تو امام صاحب نے بعد نماز جمعہ منبر پر کھڑے ہو کر اعلان کیا اور فرمایا کہ ہم کو دنیا اور حکومت دنیا کی کوئی نہیں مگر یزید سے ہم ہرگز بیعت نہیں کر سکتے کیونکہ وہ شراب پیتا ہے اور بے نماز تارک جمعہ جماعت اور فاسق اور فاجر بدکار ظالم اور بے حیا ہے۔ اور ہم اہل بیت آل رسولؐ پاک ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝

ترجمہ۔ سوائے اس کے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے کہ اللہ یہ کہ لے جاوے تم میں سے پلیدی کو اے اہل بیت رسول خدا اور پاک کرے تم کو پاک کرنا۔ اس واسطے ہم اس کی بیعت نہیں کریں گے

مسئلہ:۔ اس آیت شریف اور امام صاحب کی زبان پاک سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ بے نماز تارک جمعہ جماعت۔ زانی۔ شرابی۔ غلام چوپٹ۔ نرد۔ شطرنج کے کھلاڑی اور دن رات بیہودہ گوئی میں مشغول رہنے والے اور نیک کاموں سے ہمیشہ دور رہنے والے اور برے کاموں میں ہمیشہ مشغول رہنے والے سب یزیدی جماعت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرنے والے قرآن مجید کی تلاوت کرنیوالے اور اس پر عمل کرنیوالے اور اس کے حلال کو حلال جاننے والے۔ اور اس کے حرام کو حرام جاننے والے اور برے کاموں سے اجتناب کرنیوالے اور دور رہنے والے پرہیزگار جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۝ ترجمہ:۔ یعنی نزدیک اللہ تعالیٰ کے وہ لوگ بزرگ ہیں جو پرہیزگاری کرتے ہیں سب محب اہل بیت ہیں۔

Marfat.com

فصل سوم

امام حسینؓ کا مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کو جانا اور کوفی شیعہ کا خط لکھنا اور امام حسینؓ کا مسلم کو روانہ کرنا

وَخَرَجَ حُسَيْنُ إِلَى مَكَّةَ ۔ یعنی نکلے امام حسینؓ طرف مکہ معظمہ کے جو ...
امام حسینؓ مکہ مکرمہ میں چند روز بمعہ اہل و عیال کے رہے

سب رئیس مکے دے آئے چمن قدم ولی دے
مرحبا جیو آیاں جم جم یا فرزند نبی دے
شاہ حسین گیا وچہ مکے ہوئی خبر جو فیرے
ذکر کوفے وچہ صلاحیں کرن ایہہ وڈیرے
اسیں شاہ حسینؓ سدائیے اُسدی بیعت کریئے
اوہ فرزند علی دا اُس دے قدماں تے سر دھریئے
رل اتفاق کیتا اس گل تے وڈی جماعت بھاری
لکھن خط امام صاحب ول کوفی وارو واری
جلدی آؤ پاس اساڈے یا محبوب خدائی
پے درپے چلاون قاصد راہیں ڈاک چلائی
لکھ لکھ خط پہنچاون قاصد اک آون اک جاون
کول عزیزاں حضرت صاحب قدم رنجہ فرماون

وَلَمَّا وَصَلَ الْخَبَرُ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ اتَّفَقَ مِنْهُمْ جَمِيعٌ كَثِيرٌ وَكَتَبُوا إِلَى الْحُسَيْنِ وَيَدْعُوْنَهُ إِلَيْهِمْ ۔

ترجمہ:۔ (جب خبر پہنچی اہل کوفہ کو تو اتفاق کیا اُن کی ایک جماعت بڑی نے اور خط لکھے طرف امام حسینؓ کے اور بلایا ان کو طرف اپنے اور کہا کہ ہم سب کے سب آپ کے فرمانبردار اور غلام ہیں بہت جلدی ہمارے پاس آپ تشریف لاویں کیونکہ ہم سب مرد و عورت آپ کی ملاقات کے مشتاق ہیں)۔

جب امام حسین کے پاس اُن کے پے درپے ایک سو پچاس خط آچکے تو آپ کو اُن کی از حد خواہش معلوم ہوئی تو امام حسینؓ نے کوفیوں کو ایک خط لکھا کہ میں فی الحال تمہارے پاس اپنے چچا زاد بھائی حضرت امام مسلم بن عقیلؓ کو بھیجتا ہوں اور اس کی امداد کرنی تم پر فرض ہے۔

لکھ آکھے اک جاوے قاصد شوق ہزار زبانی
اندر خطاں محبت کردے کوفی چرب زبانی
اسیں شیعہ سب تابع تیرے باپ تیرے نوں والے
جلدی اتھے تشریف لیاؤ ہیں تیرے ہجر ستاوڑے
ساڈوں شوق دیدار تساڈا جیہڑے ازل آوے
سب کوفی شیعہ غلام تساڈے دیر نہ ہرگز لاؤ
تاں ستے امام حسینؓ اصحاباں آکھے مرد خدا دا
یارو کوفے جاون دا میں کیتا پک ارادہ
ابن عباسؓ مؤدب ہو کر کردا عرض زبانی
حضرت کوفے مول نہ جاؤ کوفی بڑے حرامی
خطاں اندر جو شوق لکھیندے جو تھے چرب لسانی
وعدہ کردے نہ پورا کردے کوفی سب شیطانی
قول اقرار انہاں شیعاں والا ہے اعتبار نہ کوئی
مکر فریب اتے ٹھگ بازی کارا نہاندی ہوئی
آخر مل کر سب اصحاباں ایہہ صلاح پکائی
آپ نہ جاؤ اینہاں جا گر بھیجو مسلم بھائی
ہما صدق یقین اونہاندا جاکر ایہہ آزماوے
لکھے پھیر تسانوں جو حال تینا ندا پاوے
تاں پھر آپ روانہ کیتا مسلمؓ اپنا بھائی
ہن سنو جو کوفیاں نال اونہاندے کی کرتوت کمائی

Marfat.com

فصل چہارم

امام مسلم کا کوفہ میں جانا اور کوفیوں نے امام مسلم سے خط لکھوانا

فَلَمَّا وَصَلَ مُسْلِمٌ الْكُوفَةَ نَزَلَ فِي دَارِ الْمُخْتَارِ ابْنِ عُبَيْدٍ فَبَيْعَةُ الْحُسَيْنِ عَلَى يَدَيْهِ خَلْقٌ كَثِيرٌ مِنْ اَثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا

ترجمہ۔ پس جب پہنچا امام مسلم بن عقیل کوفہ میں اور داخل ہوئے بیچ گھر مختار بن عبید کے اور بیعت کی امام حسینؓ کی اوپر امام مسلم کے بارہ ہزار آدمی نے اور کہا بعض نے چالیس ہزار آدمی نے بیعت کی ۔ پس اطلاع پائی اس پر نعمان بن بشیر نے جو حاکم تھا کوفہ کا یزید کی طرف سے اور وہ اصحاب تھا رسول خدا کا ۔ اس نے بھی عام لوگوں کو امام صاحب کی بیعت کرنے کی طرف لوگوں کو رغبت دلائی ۔

کوفی شیعہ قساں کھاون اسیں تساں توں گھولے — قسم خدادی اسیں تمامی آل نبیؐ دے گولے
آخر رل بیعت کیتی چالی ہزار جواناں — بنائے آکھن آل نبیؐ توں فدا اساڈیاں جاناں
مسلمؓ دا سن وعظ تمامی لوکاں نوں تاثیراں — رناں مردتے لڑکے لڑکیاں آون گھت وہیراں
آکھن حضرت کرنے نہ پھرساں بیعت تساڈی کرکے — نال تساڈے مدد کرساں جان تلی تے دھر کے
آخر رل ساریاں شیعاں آکھیا مسلم تائیں — یا حضرت ہن کوفے اندر شاہ حسینؓ بلائیں!
ڈٹھا ہے ہن آپ تساں نے ساڈا صدق ارادہ — شاہ حسینؓ بلاؤ ساڈوں حدوں شوق زیادہ!
لکھے اندر شاہ حسین نوں جلدی خط پہنچائیں — آجاؤ کوفے اندر خیریں تیریاں رتو ملائیں
اپنا فیض ہن نام خدا دے ساڈوں بخشش کرنا — اسیں شیعہ سب تابع تیرے دل وچ خوف نہ دھرنا
گولے پردے مرجاں کردے تیرے نام دکانے — جیب آ کوفے اندر ساڈوں تیرے شوق پورانے
آخر حضرت مسلم صاحب کوفیاں دے کہے آکھے — لکھیا حسین ولی نوں قاصد دیہیں بلاکے

فصل پنجم

دربیان خط لکھانا امام مسلم سے اہل کوفہ کے سرداروں نے طرف امام حسینؓ کے

جس کا مضمون یہ تھا کہ ہم سب اہل کوفہ متفق ہو کر لکھتے ہیں کہ جس وقت حضور کی خدمت اقدس میں یہ خط ہمارا گزارش مہر تو اسی وقت روانہ ہو کر ہم غریبوں کو فیض یاب کرنے کے واسطے کوفہ میں تشریف لے آویں۔ کیونکہ ہم سب اہل کوفہ آپ کے غلام خدمت گذار ہو چکے ہیں۔ اور ہم سب اہل کوفہ نے یزید کی بیعت توڑ کر آپ کی بیعت امام مسلمؓ کے ہاتھ ہاتھ پر کر چکے ہیں۔ اور ہم سب اہل کوفہ آگے بھی آپ کے والد بزرگوار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے غلام ہیں۔ آپ جلد از جلد بہ مہربانی فرما کر اسی جگہ تشریف لے آویں۔ اور اس خط پر علاوہ اہل کوفہ کے بڑے بڑے امیروں کی اور

Marfat.com

عام لوگوں نے اپنی اپنی مہریں اور دستخطیں کر دی تھیں۔ اور زبانی بھی قاصد کو تاکید کی تھی کہ ہماری طرف سے امام [illegible] ہی عاجزی سے عرض کر دینی۔ جیسا کہ اس نظم میں ظاہر ہے ؎

جب جاہ قاصد شاہ حسین نوں ساڈی کہیں زبانی
سکدیاں ساڈوں مدت گذری جلد کرو مہربانی
یا حضرت تشریف لیاؤ ساڈوں شوق زیادہ
دیکھو گے نہیں آکر ایسے حضرت شوق اساڈا
آطبیبا مرض جدائی دا الی کر کوئی کاری!
سکدیاں جان لباں تے آئی مہر کرو اک واری
نامہ لے کر قاصد جلدی کٹے دے دل بھایا
کوسنے والیاں لوکاں تائیں ڈاڈھا شوق سوایا
عورت مرد تمام اڈیکاں شاہ حسینؑ دیاں کردے
فجروں شام تائیں اوہ تکن شاہ علیؑ دے بردے
خبر لیاون والے قاصد راہاں وچ بہائے
لیکر کن آواز پوے اوہ حضرت صاحب آئے
فجرے اٹھ اٹھ ویکھن راہاں دوڑن لڑکے بالے
کوٹھیاں تے چڑھ ہوتاں تکن رستے کے والے

فصل ششم

امام مسلم کے کوفہ میں پہنچنے کی خبر سن کر یزید کو زرد ہونا

مسلم بن یزید حضرمی اور عمارۃ بن ولید جو یزید کی طرف سے اڈیٹر اخبار کوفہ میں مقرر تھے انہوں نے یزید کو خط لکھا۔

فَكَتَبَ مُسْلِمُ بْنُ يَزِيْدَ الْحَضْرَمِيُّ وَعُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ ابْنِ الْعُقْبَةِ اِلٰى يَزِيْدَ يُخْبِرَانِهٖ عَنْ مُسْلِمٍ وَمِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلَيْهِ وَتَعَانِي النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ عَنْهُ

ترجمہ:۔ پس لکھا مسلم بن یزید اور عمارہ بن ولید نے طرف یزید بادشاہ دمشق کے تمام حال امام مسلم بن عقیل اور تمام اہل کوفہ کا یعنی تمام کوفہ والوں نے تیری بیعت توڑ کر امام حسین کی بیعت امام مسلم کے ہاتھ پر اختیار کر لی ہے۔ اور نعمان بن بشیر جو حاکم ہے کوفہ کا وہ سستی کرتا ہے۔ جب یہ خط یزید کے پاس پہنچا تو اس سے پہلے چالیس ہزار آدمی کا مجمع امام مسلم کے ساتھ ہو گیا ہے۔ گویا تمام کوفہ والوں نے امام مسلم کے ساتھ بیعت کر لی ہے۔ اور نعمان بن بشیر بھی ان کے ساتھ ہی درپردہ معلوم ہوتا ہے۔ اور ہم اطلاعاً آپ کو عرض کرتے ہیں کہ امام حسین کہ مکہ سے عنقریب کوفہ آنے والا ہے۔ اگر امام حسین کوفہ میں آگئے تو سخت مشکل کا سامنا ہوگا۔ اور آپ کی بادشاہت خراب ہو جائے گی تو اس وقت یزید نے تمام وزراء کو بلا کر مشورہ لیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ تمام وزراء نے یک زبان ہو کر کہا کہ حاکم کوفہ نعمان بن بشیر کو معطل کیا جائے اور اس کی جگہ ابن زیاد کو حاکم کیا جائے۔

فصل ہفتم

نعمان ابن بشیر کا معزول ہونا اور عبید اللہ بن زیاد کا حاکم کوفہ ہونا

فَعَزَلَ يَزِيْدُ النُّعْمَانَ وَوَلّٰى مَكَانَهٗ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ وَكَانَ وَالِيًا عَلَى الْبَصْرَةِ

Marfat.com

رجمہ - پس ایزیدنے معزول کیا نعمان بن بشیر کو جو اصحاب رسول خدا تھے ۔ اس واسطے کہ وہ امام مسلمؑ پر سختی نہیں کرتا تھا ن کی جگہ عبید اللہ بن زیاد کو جو پہلے حاکم تھا بصرہ کا حاکم مقرر کر دیا - الغرض یزید نے ابن زیاد کو خط لکھا کہ تم اپنی جگہ بصرہ شخص کو حاکم کر کے جلدی سے کوفہ میں جا کر نعمان بن بشیر کو معزول کر دے ۔ اور جن لوگوں نے امام مسلمؑ کے ہاتھ پر بیعت ے اُن کو کہہ دو کہ اُن کی بیعت توڑ کر میری بیعت قبول کریں ۔ اور اگر یہ بات وہ قبول نہ کریں تو یہ امام مسلمؑ نسب کو ڈالو - اور ہرگز ہرگز اس کام میں دریغ نہ کریں ۔ ابن زیاد چونکہ بڑا بے رحم اور سخت دل آدمی تھا اس واسطے یزید بن زیاد کو کہا کہ میری طرف سے امام حسینؑ کو بھی کہہ دینا کہ یزید کی بیعت قبول کر اگر وہ بھی میری بیعت قبول نہ کرے ن کو بھی قتل کرد - اور فوجیں جتنی تم چاہو میں بھیج دوں گا ۔ ابن زیاد نے بڑا بھاری غضب کا لشکر کیا فَخَرَجَ عُبَيْدُ اللهِ یادٍ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ - پس یزید کا پروانہ پڑھ کر ابن زیاد بصرہ سے کوفہ کی طرف روانہ ہوا اور ایک ے بھارے لشکر کو ہمراہ لایا - اور جب مقام قادسیہ پر پہنچا جو قریب کوفہ ہے تو اپنے لشکر کو اسی جگہ چھوڑا اور لباس دور کر کے لباس عربی پہن کر ڈاچی پر اسوار ہو کر مثل عربیوں کے بن کر رات کے وقت کوفہ میں داخل ہوا ۔ تاکہ لوگ کریں کہ امام حسینؑ آئے ہیں - اور مجھے ابن زیاد معلوم کریں - الغرض جسوقت ابن زیاد کوفہ میں داخل ہوا تو لوگوں نے امام ن سمجھ کر اس کے ارد گرد مرحبا مرحبا یا فرزند رسول خدا کے نعرے بلند کئے - اور مثل نقیبوں کی اس کے آگے پیچھے چلتے تھے س کی قدم بوسی کرتے تھے - اور اندھیری رات کے سبب کسی کو معلوم نہ ہوا کہ یہ ابن زیاد ہے پس وہ چپ رہا یہاں تک اخل ہوا خاص کچہری کی جگہ میں اور لوگوں کو حکم دیا کہ تمام اپنے اپنے گھروں میں چلے جاؤ - اور آپ حاکم نشین مکان میں یا - اور آرام کیا ؎

بصرے اندر اپنی جاگہ چھوڑیا اپنا بھائی ۔۔۔ منزل منزل کوفے اندر آیا واہو واہی
جاں قادسیہ وچہ پہنچیا اوتھے بیٹھ کرے تجویزاں ۔۔۔ کیونکر وڑساں کوفے اندر کردا ایہ تمیزاں
کرے قیاس جو نال میرے ایہ فوج تمامی ہوسی ۔۔۔ کوئی مینوں وڑن نہ دیسن فتنہ اٹھ کھلوسی
اوسے جاگہ قادسیہ وچہ فوج تمامی چھوڑے ۔۔۔ کل سپاہی تے ہمراہی اُٹھ تے ہاتھی گھوڑے
جو لباس عراقیاں والے بدنوں کل اتارے ۔۔۔ عربیاں وانگوں اوہ سب اپنی کل پوشاک سوارے
کرکے اُٹھ اسواری چلیا سر تے بنھ عمامہ ۔۔۔ سگواں عربی آیا جاپے جیویں کر شکل اماماں
اگے لوکی تکدے ہیسن راہ حسینؑ دلی دا ۔۔۔ اچن چیتی لوکاں جاتا آیا پُت علیؑ دا
ملدے آکر شہروں باہر کہن سلام تمامی ۔۔۔ اگوں چپ نہ بولیا ہرگز ابن زیاد حرامی

فصل ہفتم

امام مسلمؑ کی شہادت اور شیعوں کا بھاگ جانا

جب صبح ہوئی تو ابن زیاد نے لوگوں کو بلا کر وہ سند حکومت کوفہ کی پڑھ کر سنائی اور یزید کی مخالفت کرنے سے منع کیا - اور حکم دیا کہ جو کوئی امام مسلمؑ بن عقیل کی امداد کرے گا میں اس کو بڑا سخت ماروں گا اور سخت سزا دوں گا ۔ امام مسلمؑ کی جماعت کو تکڑے تکڑے پھاڑ دیا - اور امام مسلمؑ بن عقیلؓ ام ہانی بن عروہ کے گھر جا چھپے ابن زیاد نے محمد بن

Marfat.com

اشعث کو فوج دے کر بھیجا کہ ہانی کو پکڑ لا دیں ۔ اور تمام اہل کوفہ کے بہادروں [illegible]
باقی اہل کوفہ نے قریب چالیس ہزار آدمی کے جمع ہو کر بلوہ کیا اور مکان حاکم نشین کو گھیر لیا [illegible]
کو مثلاً بشیر بن شہاب اور محمد بن اشعث اور ابن ربعی اور شمر ذی الجوشن وغیرہ کو [illegible] ڈال کر [illegible]
طرح تمام اہل کوفہ کو امام مسلم کی رفاقت سے متفرق کر دیا ۔ حتیٰ کہ شام تک چالیس ہزار آدمیوں سے [illegible]
کر چکے تھے صرف پانچسو آدمی رہ گئے ۔ لکھتے ہیں کہ جب امام مسلمؓ نے مسجد کوفہ میں مغرب کی نماز کی امامت کرائی [illegible]
مقتدی تھا اور جب سلام پھیرا تو ایک بھی نظر نہ آیا ۔ موقعہ پا کر سب نکل گئے ۔ اور امام مسلم اکیلے نماز پڑھتے [illegible]
نے لکھا ہے کہ جب امام مسلمؓ ابن زیاد کے مکان کے قریب آئے تو دیکھا کہ سب شیعان علی یعنی جن کا دعوے تھا [illegible]
شیعہ ہیں بھاگتے چلے جا رہے ہیں ۔ امام مسلم نے کہا کہ اے محبان اہل بیت اب کہاں جاتے ہو تو کسی نے جواب [illegible]
امام مسلم نے فرمایا اے شیعان کوفہ تم نے ہم کو خط لکھے اور قاصد بھیجے اور کمال اصرار کے ساتھ بلایا ۔ اور اقرار [illegible]
کئے ۔ اور اب کیا کرتے ہو ۔ دشمنوں کے ہاتھ میں مجھے اکیلے کو چھوڑ کر آپ بھاگے جاتے ہو ۔

نظم

حضرت مسلم اک عورت تھیں منگیا آکر پانی — پانی آن پلایا بڈھی جا جستے دو رکھانی
پانی پی کر بیٹھا مسلم دوچہ کرے دلیلاں — بڈھی پچھدی کون کوئی توں صاحب حسن جمیلاں
جاپیں توں کوئی صاحبزادہ کی دلگیری تینوں! — کیوں توں فکراں دے وچ بیٹھوں دس حقیقت مینوں
مسلم آکھیا میں پردیسی کے شہر وسیندا — شاہ حسینؓ دا بھائی ہاں میں مسلمؓ عاجز بندہ
کوفی شیعیاں سد بلایا نام ہے مسلمؓ میرا — میں اپنے غم درداں دے وچ ہاں دل دلگیر ودھیرا
بڈھی آکھیا اوہ مسلم جس تاجدار ہزاراں! — بھائی شاہ حسینؓ ولی دا سید شاہ ایماناں
میں صدقے اج گلیاں دے وچ کیوں توں پھریں ڈولاندا — کھتے بھج گئے اوہ شیعہ تیرے جنہاں تینوں آندا
مسلم آکھیا ابن زیادوں ڈر کر نٹھے سارے — توڑ گئے اوہ بیعت میری قول اقرار وسارے
طوعہ نام بڈھی دا آہا کردی خاطر داری — گھر اپنے بٹھلایا اوہ سی سنت اہل پیاری
دیوا بال دتا وچ گھروں اندر شاہ اکلا — کر کے وضو نماز گذارے گھر وچ گھت مصلا
غم فرزنداں لاڈلیاں دا گھیرا آن بلا دے — اوہ روہ سجوں نا پروسے فرزنداں دے ہاڑے
قاضی ابن شریح دے گھر وچ آہے بال ایانے — خبر نہیں کی حال اونہاں دا اللہ مالک جانے
آیا سی اس بڈھی دا پت ڈاہڈا تھکا ماندا! — مائی اگے کھانا دھریا تاں تسلی کھاندا!
دیکھیا اپنی مائی تائیں ہے نالے رو دھے — اندر جاوے باہر آوے بیٹھے اٹھ کھلوے
بیٹا پچھے مائی کولوں کی اج ہویا تینوں ! — اپنے رودن بیتن والی دس حقیقت مینوں
اس سنی عورت آکھیا اپنے بیٹے شیعہ تائیں — مسلم شاہ اساڈے گھر وچ بیٹھا اللہ سائیں
خوش ہوواں ایہ وڈی رحمت دولت حاصل ہوئی — آل رسول جو [illegible]
دو نواں کر کر یا د انہاں دی حالت دربان والی — کوفیاں [illegible]
بیٹا اس دا نوکر آہا جو کو تواں سنسی گرو تی! — بولا قاضی [illegible] ظالم [illegible]
جدا اوہ وچ کچہری آیا ایہ گل ہوندی آہی — مسلم شاہ [illegible]

Marfat.com

کرن منادی مسلم شاہ نوں جو کوئی ایتھے لیا دے — پنج سو لفد روپیہ نالے جوڑا گھوڑا پاوے
کہنے لگی او اوہ شیعہ دو وچہ کو توالی دل جاندا — حال حقیقت مسلم والی اسنوں آکھ سناندا
مسلم گھر ساڈے وچہ بیٹھا کتے نہ ڈھونڈن جاڈ — لشکر بہت اکٹھا کر کے میرے نال لیا ڈ!
ابن زیاد نے کارن کہندا نزت محمد دا ای — میرے نوکر دے گھر چھپا پکڑو دیر نہ کائی
تاں اوسے وقت یزیدی لشکر مسلم اوپر جائے — گھوڑیاں دے ہنکارے سنے کھڑکار سماں دے آئے
ملوعہ بستی دا گھر آکر گھیر یا اوہناں شیطاناں — مسلم اندر کیوں لک بیٹھوں باھر آجاناں

فخرج مسلم بسیفہ یقاتلھم ۔ ترجمہ ۔ پس باہر آیا امام مسلمؓ اور نکالی تلوار اپنی اور قتل کیا بہت خارجیوں کو اور باقی فوجی دوڑ کر کوٹھوں پر چڑھ گئے ۔

پس امام مسلم کو سخت پیاس لگی تو اس بڑھیا مائی سے پانی طلب کیا ۔ تو اس مائی نے پانی دیا امام مسلم کو جب پانی پینے لگے تو ایک موذی نے تلوار چلائی تو آپ کا ہونٹ کٹ گیا ۔ اور وہ پیالہ سب خون ہوگیا ۔ اس کو واپس کر کے کہا اے مائی یہ دنیا کا پانی اب ہمارے نصیب میں نہیں ہے ۔ ہم کو اللہ تعالیٰ جنت میں شراب اپنی رحمت سے پلائے گا ۔ اس کے ابن حریث اور ابن اشعث اور شمر ذی الجوشن نے ان کو فریب سے قید کر کے شہید کر دیا اور سر مبارک کو نیزے پر ابن زیاد کے پیش کیا ۔ یہ واقعہ تیسری ذی الحجہ کے دن گذرا ۔

کہے سنا دو شیعہ سارے عاشق آل نبیؐ دے — اج بن تابع بن گئے سارے ابن زیاد دشتی دے
اوہ دن یاد نہ رہیا تنہاں جد آندا چائیں چائیں — اج لہو دے ترہائے کوفی شیعہ سب بلائیں
کئی ہزاراں قاصد گھلے خطاں نال منگایا — اج دتا ہتھ خارجیاں دے واہ داخل کمایا
ظاہر اہل البیت محبت باطن دغے کمائے — دوست بن کر دشمن ہوئی جھوٹے لارے لائے
ایہ قدیمی شیعاں نے ہے تقیہ آڈ جنائی — حضرت علیؓ شہید کیتا سی نجف دے اندر جائی
جس شہید علی نوں کیتا دیکھیا وچہ کتاباں — اوہ تابعدار حیدر دا پکا شیعہ مڈھ سنادوں

فصل ہشتم

حضرت امام مسلمؓ کے دونوں صاحبزادوں کی شہادت

نقل کرتے ہیں کہ بعد شہادت امام مسلم کے ان کے دونوں صاحبزادوں کو ایک عورت پارسا نے اپنے گھر کے ایک کوٹھڑی میں بٹھا کر کھانا کھلایا اور چھپایا ۔ اور آپ گھر کے باہر سو رہی کچھ رات گزری اس کا خاوند آیا اس نے پوچھا کہ اتنا وقت کہاں رہے ہو تو اس نے کہا کہ میں جب صبح کچہری میں گیا تو ایک منادی نے پکارا کہ جو کوئی مسلم کے دو فرزندوں کو تلاش کر کے کچہری میں پیش کرے گا اس کو ایک گھوڑا اور عمدہ لباس اور بہت سا مال انعام ملے گا ۔ میں نے تمام دن ان کی تلاش میں گھوڑا دوڑایا اور جب گھوڑا تھک گیا تو پیدل ہو کر صاحبزادوں کو تلاش کیا مگر منزل مقصود کو نہیں پہنچا ۔ اس عورت نے کہا اے مرد خدا اللہ تعالیٰ سے ڈر اور حضرت محمد مصطفےٰ کی اولاد اس کی آل پر ظلم نہ کر ۔ اس مرد نے کہا اے عورت چپ رہ ابن زیاد نے بہت سا انعام رکھا ہے جو کوئی ان کو پکڑ

Marfat.com

کرائے گا، وہ انعام پائے گا۔ پھر اس عورت نے کہا اے مرد یہ کوئی مردانگی نہیں ہے کہ تم [illegible]
میں دینا۔ اور مال دنیا کے واسطے اپنا روسیاہ کرنا۔ اس کے خاوند نے کہا اے عورت چپ رہو اور جلدی
کھانا لاؤ کہ ہم کھا کر اپنے کام مشغول ہوں۔ عورت بے چاری نے جو کھانا تھا حاضر کر دیا اور آپ اسی غم میں بیٹھی رہی
کچھ رات گذری تو بڑا صاجزادہ جس کا نام محمدؐ تھا جاگا۔ اور اپنے چھوٹے بھائی ابراہیمؑ کو بلایا کہ اے بھائی اٹھ کر [illegible]
کرلیں کہ ہم نے بھی شہید ہی ہونا ہے۔ میں نے اسوقت اپنے والد بزرگوار حضرت مسلمؑ کو دیکھا ہے کہ وہ حضرت محمد [illegible]
اللہ اور حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت امام حسنؑ مجتبیٰ کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ اور وہ تمام صاحب جنت کے [illegible]
کی سیر کر رہے ہیں۔ تو اچانک حضرت محمد مصطفےٰ کی نظر مبارک ہمارے والد امام مسلمؑ پر پڑی تو فرمایا اے مسلمؑ تیرے [illegible]
آئی کہ تو اپنے مظلوم معصوم بچے ظالموں کے ہاتھ میں چھوڑ آیا ہے۔ تو والد بزرگوار نے عرض کی کہ یا حضرت وہ بھی میرے
پیچھے پیچھے آرہے ہیں۔ اس واسطے معلوم ہوتا ہے کہ ہم کو بھی یہ شہید کر دیں گے تو چھوٹے بھائی نے کہا کہ میں نے
بھی خواب دیکھا ہے ؎

دوہاں بھائیاں ہکدوجے دے گل وچہ باہیں پایاں
رخساریاں اوپر رکھ رخسارے رودن گھت دھایاں

مسلمؑ باپ اساڈا ساتوں کلیاں چھوڑ سدھایا
دچہ پردیس نہ دردی کوئی باجھ اللہ دے آیا

جداوہ دونویں رودن لگے دو یتیم نمانے
تاں اس حارث شوم نہاندا سنیا اوٹ ٹکانے

پچھدا اپنی عورت کولوں ہن کی شور کو کارا
گھر ساڈے دے اندر ہوندے دس مینوں ایکا را

عورت عاجز چپ زبانی کرے کلام نہ کائی
تاں حارث جلدی دیوا بالیا اندر وڑیا دائی

اندر وڑکے ویکھیا تاں دو طفل ایانے پائے
پچھدا کون تسیں انہاں آکھیا تاں اسیں مسلمؑ جائے

اس بدبخت کمینے دوہاں صاجزادیاں پھڑیا
میرے گھر تسکارتے میں کیوں باہر بھان چڑھیا

مشکاں بنھ میتاں تائیں قتل ارادہ کیتا
عورت اندی ترلے کردی ایہ کم نہ کر میتا

اس عورت اتے غلام نے لڑکے سارا زور لگایا
مگراں اس بدبخت کمینے دل وچہ رحم نہ آیا

فائدہ:۔ جب حارث نے صاجزادوں کو پکڑ کر قتل کا ارادہ کیا تو اس کی عورت اور غلام اور اس کے لڑکے
نے روکا مگر وہ بدبخت نہ رکا۔ تو انہوں نے عاجز ہو کر یہ مشورہ دیا کہ تو ان کو زندہ پکڑ کر ابن زیاد کے سپرد کر دے
مگر اپنے ہاتھ سے قتل نہ کر۔ حارث نے کہا کہ ان کی تلاش میں بیت سے آدمی پھر رہے ہیں۔ اگر میں ان کو زندہ لے کر جاؤں
گا تو لوگ مجھ سے چھین لیں گے۔ اور میں اپنے مقصد سے خالی رہ جاؤں گا۔ الغرض ان تینوں نے از حد روکنے کی کوشش
کی یہاں تک کہ اس بدبخت نے اپنی عورت اور غلام اور لڑکے کو قتل کر ڈالا۔ اور بعد اس کے ان معصوم صاجزادوں کے
سر مبارک تن سے جدا کر لئے اور لاشیں نہر فرات میں پھینک دیں۔ اور سر مبارک ابن زیاد کے سامنے لے گیا تو ابن زیاد نے
کہا کہ تم نے ان بے گناہ معصوموں کو کیوں قتل کیا۔ میں نے یزید بادشاہ دمشق کو لکھا ہوا ہے کہ میں نے امام مسلمؑ کے دو
صاجزادوں کو قید کیا ہوا ہے۔ اگر وہ مجھ سے طلب کریگا تو میں اس کو کیا جواب دوں گا۔ غصہ میں آکر جلاد کو حکم دیا کہ اس
کو قتل کر دو۔ چنانچہ جلاد نے اسی وقت اس بدبخت حارث بن عروہ کو قتل کر دیا۔ اور اہل بیت کے ساتھ [illegible]
اپنے کئے کی سزا پا گیا۔ اور دوزخ کا ایندھن بنا۔ یعنی اپنی عورت۔ غلام، لڑکے اور صاجزادوں کو قتل کر کے [illegible]
ہوگیا اور خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہوگا۔

فائدہ:۔ یہ قصہ دو طرح بیان کرتے ہیں۔ ایک تو اوپر بیان ہو چکا ہے [illegible]

Marfat.com

جسدن حضرت مسلم کولوں شیعاں نے منہ موڑے — قاضی ابن شریح سنی دے گھر دو لڑکے چھوڑے
مسلم ہویا شہید تے نالے اسداد دست تا نی — چغلی جا کر ماری حاکم پاس کیتے شیطانی
ابن زیاد کہیا پھڑ مارد کون اوہناں دا وردی — ڈھونڈو مسلم دے پت دو نویں تلاشی لو ہر گھر دی
جس گھر ثابت ہوسی اسنوں پھڑ کر سولی دیساں — جیوں کر اگے ماریا ہانی مردہ خوار کریساں
بھن والا عزت پاسے نالے دولت دُونی — ابن شریح جد گلاں سنیاں منہ ہویا جیوں پانی
میرے گھر تھیں نکلن جیوں کر خبر ہوئی سرکارے — میوں بھی ہور صاحبزادیاں ابن زیاد دا مارے
چڑھ اسوار پیادے ڈھونڈن ہر گھر ہین تلاشی — ایہ گل سُن کر قاضی تائیں ہوئی سخت ہراسی
رات پئی تاں گھر وچہ جا کر کہندا دوہاں بھراواں — چلو صاحبزادیو میں تساں مکے دے راہ پاواں
کوئے اندر رہ کر تسیں خود اپنی جان گواسو — گھر گھر بھال تساڈی ہوندے ایویں مارے جاسو
لڑکے دو نویں رودن لگے درد دلے وچہ بھارا — قاضی صاحب دسو سانوں کتھے باپ پیارا
قاضی آکھیا وقت صبح کل ہویا شہید پیارا — بھی قتل تساڈے کارن دشمن کو فہ بھایا سارا
درد فراق غماں تھیں دو نویں رودن مارن آہیں — دوتی دشمن بھی کرئی اوہ دن شالا دیکھے ناہیں
ہک پردیسی بال ایانے تیجا غم دیاں کا تگاں — تازہ زخم لگے وچہ سینے درد لگایاں سانگاں
دوہاں یتیماں درد فراقوں دل وچہ غم سوائے — اسے باباکیوں چھڈ گیوں سانوں اندر دیس پرائے

فائدہ :۔ القصہ قاضی صاحب نے باہر لے جا کر کہا کہ یہ جو قافلہ جاتا ہے اس کے پیچھے پیچھے چلے جانا ۔ اور یہ قافلہ مکہ شریف جائے گا تم بھی ان کے ساتھ مکہ شریف پہنچ جاؤ گے ۔ اور اس وقت قافلہ کے مکہ کے راستے میں جانے کا آواز سنائی دیتا تھا ۔ مگر وہ صاحبزادے تھوڑی دور جا کر قضائے الہٰی سے اندھیری رات کے رستہ بھول کر پھر کوفہ میں آ گئے تو چونکہ سپاہی ان کی تلاش میں پھر رہے تھے اس واسطے انہوں نے پکڑ کر مشکیں باندھ لیں اور ابن زیاد کے حوالے کر دیا ۔ ابن زیاد کمبخت نے حکم دیا کہ اسے جلاد ان کو قتل کر دے ۔ تو دونوں صاحبزادوں نے نہایت ہی منت زاری کی مگر وہ موذی باز نہ آیا ۔ آخر صاحبزادوں نے کوفی شیعوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا اے شیعان علی اہل بیت کے مجبور تم نے ہمارے والد کو بھی شہید کرا دیا ۔ اور ہم بے گناہوں کو بھی پکڑ کر ابن زیاد کے حوالے کر دیا ۔ کیا تم کو کچھ شرم نہیں آتا ۔ تو وہ سب خاموش ہو گئے ۔ الغرض ابن زیاد نے جلاد کو حکم دیا کہ ان کو جلدی شہید کر دے ۔ چنانچہ جلاد نے ویسا ہی کیا اور دونوں صاحبزادوں اور امام مسلم اور ہانی کے سر مبارک نیزوں پر نصب کر کے دمشق میں یزید بادشاہ کے پاس بھیجدیئے ۔

فصل نہم

امام مسلم کا آخری خط لکھنا امام حسین کو، اور کن لوگوں نے امام مسلم کو شہید کیا تھا، اور کن لوگوں نے امام حسین کو کوفہ میں بلایا تھا، کیا وہ شیعہ تھے یا سُنّی تھے، اسکو بحوالہ کتاب مفصل طور پر ہم ناظرین کے پیش کرتے ہیں تاکہ انصاف معلوم ہو جائے کہ کون لوگ

Marfat.com

محب اہل بیت ہیں اور کون دشمن اہل بیت ہیں

وَفِيْ ذَالِكَ خَرَجَ الْحُسَيْنُ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْكُوْفَةِ وَقِيْلَ كَانَ خُرُوْجُهٗ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ۔

ترجمہ :- جس دن نکلے امام حسینؓ مکہ سے طرف کوفہ کے وہ دن ترویہ کا تھا ۔ یعنی آٹھویں ماہ ذوالحجہ کا

عاجزیاں تے منتاں کر کر شیعاں خط لکھا یا
جھب آشاہ حسینؑاں کوفے کیوں اتنا چر لا یا
اسیں شیعہ سب تابع تیرے ہرگز غم نہ کرنا
اساں جاناں رکھ تلی تے لیاں اگے تیتھوں مرنا
اسیں دشمناں تیریاں دے سنگ لڑیئے دیئے جان پیاری
جھب آ مرغاں وانگوں کوفے اندر مار اڈاری
آکر دیکھیں خارجیاں سنگ کیکر کراں لڑائی
اسیں شیعہ سب تابع تیرے خوف نہ کرنا کائی !
اسیں خارجیاں نوں مار مکائیے جڑھ تھیں پٹ گوائیے
باپ تیریا بدلہ لیئے تیرے ٹھنڈ کلیجے پائیے !
جھب آشاہ حسیناں تیریاں ساڈوں جھب اڈیکاں
اسیں شیعہ سب دشمناں تیریاں لائیے سوسو لیکاں
جھب دیئے مسلم عقیل جیوں کر کوفی کرن کمایاں
جو اج ہن محب تے شیعہ کر کر کے وڈیائیاں
شاہ حسینؓ دی مدد کرن جد کوفے اندر آیا
یا دشمناں دے وس پا دن جیوں کر مسلم قتل کرایا
ہن دیکھیا جاسی تابعداری کس دی کرسن بھائی
شاہ حسینؓ یا ابن زیاد دے ہملت نیڑے آئی !
جد کوفیاں دے خط بجد آئے شاہ حسینؓ نوں بھائی
تاں مکہ چھوڑ روانہ ہویا اوہ مقبول الٰہی !!!

فائدہ :- شیعہ لوگ عام جاہل سنیوں مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ جو کچھ اماموں کے ساتھ دشمنی کی کارروائیاں کی گئی ہیں وہ سب سنت اہل جماعت نے ہی کی ہیں ۔ اب ہم بتوفیق الٰہی شیعوں کی کتابوں سے ثابت کر کے دکھاتے ہیں کہ جنہوں نے امام مسلم کو شہید کیا ۔ اور امام حسین کو مکہ مکرمہ سے خط بھیجکر منگوایا وہ کون تھے سنت اہل جماعت تھے یا شیعہ صاحبان تھے ۔

مسئلہ دمع الھتون ترجمہ جلاء العیون باب پنجم نقل تیراں جو کہ شیعہ کی معتبر کتاب ہے اس میں مرقوم ہے کہ جب امام حسنؓ کا وصال ہوا تو عراق کے شیعہ حرکت میں آئے اور خط امام حسین علیہ السلام کو لکھا کہ ہم امیر معاویہؓ کو خلافت سے معزول کر کے آپ کے ساتھ بیعت کرتے ہیں آپ کی اس میں کیا رائے ہے ۔ امام حسین علیہ السلام نے ان شیعوں کو جواب دیا کہ صبر کرو جب موقعہ آئے گا تو دیکھا جائے گا ۔ اور امام حسینؓ نے ان شیعوں کی کوئی مصلحت نہ دیکھی ۔

مسئلہ :- جب امیر معاویہ کا انتقال ہوا تو تمام شیعان کوفہ نے سُنا کہ امام حسین علیہ السلام مکہ معظمہ میں آگئے ہیں ۔ چنانچہ سلیمان بن صرد خزاعی کے مکان پر جلسہ ہوا سلیمان خزاعی نے سب سے مخاطب ہو کر کہا کہ امیر معاویہؓ کا انتقال ہو گیا ہے ۔ اور امام حسین علیہ السلام یزید کی بیعت سے انکار کر کے مکہ معظمہ میں چلے گئے ہیں تم سب لوگ ان کے اور ان کے بزرگوں کے شیعہ ہو ۔ اب ان کی امداد کرو ۔ اور عریضہ لکھ کر بلاؤ ۔ تمام شیعوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ جب وہ صاحب یعنی امام حسینؓ یہاں ہمارے شہر میں تشریف لائیں گے اور ہم قدم سے متوسل کریں گے تو ہم سب بقدم اخلاص ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے ۔ (نقل از دمع الھیون باب پنجم صفحہ بائیں)

فائدہ :- محبان اہل بیت نے ڈیڑھ سو خط چار سے امام حسینؓ کی خدمت اقدس میں اپنی عقیدت اور اخلاص کے لکھ کر دشمنوں نے عام کو بلایا جا رہا ہے ۔

Marfat.com

مسئلہ :- اہل کوفہ یعنی رئیسان کوفہ نے قیس بن مہر اور عبداللہ بن شداد کو اور عمارہ بن عبداللہ ڈیڑھ سو خطوط دے کر امام حسین کی خدمت اقدس میں روانہ کیا۔ اور پھر بعد دو روز کے ایک اور خط لکھا اور بدست ہانی بن ہانی سبعی عبداللہ عبدالرحمان کو دے کر بخدمت امام حسین بن علی بن ابی طالب کے جاوے۔

اما بعد۔ آپ حضور بہت جلد اپنے خیر خواہوں کے پاس تشریف لائیں۔ تمام آدمی آپ کی امامت کے منتظر ہیں اور سوا آپ کے غیر کی طرف رغبت نہیں رکھتے۔ یعنی آپ کے سوا کسی غیر کو اپنا خلیفہ بنانا نہیں چاہتے۔ اور آپ جہاں تک ہو سکے بہت جلدی یہاں تشریف لاویں (نقل از ورح الہتون باب پنجم فصل تیراں)

فائدہ :- یہ آپ کے شیعہ امام حسینؓ کو سبز باغ دکھا رہے ہیں۔ ابھی ایک زمانہ آئے گا کہ امام صاحب پر خود تلواریں چلائیں گے۔

مسئلہ :- امام حسین علیہ السلام کو خطوط پر خطوط کوفی شیعوں کی طرف سے آ رہے ہیں۔ مگر امام حسینؓ نے کوئی جواب نہیں لکھا تھا۔ یہاں تک کہ بارہ ہزار خط آ چکا تھا۔ تو آخری خط کا جواب آپ نے لکھا (روح الہتون باب پنجم صفحہ ۱۴۱)

مسئلہ :- امام مسلم کو امام حسینؓ نے کوفیوں کی بیعت کرنے کے لئے ہمراہ قیس بن مہر عمارہ بن عبداللہ سلون بن عبدالرحمان ازدی کے روانہ کیا۔ اور فرمایا کہ اگر کوفی میری بیعت کرنے پر اتفاق کریں تو مجھ کو بہت جلدی حقیقت حال ان کے سے اطلاع کریں۔ جب امام مسلم اُن کے ہمراہ کوفہ میں پہنچے تو پچیس ہزار آدمی اہل کوفہ امام صاحب کی بیعت میں مشرف ہوئے۔ اور جب ابن زیاد کوفہ میں آیا تو بھی امام مسلم ام ہانی کے گھر پوشیدہ طور پر بیعت لیتے رہے (روح الہتون باب پنجم صفحہ تیراں)

مسئلہ :- امام مسلم نے ستائیس روز اپنی شہادت سے پیشتر ایک خط امام حسین علیہ السلام کو لکھا۔ اس میں اظہار عقیدت اور اتقیاء اہل کوفہ کا تھا۔ اور ایک جماعت اہل کوفہ نے بھی خطوط حضرت کو لکھے کہ یہاں ایک لاکھ تلوار آپ کی امداد کے واسطے تیار ہے (نقل از روح الہتون باب پنجم)

مسئلہ :- جب ابن زیاد کوفہ میں آیا تو تمام شیعہ جماعت امام مسلم سے جدا ہو گئی۔ اور ابن زیاد کے گرد مثل مکھیوں کے ہوئے۔ اور اسی روز وہ مسجد میں آیا اور منبر پر کھڑے ہو کر منادی کرنے لگا۔ کہ جو لوگ بزرگ رئیس اس وقت مسجد میں نہ آئے گا میں اس کا خون بہا دوں گا۔ اور اس کو سخت ذلیل و خوار کروں گا۔ پس تھوڑی دیر میں مسجد پُر ہو گئی۔ اور سب آدمی حاضر ہو گئے (روح الہتون صفحہ ۴۴)

مسئلہ :- ابن زیاد نے منبر پر کھڑے ہو کر کہا کہ جو شخص امام مسلمؓ کو پکڑ کر لائے گا۔ میں اس کو دو سو درہم انعام دوں گا۔ تو ستر آدمی شیعہ اس انعام کے طمع سے امام مسلم کے پکڑنے کو تیار ہوئے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ جب امام مسلم کو پکڑ کرنے آئے۔ تو آپ بہت غمناک ہوئے اور رونے لگے تو عبد بن عباس بن مرداس نے کہا جو ایک پکا شیعہ تھا۔ اے مسلم کیوں روتے ہو۔ مقصد حاصل کرنے کے لئے یہ تکلیف زیادہ نہیں (روح الہتون باب پنجم صفحہ تیراں سے لے کر چار سو اکتالیس تک۔

مسئلہ :- پچیس ہزار شیعہ سے امام مسلم پانی مانگتے ہیں۔ مگر وہ منہ چڑاتے ہیں۔ اور امام مسلم کی وصیت بھی نہیں سنتے۔ اور اتنے شیعوں کے ہوتے ہوئے اُن کا جرنیل ان کے سامنے قتل کیا جاتا ہے۔ مگر شیعہ کے خون میں ذرا بھی جوش نہیں آتا۔ جب امام مسلم ابن زیاد کے دروازے پر آئے تو پیاس نے بہت ہی عاجز کیا۔ اس وقت اکثر شیعیان کوفہ منتظر حکم ابن زیاد بیٹھے تھے۔ یعنی امام مسلم کو قتل کرنے کے لئے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ حضرت امام مسلم نے فرما

Marfat.com

اے فاسقو ایک گھونٹ پانی کا تو مجھ کو پلاؤ۔ تو ابن عمرو بدبخت شیعہ نے کہا کہ تجھے ایک گھونٹ پانی کا نہ ملے گا۔ غرض جب ابن زیاد نے امام مسلمؓ کو قتل کا حکم دیا۔ تو امام مسلمؓ نے فرمایا کہ مجھے تھوڑی دیر اجازت دو تاکہ میں اپنا وصی کسی کو بناؤں کہ میری وصیت کو پورا کرے۔ ابن زیاد نے کہا کہ جا ہو کر دو۔ حضرت مسلم نے عمر بن سعد کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ بطفیل اس قرابت کے جو تیرے اور میرے درمیان ہے میری وصیت کو قبول کر۔ اس ملعون نے ابن زیاد کے خوف سے امام صاحب کا کلام ہی نہ سنا۔ ابن زیاد نے کہا اے عمر بن سعد امام مسلم کے ساتھ جب تم قرابت رکھتے ہو تو اس کی وصیت کو کیوں نہیں سنتے۔ یعنی قبول کیوں نہیں کرتے۔ جب ابن زیاد نے اجازت دی تو امام مسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک کوٹھڑی میں لے جا کر یہ وصیت فرمائی۔ کہ اول میری زرہ فروخت کر کے میرا قرضہ ادا کرنا۔ اور دوسرا مجھ کو دفن کرنا۔ تیسرا امام حسینؓ کو اس واقعہ سے خبر کر دینا، کہ کوفی شیعہ نے میرے ساتھ یہ بیوفائی کی ہے۔ آپ یہاں تشریف نہ لائیں (روح البیان باب پنجم فصل چودھویں سے لے کر صفحہ چار سو چودہ ۴۱۴ تک) مگر اس عمر بن سعد شقی نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو کوئی خبر نہ کی۔ اس کے بعد ابن زیاد نے حکم دیا کہ اس کو ایک محل پر لے جا کر قتل کرو۔ اور اس کے دھڑ کو چھت سے زمین پر پھینک دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور روبرو پچیس ہزار شیعوں کے یہ واقع ہوا۔ اور کسی نے امام مسلمؓ کی شہادت دیکھ کر ٹھنڈا سانس بھی نہ لیا۔ یعنی امداد تو درکنار رہی۔

فصل دہم

امام حسینؓ کا مکہ مکرمہ سے کوفہ کو نکلنا اور تمام اصحابؓ کا روکنا

وَلَمَّا تَجَهَّزَ بِالْخُرُوْجِ مَنَعَهٗ عَنْ ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صِدِّيْقٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَاَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَاَبُوْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ فَلَمْ يَمْتَنِعْ بِمَنْعِهِمْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ كَبْشًا يُسْتَحَلُّ بِهٖ فَلَا اَكُوْنُ اَنَا ذٰلِكَ الْكَبْشُ۔

ترجمہ:۔ اور جب ارادہ کیا امام حسینؓ نے کوفہ میں جانے کا تو تمام اصحاب اکرام نے منع کیا۔ یعنی ابن عباسؓ عبدالرحمٰن بن صدیق و عبداللہ بن عمرؓ و ابوسعید خدری و ابو واقدیؓ لیث اور جابرؓ نے پس نہ رکے امام حسینؓ ان کے روکنے سے اور فرمایا کہ میں نے سنا ہے اپنے باپ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا انہوں نے کہ میں نے سنا رسول خدا سے کہ تحقیق ایک دنبہ ذبح کیا جائے گا بیت اللہ شریف میں۔ یعنی ایک ناحق خون کیا جائے گا، پس ڈرتا ہوں میں کہ شاید وہ دنبہ میں ہی نہ ہوں۔ غرض کہ امام صاحب نے کسی کی بات نہ مانی۔ آخر تیسری ماہ ذوالحجہ ۶۰ھ ہجری بروز منگلوار جس روز امام مسلم کوفہ میں شہید ہوئے امام حسینؓ ساتھ بیاسی آدمیوں کے یعنی بمعہ اہل وعیال و عزیزوں و رفیقوں کے جس میں ستر آدمی اسوار اور باقی پیادے تھے۔ یکبارگی مکہ مکرمہ سے دل اٹھا اور کوفہ کی طرف کوچ فرمایا اور کسی کے روکنے سے نہ رکے ؎

ابن عباس کہیا توں ایہ گل رکھیں یاد پیارے — کوفیاں کوے وفا نہ کیتا دیون جھوٹے لارے
کوفے جاون اندر تینوں ہرگز نہ بھلیائیاں — تیرے باپ تے بھائی اوسے تے سے تکلیفاں پائیاں
تینوں بھی اوہ وقت نزع تک کوفیوں گے روکیندے — کوفی بے اعتباری سارے لا فاں کوڑ مریندے
پر شبیرؓ نہ لیا دو حضرت سچے تسیں ہنیں رہنان — اس گل اندر بھلا نہ تینے یاد رکھیں ایہ کہنا

خوف کراں مت شاید تینوں کوئی دشمن مارن | والگوں شاہ عثمان ولید ے مارن تیرے کارن
رب نہ کرے قتل ماریا جاویں ہوسی بڑی خواری | بال ایانے حرم نمانے پاون ذلت خواری
امام حسینؓ کہیا اوہ ہوناجو ہے رب نے کرنا | طول طویل نہ گل کرو مرنے تھیں کی ڈرنا
عمر دا بیٹا جد پردیسوں آیا وچہ مدینے | لوکاں آکھیا مکے نوں کوفے چلے شاہ نگینے
ابن عباس سینے آیا راتوں راتی چلبیا | دوراتیں وچہ طے کر پینڈا سنگ ولیڈے لیا
یا حضرت اسیں موڑن آئے رو رو دہن ڈوہائیاں | کوفے جاون اندر ساڈوں دستن نہ بھائیاں
بہتر ہے جو مکے اندر شبیر و کتے نہ جاؤ | شاہ کہیا ہن جان دیہو نہ موڑو مول بھراؤ
ابن عمر کہیا تیں کیوں ہے چلے شاہزادے حسن رنگیلے | کیہڑے عقلوں وچ پردیساں چلیوں شاہ چلیلے
اج اساں نوں دسے تیرا دشمن ہویا زمانہ | نہ ہرگز نال ے جاؤ حضرت متبر سنے زنانہ

فائدہ:- چونکہ ابن عباس اور دیگر اصحاب الکرام اہل مکہ کو بالیقین معلوم نہ تھا کہ آپ اسی سفر میں شہادت پائیں ۔ ورنہ ہمراہ ہوتے۔ کیونکہ ایسے ایسے جلیل القدر اصحاب جو آپ پر اپنی جان قربان کرنے والے تھے کب رہ سکتے ۔ غرض جب امام صاحب کی اسواری مکہ معظمہ سے چلی تو مکہ معظمہ میں ماتم برپا ہوگیا۔ ہر ایک کی آنکھوں سے آنسو جاری ۔ کیونکہ کوئی بھی آپ کی جدائی گوارہ نہیں کرسکتا تھا۔

کس قدر اژدہام تھا اس وقت | مجمع خاص و عام تھا اسوقت
رخصت رونق دیار ہے آج | فرقت جان شہریار ہے آج
ملنے آتے تھے اقربا سارے | جمع تھے یار و آشنا پیارے
قہر ہوتا ہے قہر ہوتا ہے | ویران آج مکہ شہر ہوتا ہے

غرض کہ امام حسینؓ سب سے رخصت ہوکر مکہ معظمہ سے کوفہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ اور چلتے چلتے جب منزل یہ میں پہنچے تو بکر اسدی کوفہ سے آتا تھا۔ اس نے کوفہ میں ابن زیاد کا آنا اور کوفی شیعوں کا بے وفا ہوجانا اور امام لم کی بیعت توڑ کر ابن زیاد سے مل جانا اور امام مسلم اور اس کے صاحبزادوں کا اور ہانی سنی کا شہید ہوجانا مفصل طور بیان کیا۔ امام حسین یہ خبر سن کر خاموش رہے اور کسی کو خبر نہ کی۔ امام مسلم کی ایک شاہزادی بھی ساتھ تھی جب وہ آپ پاس آئی تو آپ اس لڑکی کے منہ کی طرف دیکھنے لگے۔ اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ وہ لڑکی عقل سے معلوم کرگئی اور ض کی کہ یا حضرت آج آپ نے خلاف عادت میرے سر پہ دست مبارک پھیرا ہے کیا وجہ ہے۔ آپ کو خدا کی قسم فرمانا کیا میرے اباجان تو شہید نہیں ہوگئے۔ آپ اس بات کو ضبط نہ کرسکے بے اختیار آپ کی چشم مبارک سے آنسو جاری گئے اور فرمایا اے بیٹی چپ رہو اور مت روہم تمہارے باپ ہی ہیں۔ اور زینب تمہاری ماں ہے وہ لڑکی بے اختیار ونے لگی۔ بعد اس کے حضرت امام حسینؓ کو سب لوگ قسمیں دے کر کہنے لگے کہ آپ اپنے اور اپنے اہل و اطفال پر رحم فرماکر پس مکہ شریف میں تشریف فرمائیں۔ اور کوفہ جانے کا ارادہ ملتوی کریں۔ جب لوگوں نے بہت ہی منت دعا جزی سے امام نؓ کو کوفہ جانے سے مجبور کیا تو آپ نے ارادہ مکہ معظمہ واپس جانے کا کرلیا۔ جب یہ خبر امام مسلم کی شہادت کی امام مسلم ے بھائیوں نے سنی تو انہوں نے کہا اب ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے۔ قسم ہے خدا کی جب تک ہم کوفیوں سے امام مسلم کا بدلہ لیں گے یا آپ شہادت نہ پائیں گے ہرگز ہرگز واپس نہ جائیں گے۔ ع

زندگی بہر دین یار است | یار چوں نیست زندگی عار است

Marfat.com

زندگی واسطے دیکھنے یار جانی   دوست باجھ اوہ زندگی عبارجا

فصل یازدہم

امام حسینؑ کا قاصد شہید ہونا اور ابن زیاد نے جاسوس بھیجنا اور حُرؓ کا امام سے مل

جس دن مکیوں چلیا قاصد دے کر خط چلایا   مسلم دے ول بھیجیا اسنوں راوی ذکر کیا

جہاں پہنچنا قادسیہ وچہ قاصد لشکر اسنوں پھڑیا   کوفے اندر ابن زیاد دے پاس سی اسنوں کھڑ

قاصد کولوں لے کر اوہ خط ابن زیاد دے پڑھیا   کوفے آون والا ہن اساں پک ارادہ کر

مسلم تائیں لکھیا ہویا بہت سلام ولی دا   تیرے لکھے بموجب مکیوں ٹریا پُت علیؑ دا

ظالم ابن زیادے قاصد ترت شہید کرایا   کربل دیاں شہیداں وچوں اوّل ہے اوہ آ

فائدہ:۔ روایت کرتے ہیں کہ ابن زیاد نے امام صاحبؓ کی آمد کی خبر سُن کر ایک سانڈنی کا اسوار جاسوس بھیجا، کہ جب امام حسین مکہ سے کوفہ روانہ ہوں تو فوراً خبر کرنا۔ اس جاسوس ابن زیاد نے آکر خبر دی کہ مکہ سے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے کوئی سولہ دن گزر چکے ہیں۔ اور آج فلاں منزل پر ان کا مقام ہے۔ ابن زیاد بن یزید ریاحی کو ہزار اسوار کے ساتھ روانہ کیا کہ جہاں امام صاحب ملیں اسی جگہ ان کو روک لینا اور کسی طرف دینا۔ غرض کہ آپ جب فرات کے مقام پر پہنچے جو کوفہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے تو حُر ریاحی ہزار اسوار باہتھیا پہنچ گیا۔ اور عرض کی کہ ابن زیاد کا مجھے حکم ہے کہ جہاں امام حسینؓ ملیں وہاں ہی قید کر لینا۔ اور خبردار کسی طرف اور میرا دل نہیں چاہتا کہ میں آپ کو ابن زیاد کے پاس لے جاؤں۔ اور یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میں آپ کو دوں اور خود کوفہ میں واپس چلا جاؤں۔ بعد اس کے امام صاحبؓ نے فرمایا، اے حُر ظہر کا وقت ہے تم اپنی قو نماز پڑھو اور ہم اپنی قوم کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ حُر نے عرض کی کہ یا حضرت آپ پیشوائے دین امام زمان ہو امامت کرا دیں تو ہم دونوں لشکر مل کر نماز گزاریں۔ اور ہم آپ کی اقتدا کریں گے۔ الغرض امام صاحب نے نماز کے بعد فرمایا۔ کہ کوفیوں کے ڈیڑھ سو خطوط متواتر ہماری طرف آئے۔ اور رئیس کوفہ بھی برابر پیغام لائے باصرار نے کوفہ کا قصد کیا۔ اور تم بھی کوفہ کے رہنے والے ہو اگر تم اپنی بیعت پر قائم ہو تو ہم تمہارے شہر میں چلیں ورنہ واپس چلا جاؤں گا۔ حُر نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ حضور اُن خطوں کو میں نہیں جانتا کہ ان کے بھیجنے والا کون ہے۔ اما اپنے بکس میں سے تمام خط نکال کر دکھا دئے اور فرمایا کہ اکثر وہ آدمی جنہوں نے یہ خط ہماری طرف بھیجے ہیں۔ تمہار میں موجود ہوں گے۔ اور ان کے ہاتھوں کی مہریں اور دستخطیں خود ان خطوں پر چسپاں کی ہوئی ہیں جو پکے شیعہ ا اہل بیت بن کر خط لکھتے رہے ہیں۔ اور اب اس وقت میری گرفتاری کے لئے تیرے لشکر میں موجود ہیں۔ جب نے خطوط پڑھنے شروع کئے تو جن لوگوں نے وہ خط لکھے ہوئے تھے وہ شیعہ شرم کے مارے اپنے سروں کو نیچا جھ ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ اتنے میں ایک شخص اونٹنی کا اسوار آیا اور فرمان ابن زیاد کا حُر ریاحی کو سنایا کہ اے حُر تم کو یہ پیغام ملے اسی وقت امام حسینؓ کو روک لینا۔ اور کسی چٹیل میدان میں جس جگہ گھاس اور پانی نہ ملے کا ڈیرہ اور تنبو لگوانا۔ حُر نے خط پڑھ کر امام صاحب کو دیا اور کہا کہ دیکھو حضرت ابن زیاد کو آپ کی گرفتار

Marfat.com

خیال ہے ۔ اور میں حیران ہوں کہ میری اور آپ کی یہ ملاقات پوشیدہ بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ ہزار اسوار میرے ساتھ موجود ہیں ۔ اگر میں آپ کو چھوڑ دوں تو مجھے ابن زیاد سخت سزا دے گا ۔ اگر نہ چھوڑوں تو رسولؐ خدا کو دن قیامت کے کون سا منہ دکھاؤں گا ۔ اور میرا یہ عقیدہ آپ کے متعلق ہے ؎

صاحب معراج کا ہے نور عین ! نور دیدہ فاطمہؑ کا ہے حسینؑ

روایت ہے کہ حرؓ نے اپنی فوج سے علیحدہ ہو کر امام حسینؑ کو عرض کی کہ یا ابن رسولؐ اگر آپ پر حر تلوار اٹھائے گا تو اس کا ہاتھ کٹ جائے ۔ اور بری نظر سے دیکھے تو اس کی نظر پھوٹ جائے اور قسم ہے خدا کی میں آپ کو ابن زیاد کے پاس نہیں لے جاؤں گا ۔ اور آپ کا جی جہاں چاہے چلے جاؤ میں کچھ تعرض نہیں کروں گا ۔ اور میں کوفہ کی طرف پھر جاتا ہوں ابن زیاد کو کہہ دوں گا کہ مجھے امام صاحب نہیں ملے اور جو کچھ میرے ساتھ ہو گی میں برداشت کروں گا ۔

فصل دوازدہم

امام حسینؓ کا واپس مکہ کو آنیکا ارادہ کرنا اور شہادت سفر کرنا

تَحَرَّكَ الْحُسَيْنُ عَنْ طَرِيْقِ الْكُوْفَةِ وَنَزَلَ بِكَرْبَلَا فِي الثَّانِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ إِحْدٰى وَسِتِّيْنَ فَلَمَّا نَزَلَ بِهَا سَأَلَ عَنْ إِسْمِهَا فَقِيْلَ هٰذَا مَوْضِعٌ قَالُوْا مَارِيَةُ فَقَالَ كَانَ إِسْمُهَا غَيْرُ مَا لُوْا الْعَمِيْقَالَ كَرْبَلَاءُ فَقَالَ مَوْضِعُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ فَنَزَلَ الْقَوْمُ ۔

ترجمہ :۔ پس پھر چلے امام حسینؑ کوفہ سے کہ کو راستے میں قضاء الٰہی سے پھر چلے گئے کربلا میں دوسری ماہ محرم کی ۶۱ سنہ میں ۔ اور جب اُترے بیچ اس جگہ کے تو لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون سی جگہ ہے لوگوں نے کہا اس جگہ کا نام ماریہ ہے ! تو آپ نے فرمایا کیا کوئی اور بھی نام اس جگہ کا ہے ۔ لوگوں نے کہا دوسرا نام اس جگہ کا کربلا ہے فرمایا امام نے یہی ہے جگہ درد اور مصیبتوں کی ؎

راوی کرے روایت جس دن کربلا شاہ سدھایا
کہنا حضرت عرض کراں میں وس نہیں کجھ میرا
شاید میری جاگہ اجل ہور کوئی آ جاوے
راتو راتی چلے حضرت کے دے دل دھائے
دو جی راتیں پھر اُٹھ دوڑے کے دیوں دھایاں
ایویں سٹ راتیں اُٹھ دوڑے کیوں جاں سکے
مول قضا نہ ٹلدی ہرگز بندے دی تدبیروں
گھوڑے اٹھ نہ ہلن ہرگز تا جھکے سب راہیں
جس کلے نوں کن تنبوواں کارن تو ہو جاری تھیندا
ایہ گل ویکھ امام ہکے ایہ قتل گاہ خاص ہماری
ایہو جا گہہ کربل ہے جتھے اسیں شہادت پاوناں

حرّا امام حسینؑ دلی نوں چپ کرنے آیا !
راتو راتی جلدی ایتھوں کو چ کراؤ ڈیرا
دلدیاں دل وچ رہن ایہ ویلا پھیر نہیں ہتھ آوے
ساری رات چلائے گھوڑے نجرے کربل آئے
فجر ہوئی تاں اوہے جایں کربل داہیاں آئیاں
اوڑک ہو لا چار لگائے کربل ڈیرے پکے
دستو کتوں سنئے کوئی تا مڑدی تقدیروں
بن کے وچ پہنچا ساڈے وچ نصیباں ناہیں
جے لکڑ کپن ڈکھاں ناؤں تاں بھی لہو چو ندا
ایسے جاگہ اندر ہو سن خون اسا ڈے جاری
مارے جاسن پُت بھتیجے میرے سنے بھرا داں

Marfat.com

پئی شنیدی سی ایہ اگے نت مصیبت بھاری — جس دے کارن نبیؐ اللہ دے خبر دتی گئی ساری
ایہ مصیبت جسدے بابو پھر دے نت ڈھونڈ ہارے — اوہ دیہاڑا اج حاضر ہویا کرسے جور بتوں بیچارے
اج دیکھیا جاسی کی کجھ ایتھے ساڈیاں ہاڑے — دھڑ جاناں دی بازی لگی ہوسی جو سب جاندے
جسدن دیاں پیشگوئیاں ساتوں دسیاں نبیؐ پیارے — جو کربل اندر کربل جاناں ہوسن کیسے بیہاڑے
اج اوہ جا بگ کربل والی ظاہر پئی دسیوے — ہن یارب ثابت قدم رکھیں بےصبری مول نہ تھیوے
اج بازی لاکر یارب ساتھے تیتھوں اساں دکھانی — کھیل اجیہی کھیلاں گے جو جگ وچ رہے کہانی
کھیل اساڈی والا چڑھیا نیک قیامت تھیسی — پر ساڈا اوہ جو ساڈے وانگوں صبر پیالہ پیسی
جو کوئی سن کر منہ سر سینہ پٹے وانگ سودائیاں — اوہ ساڈے وچوں مول نہ ہوسے خاص حدیثاں آئیاں

قَالَ النَّبِيُّ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعٰى بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

ترجمہ۔ فرمایا نبی کریمؐ نے جو کوئی وقت مصیبت کے منہ سر سینہ پیٹے ہماری اُمّت سے نہیں۔

مسئلہ:۔ طبرانی میں لکھا ہے کہ جب امام حسینؓ کربلا میں اترے تو خواب میں حضرت رسول مقبولؐ امام حسینؓ کو اندر سینہ مبارک سے لگایا۔ اور فرمایا! اے میرے فرزند دلبند دیکھ کوفہ کی طرف سے تیرے لئے لشکر تلواریں تیز کرکے تیرے قتل کے لئے آرہے ہیں۔ اور خبردار تو نے صبر کرنا ہوگا۔ تاکہ شہادت میں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے۔ اور امتحان کا وقت قریب ہے اور یاد رکھنا بڑے صبر لینے ہوں گے۔ صبر کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑنی ہوگی۔ اور تیرے والدین انتظار میں ہیں۔ جب خواب سے بیدار ہوئے تو یہ خواب اپنے اہل وعیال کو سنایا تو تمام سن کر غم ناک ہوئے تو امام صاحب نے فرمایا اے میرے اقربا وقت مصیبت پر صبر کرنا ہوگا۔ کیونکہ صبر کرنا مومن کی نشانی ہے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے سورہ بقر پارہ دوم میں یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو یعنی مومنو ایمان والو اللہ تعالے سے امداد طلب کرو وقت مصیبت کے ساتھ صبر اور نماز کے تحقیق اللہ تعالے صبر کرنیوالے مومنوں کا ساتھی ہے۔ اور جو شخص مصیبت کو دیکھ کر یا سن کر صبر نہیں کرتا بلکہ واویلا کر منہ سر سینہ پیٹتا ہے وہ مومن نہیں ہے ؎

جو وقت مصیبت منہ سر سینہ پٹے وانگ گنواراں — نہ پڑھے نماز نہ صبر کرے اوہ رلسی سنگ اشراراں
امام حسینؓ نے صبر کمایا وانگ ایوبؑ پیارے — تے اہل البیت دے تائیں آکھن نبیوں صلم سارے
جو صبر کرے اوہ ساڈا ساتھی خود اللہ فرمادے — اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ وچ قرآن بتادے
جو سانوں ساتھی بنا چاہے نہ پٹے منہ سر تائیں! — جیوں کر وچ مصیبت مومن کافر صمت کھائیں
بھاویں مومن مونہوں سدائے دعوی کرے زبانی — جے کر اندر صبروں خالی جانی ڈل شیطانی

مسئلہ:۔ بس یہ خواب دیکھ کر امام حسینؓ نے دعا مانگی اَللّٰهُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَّاَجْرًا ۔ یا اللہ عنایت کر حسینؓ کو صبر کا اجر۔

یارب اجر صبر دہ پورا میں راضی وچ رضائیں — ہن وقت مصیبت گیا جیدیاں لوندیاں ہنت کہائیں
جس نوں کربل کربل آکھن قرب ملے میں تائیں — اج کر طوں قرب جیسی بیٹوں میں راضی تدھ دنیائیں
یارب صبر ایوبؑ جیہا بدا کر ہں عنایت بیٹوں — مول نہ تھیوے بےصبری میں عرض سناواں تیتوں
جیوں کر ابراہیمؑ چھت وچ ڈولیا ہرگز ناہیں !! — ہاں ہاں ہیل چھری اسڑیا میں دکھی بھاہیں

Marfat.com

فصل سیزدہم ۱۳

خط ابن زیاد کا زمین پر پھینکنا اور امام صاحبؓ کا غضب میں آنا۔ اور پانی بند کرنا اور شیعان کوفہ کا خط بھیجنے سے انکار کرنا اور امام صاحب کا خط دکھا کر ان سے اقرار کرانا اور کربلا میں پانی نہ ملنے کے سبب سے کھوہ کھودنا اور حُرّ کا مسلمان ہو کر شہید ہونا اور گرد خیموں کے کھائی کھودنا، اور آپ کے تمام اصحاب کا بمعہ بھائی بھتیجوں فرزندوں کے شہید ہو جانا اور امام صاحب کا زین العابدین کو آخری وصیت کرنا اور طریقہ نقشبندیہ قادریہ چشتیہ وغیرہ کی تلقین کرنا

ثُمَّ کَتَبَ ابْنُ اِبْنِ زِیَادٍ کِتَابًا اِلَی الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُطْلِبُہٗ اِلٰی بَیْعَتِ یَزِیْدَ فَلَمَّا وَرَدَ الْکِتَابُ اِلَی الْحُسَیْنِ نَقَرَہٗ ثُمَّ اَلْقَاہُ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِلرَّسُوْلِ مَالَہٗ عِنْدِیْ جَوَابٌ

ترجمہ:۔ پھر خط لکھا امام حسینؓ کو ابن زیاد نے اور طلب کی بیعت یزید کی۔ پس جب آپ نے خط پڑھا تو پھینک دیا زمین پر غصہ سے اور فرمایا قاصد کو کہ نہیں ہے جواب اس خط کا میرے پاس کوئی۔ جب قاصد نے واپس جا کر ابن زیاد کو سارا ماجرا سنایا تو ابن زیاد بڑا غصہ میں کر بہت باتیں کرنے لگا۔ کہ کون ہو حسینؓ جو میرے خط کو زمین پر پھینکے۔ اسی وقت تمام کوفی شیعہ کو اپنی فوج میں بھرتی کرنے لگا اور بڑی بڑی تنخواہیں مقرر کر دیں۔ تاکہ اس طمع سے شیعہ کوفی بھرتی ہو کر امام حسینؓ کے ساتھ جنگ کریں۔ پس جب بہت سی فوجیں کوفی شیعہ کی تیار ہو گئیں اور ہتھیار جنگ پہن لئے تو ابن زیاد نے حکم دیا کہ علی الصبح کربلا کی طرف امام حسینؓ پر چڑھائی کر دو۔ اور عمر بن سعدؓ جو پہلے ملک اسی کا حاکم تھا۔ اس لشکر کا سردار مقرر کیا۔ ؎

دے ملک دے حاکم تائیں حکم شتابی لکھیا
لے جا لشکر کربلا طرفے ڈھل نہ لاویں ذرہ

عمرا حکم کراں میں تینوں جلدی کربل جائیں
باغی ہویا حسین یزید دں۔ اس نوں مار دکھائیں

اندر دے جد گیا پروانہ عمر مطالعہ کردا
ابن زیاد نے کیتا تینوں لشکر دا سرکردہ

کارن جنگ حسینؓ شتابی کربل اندر جانا
لکھیا عمر جواب جو ایہہ کم رب رسولؐ نہ بھانا

دوہترا ہے اوہ پاک نبی دا جو امت دا سائیں
ایسے مندے کم لئے بدلے مینوں بھیجو ناہیں

اوہ سی حاکم رے دا نالے اُسدی گرد نواحی
اس کم کارن ابن زیاد دں اس نے منگی چاہی

لڑنا نال حسینؓ دلی دے میں منظور نہ کردا
ابن زیاد نوں اس گل پاروں بہتا غصہ چڑھدا

لہذا غصے نال شتابی ابن زیاد حرامی
سجے حکم میرے نوں موڑیں پھر کویں مانے موج جوانی

جاویں ابن علیؓ دے مارن کارن جلدی جائیں
یا پھر سند حکومت ردی بھیج اساڈے تائیں

اوہ سند حکومت والی جو ہے حاکم دا پروانہ
دیویں موڑ اسانوں اپنے گھر دچہ بیٹھ جوانان

اج توں رہیا حاکم رہسیں کل سرداری تیری
میرا حکم جے منے ناہیں چھڈ ملازمت میری

کیتی عمر قبول حکومت دنیا دی سرداری
کارن جنگ امام حسینؓ دے کردا جلد تیاری

چھوڑیا دین طمع دی خاطر دنیا حاصل کیتی
روز قیامت پاوے گا جو کیتی اس بدنیتی

دنیا ہے مردار تے ہانی طالب اسدے کتے
جو دنیا پچھے دین دنجاون غافل عقل دُ گتے

Marfat.com

سچ فرمایا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَالطَّالِبُھَا کِلَابٌ ۔ دنیا مردار ہے اور طالب اس کے
دوسری جگہ فرمایا اَلْحُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دنیا کی محبت کل گناہوں کی جڑ ہے

فصل نمبر ۱۴

دربیان بند کردن آب عمر بن سعدؓ آل مطہرات و متعلق آں،

بَلَغَ اِلٰی قِتَالِ الْحُسَیْنِ بِالْعَسَاکِرِ فَمَا زَالَ ابْنُ زِیَادٍ یُجَھِّزُ جُیُوْشًا وَاِنْ جَمَعَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ اَلثَّنَانِ عَشْرُوْنَ اَلْفًا مَا بَیْنَ فَارِسٍ وَرَاجِلٍ فَنَزَلُوْا اِشْطِیْ فُرَاتٍ وَحَالُوْا بَیْنَ الْمَآءِ وَبَیْنَ الْحُسَیْنِ وَالصَّحَابِہٖ وَکَا اَکْثَرُ خَرَجَ مَعَہٗ لِقِتَالِہٖ الْحُسَیْنِ ھُمُ الَّذِیْنَ کَاتَبُوْہُ وَبَایَعُوْہُ ۔

ترجمہ :- جلدی سے بھیجے لشکر ابن زیاد نے کربلا کی طرف واسطے جنگ کرنے امام حسینؓ کے ساتھ ۔ اور جنگ کا سامان تمام جلدی سے تیار کرکے روانہ کرتا جاتا تھا یہاں تک کہ جمع ہوئے لشکر عمر بن سعد کے پاس بائیس ہزار اسوار اور پیدل اور جو کچھ ضروری خرچ و جنگ کے ۔ پس اترے وہ اوپر نہر فرات

تاکہ بوقت انکاری یا عذر داری کے حجت کے طور پر ان کے سامنے کرسکیں ۔ اور ان خطوط کے ذریعہ ان کو شرمندہ کریں ۔ چنانچہ جب آپ نے دیکھا کہ شیعہ صاحبان ان خطوط سے عملاً انکار کر رہے ہیں آپ نے شیعوں کے سامنے ان خطوں کا ڈھیر لگا دیا تب بھی انہوں نے اقرار نہ کیا ۔ تو امام حسینؓ نے فرمایا کہ میں ان خطوں کو جلتی آگ میں ڈال دیتا ہوں اگر آگ ان خطوں کو جلا دے تو تم اپنے انکار میں سچے ہو ورنہ جھوٹے لیکن پھر بھی انہوں نے صاف انکار ہی کیا یعنی جب خطوں کو آگ نے نہ جلایا (نقل از روضۃ الشہداء) ۔

اکثر جنگ امام دے کارن آئے اوہ بد نیتی ۔ جنہاں بیعت شاہ صاحب دی کوفے اندر کیتی
جنہاں خط امام صاحب نوں لکھے کرتا کید ان ! ۔ کیتی کارن جنگ تیاری اکثر اوہناں خبیثاں
اکثر بیتے شیعہ آہے خارجی تھوڑے جانی ۔ جنہاں ل فرات کنارے بند کیتا سی پانی
ستویں ماہ محرم آہی جد لشکر آئے بھارے ۔ پانی بند کیتا شیطاناں ل فرات کنارے
ہوئے تنگ پیاسوں اہل البیت نبیؐ دے سارے ۔ اک پانی دے قطرے کارن ترسن بچے پیارے
مٹی نال تیمم کرکے پڑھن نمازاں سارے ۔ دشمن کارن بھی نہ پانی دیون اوہ ہتیارے
نال پیاس کمال نہایت آیاں لب تے جاناں ۔ نال اشارت باتاں کردے ہوٹاں خشک زباناں

بجھ کلیجے آتش ہوئے نال پیاسس کما لا ۔۔۔ محشر دا میدان ہو یا سی عرصہ کربل والا
شاہ ولید ے لشکر اندر سی یک شخص ہمدانی ۔۔۔ شاہ ولید ے اگے جاکر کردا عرض زبانی
یا حضرت جے حکم کردو تاں پاس عمر دے جاواں ۔۔۔ ربدے نے نام سوال کراں کجھ پانی منگ لیاواں
اوہ شیطانی لشکر جانی کدے نہ تیرے خیری
پاس عمر دے جاکھلوتا چپ چپاتا بھائی
اے بھائی توں شاید مینوں مسلمان نہ جاتا

ایہ شاہ علیؓ دا بیٹا جیدے وڈے مراتب عالی ۔۔۔ حضرت فاطمہ مائی اسدی وڈیاں شاناں والی
روز قیامت جیدی مائی پل تھیں لنگھن آوے ۔۔۔ بندکرو سب اکھیاں تائیں مولا حکم سناوے
کل خلقت نوں ستر کراوے آپ خدا وندسائیں ۔۔۔ ایڈے درجے رب عطائے مائی فاطمہؓ تائیں
اگلی پچھلی امت ویکھے درجے شان انہاندے ۔۔۔ اُچے شان مراتب عالی کیتے رب تنہاندے
اے بدبخت لکیتے جنہوں مسلمان زباناں ۔۔۔ ایڈے شاناں والے تائیں مارن آیوں جاناں
اہل البیت نبیؐ دے اوپر پانی بند کیتو ئی ۔۔۔ منہ تھیں مسلمان سداویں عقل آوارہ ہوئی

واقعہ :۔ الغرض ہمدانیؓ نے کہا کہ اے عمر بن سعد زوف ہے تیرے اوپر اور تیری مسلمانی پہ کہ دریائے فرات کا پانی کتے سور ہاتھی لومڑ و بندر جیسے جانور تو پیویں اور اہل بیت رسول اللہ پیاس کے سبب سے اب جان ہوں اور پھر تو کہتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کو پہچاننے والے ہیں۔ کیا اسلام یہی کام سکھاتا ہے۔ تو عمر بن سعد شرمندہ ہو کر کہنے لگا کہ اے برادر تو سچ کہتا ہے مگر میرا نفس رے کی حکومت چھوڑنا نہیں چاہتا تب ہمدانی وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور امام حسینؓ کی خدمت میں آکر یہ سارا ماجرا عرض کر دیا۔

مسئلہ :۔ نقل کرتے ہیں کہ جب لشکر یزید کے امام حسینؓ کے ساتھ لڑنے کو تیار ہوئے تو امام صاحب نے اپنے خیمہ سے تشریف لاکر یزیدیوں کے سامنے کھڑے ہو کر بعد حمد و صلوٰۃ مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے لشکر والو میں کون ہوں اور کس کی اولاد ہوں اپنے دلوں میں ذرا سوچو تو سہی کہ میرا قتل کرنا تم کو مناسب ہے جس نبی کا تم کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے ہو میں اس نبیؐ کی بیٹی کا بیٹا نہیں ہوں کہ جس کے حق میں آپ نے فرمایا ہے کہ اے فاطمہؓ تو میرے بدن کا ٹکڑا ہے۔ اور میں اس کا وہ بیٹا ہوں جس پر تم پانچ وقت نمازوں میں درود پڑھتے ہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔ واقف ہو تم خوب کہ میں ابن بتولؓ ہوں فرزند ہوں علیؓ کا میں سبط رسولؐ ہوں۔

فائدہ :۔ جب عمر بن سعد نے پانی امام حسینؓ کا بند کرا دیا تو تمام اہل بیتؓ پیاس سے نہایت ہی تنگ ہوئے تو امام نے عمر بن سعد کو خط لکھا کہ تم سے تین باتیں کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک کو اختیار کرو۔ اول ...

رخصت دو کہ میں واپس مکہ مکرمہ چلا جاؤں۔ اگر یہ منظور نہیں تو دوسری بات یہ ہے کہ میں کسی اور ملک کو چلا جاتا ہوں۔ اگر یہ بھی نہیں تو مجھ کو یزید کے پاس دمشق میں بھیج دو وہاں جو کچھ ہونا ہوگا ہو جائے گا۔ ابن سعد نے جواب دیا کہ میں یہ سوال ابن زیاد کو لکھتا ہوں جیسا وہ حکم کرے گا عمل کیا جائے گا۔ الغرض ابن سعد نے ابن زیاد کو یہ درخواست لکھی تو اس شقی ازلی نے غصے ہو کر لکھا کہ میں نے تم کو لڑائی کے لئے بھیجا ہے نہ کہ صلح کے لئے۔ اگر امام حسینؓ یزید کی بیعت کرے تو بہتر ورنہ اس کو قتل کر، کہ تم کو اس کے ساتھ خط و کتابت کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اگر اب بھی تم نے اس کام میں تامل یا غفلت کی تو میں تم کو معزول کر کے تیری جگہ پر کسی اور کو بھیج دوں گا۔ جب یہ نامہ ابن زیاد کا ابن سعد کو ملا تو اسی وقت ابن سعد نے حکم دیا کہ تمام لشکر لڑائی کے واسطے تیار ہو کر ہتھیار پہن لے۔

مسئلہ:۔ روایت کرتے ہیں کہ جب ابن سعد نے امام حسینؓ کا پانی لینا نہر فرات سے بند کر دیا اور حکم دیا کہ امام صاحب کے آدمی کو بھی پانی نہ لینے دیں۔ تو امام حسین کا خیمہ شریف ایک چٹیل میدان میں تھا۔ آپ نے اپنے ہمراہیوں کو حکم دیا کہ کوئی کنواں کھود لو تب بہتر ہاتھ تک کنواں کھودا گیا مگر پانی نہ ملا۔ اور حال اہل بیت کا یہ تھا کہ تمام بھی شدت پیاس سے نہیں کر سکتے تھے۔ اور اشارہ سے باتیں کرتے تھے۔ مگر نمازوں کی یہاں تک پابندی تھی کہ ایسے نازک وقت میں بھی تیمم سے نمازیں ادا کرتے تھے۔ مگر اب محبان اہل بیت کا جو صرف زبانی محب بننے کا دعوے کرتے ہیں یہ حال ہے کہ دیدہ دانستہ نمازیں تندرستی کی حالت میں بھی نہیں پڑھتے بلکہ محرم کے دنوں میں تو قلیل بلکہ نہیں عاشورہ کے دن تو بالکل نماز چھوڑ دیتے ہیں

فائدہ:۔ لکھتے ہیں کہ جب پیاس کے سبب سے اہل بیت سخت تنگ ہوئے تو حضرت عباسؓ علمدار چند آدمیوں کو ساتھ لے کر نہر فرات پر پانی لینے گئے۔ ابن زیاد کے سپاہیوں نے حضرت عباسؓ علمدار کے ہمراہیوں کو شہید کر دیا اور حضرت عباسؓ کو زخمی کر دیا۔

فائدہ:۔ نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عباس نہر فرات پر پہنچے تو پیاس کی شدت کے مارے دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر پینے لگے تو پیاس حضرت امام حسینؓ کی اور معصوم بچوں کی یاد آئی۔ تب دونوں ہاتھوں سے پانی نہر میں ڈال دیا اور مشک بھر کر خیمہ کی طرف لے چلے تو دشمنوں نے تیر مار کر مشک کو پھاڑ دیا۔ اور پانی تمام گر گیا۔ حضرت عباسؓ نے آکر حضرت امام حسینؓ کی خدمت میں عرض کی یا حضرت آپ نے جو فرمایا کہ سوا آب شمشیر کے آب فرات ہمارے نصیب میں نہیں بجا ہے ؎

طبری کرے روایت حضرت تنبو اندر دھلتے — وعظ نصیحت کر کے حضرت کر تاکید الائے

وارد ہوسی میرے اوپر جو لکھیا رب والی — حال پکار نہ کرنی ہرگز صبر کرنا ہر حالی

میرے پچھے وین نہ کرنے کر کر گریہ زاری — جو دین اماوے دوزخ جاوے آکھیا نبی غفاری

جیسا کہ اصول کافی میں لکھتے ہیں اِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الْاِيْمَانُ۔ یعنی صبر چھوڑنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ اسی واسطے فرمایا رسول اللہ الصَّبْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ یعنی صبر آدھا ایمان ہے

منع اونہاں نوں کر دے حضرت خیمیوں باہر آئے — کر کے نذر اسماناں ویول منہ تھیں بات الائے

یا اللہ توں سب کجھ جانیں ہیں دیچہ عیب نہ کوئی — کوئی نشیعاں کمیوں سدیا کر کے دل جوئی

آپے بیعت شیعہ کر کے مارن آئے میںوں — اوہ جھوٹے میں سچا یارب سب کجھ معلم تینوں

روز قیامت نسے جاں ہر کوئی کیتا اپنا پاوے — اس دن بھی میں سچا ہوساں میں ہر دوسں نہ آوے

جداس تیں چر یار بھتیجے بھائی سند بلائے — ہر اک تائیں شفقت کر کے نرمی سخن الائے

کہنا وہائی خدمت میری کیتی ہے تساں پوری — دیچ درگاہ خداوند والی پوسے تساں منظوری

سر میرے بے پیار کر دا ہے اج بازا جل دا — چھوڑ سے تسیں نے بیٹھے دشمن وین خین کجھ چلدا

Marfat.com

تسیں نہ میرے پچھے ایویں ضائع عمر گنواؤ — جیت تسیں آزاد کراں ہیں جا ہو جتھے چاہو
رب راضی تے میں بھی راضی خفگی ذرا نہ جانوں — آپو اپنی گھریں سدہارو عیش جوانی مانوں
ہتھ بنھ عرضاں کردے سارے حضرت آپ نہ جاداں — روز قیامت پاک نبیؐ نوں کیہڑا منہ دکھلاداں
اینہ حیاتی نت نہ رہسی اوڑک اک دن مرنا — بھٹھ حیاتی تیری باجھوں جیون نوں کیا کرنا!
ہرگز چھوڑ نہ جاداں تینوں حاشا للہ حاشا — کیوں کر ماراں دشمن تیرے حضرت دیکھ تماشا
ہوئے چست حسین ولی دے سنگی اہل سعادت — دہوتے ہتھ حیاتی کولوں کرن اڈیک شہادت

بیان خندق یعنی کھائی کا

فَلَمَّا تَبَیَّنَ اِنَّ الْقَوْمَ قَاتِلُوْہُ اَمَرَ اَصْحَابَہٗ فَاخْتَفَرُوْا حَفِیْرَۃً پس جب یقین ہوا امام حسینؓ کو، ہرگز نہ چھوڑے گی فوج یزید کی تو حکم فرمایا اپنی فوج کو کہ کھائی کھودو گرداگرد اپنے خیموں کے اور ایک طرف رکھو راستہ نکلنے کا اور کھائی میں آگ جلاؤ۔ تاکہ جس وقت لڑائی شروع ہو جائے تو کوئی دشمن خیموں میں نہ آنے پائے۔ کیونکہ لشکر یزید کا چاروں طرف سے آرہا تھا

دسویں ماہ محرم آہی صبح عاشورے والی!! — نمازی اُٹھ نمازاں پڑھدے نال جماعت عالی
گردے شاہ حسینؓ ولی دے لشکر ٹھاٹھاں مارے — گھوڑے ہنکن ہاتھی گجن وجن ڈھول نقارے
آکھ وچ میدان شتابی آ حسینؓ جوانان! — یا پھر اپنی جگہ شتابی بھیج کوئی مردانہ
حضرت ڈاچی اوپر چڑھ کر کوفیاں دیول آئے — اوّل حمد اللہ دا پڑھ کر کوفیاں نوں سمجھائے
اے قوم یزیدی بات میری نوں سنو ذرا دل لاؤ — منوں تسیں رسولؐ خدا! توں مسلمان سداؤ
یہود تساڈے ناوں بہتر بہت خدا تھیں ڈرُدے — موسیٰ دا کوئی نام لوے تعظیماں اسدیاں کردے
بھی عیسیٰ دی قوم بھلی ہے کولوں تساں لئیماں — جے کھر پادن خر عیسےٰ دا بہت کرن تعظیماں
تے نبی تساڈے دا میں دوہتا شرم کرو مردارو — کیہڑی سختی کر کے مینوں وچ پردیساں مارو
خون تساڈا کیتا ہے میں یا کوئی ہور برائی — جس تقصیروں ایڈی سختی ہے تساں ہیں پر چائی

الغرض امام حسینؓ نے شیعہ کوفیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا کوئی میں نے کسی کا خون کیا ہے۔ جس کا بدلہ لینے آئے ہو یا کسی کا مال میں نے لیا ہے جس کا مطالبہ کرتے ہو یا کسی کا میں نے نقصان کیا ہے جس کے لئے تم نے مجھ پر چڑھائی کی ہے۔

گھتے اندر بیٹھا ساں میں قاصد بھیج منگایا! — کی جواب اللہ نوں دیسو ایڈا دغا کمایا
پاس میرے اوہ خط تساڈے لکھے ہوئے تمامی — جنہاں وچہ ہزاراں قسماں لکھدے تسیں حرامی
اے کوفی شیعہ دنیا اوپر سدا نہ رہسو زندے — اگوں کوئی جواب نہ دیون چپ ہوئے شرمندے

الغرض کوئی نہ شامی تھا اور نہ کوئی حجازی تھا صرف وہی حضرات شیعہ محبان اہلبیت کہلانے والے تھے جن پر امام مسلمؓ نے اعتماد کر کے امام حسین کو خطوط لکھے تھے کہ جلدی آؤ۔ دس ہزار فوج آپ کی مدد کے لئے موجود ہے۔ الغرض جب امام حسینؓ نے یہ چند دلیلیں پیش کیں تو کسی نے جواب نہ دیا۔ تب آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس میرے قتل کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ تم پر دلیل قائم ہو سکتی ہے

فائدہ:- پس امام حسینؓ نے فرمایا اے بھائی اگر ہو سکے اور آج پھر جاؤ اور لڑائی کا ارادہ ملتوی کرو۔ اور لڑائی صبح پر ٹھہراؤ۔ کیونکہ آج رات عاشورہ کی رات ہے اور اللہ کے نیک بندے اس بزرگ رات میں نفل نوافل پڑھتے اور ذکر اذکار

Marfat.com

کرتے ہیں۔ اور ہماری بھی خواہش ہے کہ ہم بھی اس بزرگ رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کر لیں اور دعائیں مانگ لیں۔ یہ بات سن کر ان لعینوں نے جواب دیا کہ ہم مہلت دینے کو تیار نہیں ہیں (نقل از خلاصۃ المصائب روایت دسویں)

حضرت امام حسینؓ ایک رات عبادت کے واسطے مہلت مانگتے ہیں مگر شیعہ کوئی مہلت نہیں دیتے

بعد اس کے حضرت امام حسینؓ ذاتی سے اتر کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور لشکر کی صف درست کر کے ارشاد فرمایا کہ تم میں کوئی شخص لڑائی میں پہل نہ کرے۔ جب کوئی حادثہ دشمن کی طرف سے پیش آئے تو مضائقہ نہیں۔ لکھا ہے کہ اول ابن سعد کے لشکر سے ایک شخص مالک بن عروہ گھوڑے کو دوڑا کر امام صاحب کے لشکر کے سامنے آیا اور اس نے دیکھا کہ خیموں کے گرد آگ جل رہی ہے جو کہ امام صاحب نے حفاظت خیمہ کے لئے جلائی تھی تو اس شیطان نے امام صاحب کو مخاطب ہو کر کہا کہ اے امام حسینؓ دوزخ سے پہلے دنیا کی آگ میں جلنے لگے ہو۔ اتنی ہی بات کہہ رہا تھا کہ وہ مردود گھوڑے پر سے گر کر غوطہ کھا کر اسی آگ میں گر کر سیدھا جہنم میں گیا۔

اس کے بعد دو شخص اور ابن سعد کے لشکر سے باہر آئے اور لڑائی چاہی۔ امام صاحب کے لشکر سے دو مجاہد نکلے اور ان دونوں یزیدیوں کو داخل جہنم کیا۔ لکھا ہے کہ جب کوئی سوار لشکر ابن سعد سے لڑنے کو آتا۔ تو حضرت امام حسینؓ جوش شجاعت میں آتے مگر انصار حضرت کو لڑائی میں جانے نہ دیتے اور مودبانہ عرض کرتے کہ جب تک ہم میں سے ایک آدمی بھی زندہ رہا، آپ کو جنگ میں جانے نہ دیں گے۔ الغرض جب لشکر یان ابن سعدؓ نے دیکھا کہ انصار امام حسینؓ کے مرنے کو تیار ہیں اور اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کرتے اور جو شخص مارا جاتا ہے اس کو کتے کی طرح قتل کر دیتے ہیں۔ الغرض یزید کا لشکر سمجھ گیا کہ اگر ہم ان کا مقابلہ اس طرح کریں گے تو ہم مغلوب ہوں گے کیونکہ ایک ایک انصار یعنی امام حسینؓ کا مددگار ہزار ہزار یزیدی کو قتل کر دیتے ہیں۔ پھر ایک ایک کے مقابلے میں دس دس شخص یزیدی نکلتے تھے اور فوج یزید کے آدمی دور دور سے تیر چلاتے تھے اور کئی کئی آدمی مل کر ایک انصار کو شہید کرتے تھے۔ اور لشکر حسینیؓ کا ایک ایک غازی کئی کئی ہزار آدمیوں کو قتل کر کے اپنا مکان جنت میں خود دیکھ کر شہید ہوتا۔ اور اسی طرح شوق شہادت کے لئے ہر ایک کا قدم آگے بڑھتا تھا۔ اور اسی طرح شوق شہادت کے لئے ہر ایک کا قدم آگے بڑھتا تھا۔ اور اسی طرح سب مشتاق مولیٰ جنت میں داخل ہو گئے یہاں تک کہ پچاس آدمی سے زیادہ انصار درجہ شہادت کا حاصل کر کے کامیاب ہو گئے۔ اور خاص عزیز و اقارب امام حسینؓ کے باقی رہ گئے۔ اس وقت امام حسینؓ نے نعرہ دردناک مارا اَمَا مِنْ مُغِيثٍ يُغِيثُنَا لِوَجْهِ اللّٰهِ اَمَا مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ یعنی ہے کوئی میری فریاد کو پہنچنے والا واسطے رضامندی اللہ تعالیٰ کے۔ کیا ہے کوئی دشمنوں کو حرم محترم رسول خدا سے دفع کرنے والا۔ پس یہ نعرہ سن کر حرتے بمعہ اپنے بھائی اور بیٹے کے اور غلام کے خدمت امام حسین علیہ السلام میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا حضرت میں وہ شخص ہوں جس نے سب سے پہلے آپ پر لشکر کشی کی تھی۔ اب میں توبہ کر کے مسلمان ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ الغرض وہ چاروں شخص راہ مولیٰ میں یزیدیوں سے لڑ کر شہید ہو گئے۔

کر فریاد حسینؓ ولی نے آکھیا کوک کہاتیں
ہے کوئی مرد جو پہنچے اج فریاد اساڈی تائیں

ہے ایمان والا کوئی بندہ نام خدا دے آوے
حرم رسول اللہ دے سختی کولوں اج بچاوے

نوڑیاں اوہ مظلوم بیچارے اندک باقی چھوڑے
ہک حسینؓ رہیا ہن پچھے بھی کجھ سنگی تھوڑے

نعرہ مار پکارے کوئی سنے بیان نوں ازما دے
دیکھاں کیہڑا نام اللہ دا سن کر ترس کماوے

امام حسینؓ نے حق اونہاں دے کیتیاں بددعائیں
تسیں پٹ دے ہی مرجاسو شیعو روز قیامت تائیں

Marfat.com

جیوں اج تسیں روایا ملیوں رونڈے ای مرجا
پر اس رودن پٹن کولوں کری نجات نہ پاسوا

ہُن مُنہ سر سینہ پٹن کروں کوئی نجات نہ پائی
جو اہل البیت پے ماریا کیتی اوہنہا دیہاڑے بھائی

جو لکھ کر خط امام صاحب نوں قسماں نال بلایا
اسیں شیعہ سب تابع تیرے دغا فریب کمایا

پھر اونہاں شیعاں خارجیاں سنگ رل تلواراں پھڑیاں
شاہ حسین دے مارن کارن کوفیوں نو جاں چڑھیاں

جے شیعہ خط نہ لکھدے حضرت کدے ذکر بل جاندے
نہ خارجیاں سنگ لڑدے جا کر پرندہ ہوندا جو ہے چاہندے

جو کجھ ہونا ہو چکا سب ہُن کیوں پچھوتا وُ
اس منہ سر سینہ پٹن کولوں کری نجات نہ پاؤ

ہن کہ نجات وسیلہ باقی ہور نہ چارہ کوئی
توبہ کر بخشا ؤ جو تساں کولوں اگے ہوئی

اہل البیت نبیؐ دے تائیں خاص دلوں ہو جاؤ
سچے وقت نماز پڑھو نہ داہڑی کدے مناؤ

چو تپٹ تردا ماتم تماشیاں نیڑے مول نہ جاؤ
بلکہ منہ سر سینہ پٹن کولوں توبہ کر دکھلاؤ

مسجداں کر دو آباد تے نال جماعت نماز ادا ؤ
جمعہ نماز نہ چھوڑو ہرگز تاں نجات پاؤ

تے داہڑیاں نوں کر داڑ نہ ہبو ہن وہ دامیتیں رائی
تاں نجات تساڈی ہوسی جو کرتوت کمائی

اب خاص امام حسین کے بھائی بھتیجوں پر نوبت آ پہنچی !

الغرض بہتر تن جو سوائے اہل بیتؓ کے تھے۔ اپنی جان سید الشہدا پر نثار کر چکے۔ اب نوبت اہل بیت خاص عزیزان پاک پر آئی جو کہ مع حضرت امام حسینؓ کے اکیس تن تھے۔ پہلے آپ کے چچا زاد بھائی یعنی حضرت عقیلؓ کے تینوں بیٹے عبد اللہ۔ عبد الرحمن۔ جعفرؓ اجازت لے کر میدان جنگ میں نکلے اور سینکڑوں خارجیوں کو داخل فی النار کر کے درجہ شہادت حاصل کیا پھر امام صاحب کے بھتیجے محمد بن سعد بن عقیلؓ اور عبد اللہ بن مسلمؓ دونوں نوجوان تھے امام صاحب سے اجازت لے کر میدان جنگ میں آ کر دشمنوں سے مقابلہ کیا اور ہزاروں کو فیوں کو قتل کر کے خود بھی شہادت پا کر جنت میں داخل ہوئے۔ پھر دونوں حقیقی بھانجے محمدؓ اور عونؓ امام صاحب کی ہمشیرہ زینب کے لڑکے راہ مولا جنگ کر کے شہید ہوئے۔ پھر آپ کے بھائی علاتی یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دوسرے بیٹے پانچ محمد۔ عبد اللہ۔ عثمانؓ۔ جعفر۔ عباسؓ جو علمدار اور نہر فرات پر پانی لینے گئے تھے یہ پانچوں بھائی علاتی امام صاحب سے اجازت لے کر میدان جنگ میں مقابلہ کو فیان شیعہ سے کرنے کو نکلے اور ہزاروں کی تعداد میں یزیدیوں کو قتل کر کے بعدہٗ درجہ شہادت کا حاصل کر کے حضرت محمد رسول اللہ سے جا ملے۔ پھر دونوں غلام یعنی فیروزؓ حضرت امام حسینؓ کا غلام اور سعد حضرت علیؓ کا غلام تھا دونوں اجازت لے کر میدان کربلا میں گئے اور خوب جنگ کر کے شہید ہو گئے۔ پھر امام حسینؓ کے چار بھتیجے حضرت امام حسنؓ کے بیٹے حضرت عبد اللہؓ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت قاسمؓ یہ چاروں صاحب اپنی اپنی باری پر میدان جنگ میں خوب جنگ کر کے شہید ہوئے۔ خصوصاً امام قاسمؓ کے حملوں سے فوج یزید میں لرزہ پڑ گیا۔ ارزق پہلوان اور اس کے چاروں بیٹے امام قاسمؓ کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اور لشکر یزید میں بہت شور مچ گیا۔ اور آپ کا رعب تمام لشکر پر پھیل گیا۔ آپ کے ایک حملے سے تیس پیادے اور پچاس اسوار قتل ہوئے اور بعد ازاں آپ کے بدن پر ستائیس زخم آئے اور شہید ہو کر اپنے آباؤ اجداد کو جا ملے۔

مسئلہ :- یہ جو نادان مسلمانوں میں بات مشہور ہے کہ حضرت قاسمؓ کا نکاح بی بی سکینہؓ کے ساتھ ہونے کا سامان ہوا تھا اس وجہ سے ساتویں دن محرم شریف میں مہندی اٹھاتے ہیں۔ اور خوب باجے گاجے بجاتے اور خوشی کا سامان تیار کرتے ہیں یہ سب باتیں نادانی کی ہندوستان میں پھیل گئی ہیں۔ خدا کی پناہ کہاں تو کربلا کی مصیبت اور طرح طرح کی آفتیں یہاں تک

Marfat.com

کہ پانی حلق ترکرنے کو نہیں ملتا۔ پیاس کی شدت سے اہل بیت اطہار سے بولا بھی نہیں جاتا اور اشارہ سے کام کرتے ہیں اور نمازیں ادا کرتے ہیں۔ وہاں مہندی رچانا اور خوشی کا سامان کرنا کیسی نادانی اور جاہلیت کی بات ہے جس کو بچہ بھی قبول نہیں کرے گا۔ جاہلوں نے اور بہت سے کام کھیل اور تماشے کے اپنے خیال سے بنا رکھے ہیں۔ اور نام ان کا محبت اہل بیت اور دین کے رکھا ہے۔ ایسے کم عقل اور نادان مسلمانوں پر افسوس ہے۔ اور ان کے حق میں خداوند کریم سے دعائے خیر کرنی چاہیئے کہ ان کو بھی سمجھ عطا کرے، آمین۔

اہل البیتؓ صدیقؓ عمرؓ سنگ اتنا پیار کمایا ‏— جو نام اونہاں دے ناواں اوپر لڑکیاں نام کھایا
شاہ حسینؓ دے دو لڑکے ابوبکرؓ تے عمرؓ پیارے ‏— ابابکر تے عمر محبت کارن رکھے نام سہارے
پر پچھلگاں ٹھگاں جاہل لوکاں نوں پھسلایا ‏— صدیقؓ عمرؓ سن دشمن حیدر کوڑ د کوڑ الایا

الغرض حضرت امام حسینؓ کے بڑے صاحبزادے حضرت علی اکبرؓ جو مشابہ رسول خدا تھے اور عمر اٹھارہ برس تھی امام حسینؓ سے اجازت لینے کے لئے آئے کہ ابا جان آپ مجھے میدان جنگ میں جانے کی اجازت فرما دیں تو میں بھی میدان جنگ میں جاکر درجات حاصل کروں تو آپ نے فرمایا کہ میاں تم اپنی والدہ سے اجازت طلب کرو میری طرف سے تو اجازت ہے تو حضرت علی اکبر اپنی والدہ ماجدہ سے اجازت طلب کرنے لگے تو والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ بیٹا جاؤ بسم اللہ میں والدہ اسماعیل ذبیح اللہ کی سے صبر کرنے میں کم نہیں ہوں۔ پس علی اکبرؓ خوب ہتھیار پہن کر یزیدیوں کے مقابلہ میں نکلے اور ہزاروں کو قتل کرکے دوزخ میں پہنچایا اور اپنے بدن مبارک پر بے شمار زخم کھا کر شہید ہوئے اور اپنے آباؤ اجداد کو جا ملے۔

فائدہ:۔ اس کے بعد امام حسینؓ نے خود میدان جنگ میں جانے کا ارادہ کیا اور اوّل خیمہ مبارک میں تشریف لاکر حرم مبارک مطہرات کو فرمایا کہ میں تم کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں اور اللہ تعالےٰ تم کو مدینہ منورہ میں پہنچائے گا اور ہمیشہ باعزت اور باحرمت رکھے گا۔ اور میرے بعد تم نے ہر حال میں صبر سے کام لینا ہوگا۔ الغرض جب آپ خیمہ شریف سے باہر نکلے اور گھوڑے پر اسوار ہونے کا ارادہ کیا تو اچانک خیمہ میں سے رونے کی آواز صادر ہوئی تو آپ پھر خیمہ میں تشریف لائے اور فرمایا اے حرم اہل بیت کیا وجہ ہے کہ آپ کی آواز باہر گئی۔ تو جواب ملا کہ یا حضرت علی اصغر کی پیاس کی شدت سے حالت نازک ہے اور دودھ سوکھ گیا ہے اور زبان باہر آگئی ہے اور دم آخری ہے۔ آپ نے فرمایا میری گودی میں دے دو۔ تاکہ اس کو معصوم جان کر پانی دیدیں۔ حضرت امام حسینؓ علی اصغر کو میدان میں لاکر فرمانے لگے کہ یہ شیرخوار بچہ ہے۔ اور پیاس کی وجہ سے اس کی ماں کا دودھ سوکھ گیا ہے اور اس کی جان کندنی آرہی ہے اگر میں آپ کا تقصیری ہوں تو یہ بچہ صاحب الزحم ہے اگر میرے سبب سے اس معصوم کو پانی نہیں دیتے تو حضرت فاطمہؓ لخت جگر رسول اللہ کا پوتا سمجھ کر ہی پانی دیدو۔ اگر یہ بھی نہیں تو حضرت محمد رسول اللہ کا بیٹا سمجھ کر ہی دو تین قطرے پانی کے اس کے حلق میں ڈال دو۔ حتیٰ کہ امام صاحب نے ہر طرح سمجھایا مگر ان کوفیوں بے رحموں سنگدلوں کو کوئی ترس نہ آیا اور جواب دیا کہ سوائے حکم ابن زیاد کے تم کو یا تمہارے بیٹوں کو پانی کا ایک قطرہ نہ دیں گے۔ اور حرملہ بن کاہل ملعون نے ایک ایسا تیر چلایا کہ معصوم بچے کے حلق سے گذر کر امام صاحب کے بازو میں پہنچا۔ آپ نے بزور تمام تیر کھینچا تو حلق سے فوارہ خون کا چھوٹنے لگا اور بچہ جاں بحق ہوا۔ آپ اس کو خیمہ میں لائے اور اس کی والدہ کو فرمایا کہ بچہ شہید ہوگیا ہے۔ اس کے بعد آپ کے پاس مردوں میں سوائے زین العابدینؓ بیمار کے اور کوئی باقی نہ رہا تھا۔ آپ کو اس وقت سخت صدمہ ہوا کہ عورتیں اکیلی رہ گئیں۔ اور میدان جنگ میں دشمنوں کا ہجوم تھا۔ اور مستورات کا یہ حال تھا کہ آنکھوں سے آنسو لگاتار جاری تھے اور دم میں دم نہ تھے۔ مگر صبر جمیل الٰہی کا حق تھا۔ پھر زین العابدینؓ تنہائی والد بزرگوار کی حالت سے نہایت بیتاب ہوئے اور اپنی بیماری کی بھی کچھ پرواہ نہ کی اور نیزہ ہاتھ میں لے کر کانپتے کانپتے میدان جنگ میں تشریف

Marfat.com

و و مقابلہ طلب کیا۔ اچانک امام صاحب کی نظر اس طرف پڑی توجلدی سے دوڑ کر اُن کو پکڑ کر خیمہ کی طرف لائے اور فرمایا اللہُ اللہ اے بیٹا میری نسل کٹ جائے گی میں امید رکھتا ہوں کہ میری نسل تجھ سے قیامت تک اللہ کریم جاری رکھے گا۔ اور تو باپ ہوگا۔ شہیدوں کا تو موزنگ۔ اور فرمایا کہ بیٹا صبر کرو تم یادگار رسولؐ خدا اور بقیہ آل عباد ہو۔ اگر تم بھی شہید ہوگئے تو نسل رسولؐ تمام منقطع ہوجائے گی۔ خبردار تمہاری ثابت قدمی میں فرق نہ آئے پائے۔ صبر کو ہاتھ سے نہ دینا۔ اور جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے بوقت پچھنے کے اور حضرت اسمٰعیل نے بوقت ذبح کے اور حضرت یوسفؑ نے بوقت گرنے کنوئیں میں اور حضرت زکریا نے بوقت چیرنے آرہ کے صبر کیا تھا اسی طرح تم بھی صبر کرنا ہوگا۔ اور سلسلہ پیری مریدی ٹھیک خاندان نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ وغیرہ طریقوں میں سینہ بسینہ چلی آتی ہیں سب کی سب نعمتیں امام حسینؑ نے اپنے بیٹے زین العابدینؑ کو عطا فرمادیں۔

یہ امانت اب تمہیں دیتا ہوں اے جان حسینؑ
پیری مریدی کا سلسلہ تمہیں نے اب رکھنا ہے قائم

پیروی سنت کی کرنی تم میرے نورالعین
نقشبندی قادری چشتی طریقے اب جو ہیں

جو ان طریقوں پر نہ چلے اس کو دشمن جان تو
خلاف سنت مصطفےٰ وہ ہے دشمن مان تو

شفقت الفت ہے جتنی میری اہل بیت پر
بعد میرے تم نے رکھنا بلکہ اس سے بیشتر

بے پدر ہونے کا غم حضرت سکینہؓ کو نہ ہو!
رنج تنہائی نہ آوے زینبؓ و کلثومؓ کو!

پہنچ اعداء سے آخر صبر میں ہے مخلصی
رفتہ رفتہ تا وطن تم لوگ پہنچو گے کبھی!

واقعہ کربل کا کرنا جا حضور جد بیاں!
آئے جب نوبت ہماری اس طرح کہنا وہاں

تن میرا ظاہر میں ہے گو آپ کی قربت سے دُور
جان دل سے ہوں گر حاضر میں دربار حضور

مسئلہ :- الغرض امام حسینؑ لشکر کے سامنے آکر کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ اے حسینؑ ڈر گئے ہو۔ آپ نے فرمایا میں ڈرا نہیں ہوں مگر مجھے شرم آتی ہے کہ میں تم پر پہلے حملہ کروں۔ شاید میرے نانا بزرگوار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ نہ کہہ دیں کہ اے حسینؑ تم نے میری امت پر پہلے حملہ کیوں کیا تم پر حجت قائم کرنے کے لئے ٹھہر گیا ہوں

فصل پندرھواں

دربیان خود امام حسینؓ کا میدان جنگ میں جانا

اب تو نوبت آئی مجھ پر الوداع!
الوداع اولاد مصطفےٰ الوداع

الوداع اے اہل بیت مصطفےٰ
الوداع آل پیغمبر الوداع

الوداع اے میری بہنوں سب کسو
الوداع اے جان حیدر الوداع!

گل لگا کر زین العابد سے کہا
اے میرے پیارے دلبر الوداع

پھر گلے لگ کے سکینہؓ سے کہا
اے میری مظلوم ... الوداع

شہربانو سے یہ فرماتے تھے شاہؓ
... غم خوار مضطر الوداع

ہے خدا حافظ تمہارا بے نسو
پھر چلے خیمہ سے کہہ کر الوداع

دیکھ کر لاشیں یہ حضرتؓ نے کہا
اے میرے عباسؓ اکبرؓ الوداع

Marfat.com

جب شہیدوں سے رخصت ہو چکے   پھر کہا شاہ نے کہ آ گئی اب الوداع
تھا اسی دن کا مجھے بھی انتظار   آگیا وقتِ مقرر الوداع

فَاشْتَدَّ الْقِتَالُ حَتّٰی قُتِلَ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ بِاَسْرِهِمْ وَوُلْدُهٗ وَاِخْوَتُهٗ وَبَنُوْ عَمِّهٖ وَبَقِیَ وَحْدَهٗ

ترجمہ :- پس قتال سخت ہوا حتیٰ کہ بہت سے ساتھی یار بیٹے اور چچا زاد بھائی مارے گئے اور باقی رہ گئی ایک جان امام حسینؑ علیہ السلام کی۔

پس امام حسینؑ نے لباس فوجی پہن لیا اور چند اشعار عربی کے پڑھے جیسا کہ عربوں کی عادت ہے کہ میدان جنگ میں پڑھا کرتے ہیں ؎

اَنَا ابْنُ عَلِیِّ الْخَیْرِ اٰلِ هَاشِمٍ   کَفَانِیْ بِهٰذَا مَفْخَرٌ حِیْنَ اَفْخَرُ
میں فرزند علی دا بہتر ہاشمیاں دا بھائی   فخر کرن دے ویلے مینوں کافی ایہ وڈیائی
وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَکْرَمُ مَنْ مَشٰی   وَنَحْنُ سِرَاجُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ یَزْهَرُ
تے نانا میرا بھیجیا رب نے بہتر کل جہانوں   تے اسیں خدا دے دیوے روشن چمکیں دے جانوں
وَفِیْنَا کِتَابُ اللّٰهِ اُنْزِلَ صَادِقًا   وَفِیْنَا الْهُدٰی وَالْوَحْیُ وَالْخَیْرُ یُذْکَرُ
وچ اساڈے گھر دے نازل ہوئی کتاب حقانی   تے نازل وحی ہویا جو لیا یا بہت نصیحت جانی
وَفَاطِمَةُ اُمِّیْ سُلَالَةُ اَحْمَدٍ   وَعَمِّیْ سَیِّدٌ عَلٰی ذُو الْجَنَاحَیْنِ جَعْفَرُ
فاطمہؓ مائی میری جو ہے بیٹی نبیؐ غفاری   تے چاچا میرا جعفر مارے جنت وچ اڈاری

ہوں میں فرزندِ علیؓ مرتضےٰ   جس کا رتبہ خلق پر ظاہر ہوا
اس قدر ہے کافی مجھ کو افتخار   مرتبہ میرا ہے سب پر آشکار
میرا نانا جو رسول اللہ تھا   سب جہاں ہے اُس سے آگاہ
سیّد الکونین اُس کی ذات تھی   ذات اُس کی فخر موجودات تھی
اُن سے بہتر کون دنیا میں ہوا   تھے وہ سرور گروہ انبیاء
میں انہی کے گھر کا ہوں روشن چراغ   ذات میری سے زمیں ہے باغ باغ
فاطمہؓ زہرہ جو تھیں بنتِ رسولؐ   اور علیؓ مرتضےٰ زوجِ بتولؓ !!
اُن دونوں سے ہوں پیدا میں ہوا   اس سے سمجھو میرا رتبہ ہے کیا
جعفرؓ طیار تھا میرا چچا   مرتبہ اس کا یہی ہے تم پر کھلا
ہے ہمارے گھر میں قرآں کا نزول   دولت کونین ہے ہم کو حصول !
گھر میں آتے ہیں ہمارے جبرائیل   ہم ہیں آلِ مصطفےٰ بے قیل و قال
سمجھو سب خیر و ہدایت ہم ہی ہیں   دین دنیا کی سعادت ہم ہی ہیں
ہے زیادہ کس کا ہم سے مرتبہ   ہے ہمارے حال پر فضلِ خدا

الغرض حضرت امام حسینؑ علیہ السلام میدان کربلا میں تمام اوزار جنگی پہن کر تشریف لائے اور کئی ہزار دشمنوں کو تہ تیغ کرکے فی النار کیا تو دشمنوں کی فوج میں زلزلہ پڑ گیا۔ اور تمام یزیدی مقابلہ امام حسینؓ سے دل چرانے لگے تو شمر ذی الجوشن جو بڑا فریبی حیلہ گر تھا اس نے یہ حیلہ کیا کہ فوج کا کچھ حصہ لے کر حرم محترم امام حسینؑ پر حملہ کر دیا۔ تو

Marfat.com

امام حسینؓ نے ایک نعرہ مارا وَیْلَکُمْ یَا شِیْعَۃَ الشَّیْطَانِ یعنی خواری ہے تم پر اے جماعت شیطانی کہ میرا اور تمہارا مقابلہ ہے۔ عورتوں کا کیا قصور ہے کیا وہ تم سے لڑتی ہیں جو تم اُدھر جاتے ہو۔ اس آواز کو سُنتے ہی شمر لعین ڈر گیا اور ادھر سے فوج کو پھیر کر چاروں طرف سے امام حسینؓ کو گھیر لیا۔ اور تیروں کی اس قدر بے شمار بارش برسائی کہ امام حسین کا بدن مبارک چُورا چُورا ہو گیا یعنی تل بھر جگہ خالی نہ تھی جہاں زخم نہ ہو۔ ایک بدبخت ازلی نے ایک ایسا زور سے تیر مارا کہ آپ کی پیشانی پر لگا اور خون کا فوارہ جاری ہو گیا۔ حضرت امام حسینؓ نے اس خون کو اپنے چہرۂ مبارک پر مل لیا اور فرمایا کہ اس رنگت میں قیامت کے اپنے نانا جان حضرت محمد رسول اللہ کے سامنے جاؤں گا اور یہ اپنی حالت دکھاؤں گا۔ اور یوں فرماتے تھے ؎

شکر ہے اب کوئی شیو اللہ کی درگاہ میں — اب میں بھی گلا کٹاتا ہوں اللہ کی درگاہ میں

پھر ایک موذی نے نیزہ آپ کی پشت مبارک پر ایسا مارا کہ آپ زمین پر گر پڑے۔ اور خولی بن یزید اپنے گھوڑے سے اترا۔ اور چاہا کہ آپ کا سر مبارک تن سے جدا کرے تو ہاتھ اس کا کانپا اور وہ ہٹ گیا اور شمر ظالم سینہ مبارک پر چڑھ بیٹھا تو آپ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا تو کون ہے۔ وہ بولا شمر ذی الجوشن ہوں۔ جب آپ نے اس کے دونوں دانت باہر نکلے ہوئے دیکھے تو فرمایا کہ سینہ اپنا کھول تو اس نے سینہ کھولا۔ اس کے سینہ پر برص یعنی کوڑھ کے داغ تھے تو فرمایا صَدَقَ اللّٰہُ الرَّسُوْلُہٗ یعنی سچ فرمایا اللہ کے رسول نے کہ اے حسین تیرا قاتل ابلق یعنی ڈباکتا ہوگا۔ جیسا کہ روایت ہے محمد بن عمر حسنؓ سے قَالَ کُنَّا مَعَ الْحُسَیْنِ بِنَھْرِ کَرْبَلَاءَ فَنَظَرَ اِلٰی شِمْرِ ذِی الْجَوْشَنِ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی کَلْبِ اَبْقَعَ یَلِغُ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ وَکَانَ شِمْرٌ اَبْرَصَ ؕ ترجمہ۔ کہا آپ نے کہ تھے ہم ساتھ امام حسینؓ کے نہر کربلا پر پس نظر پڑی طرف شمر ذی الجوشن کے۔ پس کہا امام صاحبؓ نے سچ فرمایا اللہ کے رسول نے گویا کہ میں دیکھتا ہوں ڈبے کتے کو جو منہ ڈالے گا بیچ اہلبیت میرے کے اور تھی شمر لعین کو بیماری برص کی۔ الغرض آپ نے فرمایا کہ تو وہ شمر ہے جس کے بدن پر برص کے داغ ہیں۔ اس نے کہا کہ ہاں۔ پھر شمر لعین کو فرمایا کہ آج کون دن ہے اس نے جواب دیا کہ عاشورہ کا دن ہے، فرمایا کیا وقت ہے، کہا کہ جمعہ کا دن ہے۔ پھر فرمایا اسوقت لوگ کیا کرتے ہیں شمر نے جواب دیا کہ مسلمان نماز پڑھ رہے ہیں۔ پس فرمایا آپ نے کہ اے شمر لعین اس وقت منبروں پر حمد و ثنا رسول خدا بیان ہو رہی ہے اور تو اس کے سینہ پر بیٹھا ہے جس کو رسولؐ خدا بوسہ دیا کرتے تھے۔ اب میں رسول خدا کو دائیں طرف اور یحییٰ علیہ السلام کو اپنی بائیں طرف دیکھ رہا ہوں۔ اور وقت نماز کا میں نے پایا۔ کیونکہ اگر میں یہ نماز اس وقت ادا نہ کروں تو یہ نماز میرے ذمہ رہے گی ؎

اے شمر ٹھہر جا ذرا سجدہ تو کر لینے دے — حق کا کردوں شکر ادا سجدہ تو کر لینے دے
پھر لوٹنا گھر میرا کرنا بھی سر کو جدا — پر بہر خدا سجدہ تو کر لینے دے
قتل سے ہو اسدم بانہ آگیا وقت نماز — مانوں گا احسان تیرا سجدہ تو کر لینے دے
حق پہ ہو یا ہوں فدا شکر تو کروں ادا — سینے سے ہو جا جدا سجدہ تو کر لینے دے
قتل بھی مجھے کیجئے سارے ہی دُکھ دیجئے — پر مجھے اے بے حیا سجدہ تو کر لینے دے
خون بھی بہانا میرا گھر بار بھی جلانا میرا — پر مجھے اے بے حیا سجدہ تو کر لینے دے
ہے میرا وقت اخیر سینہ سے ہٹ اے شریر — قتل میں جلدی ہے کیا سجدہ تو کر لینے دے
پانی نہیں میں مانگتا کرتا نہیں میں گلہ !! — تجھ سے ہے اتنی التجا سجدہ تو کر لینے دے

Marfat.com

ہلتا تھا عرش بریں کانپتی تھی سب زمیں — دیتے تھے جب یہ صدا سجدہ تو کر لین دے
شمر کو کہتے تھے شاہ اس روز ہے یہ عجز و آہ — کیا ہوئی مجھ سے خطا سجدہ تو کر لین دے

فائدہ :- یہ صدا سنکر شمر لعین سینہ مطہرہ سے نیچے اُترا۔ تو امام صاحب نے اپنا سر جھکایا۔ سجدہ میں سر رکھنے کی دیر تھی کہ شمر لعین نے گردن نازنین حضرت امام حسینؓ پر اپنا خنجر رکھ دیا ۔اور اس وقت فرشتگان کا یہ شور تھا کہ ایسا شوق عبادت کا ہم نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی سُنا ہے۔ جیسا کہ امام مظلوم تیغوں کی چھاؤں میں سجدہ کر رہے ہیں۔ اور جس وقت خنجر زخم شاہ رگ کے قریب پہنچا تو امام صاحبؓ نے دونوں ہاتھ مبارک قبلہ کی طرف دراز کرکے اپنے پروردگار کی درگاہ میں التجا شروع کی

غزل

یارب توں نانا جان کی امت کو بخش دے — سلطان دو جہان کی امت کو بخش دے
جس کے واسطے لولاک کو پیدا کیا — اُس خلق الاوّلین کی امت کو بخش دے
جس کے دین سوا سب آئین مبتدل ہوئی — اُس اُمی اُمتیین کی امت کو بخش دے
جس نے عزلات منات کو دُور کیا — اُس خیرالمبشرین کی امت کو بخش دے
جس کا دانت کفار نے شہید کیا — اُس رؤف المومنین کی امت کو بخش دے
جس کے واسطے زمین سب افضلے ہوئی! — اُس رحمۃ اللعٰلمین کی امت کو بخش دے
جس کی اوّل آخر خطا معاف ہوئی — اُس طٰہٰ یٰسین کی امت کو بخش دے
جس کی تربت پاک سے زمین کو فخر ہے — اُس حیات النبین کی اُمت کو بخش دے
جس کے سوا نبی نہیں اور کوئی آنا! — اُس خاتم النبین کی اُمت کو بخش دے
جس کی امت واسطے نبی کرتے تھے التجا! — اُس دُرِ یتیم کی امت کو بخش دے
جس کی امت کا تو نگہبان ہوا! — اُس امین امیین کی امت کو بخش دے
جس کی لب لحد میں ربِ اغفر پکارتی تھی — اُس کشف الدجیٰ کی اُمت کو بخش دے
جس کے نور سے ہی سب ظہور ہوا! — اُس ختم المرسلین کی امت کو بخش دے
جس کا قدم مع نعلین عرش پر پڑا — اُس ملأ الاعلےٰ عالمین کی امت کو بخش دے
جس کے ہاتھ میں کلید جناں ہیں — اُس صراط المستقیم کی امت کو بخش دے
جسے قاب قوسین کا درجہ حاصل ہوا — اُس فخر النبین کی امت کو بخش دے
جس کے سوا شفیع نہیں اور کوئی! — اس شفیع المذنبین کی امت کو بخش دے

غزل

امت کے واسطے ستم یہ سہہ چکا حسینؓ — خدمت تیری میں آتا ہے بندہ تیرا حسینؓ
امت کے بچوں پر علی اصغرؓ فدا کیا — اور نوجوانوں پر علی اکبرؓ بدیا دیا
اور دوستو مونس ہیں خود اس پر فدا ہوں میں — یہ تحفہ تیرے لائق ہے تجھی تو تابع ہوں میں
جو مصیبتیں تھیں اس امت کے واسطے — بندہ نے گھر بار برباد کیا اس امت کیواسطے

فائدہ :- الغرض حضرت امام حسینؓ نے فرمایا کہ جس طرح میں نے ایسے نازک وقت میں بھی کوئی نماز قضا نہیں کی

آج وقت نماز باجماعت پڑھتا رہا ہوں ۔ اور صبر کو اپنے ہاتھ سے نہیں دیا اور حاکم جو خدا کے حکم کی بے فرمانی کرتا تھا اس کی بیعت سے انکار کیا ہے ۔ یہ میں نے اپنے نانا پاک کی امت کو نمونہ بن کر دکھایا ہے کہ اگر کوئی کسی مصیبت میں گرفتار و مبتلا ہو وے تو وہ ہماری اس مصیبت کربلا کو یاد کر کے ہماری طرح صبر و استقلال سے کام لیتا ہوا کل احکام کی پابندی کرے ۔ یعنی نماز روزہ جمعہ جماعت اور صبر کو نہ چھوڑ دے ۔ جس طرح آجکل بعض لوگ صرف محرم کے دنوں میں سر سینہ پیٹنے اور کھیل تماشہ کر کے لوگوں کو دکھلاتے ہیں ۔ اور نماز جماعت جمعہ ذکر اذکار سب کچھ چھوڑ دیتے ہیں اور دعوائے محبت اہل بیت کا کرتے ہیں ۔ امام حسین نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایسے فعل کرے گا وہ ہم سے نہیں ہے اور نہ اس کے پیر ہیں اور نہ ہی وہ ہمارا مرید ہے ۔

فائدہ :۔ اگر اہل بیت کی محبت سیاہ لباس پہننے اور ماتم کرنے کو کہتے ہیں تو اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ محرم کے دن کنجریاں اور چوہڑیاں بھی سیاہ لباس پہن کر دس دن ماتم کرتی ہیں ۔

چوہڑیاں مُٹھتے کر کے پٹن شور مچاون — کھیل تماشہ کر کے اپنے گھر نوں واپس آون
اتے بازاری کنجریاں بھی دس دن سوگ مناون — محب اماماں پاکاں بندیاں ہرگز شرم نہ کھاون
پڈیاں صرف جے اہل بیت دی محبت پائی جاوے — تاں پھر مومناں چوہڑیاں کنجراں اندر فرق نہ آوے
بس میاں ایہ کم شیطانی اہل البیت دا ناہیں — ذکر اذکار نوافل پڑھنا کار ثواب بتاہیں
ساری رات جو پٹن اندر اتنا زور لگاون — جے کر پڑھن کلام ربانی کتنا درجہ پاون
ہر ہر حرفوں دہ دہ نیکی پاوے پڑھنے والا — جو پٹن وچہ دن رات گذارن بیدینیاں مونہہ کالا
بیصبراں نوں کجھ نہ حاصل صابراں درجہ پایا؛ — اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ رب وچہ قرآن بنایا
بیصبراں کجھ حاصل ناہیں صابراں درجہ پایا؛ — ہر کم دیچہ امداد کریندا کرم کماون والا

اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ ۔ صبر کنجی ہے خوشی کی جیسا کہ شیخ علیہ الرحمتہ نے فرمایا ہے

صبوری کشاید درِ کام جان — کہ جز صابری نیست مفتاح آں
صبر سے حاصل ہوتی ہیں مرادیں دل کی — جو سوائے صبر کے نہیں ہے کھلتا ان کا
صبوری بود کار پیغمبراں — نہ پیچد زِ بس روئے دیں پروراں
مصیبت کے وقت صبر کرنا کام ہے انبیاء کا — اور صبر سے وہ نہیں پھرتے دین کے پالنے والے

مسئلہ :۔ زبدۃ الواعظین میں صبر کی بہت فضیلت آئی ہے جس کا راوی عبد اللہ ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ صَبَرَ عَلَی الْمُصِیْبَۃِ کُتِبَ لَہٗ تِسْعُ مِئَۃِ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ الْعَرْشِ اِلٰی تَحْتَ الثَّرٰی

ترجمہ :۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی شخص صبر کرے اوپر کسی مصیبت کے لکھے جاتے ہیں واسطے اس کے نو سو درجے ۔ اور ہر ایک درجہ میں اتنا فرق ہے جتنا فرق عرش معلےٰ سے تحت الثریٰ تک ہے ۔ اور دوسری حدیث میں یوں آیا ہے :۔ اَلصَّبْرُ سَاعَۃً عَلَی مُصِیْبَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ سَبْعِیْنَ سَنَۃً

ترجمہ ۔ فرمایا حضور پاکؐ نے مصیبت پر صبر کرنا ایک گھڑی ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے

مسئلہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیتے وقت حضرت علی نے فرمایا لَوْلَا اَنَّکَ اَمَرْتَ بِالصَّبْرِ وَنَہَیْتَ عَنِ الْجَزْعِ لَا نْفَذْنَا عَلَیْکَ مَاءَ الشُّئُوْنِ ؕ

ترجمہ ۔ یا رسول اللہ اگر آپ نے مصیبت کے وقت صبر کرنے کا حکم نہ کیا ہوتا اور نہ منع کرتے آپ واویلا کرنے سے تو

Marfat.com

البتہ ہم اتنا روتے آپ کی وفات پر کہ ہماری آنکھوں کی اور تمام جسم کی رطوبت خشک ہو جاتی - اور یہ حدیث مذکورہ کی معتبر کتاب نہج البلاغت صفحہ ۱۵۳ پر درج ہے

مسئلہ :- فروع کافی جلد دوم کتاب شیعہ صفحہ ۲۱۴ پر بھی درج ہے کہ رسول خدا نے وقت وفات اپنی کے فاطمہؓ کو فرمایا کہ میری وفات پر منہ سر سینہ وغیرہ نہ پیٹنا اور نہ بال بکھیرنا اور وین نہ کرنا۔ اس واسطے کہ ایسے کام میری امت سے نہیں ہے - اور یہ واقعی متفق بات ہے کہ کبھی رونے والی قوم کامیاب نہیں ہو سکتی -

مسئلہ :- جلال العیون کتاب شیعہ صفحہ ۶۶ پر مرقوم ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ نے فرمایا کہ اے بیٹی یہ وصیت ہے ۔ واضح ہو کہ پیغمبر کے لئے گریبان چاک نہ کرنا اور نہ پیٹنا اور نہ وا ویلا یعنی وین کرنا ۔

ہر اک مذہبوں ثابت ہوندی پٹن دی بُریائی | پر بے سمجھاں نوں سمجھ نہ آوے عقل شیطان نجائی
ہر اک مذہبوں ثابت ہوندی صابراں دی بھلیائی | بسیار کدی مڑ دہ نہ پاوے جانے سب لوکائی
امام حسینؓ سردار شہیداں نام رکھایا عالی | ایہ سب منصب صبروں ملیا سنتوں یار سوالی
زبانی بنن محب حسینی بعضے لوگ سودائی | پر بے صبریوں منہ سر پٹن وانگ کفاراں واہی
محب حسینی اوہ جو وانگ حسینؓ دے صبر کماوے | کل احکام الٰہی اوپر ثابت قدم ٹکاوے
جمعہ جماعت نہ چھوڑے ہرگز شوقوں ذکر کماوے | تے نہ وقت مصیبت منہ سر پٹے وین الاوے

فصل شانزدہم ۱۶

دربیان عمر شریف امام حسینؓ و تعداد اولاد و ازدواج و ذکر بعد وفات

وَكَانَتْ شَهَادَتُهُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ مِنْ هِجْرَتِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةٌ وَّخَمْسُوْنَ سَنَةً وَّخَمْسَةُ اَشْهُرٍ وَّخَمْسَةُ اَيَّامٍ -

ترجمہ :- اور تھی شہادت امام حسینؓ کی دن عاشورہ کے بعد بارہ بجے یوم جمعہ کے ۶۱ھ ہجری عمر شریف ۵۶ سال ۵ ماہ پانچ یوم -

فائدہ :- واضح ہو کہ جو کچھ معاملہ امام حسین کے ساتھ ہوا یعنی ظلم و ستم ہونا۔ بھوک اور پیاس کے صدمے اٹھانا رشتہ داروں کا اور اولاد کا آنکھوں کے سامنے شہید ہونا اور نازنین پر ہزاروں تیر تلوار کا زخم پر زخم آنا اس میں اندر حکمت الٰہی یہ تھی کہ جس طرح مرتبہ نبوت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کیا گیا - اسی طرح مرتبہ شہادت امام حسینؓ کے ختم کیا گیا ۔ اسی واسطے آپ کو سید الشہداء کا لقب ملا یعنی سردار شہدا سب کے -

مسئلہ - امام حسین کے شہید ہونے کے بعد آپ کے گھوڑے ذوالجناح نے اپنا منہ امام حسینؓ کے خون کر کے روتا ہوا خیمہ کی طرف آیا اور امام زین العابدینؓ کے پاؤں پر سر رکھ کر جان دیدی - اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

فائدہ :- اسماء الرجال مشکوٰۃ میں مرقوم ہے کہ اولاد امام حسینؓ کی آٹھ تھیں - پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ -

آپ کا سب سے بڑا بیٹا حضرت زین العابدینؓ تھا - جن کی والدہ ماجدہ شہربانو تھیں ۔ جو نوشیرواں بادشاہ کی

Marfat.com

تمام ذکر مجلس پنجم در بیان فتح مدائن میں گذر چکا ہے - دوسرا بیٹا آپ کا حضرت علی اکبرؓ تھا جن کی والدہ کا نام لیلیٰؓ ابو مرہ کی بیٹی ابی مسعود کی پوتری قبیلہ بنی ثقیف سے تھی - تیسرا بیٹا آپ کا علی اصغر تھا جن کی والدہ محترمہ کا نام ارباب امرالقیس ابن علی قبیلہ قضاعہ سے تھی - چوتھا بیٹا آپ کا جعفرؓ تھا - جن کی والدہ اشرفہ کا نام اُمّ اسحاقؓ طلحہؓ اصحابی کی لڑکی تھی جو عشرہ مبشرہ سے تھے پانچواں بیٹا آپ کا محمدؓ تھا - جعفرؓ اور محمدؓ واقعہ کربلا سے پہلے وفات ہو چکے تھے - اور امام حسین کی تین لڑکیاں تھیں - آپ کی بڑی لڑکی فاطمہ صغریٰ تھی جس کا نکاح امام حسن مثنیٰ سے ہوا تھا - اور بوقت واقعہ کربلا وہ مدینہ منورہ میں تھیں - دوسری لڑکی آپ کی زینبؓ تھی - اور تیسری سکینہؓ تھی - اور حرموں میں دو حرم محترم آپ کے ساتھ کربلا معلیٰ میں آئے تھے - حضرت شہربانو علی اصغرؓ کی والدہ محترمہ اور دو ہمشیرہ آپ کی میدان کربلا میں ساتھ تھیں - ایک حضرت زینبؓ خاتون جو عبداللہ بن جعفرؓ کی حرم تھی جن کے دو فرزند تھے محمدؓ اور عونؓ جو میدان جنگ میں شہید ہوئے - دوسری آپ کی ہمشیرہ مبارکہ ام کلثوم تھی جو حضرت فاروقؓ کا حرم محترم تھی جس کا بیٹا زیدؓ بن عمرؓ تھا -

فائدہ :- جب دشمنان دین شہادت امام حسینؓ سے فارغ ہوئے تو سر مبارک آپ کا کاٹ کر خیمہ مبارک پر حرم محترم آئے اور جو اہلبیت سمیت بیبیوں اور بچوں کے تھے جن کی تعداد صرف بارہ آدمی تھے - بے دینوں نے سب کو گرفتار کر لیا اور مال اسباب جو کچھ پایا سب لوٹ لیا - اور شمر لعین نے حکم دیا کہ جو شہیدوں شہدا کی بے سر ہیں ان کو گھوڑوں کے پاؤں سے پامال کیا جائے - بیس سواروں نے شہدا کے جسم مبارک پر گھوڑے دوڑا کر ریزہ ریزہ کیا - اور سر مبارک امام حسینؓ اور تمام شہداء کربلا کے سر مبارک اسی دن نیزوں پر لٹکا کر بشیر بن مالک و خولی بن یزید کو ساتھ دے کر کوفہ میں روانہ کئے -

سیس تمام شہید انواں نیزیاں اوپر ٹنگائے
عمر پلید رہیا وچہ کربل خولی شمر چلائے
اوٹھاں بے پلانیاں پر بے پردہ حرم بٹھلائے
کافر بیدیاں دے مُردے سارے دفن کرائے

تے لوتھاں کل شہیداں ایویں وچہ میدانے پیاں
تن دیہاڑے ایویں رہیاں خبراں کسے نہ لیاں
غاضریہ پاک اک شہر سدا ہے نہر فرات کنارے
چوتھے دن اس شہر دوں آئے مومن نیک سوہارے

لاشاں سب شہیداں اونہاں نال آداب اٹھایاں
آپو آپ مراتب سیتی قبراں اونہاں بنایاں
اول اونہاں بنایا مرقد شاہ حسینؓ ولی دا
تے آپو آپ بنایا مرقد اہل البیت نبیؐ دا

تے رہندیاں سب شہیداں کے جاگہ قبر بنائی
جو ہن گنج شہیداں آکھن اُچی قبر اینہائی
تے روضہ شاہ عباس ولی دا او علیحدہ بھائی
دو تن تیر چلاون جتنی اکثر دہ تھ اینہا لی

فصل ہفدہم

دربیان تمام سر مبارک شہداء کے بمعہ اہل بیت کا کوفہ میں پہنچنا

وَاَمَرَ الشَّقِیُّ ابْنِ زِیَادٍ بِالرَّأْسِ الْمُکَرَّمِ فَدِیْرَ بِہٖ فِیْ سِکَکَ الْکُوْفَۃِ ثُمَّ اَرْسَلَہٗ مَعَ رُؤُسِ بَاقِی الشُّہَدَاءِ وَسَائِرِ اَھْلِ بَیْتِ اِلٰی یَزِیْدِ مَعَ شِمْرِ ذِی الْجَوْشَنِ وَکَانَ بِدِمَشْقَ

ترجمہ - اور حکم کیا ابن زیاد بدبخت نے کہ سر امام حسینؓ کو کوفہ کی گلی میں پھراؤ بعد اس کے تمام شہداء کے تمام اہلبیت بے پردہ کر کے یزید کی طرف دمشق میں روانہ کئے اور شمر ذی الجوشن کو ہمراہ کیا -

Marfat.com

فائدہ :- ابن زیاد نے شہر اور کچہری کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا اور کل رئیس کو بلا بھیجا اور تمام مجرموں کے اپنے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا۔ جب سر مبارک امام حسینؓ پر اس موذی کی نظر پڑی تو خوشی سے ہنسے ایک لکڑی کو پکڑ کر امام حسین کے دانتوں مبارک پر مارنے لگا۔ تو اس مجلس میں ایک اصحابی رسول اللہ کا بیٹھا تھا جو زیدؓ بن ارقم تھا۔ اس نے کہا اے بدبخت کمینے جن لبوں مبارک پر رسول اللہ کو بوسہ دیتے ہوئے میں نے خود دیکھا ہے پر لکڑی مارتا ہے۔ اور یہ کام کافر بھی نہیں کرتے۔ ابن زیاد نے کہا کہ میں تیری سفید داڑھی کا لحاظ کر رہا ہوں ورنہ تجھ کو سزا دیتا۔ زیدؓ نے کہا اے ابن زیاد کیا میری داڑھی کا لحاظ اہل بیت رسول اللہ سے زیادہ ہے تجھے شرم نہیں آتی

پھر لڑکا ڈٹھا ابن زیاد نے پُتر حسینؓ ولی دا   حضرت زین العابدینؓ سوہنا پوتا شاہ علیؓ دا
ایہ لڑکا ہے کس دا بیٹا آکھے ابن زیاد ا   لوکاں آکھیا ایہ ہے شاہ حسین دا صاحبزادہ
کہندا ایہہ کیوں باقی رہیا جلدی اس نوں مارو   مرداں نہاں دے وچوں باقی کوئی نہ چھوڑ دیا رو
راوی کہندا مارن والے تیغاں کھچ لیائے   حضرت زینبؓ اس دے تائیں گودی وچ چھپاؤ
کہندی اگے نال اساڈے ہوئی تعدی تھوڑی   اتنے لوڑی لشکر وچوں ہک نشانی چھوڑی
اوّل سانوں مارو جیکر مارو اسدے تائیں   ڈر ظالم کجھ اللہ کولوں ڈاڈھا اے رب سائیں
ابن زیاد دے دل دے اندر رب نے دہشت پائی   مارن والیاں تائیں کہندا اسنوں چھوڑ دیجائی
راوی کہندا قیدی ہو کے اہل البیت سوہارے   جسدن آئے کوفے ویکھن آئے کوفی سارے
حال خراب زناں سب قیدی بھی معصوم نمانے   بے پردہ سب اونہاں اتے گلیں لباس پرانے
قہر دلاں نے سنگ اساڈے تیر کلیجے دھانے   حال نمانے درد رنجانے قیدیاں والے بانے
جاری چشماں درد فراقوں ہونٹھ سکے منہ پیلے   مرد زناں سب رووَن لگے ویکھ انہاں دے حیلے
مائی ام کلثوم کہیا اے کوفی شیو خبیثو!   ہن کیوں رو رو دیکھ اساں نوں اے بدبخت پلید و
ہتھ تساڈے کولوں سانوں ایہہ سب سختیاں آئیاں   کیا کیا پایاں درد بلائیں دین دنی دیاں سائیاں
بھائی بیٹے ناک پیٹے گُسدے ڈٹھے اکھیں   اک اک وال جنہاں دا ہرگز صحت نہ آوے لکھیں
جتھڑے ظلم نتے کدا ہیں ورتی نال اساڈے   ہن کیوں گریہ کردے تساں ایہ کیتے حال اساڈے
سٹ کر کے ڈھاہیں مارن اوہ کوفی ہتھیارے   روندیاں ویکھ انہاں نوں حضرت ام کلثومؓ پیارے
ام کلثومؓ جو بھین پیاری شاہ حسین ولی دی   کوفی لوکاں نوں فرماوے بیٹی شاہ علیؓ دی
مَاذَا تَقُوْلُوْنَ اِذْ قَالَ النَّبِیُّ لَکُمْ   مَاذَا فَعَلْتُمْ وَاَنْتُمْ خَیْرُ الْاُمَمِ
کہیا کہسو جد روز قیامت پچھسی نبی تسانوں   کیا کیتا تساں امت ہو کے دیو جواب اسانوں
بِعِتْرَتِیْ وَبِاَھْلِیْ بَعْدَ مُفْتَقَدِیْ   مِنْھُمْ اُسَارٰی وَقَتْلٰی اُضَرِّجُوْا بِدَمِ
میرن آل تے ٹبّر تے تساں ایڈے ظلم کمائے   قید کیتا دُکھ دے کے مار یا کربل خون چلائے
اَکَانَ ھٰذَا جَزَآءُ مَا نَصَحْتُ لَکُمْ   اَنْ تَخْلُفُوْنِیْ فِی النُّبُوَّۃِ مِنْ ذِیْ رَحِمِیْ
بدلہ ایہو جو رستہ جنت دسیا اساں تسانوں   اُلٹا تساں مخالف ہو کر کیتا قتل اسانوں
القصہ جد ابن زیاد نے ڈٹھے حال اسیراں   کیتا حکم جد انہاں تائیں کرلو قید زنجیراں
لڑکے زنان تمامی بندی خانے قید کرا کے!   تے سیس امام حسینؓ ولی دا کوفے وچ پھرا کے

Marfat.com

کوفیاں سیس شہیداں سارے نیزیاں اوپر چڑھائے   کر کر خوشیاں کوفے والیاں گلیاں وچہ پھرائے

فصل ہژدہم ۱۸

کوفہ سے تمام سروں کا دمشق کو روانہ کرنا

پھر قیدی اہل البیت نبیؐ دے نالے سیس شہیداں   طرف دمشق روانہ کیتے کر کے خوشیاں عیداں
کوفیوں لے چلیا سب قیدی شمر جو جوشن والا   ٹرپایاں کمائی اپنی ظاہر اوہ منہ کالا
اہل البیتؓ رسولؐ خدا دے اندر حال خواری   جس شہروں جا لنگھن لوکی کردے گریہ زاری
مرد زناں رل ویکھن آون مندے حال ادہاندے   کون اجیہے بندے ایہ کجھ درتیا نال انہاندے
قیدی حرم یتیم نمانے کیوں سیتے بے دَرداں   چن جیہیاں ایہ شکلاں کیوں اج رلیاں اندر گرداں
کس ہتیارے کراں ماں ایسے ظلم اٹھائے بھارے   ایہ ماہ پارے چند سوہارے کس تقصیروں مارے
ایویں منزل منزل جلدے گئے دمشقوں نیڑے   پاس یزید دے خبراں گیاں اج لگے سب جھیڑے
رن وچہ ماریا دشمن تیرا اینہ قبیلے آندے   جگیں خبراں گیاں جو کجھ درتیا نال انہاندے
سن کے خبراں خوش ہویا سی زینب زیب سولے   ہیبت ناک کچہری لائی سددے شامی سارے
شمر پلید بھی حاضر ہویا لے کے سیس شہیداں   اہل البیت بھی حاضر کیتے اندر قید شدیداں
اک اک سیس کریندا حاضر شمر پلید حرامی   ہر ہر سر والے دی حالت پچھے اوہ تمامی
کیا کجھ نام سداندا آہا تے کیسا کیسا لڑیا   کیوں کر ماریا لشکر ساڈے کیوں کر دھرتی جھڑیا
شمر پلید کرے وڈیاں مارے جھوٹھیاں لافاں   کاذب کرے بیان دلیری اگے بے انصافاں
تاں جو سیس امام دلی دا اگے آن ٹکایا   دیکھیا امام ولی نوں موذی خوشیاں اندر آیا
شمر کہے ہیں ایہ بہادر ماریا نال دلیری   لشکر ساڈے عربی سارے پلو چہ کیتے ڈھیری

یہ باتیں سن کر امام حسین کے بیٹے حضرت امام زین العابدینؓ نے شمر لعین کو جواب دیا۔

پیروی نفس و ہوا مے کنی   راہ ایں نیست وخطا مے کنی
پیروی نفس کی کرتا ہے تو! - واہ یہ نہیں خطا کرتا ہے تو
در حق اخیار نیکوئی سخن   نعت اشرار ادا مے کنی
پیچ خبر حق کے نیک کہو - تعریف شریر کی کیوں کرتا ہے تو
آل عبا آمد فاضل تر   ذم چنیں قوم چرا مے کنی
اولاد امین سب سے بہتر ہے - اور تو مذمت ایسی قوم افضل کی کیوں کرتا ہے

مسئلہ :- یزید پلید شرابی ہوکر امام حسین کے دانتوں مبارکوں پہ ایک لکڑی سے ٹھوکر لگانے لگا۔ وہاں چند اصحاب رسولؐ خدا کے حاضر تھے۔ انہوں نے اس بے ادبی کرنے سے روکا کہ ان لبوں پر رسولؐ خدا کو ہم نے بوسہ دیتے دیکھا ہے۔ اے کمبخت تو ان لبوں اور دانتوں کو لکڑی سے ٹھوکر لگاتا ہے۔ اس خبیث نے غصہ سے ان تمام

اصحابیوں کو شہید کرا دیا۔

حب امام حسین ولی دی پاروں سنتوں بھائی   ست اصحاباں اوس دیاں [illegible]
جو اصحاباں بُرا کہن اوہ جان یزیدی سارے   جو اصحاباں دوست دوست اہل البیت پیارے

ایک یہودی سوداگر کا عجیبہ قصہ در نظم

ہک یہود سوداگر سی اس مجلس اندر بیٹا   سر مبارک شاہ ولی دا جان اونہاں حاضر کیتا
پچھن لگا ایہ سر کس دا کہے یزید منہ کالا۔   سی ہک عربی نال اساڈے دعوا کرنیوالا
کہے یہودی سی ایہ کوئی مرد شریف یگانہ   کہے یزید جو آہا اُنہیاں وچ نیک گھرانہ
اوس گھرانے وچوں آہا صاحب ایہ سر والا   کہے یہودی نام کی اسدا کہے یزید منہ کالا
نام حسین ایہ پُت علیؓ دا فاطمہ اس دی مائی   کہے یہودی دسو میتوں فاطمہؓ کس دی جائی
کہے یزید محمد دی اوہ فاطمہؓ بیٹی آہی!   کہے یہود محمد اوہ جو کہو رسول الٰہی
کہے یزید بلاشک اوہو پاک رسول الٰہی   کہے یہود جو نال بنی تساں کیتی ایہ تباہی
حیرت تھیں اوہ انگلیاں کپتے بہت تعجب کردا   ایہ کی غضب کیتا جو ماریا پُت نبی سرورؐ دا
نالے کہو جو بنی اساڈا وڈیاں درجیاں والا   اچھا ادب کیتا تساں اسدا کرکے ظلم کمالا
تے کہو تیں اوہ عرشیں پہنا جھٹے نبی نہ چڑھدے   دو ہتا ظلموں ماریا اُس دا جسدا کلمہ پڑھدے
ستر پشتاں تھیں ہیں پوتا دچہ اولاد داؤدی   ادب پیغمبر وانگوں کردے میرا سب یہودی
نبیؐ تساڈے دے نہ ہوئے کپڑے اجے پُرانے   سکے دوہتے اُسدے دے سنگ ایہ کجھ قہر وہانے
نہ کسے اگے سُنے نہ ڈٹھے ایڈے ظلم کیتے   ایسیاں مسلماناں ناوں اسیں یہودی بھلے
کروسیا ادبی آل نبیؐ دی مسلمان سدا کے   روز قیامت کی آکھو گے اللہ اگے جا کے

ایک عیسائی کی جو قاصد شاہ روم کا تھا عجیب حکایت

جب شمر لعین سر مبارک امام حسینؓ کا یزید پلید کے سامنے لے گیا تو اس وقت ایک قاصد قیصر بادشاہ روم کا بھی اس موقعہ پر حاضر تھا۔ یہ حالت اہل بیت رسول اللہ کی دیکھ کر یزید کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اے بادشاہ یزید حضرت عیسٰیؑ کو آسمان پر گئے ہوئے چھ سو سال گذر چکے ہیں مگر آپ کا گدھا جس پر آپ سواری کرتے تھے اس کے سم کا نشان ایک ٹاپو میں لگا ہوا ہے اور ہم تمام عیسائی ہر سال اس کی زیارت کو جاتے ہیں۔ اور کئی ہزار روپیہ نذر نیاز چڑھاتے ہیں۔ اور اس سم خر عیسٰیؑ کے گرد طواف کرتے ہیں۔ صد افسوس تمہاری مسلمانی پر کہ اہل بیت محمد مصطفٰےؐ کی اس طرح بے ادبی کرتے ہو۔ اور ان کو شہید کر کے اُن کے سروں کو نیزوں پر ٹانگتے ہو۔ حالانکہ ابھی تک تمہارے نبیؐ کے حرم بھی زندہ ہیں۔ اور کپڑے برتن بھی موجود ہیں۔ کوئی بڑا عرصہ نہیں گذرا۔ یزید نے سخت غصہ میں آ کر کہا کہ اے قاصد طول طویل باتیں مت کر اگر تو شاہ روم کا قاصد نہ ہوتا تو میں تم کو قتل کرا دیتا۔ قاصد نے جواب دیا

نظم

قاصد آکھیا حیف یزیدا فٹ تیری دانائی   رومی شاہ دے قاصد ای توں کیتی ایہ [illegible]

ستے رب دا قاصد نبی محمدؐ اس دا قدر نہ کیتا — دو جہاناں وچہ لتاڈا ٹھلاہ ہووے پلیتا
بہت ہویا شرمندہ موذی کجھ نہ آکھے جاوے — تاں پھر حرماں اتے یتیاں اپنے پاس بلاوے
ڈٹھا سیس حسین ولی دا حضرت زینب مائی — درد فراقوں رودن لگی آہ جگر تھیں آئی
کہندی اے فرزند نبی دے کیا کجھ حال اساڈے — حال نمانے درد رنجانے کھلے وال اساڈے
پھیر یزید بدبختی نوں کہندی بھین حسینؓ ولیدی — سن اے ظالم کی تدھ کیتی ساڈے نال پلیدی
اپڑیاں عورتاں نال عزت ستراں وچہ بٹھایاں — تے پاک رسول اللہ دیاں لڑکیاں مجلس وچہ بلائیاں
کون زنانی ہے ایہ موذی غصے نال الایا — سکی بھین حسین ولی دی لوکاں آکھ سنایا
پھر ام کلثومؓ جو بھین ولی دی آئی کر کے زاری — اوپر سیس امام ولی دے جا ڈگی بے چاری
کہندی ایہ مظلوم ہویا اج سوہنا لال علیؓ دا — ہو بیہوش گئی شہزادی چم چم سیس ولی دا
کہے یزید اساڈوں بھین حسینؓ دی علم سکھیوے — لوکاں آکھیا آہو تاہئیں اسنوں چم چم جیوے
پھر حضرت زین العابدؓ نوں ویکھے او کشیطانی — کہندا ایہ ہے لڑکا کس دا کردو بیان نشانی
لوکاں آکھیا ایہ ہے بیٹا شاہ حسین ولی دا — اصلی نام علی ہے اسدا پوتا شاہ علیؓ دا
کہے یزید جو جیہڑاں آئیاں کوئیوں میرے تائیں — جو علی حسینؓ دا بیٹا ماریا اندر کربلائیں
لوکاں آکھیا حسین دے بیٹے آہے تن پیارے — اکبر علی تے اوسط علیؓ بھی اصغر علی سوہارے
اکبر علیؓ تے اصغر دونویں کربل اندر مارے — ایہ آہا بیمار نہ ماریا بنھ آندا سرکارے

اس کے بعد یزید پلید نے حکم دیا کہ سر امام حسینؓ کا نیزہ پر سے اتار کر معہ سر شہدا کے دروازۂ دمشق میں لٹکادیں چنانچہ لکھا ہے کہ تین دن سر مبارک شہداؑ کے دروازے پہ لٹکائے جانے کے بعد یزید نے حکم دیا کہ اہل بیت رسالت کو معہ سر مبارک شہدا مدینہ منورہ میں پہنچا دو

فائدہ عجیبہ اوّل۔ امام حسینؓ کا سر مبارک کاٹنے والا شمر کون ہے شیعہ ہے یا نہیں

برادران اسلام یہ شمر ذی الجوشن حضرت علیؓ کے خاص امداد کرنیوالوں سے ہے۔ چنانچہ جنگ صفین میں جناب امیر المومنین علی کی طرف سے معاویہ کے مقابلہ کو گیا تھا۔ اور اس شمر نے بڑی بڑی کارنمایاں کیں تھیں۔ چنانچہ اس کی رجز کا کسی نے ترجمہ کیا ہے۔

علی امام ہے میرا میں ہوں علی کا غلام — علی کی خاطر لڑتا ہوں بالشکر ے روم وشام

علاوہ اس کے یعنی علیؓ کا شیعہ ہونے کے حضرت علی کا سالا ہونے کا بھی شمر کو فخر حاصل ہے۔ یعنی حضرت علیؓ کے فرزند جعفرؓ و عباسؓ اور عثمانؓ کا ماموں تھا۔ چنانچہ شمر نے حضرت امام حسین کے خیمہ کے قریب آکر آواز دی کہ اے میری خواہر کے فرزندو تم کہاں ہو۔ تو آواز سن کر حضرت جعفرؓ حضرت عباسؓ علمدار حضرت عثمانؓ اہل بیت سے باہر آئے اور کہا کہ اے ماموں شمر ذی الجوشن کیا بات ہے تو شمر نے کہا کہ تمہاری والدہ میرے قبیلے سے ہے۔ اس واسطے میں تم کو امان دی ہے مگر اس موذی نے امان دے کر پھر بھی شہید کر ہی ڈالا (از نقل جلاء العیون صفحہ ۳۶۱)

فائدہ عجیبہ دوم کیا ابن زیاد شیعہ علیؓ ہے یا نہیں

Marfat.com

برادران اسلام یہ زیاد حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ کے عامل کا بیٹا تھا ...
شہر معرمیں خلیفہ کر رکھا تھا - اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے چند فرمان ان کے نام تحریر کئے تھے۔ پہلا فرمان یہ تھا ...
خدا کی قسم اگر مجھے خبر مل گئی کہ تو نے مسلمانوں کے مال میں تھوڑی یا بہت خیانت کی ہے تو میں تجھ پر نہایت سختی سے ...
دوسرا فرمان جو حضرت علی کی طرف سے ابن زیاد کو تھا کہ ابن زیاد تو درمیانہ چال کو اختیار کر اور اسراف کو ترک کر اور قیامت
کے دن کو ہمیشہ یاد رکھنا - اور بقدر ضرورت مال جمع کر اور جو تیری ضرورت سے زیادہ ہو وہ خرچ آخرت کو بنا۔

مسئلہ :- چنانچہ حضرت امام مسلمؓ کے دونوں صاحبزادوں کو جب کسی قاتل نے شہید کر کے سروں کو ابن زیاد کے پیش
فَنَظَرَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ قَعَدَ وَفَعَلَ ذَالِكَ ثَلَاثًا - پس جب دیکھا ابن زیاد نے ان سروں کو تو تین بار تعظیم کے واسطے
اور بیٹھا - اور کہا قاتل کو کیوں قتل کیا تو نے ان کو - اس نے کہا کہ طمع مال دنیا کے واسطے - ابن زیاد نے کہا کہ جس وقت تو نے ان
قتل کیا تھا تو انہوں نے کوئی بات کہی تھی - اس نے کہا کہ ہاں یہ دونوں کہتے تھے کہ ہم کو زندہ پکڑ کر ابن زیاد کے پاس لے چل جو
جس طرح کرے مگر میں نے قبول نہ کیا -

فائدہ :- اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابن زیاد کا شیعہ اہل بیت کا ہونا اس قدر مشہور تھا کہ ان کے بھولے
بھالے بچوں کو بھی معلوم تھا کہ ابن زیاد ہمارا دردخواہ ہے - ہمارے ساتھ نیک سلوک کرے گا - ابن زیاد نے کہا کہ اگر تو ان کو
پاس زندہ لے آتا تو میں تم کو بہت سا انعام دیتا پھر خفا ہو کر ایک محب اہل بیت کو حکم دیا کہ اس بدبخت کو قتل کر جس طرح
بدبخت نے ان بچوں کو شہید کیا - پس اس نے ویسا ہی کیا - یہ پورا واقعہ فرزندان مسلمؓ کی شہادت میں گذر چکا ہے نقل از خلاصہ
روایت ایفقاد و دوم یعنی روایت بہترین - یاد رہے کہ ابن زیاد کے شیعہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔

فائدہ عجیبہ سوم

مظلومان کربلا کے لوٹنے والے بھی شیعہ ہی تھے - سب سے پہلے اسود بن حنظلہ شقی نے امام حسینؓ مظلوم کی تلوار لے لی
اسود بن خلائن نے امام صاحبؓ کی نعلین مبارک اتار لی - اور قیس بن اشعث ریشمی چادر لے گیا - اور زرہ آپ کے جسم مبارک
سے مالک بن بشیر نے اتار لی - اور پیراہن آپ کا شمشیروں تیروں اور نیزوں سے پارہ پارہ ہو گیا تھا - وہ بھی اسحاق نے چھین لیا
جب آپ کی نعش مبارک برہنہ ہو گئی تو اس وقت بجیل بن اسلم آیا اور کچھ نہ پایا - مگر ایک انگوٹھی باقی تھی اس بدبخت نے
جلدی کے مارے امام صاحب کی انگلی مبارک کاٹ کر انگوٹھی نکال لی - یہ سب اشخاص جنہوں نے امام صاحب کے اوزار اور
اسباب زیورات پاکدامنوں کے لوٹے تھے وہ شخص تھے جنہوں نے امام مسلمؓ بن عقیل سے بیعت کی تھی - اور امام حسینؓ
کو خطوط لکھے تھے کہ ہم تم شیعان آپ پر قربان ہیں اور آپ جلدی سے ہماری طرف کرم فرما کر تشریف لاویں۔

فصل نودہم

شیعان کوفہ کا بیمار زین العابدین پر بھی رحم نہ کھانا

بیاض فخری میں حضرت زینب روایت کرتی ہیں کہ ان اشقیاء نے امام حسینؓ کی شہادت کے بعد ہمارے تمام
اور زیورات اور قیمتی کپڑے اوزار وغیرہ سب لوٹ لئے اور زین العابدینؓ کو بیمار تھے اور ایک چمڑے کے بستر ...

Marfat.com

... چادریں بھی سر سے کھینچ لیں۔ اور اس بیمار کو زمین پر ڈال دیا۔ خلاصۃ المصائب روایت اکتالیس میں لکھا ہے ... مال کو دستورات اہل بیت کو لوٹتے بھی تھے اور روتے بھی تھے، جیسا کہ اب بھی اہل شیعہ ماتم بھی کرتے ہیں اور ... دست شربت زردہ پلاؤ بھی اڑاتے ہیں۔ دختر امام حسینؑ میں حضرت سکینہ سے روایت ہے کہ میں کم سن تھی اور دو ... میرے پاؤں میں تھیں۔ ایک بے حیا نے میرے پاؤں سے دونوں کڑیاں نکال لیں۔ اور وہ روتا بھی تھا۔ میں نے اس ... سے پوچھا کہ اے دشمن خدا تو روتا کیوں ہے۔ اس نے کہا کہ میں کس طرح نہ روؤں حالانکہ میں دختر رسولؐ خدا کو لوٹ رہا ... ہوں میں نے کہا کہ جب تو جانتا ہے کہ میں تیرے رسولؐ خدا کی بیٹی ہوں تو پھر تو مجھے کیوں لوٹتا ہے۔ اس نے جواب دیا ... اگر میں نہ لوٹوں گا۔ تو کوئی اور لوٹ لے گا اور میں اس تبرک سے محروم رہوں گا۔

شیعہ کی کتاب دمع الہتون ترجمہ جلاء العیون فصل اکتالیس میں مرقوم ہے کہ اس ابن سعد شیعہ نے حکم دیا کہ خیموں ... آگ لگا دو۔ حضرت زینبؓ نے کہا کہ وائے ہو تم پر ہمارے نانا جان کو قیامت کے دن کیا جواب دو گے۔ بس اس شقی نے ... منہ پھیر لیا اور کوئی جواب نہ دیا اور خیمے جلوا دیئے۔ خلاصۃ المصائب روایت اکتالیس میں ہے کہ ابن سعد کمبخت امام حسینؑ ... کا رشتہ دار اور شیعہ تھا۔ کیونکہ امام مسلم نے شہادت سے پہلے ابن سعد سے فرمایا تھا کہ موافق اس قرابت کے جو مجھ اور تجھ ... میں ہے میری وصیت کو قبول کر (از دمع الہتون) اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو شہادت امام مسلم میں دیکھو۔ الغرض جو کچھ ... مصائب مظلومان کربلا کو پہنچے ہیں سب کے سب شیعان کوفہ سے ہی پہنچے ہیں جس کا ذکر مذکور ہو چکا ہے اور اُلٹا نام ... اہل سنت کا بدنام کرتے ہیں۔

قتل کیا شیعوں نے اپنا امام
جتنے کوفی سب شیعہ تھے بالیقیں
بھیج کر قاصد بلایا اہل بیت کو بھائی
میدان کربلا میں بلا کر پیاسے اُن کو مارا
آخر گھر بار اسباب کوفی شیعوں نے لوٹ لیا
ہم نے اس کتاب میں کہیں باسند کر توتیں شیعہ کی تمام
جو اس کتاب کو منصف ہو کر مطالعہ کرے گا

اُلٹا کیا سنیوں کا نام بدنام
جنہوں نے اہل بیت کو ایذائیں دیں!
جب کوفہ میں آئے تو شیعوں نے کی بے وفائی
جنہوں نے خط لکھے تھے امامین کو یارا
پر اُلٹا نام بدنام سنیوں کا کیا!
تا کہ سمجھیں یہ بے جا حرکتیں کس نے کی ہیں خاص عام
مجھے یقین ہے اگر ہو شیعہ تو سُنی ہو کر مرے گا

فصل ۲۰ بیس

دربیان اہل بیت کا معہ سر شہدائے کے دمشق سے مدینہ منورہ کو روانہ کرنا

ثُمَّ وَجَّهَهُ ذُرِّيَّةَ الْحُسَيْنِ وَرَأْسَهُ مَعَ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

ترجمہ۔ پھر روانہ کیئے یزید پلید نے تمام اہل بیتؓ معہ سر شہدائے کربلا مدینہ منورہ کی طرف اور واسطے محافظت کے نعمان بن بشیر کو ہمراہ اہل بیتؓ کے روانہ کیا۔ نعمان بن بشیر نے کما حقہٗ خدمت اہل بیت کی ادا کی اور بڑی عزت و حرمت کے ساتھ اہل بیت کو مدینہ منورہ میں پہنچایا۔ جو کچھ واقعات کربلا اور کوفہ اور دمشق میں پیش آئے تھے سب کی خبریں مدینہ منورہ میں پہلے ہی سے پہنچ چکی تھیں ۵

Marfat.com

استقبال کرن نوں دوڑے کل مدینے والے — کل مہاجر تے انصاری [illegible]
حال ڈٹھا جد آل محمدؐ وچ مصیبت دردان — ہر اک بندے تائیں لگیاں ڈوہنگیاں [illegible]
محل نبیؐ دا نال اُنہاں آیا خالی ہے سب ڈیرا — سن پردار ہویا چن غائب دسے جگ ہنیرا
آہیں مارن لگے سارے کردے حال تباہی — ہویا باغ ویران نبیؐ دا رہدی [illegible]
داخل ہوئے وچہ مدینے اہل البیت نبیؐ دے — ہر اک دے سن درد فراقوں دل گئے [illegible]
ہر ہر پاسوں درد آوازے حالو حال پکاراں — ایویں جاپے رودن سارے کوچے اتے دیواراں
جیوں کر حال ہویا سی جسدن کیتا کوچ نبیؐ دے — اوہو حالت ہوئی جسدن آئے حرمؓ مدینے
ویکھن سیس حسینؓ ولی دا اندر حال تباہی — رودے درد فراقوں حضرت ام سلمہؓ جو مائی
حرماںؓ پاک نبیؐ دیاں وچوں ایہ ہک زندہ آئی — بلدی کل قبیلیاں تائیں بوسفیا سنے جائی
حسنؓ مثنیٰ تے فاطمہؓ صغرا رو رو نیر وہائے — آخر وقت نہ ملیا بابا دل وچہ رہسن ہاوے
کل قبیلے رودن نبیؐ دے بھل گئی کل شادی — کوئی شیاں نال اساڈے کیتی بے بنیادی
پایاں یار جدایاں پلو وچہ سینے کانیاں لائیاں — کوئی شیاں نال اساڈے کیتیاں نے دل آئیاں
جے ایہ خبر اسانوں ہوندی نال تیرے اسیں جاندے — کربل اندر ساتھ تیرے اسیں رل شہادت پاندے
اِنَّا لِلّٰہِ صبر تبادن کل اصحاب نگینے! — آخر سیس امام حسینؓ دا کیتا دفن مدینے
خلاصۃ الوفات دے اندر ایہ روایت آئی — بدن مبارک شاہ ولی دا کربل اندر بھائی
تے سیس مبارک وچہ مدینے پاس حسنؓ دفنایا — رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ عالی درجہ پایا

فصل بست و یکم ۲۱

در تتمہ حال حضرت امام حسینؓ عالی مقام

اَخْرَجَ الْبَیْھَقِیُّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ بُصْرَۃَ الْاَزْدِیَّۃِ قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ مُطِرَتِ السَّمَاءُ دَ[مًا] فَاَصْبَحْنَا وَحِبَابُنَا وَجِرَارُنَا وَکُلُّ شَیْءٍ لَنَا مَلَآنُ دَمًا ۔

ترجمہ :- بیہقی اور ابو نعیمؒ بصرہ ازدی جو ایک قبیلہ کی عورت ہے سے روایت ہے کہ جب امام حسینؓ شہید ہو[ئے] تو آسمان سے خون برسا پس جب ہم صبح اٹھے تو مٹکے اور گھڑے ہمارے خون سے بھرے ہوئے تھے۔ بلکہ ہر چیز [خون] سے بھری ہوئی تھی ۔

تن دن تائیں اسماناں نے خونی رنگ بنایا — در رے دیوار عمارت اُتے خونی رنگ چڑھایا
اُتوں جھڑے ستارے دا تر ہوئی قہر نشانی — دسیا خون اسماناں اُتوں شام ولایت جانی
دنبے اٹھ جاں ذبح کریندے گوشت خون ہو جاوے — ایسا ظالماں ظلم کمایا نہ رب کسے وکھاوے
حضرت ابن محمدؐ کولوں ہک روایت آئی — پیر جیلانی قطب ربانی غنیہ وچہ فرمائی
قبر حسینؓ ولی دی اُتے ستر ہزار فرشتے — درود تے فاتحہ ہر دن آکر پڑھدے [illegible]

Marfat.com

اور قیامت تیک قبر اُتے برسن رحمت باراں — تے دشمناں اُسدیاں نوں نت پوندیاں دوزخ اندر ماراں
تے جیہڑے نقلاں کرن اوہناں دیاں اندر گلی بازاراں — نچن پٹن منہ سر سینہ پٹن وانگ کفاراں
لوک تماشہ ویکھن کارن ہُم ہُما کے آون — ایہ سارے دشمن جان حسینؑ جو الٹ حسینؑ کماون
امام حسینؑ نے صبر کمایا وانگوں باپؑ تے ناتےؐ — جو کرن بے صبری منہ سر پٹن ٹولہ جان شیطانے
اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ امام حسینؑ بتایا — صبر مصیبت اَدھ ایمانے پاک نبیؐ فرمایا!

[اخر]ج البیہقی عن جمیل بن مُرّۃ قالوا اصابوا ابلاً فی عسکر حسین یوم قتل فنحروھا وطبخوھا [فصارت] مثل العلقم فما استطاعوا ان یسیغوا منھا شیئًا

[تر]جمہ :۔ روایت کی ہے بیہقی نے جمیل بن مرہ سے کہا اُس نے جب شہادت پائی امام حسینؑ نے اور مال اسباب [لشکر] یاد نے لوٹ لئے، پس جب ذبح کرتے اونٹ کو تو گوشت اس کا ہو جاتا کڑوا مثل زہر کے۔ پس نہ تھی طاقت کسی [کو] کہ اس میں سے کچھ کھاتے۔

[م]سئلہ :۔ روایت کرتے ہیں کہ جب خولی بن یزید سر مبارک امام حسینؑ کا لے کر کربلا سے کوفہ کو روانہ ہوا تو راستے میں [اس کا] گھر تین میل کے فاصلہ پر تھا اس میں کچھ رات گئے پہنچا۔ اور اس کی عورت سنت اہل جماعت محب اہل بیت کی تھی۔ اس [لئے] اس خولی بن یزید نے اپنی عورت سے ڈر کر سر مبارک کو تنور میں چھپا کر رکھ دیا تاکہ اس کو خبر نہ ہو۔ جب وہ نیک بخت [بی بی] اپنی عادت کے مطابق پچھلی رات نماز تہجد کے واسطے اٹھی تو دیکھا کہ اس کا تنور ایسا روشن ہے گویا کہ اس میں کئی ہزار [چراغ رو]شن رکھے ہیں۔ اور نور کی شعاعیں آسمان کو جا رہی ہیں۔ تو وہ عورت حیران رہ گئی کہ میں نے رات کو تنور سے آگ بجھا دی [تھی اب] یہ روشنی کیسی ہے۔ جب اس نے تنور میں نظر ڈالی تو دیکھا کہ یہ روشنی سر مبارک امام حسین سے ہو رہی ہے اور اس کے [بعد بز]رگ چار عورتیں آسمان سے آئیں اور اس سر مبارک کو بوسہ دیا۔ اور گریہ زاری کی اور کہا کہ اے مظلوم دن قیامت کو [اللہ ت]عالیٰ کے سامنے تیرے دشمنوں سے ہم بدلہ لیں گے۔ یہ کہہ کر وہ چلی گئیں تو اس سر مبارک کو اس عورت نے پہچان لیا [اور بہ]ت سا ادب آداب کیا۔ یعنی گلاب اور بید مشک سے دھویا اور خون صاف کیا اور پاک کیا اور خوب اچھی طرح صاف [کر کے] بالوں کو کنگھی کی اور خوشبو لگائی۔ اس کو آسمان سے آواز آئی کہ یہ چار عورتیں جو تھیں ان میں ایک تو امام حسینؑ کی والدہ ماجدہ [حضر]ت فاطمہ زہراؓ تھیں اور دوسری امام حسینؑ کی نانی صاحبہ خدیجۃ الکبریٰؓ تھیں اور تیسری مریمؑ والدہ عیسیٰؑ تھیں اور چوتھی آسیہ [زوجہ] فرعون کی بیوی تھی۔ جب اس کا خاوند خولی اٹھا تو اس عورت نے بہت ہی لعن طعن کیا اور کہا اے بدبخت تو نے یہ کیا [ظلم] اور ظلم از حد کیا ہے جس سے تیری دین اور آخرت اور دنیا سب خراب ہوئی۔ دیکھ آسمان سے ملائکہ کی فوج در فوج اس [لع]نت کو آ رہے ہیں اور تجھ پر لعنت کرتے ہیں۔ اور میں تجھ سے بیزار ہوں جس طرح تو نے آل رسولؐ کے فرزندوں کو یتیم کیا [ہے] میں تیری اولاد کو یتیم کرتی ہوں یہ کہہ کر چلی گئی۔ باقی ذکر امام حسینؑ کا اوپر ہو چکا ہے۔

فصل بائیس ۲۲

یزید پلید کا مکہ مکرمہ مدینہ منورہ کی سخت بے ادبی کرنا!

[م]کہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرف یزید پلید کا چڑھائی کرنا اور سخت بے ادبی کرنا۔ اور بارہ ہزار پانچسو مومنوں کا

Marfat.com

قتل ہو جانا۔ اور سات سو حافظ قرآن کا مارا جانا اور بارہ ہزار عام مسلمانوں کا مارا جانا اور [illegible]
شہید ہو جانا۔ اور انصار اور مہاجر کا بے حساب قتل ہو جانا۔ اور عام اصحابوں کا گھر لٹے جانا۔ اور [illegible]
یزید پلید کا گھوڑے باندھنا۔ اور آل نبیؐ کی سخت بے ادبی کرنا۔ یہ قصہ تو بڑا لمبا ہے جس کے واسطے ایک بڑی کتاب چاہئے
ہے۔ مگر اس وقت مختصر نقشہ چند شعروں میں درج کیا جاتا ہے ؎

شہر مدینہ قتل کیتونے کر کے ظلم جفائی — باراں ہزار تے پنجسو مومناں قتل شہادت پائی
قوم مہاجر تے انصاراں حب نبیؐ دی یاروں — کئی ہزاراں اسدن بھائی نکل گیا تلواروں
ست سو حافظ اسدن ظلموں وقت شہادت پایا — باراں ہزار جو عام خلائق راوی ذکر لیایا
قتل ستادی ہوئے نہ بیشی نسل رسول الٰہی — گھیر اصحاباں دے گھر لٹن خوف نہ قہر الٰہی
سب بیدیاں گھوڑے بدھے روضے پاک دوالے — دعویٰ دین برابر رکھن بے فرمان منہ کالے
تاں جو ام سلمہؓ، اگھر بھی لٹ لیا بدکاراں — جو خاصہ حرم نبیؐ دا آہی پڑھکر ویکھ اخباراں
تے کئے بیت اللہ دی کیتی اونہاں بے ادبی بھاری — پھوسے حرم جلائے سارے قوم یزید کفاری
پس یزید تے ساتھی اسدے جان فرعونی سارے — وانگ فرعونے اونہاں پلیداں کیتے کم اداہرے
فرعون اتے یزید اندر کوئی فرق نہ ہرگز پایا — اوہ دشمن آل موسیٰؑ ایہ دشمن آل محمد آیا

حاصل کلام کہ یزید پلید مثل فرعون کے ظالم تھا۔ مثلاً وہ آل موسیٰؑ کا دشمن تھا اور یہ آل محمدؐ کا دشمن تھا۔ اور جو یزید کے معاون تھے وہ مثل فرعون کے معاونوں کے تھے۔ مثلاً ابن زیاد شمر خولی وغیرہ ہامان قارون وغیرہ کے تھے۔ بلکہ یزید اور اس کے معاون فرعون اور ہامان سے بھی زیادہ ظالم تھے۔ اس لئے کہ جو آل محمدؐ کا دشمن ہے وہ محمد مصطفیٰؐ کا دشمن ہے۔ اور جو محمدؐ کا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے۔ اور جو خدا کا دشمن ہے وہ کل مومنوں کا دشمن ہے۔ اور جو کسی مومن کا ناحق قتل کرے اس کی سزا قرآن میں اللہ تعالیٰ پارہ پانچ سورہ نساء میں یوں فرماتے ہیں وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا۔

ترجمہ۔ جو کوئی قتل کرے کسی مومن کو ناحق جان بوجھ کر پس بدلہ اس کا دوزخ ہے۔ اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا کوئی اس کی سفارش نہیں کرے گا۔ اور ہمیشہ اس پر خدا کا غضب جاری رہے گا۔ اور مہربانی نہ ہوگی اور لعنت خدا اس پر ہمیشہ برستی رہتی ہے۔ اور تیار کیا گیا ہے واسطے قاتل مومن کے عذاب بڑا۔

لائق لعنت رب دی ہویا اوہ پلید منہ کالا — اہل سنت تھیں خارج ہویا ظلم کماون والا
شرح عقائد نسفی اندر لکھیا تفتازانی — نالے عبد الحق محدث وچ تکمیل ایمانی
جان پچھان جو ادنیٰ مومن مارے رب فرماوے — فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ دوزخ دائم وچہ لادے
تے ہویا تیار ہے اس دے کارن غضب الٰہی — تے لعنت رب کرے استانیں عذاب تباہی
ادنیٰ مومن قتل کرن تھیں لعنت وڈی آوے — جو آل محمدؐ قتل کرے پھر کیونکر سلامت جاوے
پس کیہا حال انہاں دا ہوسی مارے جنہاں اماں — جنہاں مارن کارن پیا اندھیر زمین اسماناں
بہت پیارے حسین نبیؐ نوں سنگ جنہاں دی حد نہ آوے — پھر اسدے مارن والا ظالم لعنت کیوں نہ پاوے
جسنوں پاک محمدؐ چکے تے موہڈیاں اوپر چاڑھے — جو اسدیاں لیاں سوٹی اسے لعنت کیوں نہ پاوے
جسدے حق نبیؐ فرماوے ایہ سید کل شہیداں — [illegible]

Marfat.com

پھر وچہ سطانے عین العقیدت شاہ صاحب فرمایا ‏ لعنت صرف کرن دے لائق یزید پلید نہ آیا
بلکہ کئی کروڑاں لعنت بابجھ حساب شماراں ‏ جیندی حد خدا وند با جھوں خبر نہیں کسے تداں
جیہڑی چیز دے لائق ہے اوہ آپ خداوند جانے ‏ اوہ ہوا کس پر وارد ہوئے کرن قیاس سیانے
مومن تائیں جو دکھ دیوے پاک اللہ فرمائے ‏ مرد ہووے یا عورت باجھوں توبہ دوزخ جاوے
سورہ وچہ بروج سپارے تیہویں ویکھیں بھائی ‏ جو کوئی مومن کسے دکھائے سڑسی دوزخ کھائی

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝

ترجمہ:- تحقیق وہ لوگ جو تکلیف دیتے ہیں مومن مردوں عورتوں کو پھر توبہ نہیں کرتے موت سے پہلے پس واسطے ان کے عذاب ہے جلن کا دوزخ میں۔

نظم

جس نے اہل البیت نبی سنگ اتنا ظلم کمایا ‏ اہل عیال تے کنبہ حضرت خیدتے قتل کرایا
لکھ کروڑاں لعنت ہووے اس یزید دے تائیں ‏ جس آل نبی سنگ ویر کمایا کرکے ظلم جفائیں
جو کوئی مارے دکھ پوچاوے آل نبی دے تائیں ‏ کیوں نہ لائق دوزخ ہووں اوہ بدبخت بلائیں

فصل تیسویں ۲۳

دربیان سزائے قاتلان و دشمنان امام حسینؓ

جس طرح اللہ تعالٰی نے انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کو سزائیں دی ہیں۔ اسی طرح اہل بیتؓ کے دشمنوں کو بھی دنیا میں بھی دی گئی ہیں۔ اور آخرت میں بھی سخت سزا دی جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالٰی پارہ بیسؔ سورۃ عنکبوت میں انبیا کے دشمنوں کے حق میں ارشاد فرماتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ترجمہ۔ پس پکڑا ہم نے ہر ایک گنہ گار کو بدلے گناہ اس کے کے دنیا میں اور آخرت میں بھی ان کو سخت عذاب کروں گا۔ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۔ پس ان میں سے بعضوں پر بھیجا ہم نے مینہ پتھروں کا فَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۝ ۔ اور بعضوں کو پکڑا ساتھ آواز سخت کے وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۝ اور بعضوں کو نگھیر دیا ہم نے زمین میں وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا اور بعضوں کو دریا میں غرق کر دیا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۔ اور نہیں تھا اللہ ظلم کرنے والا اوپر ان کے مگر تھے وہ جانوں اپنی پر ظلم کرتے۔

اور ایسے ہی زہریؒ سے روایت ہے کہ جو شخص معرکہ جنگ کربلا میں شریک تھا واسطے ظلم کے وہ بغیر عذاب شدید کے دنیا سے نہ گیا۔ بعضے ان میں سے قتل ہو کر مرے۔ بعضے اندھے اور بعضے کوڑھے ہو کر مرے۔ اور بعضے میرے سخت محتاج ہوئے۔ اور بعضوں کے منہ سیاہ ہو گئے۔ اور بعض پانی پیتے پیتے مر گئے اور پیاس بند نہ ہوئی۔ چنانچہ روایت کرتے ہیں، کہ ایک مقام پر بہت سا مجمع تھا۔ اور وہ مجمع تمام یہ کہہ رہا تھا کہ دشمنان امام حسینؓ میں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا کہ جس کو دنیا میں کوئی مصیبت نہ پہنچی ہو۔ اسی جماعت میں سے ایک بوڑھا شخص اٹھ بیٹھا۔ اور بولا یہ بات غلط ہے کیونکہ میں بھی میدان میں امام حسینؓ کے قاتلوں میں حاضر اور شریک تھا۔ اور مجھے اب تک کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ چراغ

Marfat.com

بجھنے لگا تو وہ چراغ کی بتی درست کرنے لگا تو اس چراغ سے ایک ایسا شعلہ اٹھا کہ اس کو ... مجلس کے گرد گھومتا تھا اور کہتا تھا کہ میں جل گیا مجھے بچاؤ۔ آخر اس نے اپنے آپ کو ایک دریا میں ڈال دیا ... تو وہ دریا اُس کے واسطے مٹی کا تیل جلانے لگا۔ اور وہ اسی طرح جل کر مرگیا۔ چنانچہ مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

آں چراغ را کہ ایزد بر فروزد — ہر کس کہ تف زند ریشش بسوزد !

جس چراغ کو اللہ روشن کرے !!! — جو کوئی اسکو بجھائے تو وہ زیادہ روشن ہوتا ہے

جس چراغ دے تائیں روشن کیتا اللہ باری ! — جو کوئی اوس بجھا دے سگوں وہ ہیر اشعلہ ماری

دشمن شاہ حسینؓ جو اندر کربل حاضر ہویا — نال اس پر قہر الٰہی منہ دے جالیں ہویا

بعضیاں دے منہ کالے ہوئے پھٹے بدن شریراں — بعضے نابینے کوہڑے ہوئے بعضیاں منہ خنزیراں

بعضے نال پیاس نہایت کردے پانی پانی ! — رجن وچہ نہ آئے ہرگز دیکھیں جاں سدھانی

جیوں کر اہل البیت نبی دے اوہناں پیاسے مارے — اوتھیں اللہ پاک پیاسے مارے موذی سارے

کسیں امام حسینؓ ولی دا جس نے کونے کھڑیا ! — منہ سیاہ ہویا سبھی اسدا جیوں آتش وچ سڑیا

اگے رنگ سفید آیا اُس سوہنا حسن جمالوں — نال تعجب لوکاں اُس نوں پچھیا اُسدے حالوں

اوہ آکھے دو بندے مینوں اوپر اگ لیاون — اُٹھا اوپر اگ دے پا کر میرا منہ جلاون !

ایہ عذاب خدا دو طرفوں میں پر نازل تھیندا — ایویں قہر عذابوں موذی روندا گیا مریندا

جس علی اصغر معصوم ولی نوں گلوچہ تیر چلایا — منہ دے جالیں کرکے اُس نوں ربّ نے تریپ پایا !

اگلے پاسے گرمی اُس نوں آتش دے پھڈکارے — کدی پیاس نہ بجھدی پانی پانی پیا پکارے

پچھلے پاسے سردی پیندی برفوں ودھ بچھانی — ایسے طرح اوہ وچہ عذاباں ہویا دشمن جانی

ایویں قتل حسینؓ ولی تے جو کوئی حاضر ہویا ! — وارد ہویا قہر الٰہی نال عذاباں ہویا

مسئلہ :۔ تفسیر روح البیان میں لکھا ہے کہ دوزخ میں آگ کے صندوقوں میں یزید کو قید کیا گیا ہے۔ اور جتنا عذاب جہنم کا تمام دوزخیوں کو ہوتا ہے اتنا عذاب اکیلے یزید کو ہوتا ہے۔ الغرض ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر ذی الجوشن اور عمر بن حجاج اور قیس بن اشعث کندی اور خولی بن زبیر اور حرملہ بن کاہل وغیرہ جتنے اشخاص بد اخلاق یزید پلید کے معاون و مددگار تھے سب کے سب دنیا ہی میں خوار و ذلیل ہو کر مرے ہیں۔ اور اُن کے قاتلوں نے بھی ان پر گھوڑے دوڑائے ہیں۔ اور ان کی لاشوں کو کچلا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے امامین کے ساتھ کیا تھا ویسا ہی اُن کے ساتھ دنیا میں کیا گیا اور آخرت میں بھی دوسرے کافروں شداد، ہامان، نمرود، فرعون وغیرہ سے زیادہ عذاب ملے گا۔

واقدی نے۔ روایت کی ہے کہ ایک بوڑھا آدمی جو معرکہ کربلا میں حاضر تھا جب وہ اندھا ہوا تو لوگوں نے اس کے اندھا ہونے کا سبب پوچھا۔ تو اس نے جواب دیا کہ ایک رات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کرتے کی آستین چڑھائے ہوئے ہیں۔ اور ایک ہاتھ میں تلوار ہے۔ اور سامنے ایک چمڑہ بچھا ہوا ہے۔ جس پر امام حسینؓ کے قاتل دس دس ٹکڑے کرکے ڈالتے جاتے ہیں۔ اچانک آپ کی نظر مجھ پر پڑی تو آپ نے ایک سلائی خون سے میری آنکھوں میں بھی ڈال دی۔ اسی وقت سے میں اندھا ہوگیا۔

مسئلہ :۔ لکھا ہے کہ قاتلان حسینؓ سے ایک شخص ملک شام میں رہتا تھا۔ اس کا چہرہ مانند خنزیر کے ہوگیا لوگوں نے اس سے عبرت حاصل کی۔ جیسا کہ حضرت سے روایت ہے۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَوْحَی اللّٰہُ ...

Marfat.com

...بِيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا ... ترجمہ:- یعنی مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا محمد الرسول اللہ کہ تحقیق پیغام ارسال کیا میری طرف اللہ نے کہ قتل کئے میں نے بدلے یحییٰ بیٹے زکریا کے سَبْعِينَ أَلْفًا وَإِنِّي قَاتِلٌ بِابْنِ بِنْتِكَ سَبْعِينَ أَلْفًا وَسَبْعِينَ أَلْفًا ستر ہزار اور تحقیق میں قتل کروں گا بدلے بیٹے لڑکی تیری کے سے اس سے دو دنے یعنی ستر ستر ہزار یعنی سوا لاکھ

دو تاں بدلہ یحییٰ ناوں شاہ حسینؓ دلی دا — پہلوں خبراں آکھ سنائیاں قصہ ابن علیؓ دا
جد مختار لیا سی بدلہ بہتی خلقت ماری! — علی سفاح بہادر بدلہ لینا دو جی واری!
یک لکھ چالی ہزار یزیدی اس بدلے وچہ مارے — دونے سب شہیداں ناوں قہر ستارے سارے

نوٹ :- مختار کوئی بڑی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یزیدیوں پر ایک غضب کی نشانی تھی

نوٹ :- یہ سفاح اوّل خلیفہ عباسیہ کی خلافت سے تھا نام اس کا عبد اللہ ابن محمدؓ بن عباسؓ جو چچا رسول پاک کا تھا

مسئلہ :- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ یا مولا تمام گنہ گاروں کو جو معافی طلب کرے معافی دے دوں گا مگر قاتلان حسینؓ کو معافی کبھی نہیں ملے گی۔ ہاں جس کو خود امام حسینؓ معافی دیدیں تو معافی مل جائے گی

فصل ۲۲ چوبیس

در بیان سزائے امام حسینؓ کے نقالوں کی :

مثلاً کہتے ہیں کہ ایران کے ملک میں یہ دستور ہے کہ ماہ محرم شریف میں دسویں تاریخ کو ایک طرف یزید کی فوج تیار ہو جاتی ہے۔ اور کوئی ان میں یزید بن جاتا ہے اور کوئی ابن زیاد شمر ذی الجوشن خولی وغیرہ بن جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف امام حسینؓ کا لشکر بن کر کوئی امام حسینؓ بن جاتا ہے اور کوئی علی اکبر وغیرہ امامین کی صورتیں بن کر جنگ کی تیاری کر کے گویا کہ معرکہ کربلا کی پوری پوری نقل بن کر جنگ شروع کر دیتے ہیں۔ اور پھر یزید کی فتح امام حسینؓ کی شکست منائی جاتی ہے۔

مسئلہ :- اسی طرح ہمارے ملک کے شیعوں کا دستور ہے کہ دسویں تاریخ ماہ محرم کی امام حسینؓ کا گھوڑا بنا کر نکالتے ہیں اور اس کا نام ذوالجناح رکھتے ہیں۔ اور اس پر مصنوعی زین اور مصنوعی دستار تیر بھی لٹکاتے ہیں اور اس کو بنام امام حسینؓ مشہور کرتے ہیں: اور اسی طرح کئی علم یعنی جھنڈے امام حسینؓ کے منسوب کر کے گلی کوچوں میں لئے پھرتے ہیں اور تمام لوگوں کو اماموں کی نقلیں بنا کر دکھلاتے پھرتے ہیں۔ اور ہر قسم کے لوگ مثل میلہ کے تماشہ بینی سمجھ کر دیکھنے آتے ہیں

مسئلہ :- یاد رہے کہ جس طرح امام حسینؓ کے قاتلوں کو سزائیں ملی ہیں اسی طرح نقلیں بنا کر دکھانے والے اور خوش ہو کر دیکھنے والوں کو بھی سزائیں دنیا اور آخرت میں ملیں گی کیونکہ حضور پاک نے فرمایا۔ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ یعنی جو کسی قوم کی مشابہت یعنی رسم و رسومات کرے گا وہ روز قیامت کے اسی قوم میں شمار کیا جائے گا

فائدہ :- اب چند حکایات باسند ان لوگوں کی لکھی جاتی ہیں جو لوگ امام حسینؓ کی نقلیں کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور تبرہ بازی وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں۔ آخر وہ دنیا میں ہی خوار اور ذلیل بے دین ہو کر مرے۔ اور میں برادران اسلام کی خیر خواہی کے واسطے بیان کرتا ہوں۔ تاکہ آئندہ بری صحبت سے پرہیز کریں۔ اور ان کی مجلس میں نہ جائیں

حکایت نمبر اوّل

Marfat.com

کتاب دلائل نبوت میں امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہم تین آدمی ملک یمن کو جا رہے تھے
ایک آدمی کوفہ کا تھا۔ اور وہ حضرت ابا بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ کو بُرا کہتا تھا۔ اور ہم اس کو منع کرتے تھے مگر وہ باز نہ آتا تھا۔ جب ہم یمن کے قریب پہنچے تو ایک جگہ پر ٹھہرے اور سو گئے۔ جب کوچ کا وقت آیا تو ہم نے اٹھ کر وضو کیا اور اس کو بھی جگایا وہ اٹھتے ہی رونے لگا کہ افسوس آج میں تم سے اسی منزل پر جدا ہو گیا کیونکہ میں نے ابھی خواب میں حضرت رسول پاک کو دیکھا ہے کہ آپ میرے سر پر کھڑے ہو کر فرماتے ہیں کہ اے فاسق بد کار میرے یاروں کے دشمن آج تو اسی منزل پر مسخ ہو جائے گا۔ غرض کہ ہم ابھی وضو ہی کرتے تھے کہ اس کا مسخ ہونا شروع ہو گیا۔ اور اول پاؤں سے مسخ ہونا شروع ہو گیا۔ پھر دونوں پاؤں اس کے مثل بندر کے ہو گئے۔ پھر زانو پھر کمر پھر سینہ پھر گردن پھر سر حتیٰ کہ تمام جسم بندر کے ہو گیا۔ ہم نے اس کو پکڑ کر اونٹ پر باندھ لیا۔ اور وہاں سے روانہ ہوئے اور وقت غروب کے ایک جنگل میں وہاں چند بندر جمع تھے۔ جب اُس نے اُن بندروں کو دیکھا تو رسی توڑ کر ان بندروں میں جا ملا نعوذ باللہ من ذالک ایسے سے اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے ہر ایک مومن کو بچا دے۔ سچ فرمایا مولانا رومؒ صاحب نے ؎

دور شو از اختلاط یار بد — یار بد بدتر بود از مار بد
اے مومن دُور ہو جا توں دوست بُرے سے — اس لئے کہ دوست بُرا سانپ بُرے سے بھی بُرا ہے
مار بد تنہا ہمیں بر جان زند — یار بد بر جان و بر ایمان زند
سانپ بُرا صرف اکیلی جان کو ہی ہلاک کرے گا — مگر دوست بُرا جان اور ایمان دونوں کو ہلاک کرے گا
تا زخنداں باغ را خنداں کند — صحبت نیکاں از نیکاں کند
جیسا کہ باغ کی سیر انسان کے دماغ کو خوش و خوشبو کر دیتی ہے — ایسے ہی نیکو کاروں کی صحبت و مجلس انسان کو نیک بنا دیتی ہے

الغرض مسخ ہونا یعنی انسان کی شکل سے بدل کر بندر سور وغیرہ کی شکل میں تبدیل ہو جانا بسبب بے ادبی خدا و رسولؐ اور دین کے ہے۔ اور قرآن مجید و حدیث شریف سے ثابت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ پارہ چھ سورۃ مائدہ میں ارشاد فرماتا ہے هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۔ کہدو تم یا محمدؐ کیا خبر دوں میں تم کو ساتھ بدتر چیز کے اُس سے جو تم نے کہ تمہارا دین سب دینوں سے بدتر اور اس دین والے سب دین والوں سے بدنصیب ہیں۔ اور بدلہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ ۔ لعنت اور غضب ہے اللہ تعالیٰ کا اوپر اُن کے تعالیٰ کا اُوپر اُن کے یعنی اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنی رحمت سے دُور کر دیا۔ اور غصہ اُن پر ڈال دیا اور کر دیا بعض کو بندروں کی صورت میں اور بعض کو خنزیروں کی شکل بنا دیا۔ یعنی جو لوگ حضرت عیسیٰ اور داؤد علیہم السلام کے حکم کے برخلاف چلے اور بے حرمتی کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے ان کو مسخ کر دیا۔

مسئلہ :۔ سورۃ قلم میں لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ لعین نے حضرت محمد الرسول اللہ کو دیوانہ کہا تو نبی کریم نے اس کو بددعا دی تو وہ مسخ ہو گیا یعنی اس کا ناک مثل ہاتھی یا خنزیر کے بڑا ہو گیا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۔ یعنی ہم اس کی ناک پر داغ لگا دیں گے۔

خرطوم دے معنی ہاتھی داسُنڈ یا منہ سوراں والی — ایہ لفظ اہانت اُسدی کارن آکھیا رب متعالی
تاں جو اوس دیوانہ آکھیا سرور عالم تائیں — اُسدے حق وچہ آیت بھیجی آپ خداوند سائیں
ابن عباسؓ کہیا نک اُتے زخم لگا اس تائیں — جنگ بدر وچہ اوسے زخموں مر گیا ویکھو بھائیں

مسئلہ :۔ بنی اُمیہ کا ایک مؤذن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تبرّہ بازی کرتا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل

Marfat.com

پر شکل اُس کی مسخ ہو گئی ۔ یعنی خنزیر کی ہو گئی ۔ اور یہ تذکرۃ الطاہرین جو شیعہ کی معتبر کتاب میں لکھا ہے ۔ اور اس کتاب کے صفحہ ۱۲۹ ایک سو انتیس سے ایک سو بتیس ۱۳۲ تک مسخ ہو جانے کا بیان ہے ۔ مثلاً کسی نے امام حسنؓ سے کہا کہ آپ امیر معاویہ کے ظلم پر تحمل کیوں فرماتے ہیں ۔ امام صاحبؓ نے فرمایا کہ میں شام کو عراق اور ملک عراق کو شام کر سکتا ہوں ۔ ایک شخص نے سُن کر اس کام کو محال جانا اور یقین نہ جانا تو امام حسنؓ نے اس کو بددعا دی کہ تو اس جگہ سے اُٹھ جا کیونکہ تو عورت ہے ۔ اور مردوں کی مجلس میں بیٹھنے سے تجھے شرم نہیں آتی ۔ اور جو تیری عورت ہے وہ مرد ہو گیا ہے ۔ اور جو اس کے پیٹ میں حمل تھا وہ بھی تیرے پیٹ میں آ گیا ہے ۔ الغرض اسی طرح اور بھی اسی کتاب تذکرۃ الطاہرین میں کئی مسخ لکھے ہیں جن سے کوئی شیعہ انکار نہیں کر سکتا ۔

حکایت دوم

یہ مسخ بھی امام مستغفری نے بیان کیا ہے ۔ کہ مرد صالح نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص کوفہ کے رہنے والا ہمارے ساتھ سفر میں شریک ہوا ۔ اور وہ ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ پر تبرہ بازی کرتا تھا ۔ ہم نے ہر چند اس کو نصیحت کی کہ تو اس بدلفظی سے باز آ مگر وہ باز نہ آیا تو آخر ہم نے اس کو کہا کہ تو ہم سے جدا ہو جا تو وہ علیحدہ ہو گیا ۔ جب ہم اس سفر سے واپس آئے تو اس کا غلام ہمیں ملا ۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تیرا مالک کہاں ہے تو اس غلام نے جواب دیا کہ اس کی عجیب حالت ہے ۔ اور وہ تم کو بلاتا ہے ۔ جب ہم نے ملاقات کی اور اس سے حال دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میری بُری حالت ہے ۔ اور مجھ پر بڑی مصیبت آئی ہے ۔ جب ہم نے مصیبت دریافت کی تو اس نے اپنے دونوں ہاتھ ہمیں دکھائے کہ وہ شکل بندر کے مسخ ہو گئے تھے ۔ ہم نے اس کو کہا کہ یہ تیری بدا قوالی کی شامت ہے جو تو حضرت صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کو تبرہ بازی کرتا ہے ۔ اب بھی جلدی سے توبہ کر اور تبرہ بازی سے باز آ ۔ مگر وہ ابوجہل کی طرح ضد کا پکا تھا ۔ آخر تمام شکل اس کی مسخ ہو گئی اور وہ ہلاک ہو گیا ۔

حکایت سوم

مولانا محمد سعیدؒ صاحب نے اپنی کتاب مجموعہ سعادت میں لکھا ہے کہ ایک شخص مجھ سے ملاقات رکھتا تھا اور وہ مذہب اثنا عشریہ کا تھا ۔ میں نے ہر چند کوشش کی اور نصیحت کی کہ تو مذہب اثنا عشریہ کو چھوڑ کر سنت اہل جماعت ہو جا ۔ مگر اس نے میری بات پر کچھ خیال نہ کیا ۔ ایک دن اس نے اپنا خواب بیان کیا کہ آج رات میں خواب میں سفر میں مسافر چلا جاتا ہوں رستے میں مجھ پر سخت پیاس غالب ہوئی میں نے ہر چند پانی تلاش کیا مگر نہ پایا ۔ راستے میں تھوڑی دُور جانے کے بعد مجھے ایک سبیل پانی کی نظر پڑی ۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ سبیل پانی کی کس کی طرف سے ہے تو لوگوں نے کہا کہ یہ سبیل حضرت صدیق اکبرؓ کی طرف سے ہے ۔ چونکہ اس سے مجھے عار تھی اس واسطے میں نے اُن کا پانی پینا مناسب نہ سمجھا ۔ اور آگے چلا گیا ۔ پیاس تو حد سے بڑھتی جاتی تھی مگر میں چلا ہی گیا ۔ آگے اور ایک سبیل مجھے نظر آئی تو میں نے پھر دریافت کیا تو جواب ملا کہ یہ سبیل حضرت عمر فاروقؓ کی ہے میں نے وہاں سے بھی پانی پینا مکروہ جانا اور آگے چلا گیا ۔ پیاس حد سے بڑھتی چلی جا رہی تھی مگر میں چلا گیا ۔ آگے اور ایک سبیل مجھے نظر آئی میں نے دریافت کیا تو جواب ملا کہ یہ سبیل حضرت عثمان غنیؓ کی ہے ۔ میری طبیعت اس سبیل سے بھی پانی پینے کو نہ چاہا پیاس کی وجہ سے دل بیتاب ہو گیا مگر میں پھر آگے ہی چلا گیا ۔ اچانک ایک چوتھی سبیل مجھے نظر آئی ۔ میں نے کہا یہ سبیل کس کی طرف سے ہے تو جواب ملا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے ہے ۔ یہ سُن کر میں بڑا خوش ہوا اور حاضرین سے کہا کہ مجھے جلدی سے پانی دینا کیونکہ میں بہت ہی پیاسا ہوں تو انہوں نے کہا کہ اگر تم ایسے پیاسے تھے تو اس راستے پر کئی سبیلیں ہیں پیچھے کسی سبیل سے پانی کیوں نہ پیا ۔ تو میں نے اپنا تمام ماجرا سُنایا ۔ یعنی اُن سبیلوں سے پانی پینے کی کراہت بیان کی تو یہ بات سنتے ہی اس سبیل والے نے

Marfat.com

ایک کوزہ پانی والا پکڑا اور لیے زور سے میرے منہ پر مارا۔ اور کہا کہ جن کے حق میں رسول پاک نے فرمایا ہے [illegible] وَالْعُمَرُ وَالْعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ الْمُرْتَضٰى اٰيَاتُ الْاِيْمَانِ وَبُغْضُ عَلَيْهِمْ اٰيَاتُ النِّفَاقِ۔ ترجمہ: یعنی ابوبکر صدیق و عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ و علی المرتضیٰ سے نشانی ہے ایمان کی۔ اور ان سے دشمنی اور عداوت کرنی نشانی ہے منافق کی (الخ شریف)۔ اے بدبخت تو ان کو [illegible] کوزہ کے ضرب کے سبب سے میرے دانت ٹوٹ کر گر پڑے۔ میں خواب سے جاگا تو وہ سب دانت [illegible] بستر پر گرے پڑے ہیں۔ اسی وقت وہ شخص اس مذہب باطل سے تائب ہو کر سنت اہل جماعت ہو گیا۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی شیعہ مسخ جو اوپر لکھے گئے ہیں انکار کرے اور کہے کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت صدیقہؓ کو اور ابابکر صدیق۔ عمر فاروقؓ اور عثمانؓ غنی کو گالی دینا ذکر اللہ سے افضل ہے۔ بلکہ ہر نماز کے بعد اصحاب ثلاثہ پر لعنت کرنی اللہ کے ذکر سے افضل ہے اور ہم سب شیعہ اصحاب ثلاثہ پر لعنت کرتے ہیں۔ اور پھر کوئی بھی شیعہ مسخ نہیں ہوتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اب ہزاروں لوگ مذہب دہریہ مثل فرعون کے رکھتے ہیں اور غرق نہیں ہوتے جیسے فرعون غرق ہوا تھا۔ اور ہزاروں لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے مثل قارون کے اور غرق نہیں ہوتے حالانکہ قارون زکوٰۃ کے نہ دینے سے غرق کیا گیا۔ الغرض ان دونوں کو دنیا میں عذاب اس لئے دیا گیا تاکہ دوسرے لوگ عبرت حاصل کریں اور نصیحت پکڑنے والے نصیحت پکڑیں۔ اسی طرح بعض تبرائیوں کو مسخ کیا تاکہ دوسرے لوگ عبرت حاصل کریں اور اس بد اقوالی سے باز آئیں اور توبہ کریں۔ ورنہ وہ قیامت کے سخت سزا پائیں گے۔ اور بندر خنزیر بنا کر دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ (حدیث از مشکوٰۃ شریف) فرمایا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابابکر صدیقؓ میری دائیں آنکھ ہیں اور عمر فاروقؓ میری بائیں آنکھ ہیں۔ اور عثمانؓ غنی میری زبان ہے اور علی کرم اللہ وجہہ میری جان ہیں۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو کوئی ان چہار یار میں سے کسی کو برا جانے گا وہ گویا رسول پاک کو برا جانے گا۔ اور رسول کو برا جاننے والا کافر ہے۔

مجلس دہم

(یہ دس فصلوں پر مشتمل ہے)

فصل اوّل

در فضائل و خصائل زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۔

ترجمہ:۔ سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لے جائے تم میں سے پلیدی کو اے اہل بیت محمد رسول اللہ کے اور پاک کرے تم کو پاک کرنا ہر ایک گناہ کی آلودگی سے۔

Marfat.com

[illegible] : - حضرت زین العابدینؓ چوتھے امام ہیں ۔ اور کنیت ان کی ابو محمد ہے ۔ اور لقب زین العابدینؓ اور پیدا [illegible] ۳۸ھ حضرت امام حسینؓ کے دولت خانہ میں ۔ اور بعض روایات سے ثابت ہے کہ زین العابدینؓ ۳۶ یا ۳۸ سن ہجری [illegible] پیدا ہوئے اور بوقت کربلا آپ کی عمر ۲۳ سال کی تھی ۔ اور یہ مثل اپنے والد ماجد [illegible] بڑے عالم فاضل عابد زاہد صابر اور متقی و پرہیزگار و صاحب حلم متحمل مزاج مجاہد اور اہل شجاعت بڑے [illegible] تک کہ جب آپ معرکۂ کربلا میں سخت [illegible] اور تمام اقرباء آپ کے شہید ہو چکے تھے سوائے حضرت امام حسینؓ کے کوئی باقی نہ رہا تھا تو اس وقت بھی آپ بسبب [illegible] کانپتے ہوئے تلوار پکڑ کر خیمہ سے باہر واسطے جنگ کے تشریف لائے تو حضرت امام حسینؓ نے آپ کو بمشکل خیمہ میں لا کر [illegible] دیگر جب شمر لعین آپ کو دمشق میں قید کر کے لے گیا تھا تو یزید پلید نے کہا اے زین العابدینؓ تو میرے لڑکے کا ہم عمر ہے [illegible] لڑکے سے کشتی کر کے دکھا ۔ تو حضرت زین العابدینؓ نے فرمایا کہ ایک تلوار میرے ہاتھ میں دیدو اور ایک تلوار اس کے [illegible] دے دو ۔ پھر میدان میں ہم دونوں کو نکال کر کشتی دیکھ لو ۔

فصل دوم

زہد و صلوٰۃ امام زین العابدینؓ و دیگر ذکر امام صاحبؓ

زہد و سخاوت اور پرہیزگاری میں آپ اپنے زمانہ میں بے مثل تھے ۔ چنانچہ آپ کی نماز نہایت ہی خشوع و خضوع اور حضور [illegible] الی ہوتی تھی ۔ جیسا کہ مومنوں کی صفت میں اللہ تعالٰے سورۃ مومنون میں فرماتا ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ قَدْ [اَفْلَحَ] الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۔

ترجمہ ۔ تحقیق خلاصی پائی مومنوں نے اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں ۔ یعنی دل لگا کر نماز پڑھتے ہیں ۔ اور غیر خیالات سے دور کرتے ہیں ۔ اور جو لوگ نماز خشوع سے نہیں پڑھتے ان کے حق میں ایک بزرگ فرماتے ہیں

اٹھک بیٹھک وضو ہو دن بھا دیں کے سیانے ‏ ‏ ‏ ‏ کچھ خبر نہ اس دربار شہانے کی کیتے مرض حضور اسنے

حکایت

شواہد ایمان میں لکھا ہے کہ ایک رات حضرت زین العابدین نماز پڑھ رہے تھے اور ایک شیطان بن کر آپ کے سامنے آیا ۔ [illegible] دل میں خلل پیدا کرنے لگا امام صاحب ویسے ہی نماز میں مشغول رہے جیسے پہلے تھے ۔ پھر شیطان سانپ بن کر امام صاحب کے [illegible] پھرنے لگا ۔ پھر بھی امام صاحب کے دل میں کوئی غیر خیال نہ آیا ۔ جیسا کہ فرمایا حضور پاک نے اِنَّ الْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ فَلْیَنْظُرْ [بِمَا یُنَاجِیْ]ہِ ترجمہ ۔ تحقیق نمازی کلام کرتا ہے اپنے مولا سے اور گویا دیکھتا ہے اپنے رب تعالیٰ کو اور کلام کرتا ہے ساتھ اس کے [illegible] اس حدیث کے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ ہیں ۔ آخر شیطان نے آپ کا انگشت کاٹ لی اور آپ کا خون جاری ہو گیا مگر [امام ص]احب نے پھر بھی کچھ پرواہ نہ کی ۔ اور نماز با خشوع ہی پڑھتے رہے ۔ جیسا کہ حضور پاک نے فرمایا ہے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ [القَلْب]ِ ۔ یعنی نہیں نماز مگر ساتھ حضوری دل کے ۔ جب امام صاحبؓ فارغ ہوئے تو اللہ تبارک و تعالےٰ نے جتایا کہ یہ سانپ [نہیں] شیطان ہے جو آپ کی نماز کو خراب کرنا چاہتا تھا ۔ تب امام صاحب نے اس کے منہ پر تماچہ مار کر فرمایا اے بدبخت تو [اپن]ی کو خوار ہو گیا ہے اور دوسروں کو بھی ذلیل کرنا چاہتا ہے ۔ دور ہو کیا تو نہیں جانتا کہ باپ میرا حسینؓ اور دادا میرا

Marfat.com

علی کرم اللہ وجہہ اور نانا میرا حضرت محمد الرسول اللہ اور دادی میری حضرت فاطمۃ الزہرا اور والدہ میری شہر بانو بنت یزدجرد بن ہرمز بن نوشیرواں عادل بادشاہ کی بیٹی ہے

فائدہ :- یہاں امام صاحب نے [illegible] شاہی کو ملایا کہ دونوں درجے ہم کو حاصل ہیں ۔ دیگر ایک بزرگ نے امام صاحب کی نماز کا ذکر یوں فرمایا ہے

اشرف ذات جو زین العابدین [illegible] علی دا — خوش فرزند جگر دا گوشہ پیر حسینؑ ولی دا
سنیاں ہیں کسے مسجد اندر نیت نماز کھلوئے — اگ لگی اس مسجد تائیں لوک اکٹھے ہوئے
کھلے نماز گذارن حضرت لوکاں اگ بجھائی — بعد نماز دھیان کیتو نے سنو مرید بھائی
لیکر مسجد سڑی تساڈی دیکھ تعجب ہوئے — لوکاں عرض کیتا تسیں جس دم نیت نماز کھلوئے
بلدی اگ ڈٹھی سب لوکاں خلقت جڑ مل آئی — حال پکار کیتی سب لوکاں مشکل نال بجھائی
فاہدہ آکھیا قسم خدا دی ساٹوں خبر نہ کائی ! — رحمت برکت صلوات اللہ دھن جنیدی مائی !

سچ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ کہ نماز مومنوں کے لئے معراج ہے اور مولانا روم صاحب فرماتے ہیں ؎

تا ترک علائق و عوائق نہ کنی ۔ یک سجدہ شائستہ لائق نہ کنی
جد تک کل علائق دنیا چھوڑیں ہرگز ناہیں ۔ گویا یک نہ سجدہ کیتا توں لائق سائیں !
نماز وچہاون کارن شیطاں حملے کر کر آوے — اوہو رہے سلامت جس نوں مولا پاک بچاوے
جاں مومن سجدہ کردے شیطاں بیٹھے حال پکاروں — ہے ہے دور ہویا دربا روں میں یک سجدہ پاروں
تلاوت سجدہ واجب اُپر مومناں جان پیارے — جو کرن تلاوت سجدہ ناہیں اوہ شیطان تارے
سجدے نال عداوت شیطاں مڈھ قدیموں آئی — کرن تلاوت سجدہ ناہیں اوہ شیطاناں دے بھائی

مسئلہ ۔ روایت کرتے ہیں کہ امام زین العابدینؑ اس قدر روتے تھے کہ آپ کے رخساروں پر آنسو بہنے کے سبب سے کھال پھٹ گئے تھے ایک دن آپ کے فرزند نے عرض کی کہ یا حضرت آپ اس قدر کیوں روتے ہو فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے ۔ مگر ایک کے گم ہونے سے آپ کی روتے روتے آنکھیں گم ہو گئی تھیں ۔ اور نابینے ہو گئے تھے ۔ اور میں نے اپنے بہتر آدمی اپنی آنکھوں کے سامنے شہید ہوتے دیکھے ہیں ۔ میں کس طرح نہ رووں ؎

داغ ہجراں بر دل من کم ز داغ یعقوب نیست — او پسر گم کردہ بود و من پدر گم کردہ ام
داغ جدائی کا اوپر دل میرے کے حضرت یعقوب سے کم نہیں ہے — اس لئے کہ اس نے بیٹا گم کیا تھا اور میں نے باپ کو گم کیا ہے

مسئلہ :۔ لکھتے ہیں کہ جب حضرت زین العابدین وضو کرتے تو آپ کا چہرہ مبارک زرد ہو جاتا ۔ لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں ۔ اور وضو کرتے وقت آپ پاؤں کی ایڑیاں بہت ہی کوشش سے دھوتے ۔ لوگوں نے پوچھا تو فرمایا میرے نانا جان کا فرمان ہے کہ جو وضو میں ایڑیاں خشک رکھے گا اس کے پاؤں قیامت کے دن دوزخ میں ڈالے جائیں گے ۔

جو اڈیاں خشک وضو وچہ رکھے اوہ اڈیاں دوزخ ساڑھے — جو کرن خلال انگشت وضو وچہ [illegible] !!
سنتے جو پیر نہ مطلق دھو دن حال انہاں کی تھیوے — پیراں دھو دن فرض [illegible]

Marfat.com

فائدہ :- قرآن کریم پارہ چھ سورۃ مائدہ میں پیروں دھونے کا ذکر پایا جاتا ہے مثل منہ دھونے کے اور ابن ماجہ میں حدیث ابن عباس سے روایت ہے قال اذا توضأت فخلل اصابع یدیک ورجلیک ترجمہ - یعنی فرمایا حضور پاک نے ابن عباس جب وضو کرے تو پھر وقت دھونے ہاتھوں اور پاؤں کے خلال کر اور [illegible] کا ضروری - الغرض امام زین العابدین ہزار رکعت نفل روزانہ پڑھتے تھے -

مسئلہ :- ہشام بن عبد الملک حج کو گیا - اور بسبب انبوہ [illegible] بوسہ نہ دے سکا - اور ایک طرف جدا ہو کر بیٹھ گیا - اتنے میں امام زین العابدینؓ بھی کمبل اوڑھے طواف کرتے ہوئے آئے اور لوگ آگے سے اس طرح ہٹتے جاتے تھے جیسے شیر سے بھیڑیں - اور ہیبت کے مارے آپ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ نہ سکتے تھے - جب آپ حجر اسود کے پاس آ کر کھڑے ہوئے تو لوگ ادھر ادھر جگہ چھوڑ کر ہو گئے اور آپ حجر اسود کو چوم کر بہت دیر تک زاری سے بارگاہ عالی میں دعا کرتے رہے - جب آپ آگے چلے گئے تو ایک شامی نے ہشام سے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں - ہشام نے اس خیال سے کہ شام کے لوگ ان کی طرف متوجہ نہ ہو جائیں کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ عربی ہیں یا عجمی - حضرت ابو الفراس فرزدق شاعر بھی وہاں موجود تھے بولے اس سے کیا پوچھتا ہے ادھر آؤ میں تم کو بتاؤں کہ یہ کون ہیں - اور یہ قصیدہ جو مولوی جامی نے فرمایا ہے پڑھ کر سنایا ؎

آں کس ست ایں کہ مکہ و بطحا ، زم زم و بو قبیس و خیف و منا
حرم و حل بیت و رکن و حطیم ، ناودان و مقام و ابراہیم

یعنی جو مکہ مکرمہ اور جنگل مکہ اور زمزم اور ابو قبیس پہاڑ اور مسجد خیف اور منا واسطے ان کے ہے - اور حرم اور بیت اللہ اور رکن اور حطیم اور مقام ابراہیم سب ان کے واسطے ہے

مروہ سعی صفا حجر عرفات ، طیبہ و کوفہ کربلاء فرات
ہر ایک را بقدر و عارف ، بر علو مقام او واقف

مروہ اور صفا پہاڑی حجر اسود اور عرفات اور مدینہ اور کوفہ کربلا اور فرات کا پانی یعنی تمام مقامات بزرگ تمام تمام ان کے واسطے ہیں - ہر ایک شخص ان کے شان اور علو اور مقام سے واقف ہے

قرۃ العین سید شہدا ، زہرۂ شاخ دوحہ زہرا است
میوۂ باغ احمد مختار ، لالۂ زار حیدر کرار

امام حسینؓ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور پھول ہے فاطمہؓ زہرا کے بڑے درخت کا - میوہ ہے باغ محمد مصطفےٰ کا اور پھول سے جگہ رکھا گیا حضرت علیؓ کا -

چوں کند جائے در میان قریش ، رود از فخر بر زبان قریش
کہ بدیں سرور ستودہ شیم ، بہ نہایت رسیدست فضل و کرم

جب کرے جگہ درمیان قریش کے جو جا سے فخر او پر زبان قریش کے جو یہ سردار تعریف کیا گیا جو انتہا بندگی کو پہنچا ہوا ہے

در عرب و عجم بود مشہور ، گو ندانند منغفلے مغرور
بہ ہمہ عالم است پر تو نور ، گر ضریرے ندید زاں چہ قصور

عرب اور عجم کے مشہور ہے - خواہ کوئی غفلت اور مغروری کے ساتھ نہ جانے - سورج کی روشنی تمام عالم

Marfat.com

پر ہے اگر اندھا نہ پائے تو کیا نقصان ہے

شد بلند آفتاب بر افلاک　　یوم زان بہرہ گر نیافت چہ باک
حب ایشاں دلیل صدق و وفاق　　بغض ایشان نشان کفر و نفاق!

سورج آسمان پر بلند ہوتا ہے۔ اگر چام چشم یا آنو نہ دیکھے تو کیا ہے۔ ان کی محبت نشان ہے صدق اور سلوک کا
ان کی نشان ہے کفر اور نفاق کا

ذکر شاں سابق ست در افواہ　　در ہمہ خلق بعد ذکر خدا

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بعد ان کا ذکر تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے۔

فائدہ:۔ جب ہشام نے یہ قصیدہ فرزدق سے سنا تو فرزدق کو گرفتار کرکے قید کر دیا۔ تو حضرت نے فرزدق کو قید خانہ میں بارہ ہزار دینار ارسال کیا۔ فرزدق نے عرض کی کہ یا حضرت یہ قصیدہ للہ تعالیٰ میں لیتا۔ تو امام صاحب نے فرمایا کہ یہ ہدیہ بھی للہ ہے ہم اس کو واپس نہیں لیں گے

زاں کہ ما اہل بیت احسانیم　　آں چہ دادہ ایم باز نستانیم

اس لئے کہ جو کچھ ہم اہل بیت کسی پر احسان کرتے ہیں پھر واپس نہیں لیا کرتے۔ الغرض آپ کی وفات اٹھارویں ماہ محرم سنہ ۹۵ ہجری بعہد ولید ابن عبدالملک مزار شریف بہ پہلوئے امام حسنؑ در مدینہ عمر ۵۷ سال امامت ۳۴ سال۔

فصل سوم

در فضائل و خصائل حضرت امام محمد باقر بن زین العابدین

ولادت یوم جمعہ تیسری ماہ صفر اور ایک روایت میں غرۂ ماہ صفر سنہ ۵۷ھ در مدینہ منورہ نام محمد ابو جعفر لقب باقر و شاکر تھا۔ بروقت شہادت امام حسینؑ تین سال کے تھے۔ بروقت وفات زین العابدینؑ ... سال کے تھے خوارق آپ کے بسیار ہیں۔ نیز فصل الخطاب میں لکھا ہے کہ حضرت امام باقرؑ کے چھ لڑکے اور لڑکیاں تھیں جن میں سے اولاد صرف جعفر صادقؑ سے ہی ہوئی ہے۔ اور آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت حسنؑ جو ام الحسن یا ام العبد اللہ بھی کہتے ہیں۔ اور آپ کو جعفر یا شاکر یا ہادی بولا جاتا ہے۔ مگر زیادہ مشہور باقرؑ ہی اور امام محمد باقرؑ پانچویں امام ہیں۔ باقر اس واسطے کہا جاتا ہے کہ آپ بڑے عالم اور مالدار شیر اور بہادر تھے ا لقب آپ کا خود حضور پاکؐ نے ہی رکھا تھا۔ جیسا کہ جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا آپؐ نے اے جابرؓ شاید رہے اور ملاقات کرے اولاد حسینؑ کا سے تو جوان میں محمدؐ ہوگا اس کو میرا سلام دینا۔ نقل کرتے ہیں کہ آخر حضرت جابرؓ نابینے ہوگئے تھے۔ ایک دن امام محمدؐ باقر حضرت جابر کے نزدیک آئے تو دریافت کیا جابرؓ نے تو کون تو فرمایا امام محمد باقر نے کہ میں محمدؐ بن علیؑ ابن حسینؑ ہوں۔ تو حضرت جابر نے امام محمد باقر کو بلا کر ان کے ہاتھ اور پر بوسہ دیا۔ اور عرض کیا یا ابن رسول اللہ یقرء ک السلام۔ کہ بیٹے رسول اللہ کے سلام ہو تجھ پر رسول اللہؐ سے اور گزرا ہوا ماجرا بیان کیا۔ اور کہا کہ آپ کا لقب باقر آپ نے ہی رکھا تھا کہ آپ کے زمانے میں وہ باقر

Marfat.com

…الد عالم فاضل ہوگا اور آپ بڑے متقی و پرہیزگار تھے فضائل آپ کے بے شمار ہیں اور آپ ستاون سال کی عمر میں ۱۱۴ھ میں خلفائے مروان بن الحکم کے زہر دینے سے شہید ہوگئے۔ اور مدینہ منورہ میں اپنے والد بزرگوار کے پاس دفن ہوئے

فصل چہارم

در فضائل و خصائل حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

حضرت امام جعفر صادق چھٹویں امام ہیں۔ کنیت آپ کی عبد اللہ اور مشہور جعفر صادق ؓ ہے اور پیدائش آپ کی در مدینہ … بروز پیر دار ستاہو ربیع الاول ۸۳ھ کو ہوئی بوقت وفات امام زین العابدین پندرہ سال اور بوقت وفات والد حضرت امام باقرؓ چونتیس ۳۴ سال اور ایک روایت میں اکتیس ۳۱ سال کے تھے۔

فائدہ:- آپ بڑے عالم فاضل متقی پرہیزگار عابد زاہد سخی بہادر دلیر صادق کلام تھے۔ ایک بار آپ کو ایک ظالم بادشاہ نے بلوا کر کہا کہ تم اولاد رسول کس طرح بن گئے ہو، حالانکہ رسول خدا کی کوئی اولاد باقی نہیں رہی۔ تو امام صاحبؓ نے فرمایا کہ رسول خدا کی اولاد ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے اور یہ آیتیں پڑھیں جو پارہ سات سورۃ انعام میں ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَتِلْكَ حُجَّتُنَا اٰتَيْنٰهَا اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۔ جب آپ پڑھتے پڑھتے وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى تک پہنچے تو چپ ہوگئے تو اس ظالم بادشاہ نے کہا آگے کیوں نہیں پڑھتے تو آپ نے وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ پڑھ کر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کئی صدیوں بعد مریم علیہا السلام کے پیٹ سے پیدا ہو کر اولاد ابراہیم میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اور ہماری والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت رسول خدا کے درمیان میں ابھی ایک واسطہ بھی نہیں کیا ہم حضرت فاطمہؓ کی اولاد رسول خدا کی اولاد نہیں ہو سکتے تو بادشاہ چپ ہوگیا۔ حاصل کلام اس قصہ سے صاف ظاہر ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیٹے مریم علیہا السلام کے اولاد ابراہیم میں شمار ہیں۔ اسی طرح اولاد حضرت فاطمہؓ بھی اولاد رسول خدا میں اولیٰ درجہ سے بھی اولیٰ درجہ شمار ہیں اور اسی نسبت سے اولاد امام جعفر صادقؓ بھی اولاد صدیق اکبرؓ میں شمار ہیں۔ جیسا کہ شیعہ کی معتبر کتاب تذکرۃ الطاہرین صفحہ ۲۳۵ میں مرقوم ہے وَاُمُّهٗ اُمُّ فَرْوَةَ بِنْتُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَاُمُّهَا اَسْمَاءُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ۔

ترجمہ - یعنی والدہ امام جعفر صادقؓ کی فروہ تھی۔ جو بیٹی قاسمؓ بن محمدؓ بن ابو بکرؓ کی تھی۔ اور نانی امام جعفر صادقؓ کی اسماءؓ تھی جو بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کی تھی۔

فائدہ:- یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ جس واسطے سے اہل بیت اجمعین کو برا جانا اور ان کی توہین کی۔ اور جو اہلبیت کو برا جانے گا گویا رسول خدا کو برا جانے گا۔ وہ مثل ابو جہل ابو لہب کفار مکہ کے ہوگا۔ اور ان کے ساتھ دوزخ میں جائے گا۔ الغرض وفات آپ کی در مدینہ منورہ بروز پیر دار پندرہ رجب المرجب ۱۴۸ھ کو ہوئی اور تمام عمر آپ کی ۶۵ یا ۶۷ سال ہوئی واللہ اعلم بالصواب۔ اور آپ کو والد ماجد حضرت باقرؓ کے پاس جنت البقیع میں دفنایا گیا اور مدت امامت ۳۴ سال ہے

فصل پنجم

Marfat.com

در فضائل و خصائل حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت موسیٰ کاظمؓ ساتویں امام ہیں کنیت آپ کی ابو ابراہیم ہے اور لقب کاظم اس واسطے ہوا کہ آپ بڑے بُرد متحمل مزاج حلیم طبع تھے - اور کاظم کے معنے غصہ کیوقت غصہ کھانے والا ہے - اور آپ منزل ابواء (کہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے) بروز اتوار ساتویں ماہ صفر ۱۲۸ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور بوقت رحلت والد خود امام جعفر صادق آپ عمر بیس سال کی تھی - اور والدہ آپ کی ام الولد جن کا نام حمیدہ تھا جو بربر سے آئی تھیں - اور ایک روایت میں ہے کہ اندلس یعنی فرنگستان جو انگریزوں کا ملک ہے سے آئی تھیں - جہاں بنو اُمیہ کی خلافت سو برس تک رہا ہے - آپ بڑے عالم اور متقی تھے - فضائل آپ کے بے شمار ہیں - جیسا کہ حبیب السیر میں ہے کہ ایک روز کسی نے آپ سے جانوروں کی بولی میں کلام کیا تو آپ نے اسکی بولی میں جواب دیا - جب وہ چلا گیا تو خادموں نے عرض کی کہ یا حضرت یہ کلام اجنبی تھی - آپ نے فرمایا کہ کلام ایک جماعت جنات کا ہے اور ہر ایک امام الوقت سب زبانیں جانتا ہے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کا مصداق ہوتا ہے اولیاء اللہ نے بڑے بڑے خوارق آپ کے بیان کئے ہیں بلکہ قبولیت دعا کے واسطے قبر شریف آپ کا تیر بہدف ہے جو دعا آپ کی قبر شریف پر مانگی جائے فوراً قبول ہوتی ہے - اور وفات پچیسویں ماہ رجب ۱۸۳ھ ہجری بروز جمعہ در قید خانہ ہارون رشید ہوئی - بعض کا قول ہے کہ ہارون رشید نے زہر دلوائی تھی - تمام عمر آپ کی پچپن ۵۵ سال ہے - امامت پینتیس ۳۵ سال ہوئی قبر آپ کی بغداد شریف میں ہے ۔

فصل ششم

در فضائل و خصائل امام علی موسیٰ رضاءؓ

امام علی موسیٰ رضاؓ آٹھویں امام ہیں - کنیت ابو الحسن ہے اور پیدائش آپ کی در مدینہ منورہ بروز جمعرات دسویں ماہ ربیع الآخر ۱۵۳ھ ہجری کو ہوئی - بر وقت وفات موسیٰ کاظم ۳۰ سال کے تھے اور لقب صابر - وفا - اور رضا ہے اور والدہ آپکی ام الولد بنام خیزران یا سکینہ نوبیہ یا سمانہ ہے - آپ تمام عمر کبھی کسی سے خفا اور رنجیدہ نہیں ہوئے اور نہ کبھی کسی کلام رد کیا یعنی جب تک کسی کا کلام ختم نہ ہو جاتا خاموش رہتے - اور تمام عمر کسی سوالی کو نہیں موڑا وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ پر پورا عمل کر کے دکھایا - اور کبھی آپ قہقہہ کر کے ہنستے نہیں تھے - اور آپ کا دستور تھا کہ جب دستر خوان بچھاتے تو تمام اپنے خادم اور غلام بلکہ چرواہوں تک ساتھ کھاتے تھے - اور ہمیشہ شب بیدار رہتے تھے خصوصاً ایام بیض کے روزے رکھتے تھے اور صدقہ اکثر پوشیدہ دیتے تھے - اور خوارق آپ سے بہت سے کسی احسیب سے ظاہر نہیں ہوئے اور امراض برص وغیرہ آپ کی برکت سے زائل ہو جاتا تھا - اور آپ کی ... کا ذکر ... کرتے ہیں - کہ مامون رشید آپ کے کمالات دیکھ کر آپ کا مطیع ہو گیا تھا - اور کہتا تھا کہ میرے بعد خلافت آپ کا حق ہے اگر آپ قبول نہ کرتے تھے - آخر آپ کو اپنا ولی عہد بنا لیا - مگر آپ کہتے ہی رہے کہ یہ بات مجھے راست آتی معلوم نہیں ہوتی - چنانچہ سب ... جمع ہو کر مامون الرشید کے پاس آئے اور انتقال خلافت سے روکا - اور رفتہ رفتہ اس کو امام صاحب کا دشمن بنا دیا - چنانچہ اس نے آپ کو باغ میں منگوا کر انگور زہر دار کھلا دیئے - زہر کھاتے ہی اپنے فرزند دلبند محمد تقی کو بغداد سے طوس میں بلا کر سب امانتیں امام محمد مہدی کی جہاں مدفون تھیں - بتا دیں کہ بعد از بلوغ نکالنا اور

Marfat.com

وز کی نسبت فرمایا کہ فلاں مقام میں زمین کھودنے سے ایک سنگ نکلے گا جس پر کچھ لکھا ہوا ہوگا۔ مجھ کو وہاں دفن کرنا اور ت آپ کی بمشہد مقدس بعہد مامون الرشید بروز جمعہ اکیسویں ماہ رمضان ۲۰۳ھ ہجری کو ہوئی۔ اور قبر آپ کی ملک س میں قریب شہر طوس کے ہے۔

فصل ہفتم

در فضائل وخصائل امام محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام محمد تقی نانویں امام ہیں۔ کنیت آپ کی ابوجعفر اور لقب تقی و قانع و جواد ہے۔ یعنی بڑے پرہیزگار متوکل سخی تھے دت بروز شب جمعہ گیارہ رجب ۱۹۵ھ میں ہوئی اور والدہ آپ کی ام الولد بنام سبیکہ تھی۔ جو قوم نوبی خاندان ماریہ قبطیہ تھی۔ آپ کے کمالات و خوارق صغر سنی ہی سے شہرہ آفاق تھے۔ کتاب اہل شیعہ تذکرۃ الطاہرین صفحہ دو سو بہتر پر مرقوم ہے جب مامون رشید نے آپ کے خوارق دیکھے تو شیفتہ ہو کر اپنی دختر ام فضل کا نکاح آپ سے کر کے مدینہ منورہ آپ کے ہمراہ روانہ کر دیا اور سالانہ ایک ہزار روپیہ آپ کو بھیجتا تھا۔ ابوہاشم جعفریؓ نے روایت کی ہے کہ ایک دن آپ مسجد کوفہ میں نماز پڑھنے گئے تو صحن مسجد میں ایک درخت بیری کا خشک ہو گیا تھا۔ اس کو جب پانی مستعمل وضو کا پہنچا تو وہ خشک درخت فوراً سرسبز ہو گیا اور میوے بھی بغیر گٹھلی کے لگے اور خاص و عام لوگ کھاتے اور تبرک بھی لے جاتے۔ خوارق آپ کے بہت ہیں آپ کی نگاہ سے زنجیر آہنی ٹوٹ جاتے۔ ابن طلحہؒ سے روایت ہے کہ آپ کی اولاد امام علی نقیؓ کے سوا کوئی بھی نہ تھی۔ وفات روز منگل ماہ ذوالحجہ ۲۲۰ھ ہجری میں عہد معتصم باللہ ہوئی۔ بقول بعض معتصم باللہ نے آپ کو زہر دیا تھا۔ عمر پچیس سال امامت ۱۷ سال مزار شریف قریب مزار امام موسیٰ کاظمؓ جد خود بغداد۔

فصل ہشتم

در فضائل وخصائل امام علی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام علی نقیؓ کو امام علی ہادی بھی کہتے ہیں۔ دسویں امام، کنیت ابوالحسن ثالث ہے۔ ولادت در مدینہ ۵ رذی الحجہ ۲۱۲ھ ہجری اور بعض کے نزدیک ۱۳ ماہ رجب ۲۱۴ھ ہجری اور بوقت وفات والد ماجد چھ سال کے تھے اور اسی وقت مسند امامت پر جلوس فرمایا۔ خوارق صغر سنی ہی سے ظہور میں آئے۔ تو کل اہل مدینہ مطیع ہوگئے۔ جب خلیفہ متوکل عباسی کو اطلاع ہوئی تو اس نے آپ کو عراق بلا لیا۔ اور شہر سُرمن رائے جو اب سامرہ مشہور ہے آپ کو اقامت کا حکم دیا۔ جس جگہ آپ کو مقام کرنے کا حکم تھا وہ جگہ بالکل خراب اور ویران تھی۔ آپ کے ایک مرید نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ یہ رنگ آپ کے خواہ معلوم ہوتے ہیں اسی واسطے قیام ویران میں کروایا ہے۔ تو آپ نے ہاتھ مبارک سے اشارہ کیا تو وہاں اس کو سرسبز باغات نظر آئے۔ آپ نے فرمایا یہ باغات جہاں ہم رہیں گے ساتھ ہی رہیں گے ظاہر مکان کی ہم کو کوئی ضرورت نہیں۔ خلیفہ متوکل کے پاس شعبدہ باز آیا تو متوکل نے اسے کہا کہ اگر تو شعبدہ سے امام علی نقیؓ کو خجالت زدہ کرے گا تو میں تم کو بہت سا انعام دوں گا

تو شعبدہ باز نے دو ہزار دینار مقرر کر کے امام صاحب کے سامنے شعبدہ بازی شروع کر دی حتیٰ کہ اہل مجلس خوش ہو گئے اور جب شعبدہ باز نے ایک شیر کی تصویر نکالی تو امام صاحبؓ نے اس شیر کی تصویر کو حکم دیا کہ مجسم ہو کر اس شعبدہ باز کو پکڑ لے تو شیر کی تصویر نے مجسم ہو کر شعبدہ باز کو ہلاک کر ڈالا ۔ وفات بروز سوموار آخر جمادی الآخر بقول دوم رجب ۲۵۴ھ بعہد معتز باللہ ہوئی ۔ فضائل بے شمار ہیں ۔ اور اولاد تین لڑکے حسنؓ حسینؓ جعفرؓ اور ایک لڑکی عائشہؓ ہے مزار شریف سامرہ واقعہ کوچہ احمد رشید ی میں ہے ۔

فصل نہم ۹

در فضائل و خصائل امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام حسن عسکری گیارہویں امام ہیں ۔ کنیت ابو محمدؒ لقب حسن زکی و خاص وسراج ہے ۔ پیدائش در مدینہ بروز سوموار دسویں ربیع الآخر ۲۳۱ھ بقول دوم ۲۳۲ھ ہوئی ۔ بوقت وفات والد ماجد ۲۰ سال کے تھے خوارق بے شمار ہیں ۔ شواہد میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے فاقے کی شکایت کی تو آپ نے زمین پر ہاتھ مار کر پانچسو دینار کھود کر اس سوالی کو دے دیئے اور ایک شخص نے تپ چوتھیہ کی بابت آپؓ کو خط لکھا کہ مجھے تپ چوتھیہ کا تعویذ عنایت فرمائیں ۔ مگر خط بھیجنا بھول گیا ۔ ایک دن اتفاقیہ آپ کو وہ شخص ملا تو آپ نے فرمایا کہ بھائی فلاں دن تم نے مجھ کو خط لکھا تھا مگر بھیجا نہیں کیا سبب ۔ تو اس نے عرض کی یا حضرت میں خط بھیجنا بھول گیا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ تپ چوتھیہ کے واسطے قُلْنَا یَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ لکھ کر گلے میں ڈالنے سے آرام ہو جاتا ہے ۔

مسئلہ :۔ ایک دفعہ ایک عورت نے بادشاہ متوکل عباسیہ کے سامنے سیدہ ہونے کا دعویٰ کیا ۔ تو متوکل نے امام حسن عسکری کو بلا کر اس عورت کی تحقیق چاہی ، تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے امام حسنؓ حسینؓ کی اولاد کے گوشت کو درندوں پر حرام کیا ہے ۔ اس عورت کو کسی درندہ کے آگے ڈال دو ۔ اگر یہ سیدہ ہوئی تو کوئی درندہ اس کو نہ کاٹے گا تو وہ عورت کہنے لگی کہ میں سیدہ نہیں ہوں ۔ اس کے بعد امراء وزراء کہنے لگے جو دراصل اندرونی آپ کے دشمن تھے کہ امام صاحب بھی تو سید ہیں ان کی بھی تو آزمائش کرنی چاہیئے ۔ بادشاہ متوکل نے چند درندے منگوا کر ایک کمرہ میں بند کر کے امام صاحب کو بلوا کر کمرہ کے دروازے میں کھڑا کر کے دروازہ کھول دیا اور آپ چھت پر چڑھ گئے اور جب وہ درندے شیر وغیرہ نکلے تو آپ کے ارد گرد طواف کرنے لگے ۔ اور آپ ان کی پشت پر ہاتھ پھیرتے تھے ۔ اور وہ شیر آپ کو سلام کرتے تھے ۔ اور پاؤں پر گرتے تھے ۔ یہ کرامت دیکھ کر امیر وزیر سب آپ کے مطیع اور تابعدار بن گئے فضائل آپ کے بے شمار ہیں ۔ آپ کی اولاد ایک ہی فرزند بنام ابو القاسم محمدؒ ہوا ۔ وفات یوم جمعہ ۸ ربیع الاول یا آخر ۲۶۰ھ ہجری بعہد معتمد خلیفہ عباسی ہوئی اور اس نے آپ کو زہر دیدیا تھا اور مزار شریف قریب والد خود علی نقی سامرہ میں ہے

فصل دہم

در فضائل امام محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

امام محمد مہدی بارہویں امام ہیں۔ اور یہ ابھی پیدا ہونے والے ہیں۔ اور ان کے حق میں رسول خدا نے بہت سی پیش گوئیاں فرمائی ہیں۔ جیسا کہ عام کتابوں میں پایا جاتا ہے کہ نام مبارک آپ کا اور والدین کا موافق نام و کنیت و والدین رسول خدا کے ہوگا۔ یعنی آپ کا نام محمدؐ اور والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام امینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوگا۔ اور اخیر زمانہ میں آپ پیدا ہوں گے۔ اور آپ کے ہمراہ اصحاب کہف و ابدال کی جماعت ہوگی اور دو خلیفے اہلبیت سے آپ کے بعد دنیا میں ہوں گے۔ اور خزائن مدفون بیت اللہ شریف نکال کر تقرف میں لائیں گے۔ اور تفصیل اس کی فصل الخطاب و فتوحات مکیہ میں ہے۔

مسئلہ :۔ کتاب کلینی میں محمد بن یعقوب و محمد بن بابویہ قمی اور شیخ ابو جعفر طوسی وغیرہ معتبر مفسرین شیعہ لکھتے ہیں کہ امام محمد مہدی ۲۵۵ھ ہجری ۱۵ شعبان کو امام حسن عسکریؓ کے گھر پیدا ہوئے اور غار سر من رائے میں چھپے ہوئے ہیں اور قریب قیامت کے ظاہر ہوں گے یہ سب لغویات ہے۔ اس کو ہم بحث امام آخر زمان میں پورے طور سے انشاء اللہ لکھیں گے۔ اور امام محمد بن حسن عسکریؓ کی بابت شیخ رکن الدولہ سمنانی قدس سرہٗ اپنی کتاب مردہ میں لکھتے ہیں کہ محمد بن عسکری جب نظروں سے غائب ہوگئے تو اوّل دائرہ ابدال میں رہے۔ بعدہٗ ترقی فرما کر مرتبہ قطب اعلیٰ پہنچے، بعدہٗ وفات پائی اور مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے۔ اَللّٰھُمَّ رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ بِحُرْمَتِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

مجلس گیارہویں

(یہ مجلس سات فصلوں میں منقسم ہے)

فصل اوّل

در ذکر چہار یار کبار مجمل

پارہ ۲۶ سورۃ فتح۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا۔

ترجمہ۔ محمدؐ رسول اللہ کے ہیں۔ اور جو اس کے ساتھی ہیں بہت سختی کرنے والے ہیں اوپر کفار کے۔ اور آپس میں بہت رحمدل اور محبت کرنے والے ہیں۔ اور دیکھتا ہے تو کہ وہ رکوع اور سجدہ کرتے ہیں اور طلب کرتے ہیں فضل اور رضامندی اللہ تعالیٰ کی۔

سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ۔ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَہٗ۔ ترجمہ۔ اور بیچ چہروں ان کے نشانی ہے سجدہ کی یعنی نور۔ اور ایسے ہی مثال ان کی ہے بیچ توراۃ کے اور بیچ انجیل کے۔ مانند مثال کھیتی کے کہ نکالی اس نے اپنی نکالے،

فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ۔ ترجمہ۔ پھر قوت پکڑے پھر

Marfat.com

موئی ہوسے پھر کھڑی ہو جاوے اور پر چڑے اپنی کے ۔ تعجب ہیں لائق ہے کیونکہ دینا اسکا اصحاب
کرام کو اسلام کی قوۃ ہیں دیکھ کر کفار کو غصہ میں ڈالے ۔

چونہہ یاراں بن امت میری ہے رسول ربانا — نمک بناں بے لذت جیوں ہانڈی کھانا
جویں لونی ہانڈی تائیں کوئی لذت نہ پاوے — صدیق عمر عثمان علی دی حب بن کے نہ بھاوے

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ اِلَّا بِالْمِلْحِ

ترجمہ - جویں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثال میرے اصحابوں کی بیچ امت میری کے مثل نمک کے ہے
کھانے کے نہیں لذت دیتا کھانا بغیر نمک کے (حدیث شرح سنن او ابن الک) - خطیب جامع بغدادی میں لکھا ہے
اِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ وَسُبَّ اَصْحَابِیْ فَلْیُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔

ترجمہ - جس وقت ظاہر ہو کر لوگ بدعتیں کریں اور اصحاب رسول اللہ کو گالیں نکالیں تو چاہیئے کہ ظاہر کرے عالم
اپنا یعنی لوگوں کو سمجھائے ۔ اگر عالم ہو کر خاموش رہے اور حق ظاہر نہ کرے لوگوں کی مخالفت کے ڈر سے تو ایسے عالم
لعنت ہے اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی ۔

نظم

جو عالم مسئلے حق نوں ناحق لوک چھپاون — آتش دے کڑ یا ے دیکر دوزخ ملک جلاون
تے پچھوں پر ایک ارن داہنان کیوں تساں حق چھپایا — کیوں مسئلہ حق بیان نہ کیتا طمع ولوں وچہ پایا
عالم بھائیو ڈر و خدا تھیں مسئلے حق بتاؤ — حلوے گوشت شربت پچھے نہ ایمان ونجاؤ

مسئلہ ۵ - جن لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اصحاب ثلاثہ کے ساتھ دلی رنج تھا اور ظاہر تقیہ
وہ ان کے ساتھ میل جول رکھتے تھے وہ لوگ مطابق اس آیت کے صاف جھوٹے ہیں - کیونکہ اللہ تعالیٰ نے چار یار کے
ہیں واضح کر کے فرماتے ہیں - وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ - ترجمہ یعنی جو لوگ سنگی ہیں محمد الرسول
کے وہ بہت سختی کرنیوالے ہیں اوپر کفار کے - اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بہت محبت اور سلوک کرنے والے

فائدہ :- اور بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ آیتیں صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حق میں نازل ہوئی ہیں - یہ سب غلط
کیونکہ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ کی ضمیر جمع مشارکت کی واحد حضرت علیؓ پر ہرگز عائد نہیں ہو سکتی - اور اگر حضرت حسنینؓ کو اس میں شامل
کیا جائے تو یہ بھی نہیں ہو سکتا - کیونکہ وقت نزول اس آیت کے صاحبزادے نہایت کم عمر تھے - اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ کو
تو تمام شیعہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ ہمیشہ تقیہ کے پابند ہے - یہاں تک کہ اونیٰ مسلمان سے بھی اس قدر ڈرتے تھے
کہ اپنے شیعی مذہب کو ظاہر نہیں کرتے تھے ۔ اگر آپ سے کوئی شخص دریافت کرتا کہ آپ کس سنت پر چلتے ہیں تو آپ فرماتے کہ
سنت خلفائے راشدین پر چلتا ہوں ۔ اگر کسی کو شک ہو اور اس مضمون کو دیکھنا چاہے تو معتبر کتاب شیعہ نہج البلاغت میں دیکھے
جس جگہ حضرت علیؓ نے دو خط امیر معاویہؓ کی طرف روانہ کئے جن میں سے ایک کا مضمون یہ تھا - وَذَكَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ
وَالرَّسُوْلَ الْخَلِیْفَةُ الصِّدِّیْقُ - خَلِیْفَةُ الْفَارُوْقُ الْعُمَرُ وَلَعَمْرِیْ اِنَّ مَكَانَهُمَا مِنَ الْاِسْلَامِ الْعَظِیْمِ وَاِنَّ الْمُصَابَ بِهِمَا لَجُرْحٌ
فِی الْاِسْلَامِ شَدِیْدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ وَجَزَاهُمَا اللّٰهُ بِاَحْسَنِ عَمَلًا ۔

ترجمہ - اے امیر معاویہؓ تو نے خیال کیا کہ خدا رسول کے خلیفے خیر خواہ صدیق اکبرؓ اور فاروقؓ تھے
خلیفے خیر خواہ اسلام تھے ۔ میں بھی خیر خواہ اسلام ہوں ۔ مگر ان دونوں کا مرتبہ اسلام میں بہت

Marfat.com

[...]ن کی آیت محبت ہے اسلام میں۔ اور اللہ تعالیٰ ان دونوں پر بہا بہ رحمت برسائے اور نیک بدلہ دے اور جزائے [...] فرمائے۔

مسئلہ:۔ پس اصحاب ثلاثہ کی شان و ایمان میں تو یہی قول امام صاحب حضرت علی کا مومنوں کے واسطے کافی ہے۔ مگر حضرت [...] قول سنکر کفار کو ضرور غصہ آوے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۔ ترجمہ۔ یعنی اصحاب کبار کی [...] و شوکت رنج میں ڈالتی ہے کفار کو۔

مسئلہ:۔ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو اصحاب کرام کی صفت و ثناء سن کر دل میں غصہ آوے وہ بلا شبہ [کافر] ہے مطابق اس آیت شریف کے لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۔

فائدہ:۔ اب لازم ہے دشمنان اصحاب ثلاثہ کو کہ دشمنی سے باز آئیں۔ اور خالص دل سے توبہ کریں۔ ورنہ مثل کفار کے [خو]ار ہوں گے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۔

ترجمہ۔ اور وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک بخشش ہے اور اجر ہے بڑا

چارے یار نبی دے پیارے جنہاں شرف میانی — جو کہے نوں دشمن جانے سوئی کافر جانی
چارے یار نبیدے پیارے چوہاں حُبّ وُدودی — صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ دے دشمن نے مردودی
وچ گرنتھ دے بابا نانک صفت بیان سناوے — چوہاں یاراں دے دشمن اُتے بابا لعنت پاوے
نالے بابا نانک صاحب چار امام بتاوے — جو کوئی منکر چارا اماں اُس پر لعنت پاوے
چارے مذہب چار کتاباں چارے یار رسولؐ — جو انہاں دا دشمن ہووے سو کافر مجہول!
اوہ کافر تحقیں بھو کافر ہویا پورا یار شیطانی — صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ دا جیہڑا دشمن جانی

کَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص گالیں دے میرے کسی صحابی کو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ [او]ر تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی۔ اور تمام مخلوقات کی۔

فائدہ:۔ یعنی ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ و حیدرؓ کے دشمنوں پر تمام چیزیں عرش معلیٰ سے لیکر تحت الثریٰ [تک] لعنت پاتی ہیں۔

ایہ چارے گو ہر یار موافق واگوں اہیے عناصر — بکدوجے دے دوست بیلی مشفق حامی ناصر
کہیا پیغمبرؐ حب چوہاں دی مومن دے دل بھاوے — بیدیناں دے دل وچ ہرگز حب نہ مول سماوے
نبیؐ کہیا فرض پچھانو حب چوہاں یاراں جانی — جیونکر فرض نمازاں روزے کلمہ بیج پچھانی
جو چوہاں یاراں دا منکر ہے کجھ قبول نہ پاسی — صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ دا دشمن دوزخ جاسی

کَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحُبُّ عَنِ الصِّدِّيْقِ وَالْعُمَرَ وَالْعُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ وَبُغْضُ عَلَيْهِمْ اٰيَةُ النِّفَاقِ ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے محبت ابابکر صدیقؓ و عمر الفاروقؓ و عثمان غنیؓ و علی ابن ابی طالبؓ [نش]ان ہے ایمان کا یعنی مومن ہونے کی نشانی ہے۔ اور دشمنی اور عداوت ان کی نشانی ہے منافق ہونے کا

چوہاں یاراں دی کرنی محبت ہے ایمان نشانی — غصہ کینہ حسد عداوت کرن منافق جانی

بعد نبی تھیں اشرف افضل چارے یار نبیدے — عالی درجے شان [illegible]
وچ انجیل توراۃ خدا نے بھیجی صفت تنہاں دی — جبرائیل خدا دی طرفوں [illegible]
نبی کہیا جیوں کلمہ میرا عیب گناہ بچاوے — حب صدیق عمر دی ایویں مومن نوں [illegible]
جیوں کر حب علی عثمان دی تویں برابر ہوئی — ودھ گھٹ جانے کافر ہوئے اس وچ شک نہ کائی
رُکھ ہدایت رحمت بھریا بنے نبی اوہ پایا — جنت ربدی اندر اُس دا میوے بہار چکھایا
سوہنے چارے ڈال عجائب بخشش کیتے ربا ہیں — شاخاں دکھن پورب گئیاں مشرق مغرب تائیں
جس ڈالی نوں کوئی سوالی کر کے آس بلاوے — اوسے رُکھ دا میوہ ملسی جس طرفوں کوئی آوے
تابعداری کارن مومن جس ڈالی ہتھ پاوے — اوہ ڈالی اس مومن کارن جنت وچ لیجاوے
حب چواندی مومن تائیں پاس رسول پہنچاوے — حب نبیدی عاشق تائیں مولا نال ملاوے
اسمعیلا ایہ شکرانہ ادا نہ کیتا جاندا — فضلوں رب نے کیتا تینوں تابعدار چہاں دا

فائدہ :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہار یار مثل اربعہ عناصر کے ہیں جس طرح انسان کا جسم بغیر اربعہ عناصر کے سلامت رہنا محال ہے ۔ اسی طرح بغیر محبت چہار یار کے ایمان کا سلامت رہنا محال ہے ۔ مثلاً آتش زیادہ ہونے سے گرمی ہو جاتی ہے ۔ اور آب زیادہ ہونے سے سردی اور خاک زیادہ ہونے سے ضعف جگر وغیرہ اور ہوا زیادہ ہونے سے سودا وغیرہ بیماریاں ہو جاتی ہیں ۔ حاصل کلام جب تک چار خلطیں برابر ہموزن نہ رہیں تب تک انسان کا بدن تندرست نہیں رہے گا ۔ اسی طرح جب تک چہار یار کبار کی محبت دل میں ہموزن نہ رہے گی تب تک ایمان درست نہ رہے گا ۔ الغرض جس انسان کے دل میں زیادہ محبت اصحاب ثلاثہ کی ہو اور حضرت علی کا دشمن ہو ۔ وہ انسان مثل زیادہ گرمی والے بیمار کی ہے ۔ اگر جلدی علاج نہ کریگا تو ہلاک ہو جائے گا ۔ اور ہم اہل سنت اس کو خارجی کہتے ہیں ۔ اور علاج اُس کا توبہ ہے جس شخص کے دل میں زیادہ محبت حضرت علی کی ہو اور اصحاب ثلاثہ کا دشمن ہو وہ زیادہ سودا ہو جانے والے بیمار کی طرح ہے جس طرح سودائی بیمار لوگوں کو گالیں نکالتا ہے بدزبانی اور تبرہ بازی کرتا ہے ۔ اور کسی کی نصیحت اس کو اثر نہیں کرتی ۔ اسی طرح اصحاب ثلاثہ کے دشمن بھی تبرہ بازی کرتے ہیں اور وعظ نصیحت بھی ان کو اثر نہیں کرتا ۔ اور یہ لوگ رافضی کہلاتے ہیں ۔ علاج ان کا بھی توبہ ہی ہے ۔ الغرض جسطرح بیمار آدمی تندرست کہلانے کا حقدار نہیں ہو سکتا اسی طرح یہ بھی ہر دو فریق خارجی و رافضی اپنے اپنے عقیدہ سے سچی توبہ کر کے باز نہ آئیں اور اصحاب چہار یار کبار کی محبت و تابعداری نہ کریں تو مومن کہلانے کا حقدار نہیں ۔ بلکہ منافق یا فاسق یا مرتد کہہ سکتے ۔ خدایا ہر ایک مسلمان کہلانے والے کو مذہب باطلہ اور بدعقیدہ سے سچی توبہ نصیب کر ۔ آمین

چہار یار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مثل اعضاء رئیسہ کے ہے

جس شخص کے دل میں اصحاب ثلاثہ کی محبت ہو اور حضرت علیؓ کا دشمن ہو ۔ وہ مثل مُردہ کے ہے اور اُس کو خارجی کہا جاتا ہے اور جس شخص کے دل میں محبت حضرت علی کی ہو اور اصحاب ثلاثہ کا دشمن ہو وہ مثل اُس بیمار کے ہے جس کا نہ کان ہو نہ آنکھ ہو ۔ اور دل بھی بیمار ہو ۔ اس شخص کو رافضی کہا جاتا ہے ۔ اور اس آیت کا مصداق ہوتا ہے صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ؕ ترجمہ بہرے گونگے ہیں ۔ اندھے ہیں ۔ پس وہ نہیں پھر آتے ۔ کتاب معانی الاخبار میں حدیث ہے جو امام موسیٰ رضا نے حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے ۔ اور شیخ قمی معتبر مفسر شیعہ راوی ہیں حَتّٰی قَالَ اِنَّمَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ السَّمْعِ ۔ ترجمہ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ابوبکر میرے لئے بمنزلہ [illegible]

Marfat.com

...طرح میرے کان میں شیطان کا اثر نہیں ہوسکتا اسی طرح صدیق اکبرؓ کو بھی شیطان کا اثر نہیں ہوسکتا وان عمر الفاروق بمنزلة البصر - اور تحقیق عمر فاروقؓ بمنزلہ میری آنکھ کے ہے یعنی جس طرح میری آنکھ میں کفار بیدین دشمن ہیں - اسی طرح عمر فاروقؓ بھی ان کو دشمن ہی سمجھتے ہیں وان عثمان بن عفان بمنزلة القلب - اور تحقیق عثمانؓ ابن عفان بمنزلہ میرے دل کے ہے جس طرح میرے دل میں سوائے خیال رحمانی کے کوئی شیطانی نہیں گذر سکتا اسی طرح عثمانؓ غنی کے دل میں بھی خیال شیطانی نہیں گذر سکتا - اسی واسطے آپ کو عثمان بن عفان جامع القرآن کامل الحیاء والایمان حبیب الرحمن کا خطاب دیا گیا وعلی کرم اللہ وجہہ منی بمنزلة الروح فی الجسم - اور علی کرم اللہ وجہہ بمنزلہ میرے روح کے ہے جس طرح روح کو عرفان الٰہی حاصل ہے اسی طرح علیؓ کو بھی عرفان الٰہی حاصل ہے

امام حسنؓ دی پاک زبانوں ایہ گل ثابت ہوئی ۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علی دے درجے ہور نہ کوئی
اصحاب ثلاثہ دا جو دشمن دشمن جان علیؓ دا ۔ بھی اوہ رب نبی دا دشمن کافر پرا خبیثہ

چہار یار کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دوست مثل آباد مکان اور دشمن مثل ویران مکان کے ہے

کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا مدینة العلم وابوبکر اساسها وعمر بن الخطاب حیطانها وعثمان بن عفان سقفها وعلی بن ابی طالب بابها (مشکوٰة)

ترجمہ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں شہر ہوں علم کا اور ابابکرؓ اس کی بنیاد ہے - اور عمر فاروقؓ چار دیواری ہے - اور عثمان غنیؓ اس کی چھت ہے اور حضرت علی اس کا دروازہ ہے -

چہار یار کبارؓ مثل نوح علیہ السلام کی کشتی کے ہیں

جو شخص چہار یارؓ سے محبت رکھے گا گویا کشتی نوح علیہ السلام میں بیٹھ گیا اور پار سلامت جانے کا حقدار ہے ورنہ غرق ہو گا - گلزار احمدی میں لکھا ہے کہ جب نوح علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کشتی تیار کرنے کا حکم دیا تو اول ہدایت فرمائی کہ ہزار تختہ تیار کرو اور ہر تختہ پر ایک نبیؑ کا نام لکھنا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا - مگر پھر بھی چار تختوں کی کسر کشتی میں رہ گئی تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد سنایا کہ جب تک چار یار حضرت محمد آخر زمان پیغمبر کے نام کے تختے نہ لگاؤ گے کشتی ہرگز تیار نہ ہوگی - چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے چار تختوں پر چہار یار کبارؓ کے نام مبارک لکھ کر تختے کشتی میں لگائے تو کشتی مکمل ہوگئی -

جب تک چوہاں یاراں دے چار تختے نہ لاویں ۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ دا نام انہاں پر ہوویں
بیڑا کدی تیار نہ ہوسیا حکم حضور دوں آیا ۔ تاں نوح چوہاں یاراں حضرت تختیاں نام لکھایا
ترت مکمل بیڑا ہویا دیر کوئی نہ لگی تائیں ۔ اوہ کدے نجات نہ پاسے بیڑا سڑسی دوزخ جاسی
جب تک چوہاں یاراں نال نہ رکھیں صاف عقیدہ ۔ اوہ بیڑا نہ پہنچے کنڈھے بیڑا نوح نبیدا
اوہ وانگ کنعانے دے وچہ اوہ نانے غوطے کھا کھا مرسی ۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ نال جو عداوت کرسی
اسمٰعیل فقیر ایہ گل جانیں نال یقین ۔ ہر جے چوہاں توں نال ادب فرق کرے بے دین

مسئلہ :- اصحاب ثلاثہؓ کی تعریف تو خود اہل تشیع کی کتابوں سے ثابت ہوتی ہے - جیسا کہ شیعہ نامی قاضی نور اللہ شوستری مجالس المومنین میں لکھتے ہیں کہ ابو الحسن علی بن اسمٰعیل کی روایت ہے - ہر سعید کو بتا آنحضرت ... عمر بن الخطاب

Marfat.com

واد گفت بوسطہ آں کہ اظہار شہادتیں میںنو بزبان تو از حضرت امیرالمومنین [illegible]
علیؓ نے اپنی لڑکی ام کلثوم کا نکاح کیوں عمر فاروقؓ کے ساتھ کیا۔ تو فرمایا اس نے کہ وہ زبان سے [illegible]
علیؓ کی بزرگی بیان کرتا تھا۔

مسئلہ :- سلمان فارسیؓ کی روایت اپنی کتاب مجالس المومنین میں لکھتے ہیں مَا سَبَقَكُمْ اَبُوْبَكْرٍ [illegible]
وَلٰكِنْ بِشَيْءٍ وَقَرَ فِيْ قَلْبِهٖ ،

ترجمہ ، یعنی رسولؐ خدا ہمیشہ اپنے اصحابوں کو فرمایا کرتے تھے کہ ابا بکرؓ زیادہ نماز پڑھنے یا روزے رکھنے سے تم سے
نہیں لے گیا لیکن ایک چیز ان کے دل میں رکھی تھی یعنی عقیدہ خدا و رسولؐ کے ساتھ تھا۔

مسئلہ :- امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ شام کے وقت ایک آواز آتی ہے کہ حضرت عثمانؓ اور اس کی جماعت مراد
پانیوالی ہے جیسا کہ کلینی نے اس روایت کو اپنی کتاب الروضہ صفحہ ایک سو چھیالیس ۱۴۶ میں لکھا ہے۔ عَنْ مُحَمَّدٍ
قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اِخْتِلَافُ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنَ الْمَحْتُوْمِ ۔

ترجمہ ۔ محمد بن علیؒ کہتا ہے میں نے امام جعفر صادقؒ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے بنی عباس میں اختلاف پڑنا بھی
وَالنِّدَاءُ مِنَ الْمَحْتُوْمِ وَخُرُوْجُ الْقَائِمِ مِنَ الْمَحْتُوْمِ ترجمہ ۔ اور آسمان سے آواز آنا بھی یقینی ہے وَقُلْتُ كَيْفَ النِّدَاءُ
مُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَوَّلَ النَّهَارِ ۔ میں نے پوچھا آسمان سے آواز کس طرح آتی ہے آپ نے فرمایا ایک پکارنے
پکارتا ہے صبح کے وقت اَلَا اِنَّ عَلِيًّا وَّشِيْعَتَهٗ هُمُ الْفَائِزُوْنَ خبردار علیؓ اور اس کی جماعت مراد پانے والی ہے وَ
يُنَادِيْ مُنَادٍ اٰخِرَ النَّهَارِ اَلَا اِنَّ عُثْمَانَ وَشِيْعَتَهٗ هُمُ الْفَائِزُوْنَ ۔ اور شام کے وقت پکارنے والا پکارتا ہے کہ خبردار
اور اس کی جماعت مراد پانیوالی ہے۔

فائدہ :- اب شیعہ کی کتابوں سے اصحاب ثلاثہ کی فضیلت و بزرگی و محبت و الفت ساتھ آئمہ کے ثابت ہو
اسی واسطے آئمہ کرام نے شیعہ لوگوں پر رنجیدہ ہو کر فتویٰ دیا کہ شیعہ اصحاب ثلاثہ کو برا جانتے تھے جیسا کہ اصول کافی صفحہ
ایک سو اکاون ۱۵۱ پر لکھا ہے عَنْ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى غَضِبَ عَلٰى الشِّيْعَةِ ۔ کہ حضرت امام حسنؓ نے فرمایا کہ تحقیق
تعالیٰ شیعوں پر سخت غضب ناک ہوا

مسئلہ : چار یار کبارؓ کے حق میں آنحضرتؐ نے دعا فرمائی جیسا کہ جامع ترمذی میں ہے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِي اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِي فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ ۔

حضرت علیؓ روایت کیتی جانی شک نہ رائیں ! پاک نبیؐ دعا فرمائی ابا بکرؓ دے تائیں
رحم کرے رب ابا بکرؓ پر آکھیا سرور سائیں بیٹی جس نکاح کر دتی عائشہ میرے تائیں
مونڈھا ایں اوپر چاکر میں نوں اندر غار لیجائے ماں کمے غلام آزاد بلال جو حبشی آئے
وَرَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا ۔
تے رحم کرے رب عمرؓ ولی پر بولے حق زبانی بھاویں کوڑا لگے اونہاں جو ہے قول شیطانی
وَرَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ
تے رحم کرے رب عثمانؓ غنی پر بولیا نبی زبانی جس تھیں کرنے شرم فرشتے یعنی ملک نورانی
وَرَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ
رحم کرے رب علیؓ ولی پر جو سردار ولیاں پھیر دا حق ہمیشہ علیؓ دے سنگ آکھیا [illegible]

Marfat.com

چونہ یاراں حق بہت حدیثاں آئیاں آیاں بجائی　　　　پر اتمیلا بے فرماناں اک نہ منی کائی

فصل دوم

در ذکر فضائل شیخین رضؓ اور منکر شیخین بالاجماع کافر ہے

نقلی طور پر یہ امر قرار پا گیا ہے کہ حضرت شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو تمام اصحابوں پر فضیلت ہے اور بعد انبیاء علیہم السلام کے تمام مخلوقات پر ان کی بزرگی ہے۔ جیسا کہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ عُمَرُ الْفَارُوْقِ۔ ترجمہ۔ یعنی فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام مخلوقات سے افضل بعد انبیاء کے ابوبکر صدیق و عمر فاروق ہیں حدیث عبد اللہ بن انس رضؓ از ابن ماجہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا لِاُمَّتِیْ فِیْ مُحَبَّتِ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ کَمَا اَرْجُوْھُمْ ترجمہ۔ حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں امید رکھتا ہوں واسطے اُمت اپنی کے محبت ابابکر رضؓ و عمر فاروق کے جس طرح امید رکھتا ہوں بیچ کلمہ شریف کے یعنی جسطرح لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ایسے ہی محبت ابابکر رضؓ و عمر رضؓ سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور جس طرح بغیر کلمہ کے محبت فائدہ نہیں دیتی۔ اسی طرح بغیر محبت کے کلمہ بھی فائدہ نہیں دیتا۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابًا وَاَصْہَارًا۔ فرمایا حضور پاک نے تحقیق اللہ تعالےٰ نے پسند کیا مجھکو اور میرے لئے پسند کیا میرے تمام اصحاب اور جوائیوں کو راز مشکوٰۃ)

ابو سعید روایت کیتی پاک نبیؐ فرمایا!	نبی نہیں کوئی اوّل جیقوں رب کریم اوپایا
گراں دو وزیر اسمانی ہر نوں رب عطائے	تے دو نوں وزیر امین خدا نے کارن اساں اپائے
جبرائیل تے میکائیلؑ وزیر اسمانی آئے!	عمر صدیق وزیر زمیں دے میںوں رب عطائے
ایہ دو نوں وزیر شیرنے میرے آکھیا نبیؐ الٰہی	جیوں کر بادشاہاں دی عادت دیکھن اندر آئی
مشور ولین صدیقؓ عمرؓ تھیں پاک رسول خدائی	مشکل کماں اندر جانی سُن توں میرے بھائی
جس نبیؐ وزیر شیر ہے توں دشمن کویں بنادیں	بہتر ہے اس کہوں جیکر توں توبہ کر جادیں
وزیر جنے مشکل کماں اندر کرنی یاری!	مشیر بھی مشورہ کرنا اندر کار گذاری!
پر دشمناں دے دل بیماری بڑھکن بابیں ان آئیں	جاں دیکھن شان صدیقؓ عمرؓ دا لگا اسکا ہیں

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَلَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَانِ مِنِّیْ فِیْ اَھْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَآئِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَوَزِیْرَانِ مِنَ الْاَرْضِ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ

(از ترمذی داوسعید خدری)

ترجمہ فرمایا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوئی نبی نہیں گذرا پہلے مجھ سے مگر واسطے اس کے دو وزیر آسمان سے اور دو وزیر زمین میں سے تھے۔ پس میرے واسطے دو وزیر آسمانی جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام ہیں۔ اور دو وزیر زمین ابابکر صدیق اور عمر فاروق ہیں۔ حدیث ابن عمر رضؓ ترمذی۔ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ۔

ابن عمر تھیں اک روایت ترمذی اندر آئی　　　　حجرے وں باہر نکلن سرور قدم رنجہ فرمائی

مسجد اندر داخل ہوئے حضرت نبیؐ الٰہی !!! دو ویں یار صدیق عمرؓ ...
فَاَخَذَ هُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا فَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ ...

صدیقؓ سجے تے عمرؓ کھبے سن پاک نبیؐ دے بھائی | دوہاں دا ہتھ پکڑ نبیؐ نے خوشخبری سنائی
جو ایسی طرح رل قبروں اٹھساں تے یارکھائے | وچہ میدان حشر دے جاساں روز قیامت والے
روز حساب صدیق سجے تے کھبے عمر گواہی | صدیق عمرؓ دا دشمن جیہڑا دین لٹائے روسی

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۔۔

ترجمہ - ابن ماجہ و ترمذی و ابوداؤد نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضور پاکؐ نے کہ ابابکرؓ و عمرؓ جنت میں ادھکڑوں میں سے پہلوں اور پچھلوں کے سوائے نبیوں اور رسولوں کے - یعنی تمام اولاد آدم علیہ السلام سب سے سوائے پیغمبروں کے ابابکرؓ و عمرؓ افضل ہیں ۔

نظم

پہلیاں امتاں اندر گزرے جتنے مرد حقانی | مومن ولی شہید تے صالح بندے خاص ربانی
بھی ولی شہید تے غوث قطب سب ایس امت دے اولیا | صدیق عمرؓ ہر اک نوں افضل بعد رسولاں بھائی
ابو حذیفہ کرے روایت آکھیا نبیؐ حقانی | میں نہ جاناں پچھے میری کتنی ہے زندگانی !!
اگراں کراں تاکید تساں نوں اصحاباں فرمایا | صدیقؓ عمرؓ دی پیروی کریو واضح کر سمجھایا
ایہہ خلیفے دونویں پچھے اندر امت میری | پیروی کرنی فرض انہاں دی جیوں کر پیروی میری

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ ۔ (ترمذی)

ترجمہ : جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ! نہیں معلوم میری کتنی عمر باقی ہے ۔ اس واسطے میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ میرے بعد ان دو شخصوں یعنی ابابکرؓ و عمرؓ کی تابعداری کرنا ۔ اور یہ دونوں میرے بعد خلیفے ہوں گے ۔

شیخین یعنی ابابکرؓ و عمرؓ کی فضیلت کا منکر بالاجماع کافر ہے

اس کی تفصیل کے واسطے تو طویل دفتر کی ضرورت ہے ۔ مگر مختصر بیان کیا جاتا ہے کہ ان اجل اصحاب کی فضیلت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے احباب میں سے اثنا عشری حضرات نے بیان کیا ہے - اور حضرت علیؓ سے روایات بیان ہیں - جیسا کہ صواعق محرقہ میں روایت ہے ۔ لَا يُفَضِّلُنِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُهٗ حَدَّ الْمُفْتَرِيْ ۔ ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو کوئی مجھ کو ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ سے بہتر جانے گا میں اس کو اس قدر چابک لگاؤں گا جس قدر مفتری یعنی جھوٹ بولنے والے کو حد ماری جاتی ہے ۔ یعنی اسی کوڑے - اور مواہب الرحمٰن میں ہے کہ ... فَلْتَهُ مِنْكُمْ مِثْلُ اَبِيْ بَكْرٍ

بھی شاہ ولی اللہ ... روایت دیکھیں اندر آئی | پاک نبیؐ نے جدوں تاکید آکھیا ...
بعد میرے یک قوم ہوسی اوہ تینوں چنگا جانے | برا جانے اصحاباں میریاں لائے ...
سَيَأْتِيْ مِنْ بَعْدِيْ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ ... يَبْغُضُوْنَ ...

Marfat.com

ترجمہ: جیسا کہ فرمایا حضور پاک نے قریب ہے کہ آوے گا میرے بعد ایک زمانہ کہ پیدا ہوگی ایک جماعت کہا جائیگا رافضی۔ پس اے علیؓ اگر پاوے تو ان کو پس قتل کر ان کو پس تحقیق وہ کافر اور مشرک ہیں۔ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللهِ الْعَلَامَةُ فِيْهِمْ۔ کہا حضرت علیؓ نے کیا ہے نشانی اُن کی یا رسول اللہ قَالَ يُقَرِّظُوْنَكَ بِمَا لَيْسَ فِيْهِ۔ فرمایا کہ تیری تعریف اس حد تک کریں گے کہ تو اس کا حقدار نہیں۔ وَيَطْعَنُوْنَ عَلَى السَّلَفِ وَذَالِكَ اَنَّهُمْ يَسُبُّوْنَ اَبَابَكْرٍ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۔ ترجمہ۔ اور طعن ملامت کریں گے اور ایسا ہی تحقیق وہ گالیاں نکالیں گے ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ کو۔ اور جو کوئی گالی دے میرے کسی اصحابی کو پس اس پر ہے اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی۔ معاذ اللہ جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ کے بعد تمام اصحاب بجز چند اصحاب کے مرتد ہوگئے تھے اُن کے کفر میں کیا شک ہے۔ اور مفاتحہ البرکات کتاب شیعہ میں لکھتے ہیں، کہ صدیقؓ و عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ ذَالِكَ۔ نمرود، فرعون، قارون، ہامان، شداد سے بھی بدتر کافر تھے تو اب ان لوگوں کے کافر ہونے میں کیا شک ہے بلکہ اہل شیعہ کو اصحاب رسول خدا کے ساتھ بیان تک حسد ہے کہ ایک شاعر نے لکھا ہے نے لکھا ہے۔ تنگم از عمر خویش۔ کہ نام خود عمر دراز۔ ترجمہ۔ یعنی میں رنجیدہ ہوں اس شخص پر جو شیعہ اپنے لڑکوں کا نام عمر رکھے۔

فائدہ:۔ جن کے شان میں رسول خدا فرماتے ہیں راز ترمذی؛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللهَ اللهَ فِيْ اَصْحَابِيْ اَللهَ اللهَ فِيْ اَصْحَابِيْ وَلَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ ط

ترجمہ۔ فرمایا رسول اللہ نے اللہ تعالیٰ سے ڈریو اصحاب میرے کے۔ اور دوبارہ تاکید فرمائی کہ اللہ سے ڈریو اصحاب میرے کے۔ اور یاد کرو میرے اصحابوں کو ادب آداب تعظیم کے ساتھ اور پکڑو ان کو پیچھے میرے۔

فائدہ:۔ آپ نے جان لیا تھا کہ نور نبوت سے کہ میرے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو گالی دیوے گی میرے اصحابوں کو طعن لامت کرے گی اور طرح طرح کے بہتان طوفان اُن کو لگائے گی۔

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ سَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَسُبُّوْنَ هُمْ وَيَسْتَنْقِصُوْنَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُؤَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ

ترجمہ۔ قریب ہے کہ آوے گی ایک جماعت بعد میرے جو گالی دے گی میرے اصحابوں کو اور ناقص جانے گی اُن کو پس نہ بیٹھو ساتھ اُن کے۔ یعنی اُن کی مجلس میں نہ جاؤ اور نہ کھاؤ اور نہ پیؤ ساتھ اُن کے اور نہ ان کو نکاح دو اپنے۔ الغرض اصحاب کو بُرا جاننے والے رافضی شیعہ اور حضرت علی کو بُرا جاننے والے خارجی۔ ان ہر دو فریق سے میل جول محبت وغیرہ نہ رکھو۔ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں۔

دُور شو از اختلاطِ یار بد	یار بد بدتر بود از مار بد
دُور ہو میل جول رکھنے یار بُرے سے	کہ بُرا یار سانپ بُرے سے بھی بُرا ہے
مار بد تنہا ہمیں بر جان زند	یار بد بر جان و بر ایماں زند
زہریلا صرف اکیلی جان کو ہی ہوگا جو آخر جانے والی ہے	کہ یار بُرا جان اور ایمان دونوں کو ٹے جائے گا
بہتر کیا جس قبرستان اصحابی دفن ہو جاوے	اس ساتے قبرستان تابیں رب بخت وچ لیجا دے
اصحابی تھیں بیکسے یار دین جنہاں رحمت یا ال	گنہگاراں ہر کاراں تابیں اسرو جنت دا الال

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بِأَرْضٍ (ترمذی) ۔ ترجمہ ۔ نہیں [illegible]
فوت ہوتا کوئی اصحابی میرا کسی زمین میں ۔ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [illegible]
دن قیامت کے اس حال میں کہ کھینچنے والا ہوگا تمام قبرستانوں کو طرف جنت کے

بھلا جنہاں نوں نال نبی دے مل دا فضل خزینہ — اوہ کیوں محروم جنت تھیں رہسن [illegible]
حضرت نبی کہیا جو دیکھے مینوں نال ایمانی — اوہ کدے نہ دوزخ داخل ہوسن [illegible]
جو میرے دیکھن والیاں دیکھے اوہ بھی بچے عذابوں — جو سنگ نبی دے رل کے مٹے تنہاں کی خوف عذابوں

مسئلہ :۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی فرماتے ہیں کہ شیعہ مرد کا سنی عورت سے نکاح جائز نہیں ۔ عالمگیری میں ہے مَنْ أَنْكَرَ إِمَامَةَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَهُوَ كَافِرٌ وَالرَّافِضِيُّ إِذَا سَبَّ الشَّيْخَيْنِ فَهُوَ كَافِرٌ ۔ ترجمہ ۔ جو کوئی خلافت ابوبکر صدیقؓ کا منکر ہے وہ کافر ہے ۔ اور جو رافضی صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ کو گالی دے وہ بھی [illegible] ہے ۔ اور ایسا ہی محیط میں امام محمد بن یوسف کرمانیؒ سے سوال کیا گیا عَمَّنْ يَسُبُّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ يَكُونُ كَافِرًا قِيلَ [illegible] قَالَ لَا ۔ ترجمہ ۔ کہ جو کوئی گالیں دے ابابکرؓ اور عمر فاروقؓ کو فرمایا وہ کافر ہے ۔ پھر سائل نے عرض کی کہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں ۔ فرمایا نہ ۔

مسئلہ :۔ احمد بن یونسؒ فرماتے ہیں کہ جو کوئی حضرت علی کو ابابکرؓ و عمر فاروقؓ سے افضل جانے اس کے پیچھے نماز پڑھنی اور اس کا جنازہ کرنا مکروہ ہے جیسا کہ خلاصہ ہے اَلرَّافِضِيُّ إِنْ فَضَّلَ عَلِيًّا عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ وَلَوْ أَنْكَرَ خِلَافَةَ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ فَهُوَ كَافِرٌ ۔ ترجمہ ۔ یعنی رافضی اگر فضیلت دے علی کرم اللہ وجہہ کو اوپر ابابکرؓ و عمرؓ کے تو بدعتی ہے ۔ اور انکار کرے خلافت صدیق اکبرؓ و عمر فاروقؓ کا تو کافر ہے لَا يُؤْكَلُ ذَبِيحَتُهُمْ لِأَنَّهُمْ مُرْتَدٌّ ۔ دو نہ کھایا جاوے ذبح کیا ہوا رافضی کا اس واسطے کہ وہ مُرتد ہے ۔ لَيْسَ لِلرَّافِضِيِّ شُفْعَةٌ وَإِنَّمَا الشُّفْعَةُ لِلْمُسْلِمِ ترجمہ ۔ نہیں ہے واسطے رافضی کے حق شفعہ کہ حق شفعہ واسطے مسلمان کے ہے ۔

فائدہ :۔ رافضی منسوب ہے رفض سے یعنی ترک کرنا چھوڑنا اور عام طور پر رافضی کہتے ہیں ۔ جو اصحاب ثلاثہ کا دشمن اور ان کی خلافت کا منکر ہو ۔ وَقِيلَ مَا هُمْ رَافِضِيٌّ یعنی رافضی وہ گروہ ہے جو چھوڑا سوار اپنے کو ۔

نظم

حضرت عمرؓ صدیقؓ دو سوہرے پاک نبیؐ دے بھائی — عثمان غنیؓ علی کرم اللہ دونویں ہیں جوائی
اپنی بیٹی حضرت علیؓ تنے عمرؓ دے نال ویاہی — ام کلثوم جو دو ہتری پاک محمدؐ فاطمہؓ جائی
ہک بیٹا اس دے شکموں ہویا راوی ذکر لیایا — وچہ کتاباں لکھدے جس نوں زید عمرؓ دا جایا
غرض جو ہاندی آپس اندر گوہڑی رشتہ داری — استیں دو دو تہ رشتہ داری جانے خلقت ساری
ادب لحاظ جو ہا ندا ہکو جیہا کرنا آیا — بُرا کسے نوں مول نہ آکھو پاک نبی فرمایا
اِسْمَحِیلَا ایہ شکرانہ ادا ہوندا ہے ناہیں — فضلوں تابعدار جو ہا ندا جیتا تیرے تائیں

پندنامہ

ہن وچہ پنجاب شیطان دگاڑے گھتے وچہ کوہایں — بدعت شرک کفریاں رسماں کو [illegible]
مرزائی چکڑالوالی رافضی مذہب بور بہرا [illegible] — وچہ پنجاب اندر جو [illegible]

Marfat.com

اکبر [illegible] آکھیا اوب کنوں تمواہا — میں راضی میں راضی رب رسولتوں جان نثاری
تمام سونا یار صدیق اکبر صدقے مال نے جانان — گھول گھمایا نبی صاحب توں سارا مال خزانہ
اتنی زر دولت جد اس نے رب رسولتوں گھولی — اجے بھی کہن منافق اُسُس نوں جیہڑا نیا نذی ٹولی
آکھن اوہ زر دولت کارن صدق صدیق نیایا — جس دولت دے تائیں اُس نے صدقے کر دکھلایا

مسئلہ :- جب صدیق اکبر ایمان لائے تھے ۔ تو آپ کے پاس بہت سا مال تھا ۔ سب مال راہ مولیٰ خدمت اسلام [illegible] دیا ۔ جب آپ نے وفات پائی تو آپ کے پاس کوئی چیز باقی نہ تھی ۔ اور نہ ہی آپنے کوئی زمین وغیرہ خریدی [illegible] المال سے بقدر ضرورت مال لیتے اور جو مال غنیمت آپ کے حصہ میں آتا تھا وہ بھی بیت المال ہی میں [illegible] تھے ۔ یعنی صدیق اکبر اپنے لئے بھی زاہد تھے اور اپنی اولاد کے لئے بھی زاہد تھے ۔ اور حضرت علیؓ بھی زاہد تھے [illegible] اپنی اولاد کے لئے زاہد نہیں تھے ۔ کیونکہ جب حضرت علیؓ نے وفات پائی تو آپ نے چار زوجہ چھوڑ [illegible] کے بعد اولاد چھوڑی ۔ اور انیس لونڈیاں چھوڑی ۔ اور بہت سے خادم و غلام چھوڑے ۔ اور باغ اور مکان [illegible] چھوڑے کہ وہ ہر ایک کو اپنے اپنے حصہ کے موافق کافی تھا ۔ یعنی سب صاحبزادے ترکہ لینے کے سبب [illegible] ہو گئے تھے ۔ اور صدیق اکبر نے کوئی ترکہ بعد وفات نہیں چھوڑا ۔

نو دہے اصحاباں ناوں وُدھ صدیق ہتھ آئے — بیشک ہور کئے اصحابی نہ ایہ منصب پائے
ابو قحافہ باپ تہاں نے خاص ایمان لیایا — درج ہویا اصحاباں اندر عالی درجہ پایا
ام الخیر صدیق اکبر دی فضلوں ماں پیاری — اوہ بھی خاص ایمان لیائی پیش رسول غفاری
ناں چھو حومن ابو بکرؓ دے رحمت فضل ستاری — ایہ اکرام صدیق اکبرؓ نوں فضل کنوں رب باری
بھی جد حرم صدیق اکبر دے راوی ذکر سناندا — راضی ہو کر اوپر جیہدے دوہاں ایمان لیاندا
ام رومان تے اسماء بی بی صاحب عزت عالی — دو فرزند اونہاں تھیں پیدا کیتے رب تعالیٰ!
عبد الرحمٰنؓ محمد دوہوں پیارے سکے بھائی — اونہاں دوہاں مقبولاں فضلوں عالی عزت پائی
ابو عتیقؓ بھی دوست رہندا ہوتا ابو بکرؓ دا — اوہ بھی داخل وچ اصحاباں تابعدار امر دا
بیٹیاں ابو بکرؓ دیاں دو نویں صاحب شان صفائیاں — حضرت عائشہؓ حرم نبیؐ دا رحمت جھڑیاں لایاں
قرب حضوری درجہ اسنوں وچ دربار الٰہی! — اُسدی عزت منصب عالی وچ قرآن گواہی
جبرائیل ہو شے جد حاضر پیش رسول گرامی — اوہوں حضرت عائشہؓ کارن ہوندے آن سلامی
عرض کرے سردار نبیؐ نوں امر جویں رب سائیں — کہو میرا اسلام علیکم حضرت عائشہؓ تائیں!
دو جی بیٹی ابو بکر دی حضرت اسماءؓ آہی! — حرم زبیرؓ ولی دا ہوئی رحمت جس پر دا ہی
ماں زبیرؓ پھوپھی بھائی حضرت پاک نبیؐ دا — نام صفیہؓ مائی اُسدی صاحبہ نیک عقیدہ
محمد بیٹا ابو بکرؓ دا بی بی اسماء جایا — ام رومانؓ عبد الرحمٰنؓ رب کریم عطایا
ایڈا اکرم صدیق اکبر اصحاباں کنوں نیارے — ماری مت جیہڑیاں دی جو کردے شور ککارے
تدماں پاک نبیؐ دیاں تائیں جو ڈے دُکھ پہنچایا — ہو قربان صدیق نبیؐ نوں موہڑیاں اُپر چایا
ایہ سب ابو بکرؓ دا ہوئی عظمت شان ودھائے — نہیں تاں جو ڈا پاک نبیؐ نوں کیکر دُکھ پہنچائے

فائدہ :- جب حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ شریف سے ہجرت کر کے غار ثور [illegible]

Marfat.com

كما قال النبي ما من احد من اصحابي يموت بارض (ترمذی) - ترجمہ - ...

نوت ہوتا کوئی اصحابی میرا کسی زمین میں - الا بعث قائدا و نورا لہم یوم القیامۃ ...

دن قیامت کے اس حال میں کہ کھینچنے والا ہوگا تمام قبرستانوں کو طرف جنت کے

بھلا جنہاں نوں نال نبی دے مل دا افضل خزینہ	اوہ کیوں محروم جنت تھیں جنہاں نال ...
حضرت نبیؐ کیہا جو ویکھے مینوں نال ایمانی	اوہ کدے نہ دوزخ داخل جس صحابہ ...
جو میرے ویکھن والیاں ویکھے اوہ بھی بچے عذابوں	جو سنگ نبیؐ دے رل کے ... تنہاں کی خوف عذاب

مسئلہ:- حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی فرماتے ہیں کہ شیعہ مرد کا سنی عورت سے نکاح جائز نہیں ...
عالمگیری میں ہے من انکر امامۃ ابی بکر الصدیق فہو کافر والرافضی اذا سب الشیخین فہو کافر
ترجمہ - جو کوئی خلافت ابو بکر صدیقؓ کا منکر ہے وہ کافر ہے - اور جو رافضی صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ کو گالی دے وہ بھی ...
ہے - اور ایسا ہی محیط میں امام محمد بن یوسف کرمانیؒ سے سوال کیا گیا عمن سب ابابکر و عمر فقال یکفر قیل
قال لا - ترجمہ - کہ جو کوئی گالیں دے ابابکرؓ اور عمر فاروقؓ کو فرمایا وہ کافر ہے - پھر سائل نے عرض کی کہ اس کی نماز جنازہ
پڑھیں - فرمایا نہ -

مسئلہ:- احمد بن یونسؒ فرماتے ہیں کہ جو کوئی حضرت علیؓ کو ابابکرؓ و عمر فاروقؓ سے افضل جانے اس کے پیچھے نماز
پڑھنی اور اس کا جنازہ کرنا مکروہ ہے جیسا کہ خلاصہ ہے الرافضی ان فضل علیا علی ابی بکر و عمر فہو مبتدع و لو
انکر خلافۃ الصدیق و عمر فہو کافر - ترجمہ - یعنی رافضی اگر فضیلت دے علی کرم اللہ وجہہ کو اوپر ابابکرؓ ...
کے تو بدعتی ہے - اور انکار کرے خلافت صدیق اکبرؓ و عمر فاروقؓ کا تو کافر ہے لا یؤکل ذبیحتہ لانہ مرتد ...
نہ کھایا جاوے ذبح کیا ہوا رافضی کا اس واسطے کہ وہ مرتد ہے - لیس للرافضی شفعۃ و انما الشفعۃ للمسلم
ترجمہ - نہیں ہے واسطے رافضی کے حق شفعہ کا حق شفعہ واسطے مسلمان کے ہے -

فائدہ:- رافضی منسوب ہے رفض سے یعنی ترک کرنا چھوڑنا اور عام طور پر رافضی کہتے ہیں - جو اصحاب ثلاثہؓ کا دشمن
اور ان کی خلافت کا منکر ہو - و قیل سموا رافضیا یعنی رافضی وہ گروہ ہے جو چھوڑتا سوار اپنے کو -

نظم

حضرت عمرؓ صدیقؓ دو سوہرے پاک نبیؐ دے بھائی	عثمان غنیؓ علی کرم اللہ دو نویں ہیں جوائی
اپنی بیٹی حضرت علیؓ نے عمرؓ دے نال ویاہی	ام کلثوم جو دوہتری پاک محمدؐ عمرؓ نے جائی
ہک بیٹا اس دے شکموں ہویا راوی ذکر لیایا	وچہ کتاباں لکھدے جس نوں زید عمرؓ دا جایا
غرض جو آندی آپس اندر گوڑھی رشتہ داری	... رشتہ داری جانے خلقت ساری
ادب لحاظ جو رہا مدام ... کرنا آیا	برا کہے نوں مول نہ آکھو پاک نبیؐ فرمایا
استغفر اللہ ایہ ... ہوندا ہے ناہیں	فضلوں تابعدار جو ... تیرے تائیں

پند نامہ

ہن وچہ پنجاب شیطان ...	بدعت شرک ...
مرزائی چکڑالوی رافضی مذہب ...	وچہ پنجاب اندر ...

Marfat.com

اکی ریجا جو ماہی آکھیا ادب کنوں فرماوے — میں ماضی میں راضی رب رسولوں جان نثاری
تاں مولا یار صدیق عمرؓ صدقے مال تے جاناں — گھول گھمایا نبی صاحب توں سارا مال خزانہ
اتنی زر دولت جد اس نے رب رسول توں گھولی — اجے بھی کہن منافق اس نوں بیدینا ندی ٹولی
آکھن اوہ زر دولت کارن صدق صدیق نیا پایا — جس دولت دے تائیں اُس نے صدقے کر دکھلایا

مسئلہ :- جب صدیق اکبر ایمان لائے تھے ۔ تو آپ کے پاس بہت سا مال تھا ۔ سب مال راہ مولیٰ خدمت اسلام میں لگا دیا ۔ جب آپ نے وفات پائی تو آپ کے پاس کوئی چیز باقی نہ تھی ۔ اور نہ ہی آپ نے کوئی زمین وغیرہ خریدی ۔ بیت المال سے بقدر ضرورت مال لیتے اور جو مال غنیمت آپ کے حصہ میں آتا تھا وہ بھی بیت المال ہی میں دے دیتے ۔ یعنی صدیق اکبرؓ اپنے لئے بھی زاہد تھے اور اپنی اولاد کے لئے بھی زاہد تھے ۔ اور حضرت علیؓ بھی زاہد تھے اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے زاہد نہیں تھے ۔ کیونکہ جب حضرت علیؓ نے وفات پائی تو آپ نے چار زوجہ چھوڑیں اور بہت اولاد چھوڑی ۔ اور انیس لونڈیاں چھوڑیں ۔ اور بہت سے خادم و غلام چھوڑے ۔ اور باغ اور مکان اس قدر چھوڑے کہ وہ ہر ایک کو اپنے اپنے حصہ کے موافق کافی تھا ۔ یعنی سب صاحبزادے ترکہ لینے کے سبب امیر ہو گئے تھے ۔ اور صدیق اکبرؓ نے کوئی ترکہ بعد وفات نہیں چھوڑا ۔

نو درجے اصحاباں تائیں وَدھ صدیق ہتھ آئے — بیشک ہور کسے اصحابی نہ ایہ منصب پائے
ابو قحافہؓ باپ تھا اُنہ خاص ایمان لیایا — درج ہویا اصحاباں اندر عالی درجہ پایا
ام الخیر صدیق اکبر دی فضلوں ماں پیاری — اوہ بھی خاص ایمان لیائی پیش رسول غفاری
ماں پیو عورت ابوبکرؓ دے رحمت فضل ستاری — ایہ اکرام صدیق اکبرؓ نوں فضل کنوں رب باری
بھی جد حرم صدیق اکبر دے راوی ذکر سناندا — راضی ہو کر اوپر جیدے دوہاں ایمان لیاندا
ام رُومان تے اسماءؓ بی بی صاحب عزت عالی — دو فرزند اونہاں تھیں پیدا کیتے رب متعالی!
عبد الرحمنؓ محمدؓ دونوں پیارے سکے بھائی — اونہاں دوہاں مقبولاں فضلوں عالی عزت پائی
ابو عتیقؓ بھی دوست ربدا پوتا ابوبکرؓ دا — اوہ بھی داخل وچہ اصحاباں تابعدار امر دا
بیٹیاں ابوبکرؓ دیاں دو نویں صاحب شان صفائیاں — حضرت عائشہؓ حرم نبیؐ دا رحمت جھڑیاں لائیاں
قرب حضوری درجہ اسنوں وچہ دربار الہٰی! — اُسدی عزت منصب عالی وچہ قرآن گواہی
جبرائیل ہو دے جد حاضر پیش رسول گرامی — اوہوں حضرت عائشہؓ کارن ہو دے آن سلامی
عرض کرے سردار نبیؐ نوں امر جویں رب سائیں — کہو میرا اسلام علیکم حضرت عائشہؓ تائیں:
دوجی بیٹی ابوبکرؓ دی حضرت اسماءؓ آہی! — حرم زبیرؓ دلی دا ہوئی رحمت سب پر دا اِسی
شاہ زبیرؓ پھوپھیرا بھائی حضرت پاک نبیؐ دا — نام صفیہؓ مائی اُسدی صاحب نیک عقیدہ
محمد بیٹا ابوبکرؓ دا بی بی اسماءؓ جبا یا — ام رومانؓ عبدالرحمنؓ رب کریم عطا یا
ایڈا اکرم صدیق اکبر اصحاباں کنوں نیارے — ماری مت بیدیناں دی جو کردے شور پکارے
تد ماں اِک نبیؐ دیاں تائیں جو ڈے دُکھ پہنچایا — ہو قربان صدیق نبیؐ نوں مو ہڑیاں اُپر چایا
ایہ سب ابوبکرؓ دا مولیٰ عظمت شان ودھاوے — نہیں تاں جو ڈا پاک نبیؐ نوں کیکر دُکھ پہنچاوے

فائدہ :- جب حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ شریف سے ہجرت کر کے غار ثور ... تشریف

Marfat.com

انہاں تمامی بدعتیاں دی مجلس مول نہ کریئے
ایہ سارے ٹولے بدعت والے پہلوں دسی آہے
جاں ہن بدعت وچہ انہاں دے لائے تنبو ڈیرے
جو صاحب یار نبیؐ دے دلوں بجا نوں پیارے!
دشمنی اونہاں رافضیاں دے دل وچہ محکم ہوئی!
کجھ انصاف تیاس کرو تسیں جیکر حق بھلیندے
اسیں بھی سب محب انہاں دے تابعدار مدامی
پر باقی یار جو سب نبیؐ دے اوہ بھی اساں پیارے
مارے یہودی تساں بھلایا ٹھگاں دس بیوجے
دس اساں دے کجھ نہیں ہن باجھ ہدایت ہادی
جے ہن ہکو دلیلاں دیایئے تساں یقین نہ آوے
اصحاباں نوں برا نہ آکھو اوہ مقبول الٰہی!
ہن ایس کرامتاں تفسیراہور بیان سنائیں
مور کھ نوں کی پند نصیحت پتھر نوں کی پالا

ایہ مجلس ایمان وچہ دے تہراللہ لیاوے
بدصحبت نے مار مکایا گھتیا نچہ کوراہے
ہن اونہاں مرن محال دسیو آکھے تیرے رے
اوہ سب مقبول الٰہی ہیں آل اصحاب جو سارے
گالیں دین عبادت جانن مت کی دیوے کوئی
حُب نبیؐ ہور آل نبیؐ دعوی تسیں رکھیندے
آل نبیؐ تے دلوں بجا نوں ہوئے فدا تمام
تسیں انہاں دے دلوں بجا نوں دشمن جانی سارے
اوہ دشمن تساں دوست جانا بیڑا ڈُب گیو جے
جیکوئی لکھ کریئے نصیحت جاوے سب بربادی
ہک نصیحت میری منوں جے تساں دل بھاوے
محرم نبیؐ دیاں برا نہ آکھو ماواں جانوں بھائی
جو کوئی سن کر عمل کماسی لیسی اجر جزائیں
لکھ صابون کمبل نوں لایئے انت کالے دا کالا

فصل سوم

در فضائل و مناقب و ایمان و کنیت و نسب نامہ و فتوحات و وفات ابابکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ہ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ ۔

ترجمہ :- اس کے بعد اس کے فرمایا اللہ تعالٰے نے محمد اللہ کے رسولؐ ہیں ۔ جو لوگ ساتھ اس کے ہیں اس سے مراد صدیق اکبر ہیں جو ہر وقت آپ کے ساتھ رہتے تھے ۔ اوّل غار ثور میں جب آپ مکہ سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے ۔ الغرض ہر جنگ و ہر مقام میں ابابکر صدیق حضور پاک کے ساتھ ہمدم و ہم رکاب رہے ۔ حتیٰ کے بعد وفات کے بھی آپ کے ساتھ ہی روضہ اقدس میں دفن کیے گئے ۔ اور دن قیامت کے بھی حضور پاکؐ اور ابو بکرؓ مل کر قبر سے اٹھیں گے کَمَا قَالَ النَّبِیُّ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ فِی الْحَوْضِ ہ ۔ رواہ ترمذی ابن عبداللہ ، جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابا بکرؓ صدیق میرا رفیق ہیں بیچ غار کے اور اوپر حوض کوثر کے دن قیامت کے

مسئلہ :- ایک سفر کو جنگ بہت سخت در پیش آیا ۔ اور کتنے دن تک جنگ رہا ۔ اور تمام اصحاب کو تکلیف پہنچی تو ابا بکر صدیق نے عرض کیا حضور خواہ کتنی ہی تکلیف ہو مگر ہم اس طرح نہیں کریں گے جس طرح قوم موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا فَاذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا اِنَّا ھٰھُنَا قَاعِدُوْنَ ۔ پس جا تو اور رب تیرا اے موسیٰ علیہ السلام لڑو ہم کو تو یہیں سے او دیکھیں گے ہم یہاں

Marfat.com

کہے ہیں۔ بَلْ نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَاَمَامِكَ وَخَلْفِكَ حَتّٰى نَقْتُلَ اَعْدَاءَكَ اَوْ نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہِ
ترجمہ:۔ بلکہ لڑیں گے ہم یا رسول اللہ دشمنوں تیرے سے دائیں بائیں آگے پیچھے تیرے تا جو قتل کریں ہم دشمنوں کو یا شہید ہو جائیں بیچ راہ خدا کے (روایت سعد از بخاری)

قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ اَبُوْبَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰہِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقَ

ترجمہ:۔ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ تحقیق داخل ہوئے ابابکر صدیقؓ ایک دن حضرت رسولؐ خدا پیس [illegible] آپ نے اے ابابکرؓ تو آزاد کیا ہوا ہے دوزخ سے یعنی تو قطعی بہشتی ہے پس اس دن سے نام رکھا گیا آپ کا عتیق یعنی آزاد [illegible] وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى عَتِيْقٍ مِّنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ۔ اور آپؐ نے فرمایا جو کوئی چاہے دیکھنا قطعی بہشتی کو پس چاہیئے کہ دیکھے ابابکر صدیقؓ کو۔

جو کوئی چاہے دنیا اندر دیکھے جنتی تائیں! ۔۔۔ پاک نبیؐ فرمایا دیکھے ابابکرؓ نوں سائیں
جو کیسے اصحاب اُتے طعن لیاوے کافر مول نہ ہووے ۔۔۔ جو ابوبکرؓ تے طعن کرے اوہ ایمانوں ہتھ دھووے

الغرض جب اللہ تعالیٰ اور رسول پاک نے جس کی تعریف کی۔ اگر کوئی شخص کتے کی طرح بھونکے یعنی برا کہے تو ان کا کیا نقصان ہے۔ جیساکہ سعدیؒ فرماتے ہیں۔ دشمن چہ کند گر مہربان دوست۔ یعنی دشمن کیا کرے گا اگر دوست مہربان ہو۔

مسئلہ:۔ حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابابکرؓ بڑے مالدار تھے۔ جب مشرف باسلام ہوئے تو چالیس ہزار روپیہ اسلام کی خدمت کے لئے بموجب فرمان رسول خداؐ فی سبیل اللہ خرچ کر دیا۔ اور چھ ہزار روپیہ ہجرت کے وقت خرچ کیا۔ اور دو ہزار سے بلال عاشق کو اُمیّہ کافر سے خرید کر آزاد کیا۔ و دیگر سات غلام اور خرید کر آزاد کئے اور باقی روپیہ سے مسجد نبوی کی زمین خرید کر مسجد نبوی بنوائی۔

دیکھ مکان وچ راہ مولا اس مقبول ربانے ۔۔۔ کہن منافق ابوبکر دی ہوش نہ رہی ٹکانے
کر افسوس سناون بھائی اسدے دسن نہ کوئی ۔۔۔ ماری محبت نبیؐ نے اسدی عقل آوارہ ہوئی
کیہا صدیقؓ جو تسیں ناچنے وسدا نہیں تساتوں ۔۔۔ کیا جانے جو مال خزانے جو کجھ مل گئے ساتوں
اگلی عمر ہیاسے بابجوں غفلت نال دنجائی ۔۔۔ جد رب دلبر یار ملایا ہوش ٹکانے آئی!
جنت دا دروازہ ساتوں دلبر یار دیکھایا ۔۔۔ سورج دے چمکارے اندر باہر جانن ملایا!

مسئلہ:۔ صحیح بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپؐ کو بہت سے مال کی ضرورت پیش آئی۔ تو آپ نے تمام اصحاب کو ارشاد فرمایا کہ جتنی جتنی توفیق ہو مال جمع کرو۔ الغرض تمام اصحاب حسب توفیق مال لائے تو صدیق اکبرؓ سے آپ نے دریافت کیا کہ کتنا مال لائے ہو۔ اور کتنا گھر چھوڑ آئے ہو۔ تو صدیق نے عرض کی کہ یا رسول اللہ باقی گھر میں حب خدا اور رسولؐ کے سوا کچھ نہیں چھوڑا۔

اتنا عرض کیتا جد اس نے پیش حبیب غفاری ۔۔۔ سب اصحاباں نال محبت ہنجوں ہویاں جاری
کرن روایت ابوبکر دی ایسی حالت ہوئی ۔۔۔ کپڑا گھر وچ پہنن کارن مول نہ رہ گیا کوئی
بکس پرانی بھو پہنے گرگرتہ اوس بنایا ۔۔۔ گل وچ بھوری وچ حضوری سرور عالمؐ آیا
پچھو یار صدیقؓ اپنے نوں حکم کرے سبحانہ ۔۔۔ اس حالت وچ رب اپنے پر راضی ہیں یا ناہیں
سرور عالم ابوبکرؓ نوں پچھدے جائیں جائیں! ۔۔۔ اس حالت وچ رب اپنے پر راضی ہیں یا ناہیں
اتنی ہمت پیارے والی جد کناں وچ پائی ۔۔۔ نال آداب تعظیم ہزاراں اوہوں عرض سنائی

Marfat.com

میں تنگ جوڑے کے سبب آپ کو تکلیف ہوئی تو ابا بکر صدیقؓ نے آپ کو کندھے پر اٹھا لیا۔

مسئلہ:۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابا بکر صدیقؓ اپنی خلافت کے وقت ایک جنگ کے تیار ہو کر اسوار ہوئے اور ننگی تلوار ہاتھ میں لی۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جلدی سے اونٹنی کی مہار پکڑ کر کہا۔ کہ میں کو وہ بات کہتا ہوں جو رسول پاکؐ نے جنگ احد میں آپ کو فرمائی تھی۔ کہ تلوار میان میں کر اور اپنا دکھ ہمیں نہ دکھاؤ ہے خدا کی اگر آپ پر کوئی مصیبت آئی تو آپ کے بعد اسلام کا انتظام کوئی نہ ہوگا۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت اگر ابو بکرؓ خلیفہ نہ ہوتے تو کوئی عبادت اللہ تعالےٰ کی نہ کرتا۔

مسئلہ:۔ چند شعر حضرت علیؓ نے ابا بکرؓ کی تعریف میں فرمائے۔

اَبُوْبَکْرٍ حَبَا فِی اللّٰہِ مَالًا — وَاَعْتَقَ مِنْ ذَخَائِرِہٖ بِلَالًا
وَقَدْ وَاسَی النَّبِیَّ بِکُلِّ فَضْلٍ — وَاَسْرَعَ فِیْ اِجَابَتِہٖ بِلَا لَا

ابو بکرؓ وچہ راہ خدا دے سارا مال لٹایا — آزاد کیتا وچہ راہ مولیٰ دے بلال حبش دا جایا
بلال عاشق مشہور نبیؐ دا حبش ولایتوں آیا — صدیقؓ آزاد کیتا راہ مولا عتبہ کنوں چھڑایا
ہیسی اوہ غمخوار نبیؐ جس کل فضیلت پائی — جلدی حکم قبول کرے نہ کرے عدولی بھائی
جو کجھ حکم حضورؐ سناون ابا بکرؓ دے تائیں — ابا بکرؓ نہ گردن پھیرے کردا چائیں چائیں
تابعدار صدیقؓ ہمیشہ پاک نبیؐ دا آیا — شاہ علیؓ نے خود فرمایا میں نہیں دوں بنایا
بھی ایہ پنج فضیلتاں خاص صدیق اکبرؓ نے پایاں — ہور کسے دے ہتھ نہ آیاں لکھ دیکھاں کمایاں
اوّل ثور جبل وچہ تکو یار صدیقؓ پیارا — ہور نہیں کوئی ساتھی دوجا جانے عالم سارا
دوجا بدر دیہاڑے گرمیوں سایہ نبیؐ بنایا — اس سائے وچہ باجھ صدیقوں دوجا کوئی نہ آیا
فوج تمامی نال کفاراں کردی جنگ لڑائی — ابو بکرؓ سی پاس نبیؐ دے پہرے وار سپاہی
تیجا سارا ٹبر اس دا وچہ اسلامے آیا — چوتھا ساتھ نبیؐ دے اندر روضے دفن کرایا
پنجواں ابو بکر دے تائیں نبیؐ امام بنایا — پڑھی نماز صدیقؓ پچھے خود وچہ حدیثاں آیا

قصہ غارِ ثور

پارہ دسواں سورہ توبہ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ۔

ترجمہ۔ جب کفار مکہ نے نکالا پیغمبرؐ کو اور دوسرا یار اس کا ابو بکرؓ تھا جب دونوں تھے بیچ غار کے۔ تو اس وقت حضرت محمدؐ نے اپنے یار غار ابو بکرؓ کو۔ نہ غم کر تحقیق اللہ تعالےٰ ساتھ اپنے ہے۔ پس اتاری اللہ تعالےٰ نے تسکین اپنی اوپر ابا بکرؓ کے۔

فائدہ:۔ یہ آیت خاص ابو بکرؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اور اس آیت میں فضائل ابو بکر حاصل ہوئے۔ اوّل تو اللہ و رسولؐ ابو بکرؓ کو پکا ایماندار جانتے تھے ورنہ ایسے نازک وقت میں کس طرح حکم ہوتا کہ اس کو ساتھی بناؤ۔ اور یہ اوّل سفر ہے کہ ابو بکرؓ مکہ سے لے کر غار ثور تک اور غار ثور سے لے کر مدینہ منورہ تک ساتھ

Marfat.com

ہم رکاب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیے ۔ سوائے ابو بکرؓ کے کوئی اصحابی ساتھ نہ تھا۔

چہ خوش باشد سفر آندم کہ یار ہمسفر باشد — چناں یارکہ زیبا طلعتش کہ رشک قمر باشد
کیا خوش سفر آمے اس ویلے جدیار آئے ہمراہی — ایسا یار جو جن بھی اُسدی ریس ہمیشہ چاہی
سوار ناقۂ احمد سرورِ جن و بشر باشد! — کہ عنانش درکفِ صدیق پیر نامور باشد
جد اسوار ڈاچی پر ہوئے سرورِ جن انساناں — پھڑی مہار صدیقؓ ولی نے ٹریا مردیگانہ

دوم ۔ اللہ تعالےٰ نے ابو بکرؓ کے حق میں لِصَاحِبِہٖ کا لفظ استعمال فرمایا ہے جس سے صاحبیت کا منصب ثابت ہوتا ہے۔

سوم ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا سے ابو بکرؓ کی فضیلت از حد ثابت ہوئی ،

چہارم ۔ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ سے تو صاف ظاہر ہے اور قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ اپنی تسلی ان لوگوں کے لئے فرماتے ہیں جو پکے ایماندار اور اسلام میں مضبوط ہوتے ہیں

فائدہ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ابابکرؓ کا شان رفاقت صاحبیت لیاقت و دیانت داری اسلام و قرآن کریم سے ایسا ثابت ہوا کہ جس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا ۔ اگر کوئی انکار کرے گا تو منکر قرآن ہوگا۔

ابو بکرؓ دا شان خدانے وچہ قرآن بتایا — اوہ سب تھیں اوّل ہجرت کرکے نال نبیؐ دے دھایا
دسویں وچہ سیپارے اللہ واضح کر سمجھایا — ابو بکرؓ دے حق اندر خود آیت وحی لیایا
مکے وچوں خوف کفاراں سرور باہر آئے — جد کل کفاراں قتل نبیؐ دے کارن متے پکائے
پہلوں حضرت ابابکرؓ وچہ ثور جبل دے آیا — کرکے خوب صفائی اس نے سرورؐ پھیر بلایا
تن دن اندر غار نبیؐ دی خدمت اُس نے چاہی — پھر طرف مدینے ہوئے روانہ موجب حکم الٰہی
منزل منزل چلدے چلدے دوئیں یار پیارے — خاص مدینے اندر پہنچے سوہنے شملے والے
ابو بکرؓ صدیق نبیؐ دا [illegible] واساتھ بنایا — نہ کوئی ایسا ساتھی ہرگز ویکھن اندر آیا
اس پہلی منزل مشکل اندر واہ وا دتی یاری — رب کہیا توں یار نبیؐ دا ہویا فضل غفاری
لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ آیت ظاہر پئی دسیا دے — نا ڈر دوست پاک نبیؐ دے خود اللہ فرمادے
غار ثور وچہ ابو بکرؓ بن ہور نہ کوئی نہ آیا — تاہیں سب اصحابوں ابو بکرؓ دا شان سوایا
ابو بکرؓ اصحاب نبیؐ رب جل وچہ قرآن بتادے — قبر بھی اُسدی ساتھ نبیؐ دے ویکھے جیں دل بھادے
اوہ آپس وچہ پیار محبت بکدیے سنگ کردے — تے قبر اندر بھی کے جاگہ منکر لڑ لڑ مردے
تے ہوؤ قیامت قبراں وچوں رلکر اُٹھن والے — حشر دیہاڑے ابو بکر دے منکراں دے منہ کالے
منکر ابو بکرؓ دے اسدن روروپچھوتاسن — جسدن پاک محمدؐ سرور پکڑ چلان کراسن
کیسی پاک محمدؐ ابو بکرؓ دے دشمناں تائیں — دُور ہوؤ مردو دساں نوں شکل دکھاؤ نائیں
صدقہ صدیقؓ نبیاں یاسی تساں دشمن کویں بنایا — لیا ڈھنڈ وکھالو ساں نوں جے تساں سچ الایا
اُسدن مارن ڈھائیں آکھن بن اوہ وقت وہیایا — اساں سلوے گوشت شربت پچھے دین ایمان ونجایا

حدیث (از ترمذی بروایت عبد اللہ) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا اَحَدٌ بَعْدَ النَّبِیِّ اَفْضَلُ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ ۔ ترجمہ ۔ فرمایا حضور پاکؐ نے مشرق سے لے کر مغرب تک تمام آدمیوں سے بعد نبیؐ کے

Marfat.com

ابابکر صدیق افضل ہیں ۔

بعد نبیاں دے ابوبکرؓ ہے افضل خلقت ساری — جس اول آخر نال نبیؐ دے محکم رکھی یاری
اوہ پیش نبوت دوست آہا پچھے انت پیارا — غار اندر بھی اوہو ساتھی جانے عالم سارا
بھی علی کہیا خود ابوبکر نوں توں سردار ہمارا — وچ سب اصحاباں ناوں بہتر آہو یوں نبیؐ پیارا
نبیؐ کہیا احسان کیتا جس میں پر وچہ عمر دے — ادا کیتا میں بدلہ سب دا باجھوں ابوبکرؓ دے
اسنوں بدلہ دیسی اللہ اندر دوہاں جہاناں! — میں اسدے مالوں نفع جو پایا باہر حد بیانوں
عمرؓ کہیا جو عمر ساری وچہ میں خود عمل کمائے — اوہ سارے سے یکے رات برابر ہرگز مول نہ آئے
جسوچہ یار پیارے جانی دنجہ پہنچے وچہ غارے — صدیق ولی وڑ غار تمامی کرے درست سنوارے
جو کجھ آفت میں آوے تینوں کجھ نہ تھیوے — ٹاکیاں پاڑ دیوے وچہ دھتاں جھٹ سوراخ دسیوے
چادر پاڑ مکائی پر دو کھڈاں باقی آہیاں! — اونہاں دوہاں وچہ ابوبکرؓ نے اڈیاں آپ پھسایاں
پھر حضرتؐ آکر سُتے رکھ سر سینے ابوبکرؓ دے — ڈنگیا سپ نہ پیر ہلایا پر چشموں آنسو جھڑدے
نبیؐ کہیا کی ہویا تینوں حال صدیقؓ سنایا! — سر گور لب لایا دکھ ہٹیا وچہ مشکوٰۃ لیایا
واہ واہ شان صدیق اکبرؓ دا وچہ شمار نہ آوے — اسدا دشمن رب دا دشمن پاک نبیؐ فرماوے
بلکہ دشمن کل جہاناں وچہ زمین اسماناں — ہیں لکھ حدیث دیکھاواں تینوں دشمنوں مردوداناں

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَكْرَهُ فَوْقَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ أَنْ يُّخَطَّأَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْأَرْضِ -
(از مشکوٰۃ)

ترجمہ ۔ عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ بہت برا جانتا ہے سات آسمانوں پر اس شخص کو جو زمین میں ابوبکرؓ کی قسم کی بدگوئی کرے ۔ الغرض جو کوئی مرد عورت ابوبکر صدیقؓ کی بدگوئی کرے یا سنے بخوشی رضا اس پر سات آسمانوں کے فرشتے اور خود اللہ تعالیٰ لعنت کرتے ہیں ۔

اے دشمن ابابکرؓ دے کر لے تو یہ ایس خیالوں — اوہ مومن بھی اک قبر وچہ دوزخ توں کج کڈھ دیاوں
اوہ دنیا وچہ اکٹھے برزخ وچہ بھی کٹھے آئے — یعنے یکسے روضے اندر دوویں یار سمائے
بھی روضیوں اٹھ کر دوویں جس دن محشر اندر جاسن — صدیق ولی دے دشمن جیہڑے اسدن کچھ پچھتاسن

مسئلہ : ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے کہ ابابکر صدیقؓ سے بڑھ کر کوئی مرد بہادر نہ تھا ۔ جب کوئی شخص مکہ مکرمہ میں حضور پاکؐ کو تکلیف دیتا تو ابابکر جلدی سے آپ کی حمایت کے لئے تیار ہو جاتے ۔ چنانچہ جنگ احد میں جب اصحابہ کرام کو شکست ہوئی تو ابابکر صدیقؓ جلدی سے تلوار لے کر حضور پاکؐ کے سر مبارک پر نگہبانی کیواسطے کھڑے [illegible] کہ شاید کوئی کفار آپ کو تکلیف نہ دے ۔

ذکر ایمان صدیق اکبرؓ

آپ کا ایمان لانا تو شیعہ کتابوں میں بھی ثابت ہے ۔ جیسا کہ قاضی صاحب نور اللہ شوستری جو معتبر مورخ شیعہ [illegible] اپنی کتاب المومنین میں یوں لکھتے ہیں کہ خالد بن سعید نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک آتش کے کنارے پر پڑا ہوں ۔ اور باپ میرا مجھکو آتش کی طرف کھینچتا ہے تو اچانک مجھے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کھینچا ۔ اور فرمایا کہ میری طرف آ کہ تو آتش [illegible]

Marfat.com

گر پڑے۔ پس جب خالد بن سعید خواب سے جاگے تو کہا قسم ہے خدا کی میرا خواب سچا ہے۔ اسی وقت رسول پاک کی طرف چلا تو راستے میں ابو بکرؓ سے ملاقات ہوگئی۔ تو خالد نے اپنا خواب ابو بکرؓ کو سنایا۔ تو ابو بکرؓ نے بھی اس کی موافقت کی۔ اور دونوں مل کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر مشرف باسلام ہوئے۔ چنانچہ اس عبارت کی جو خالد بن سعید سے سنا تھا اسلام لائے۔

فائدہ:۔ اس روایت سے دو فائدے حاصل ہوئے ایک یہ کہ سب سے اول ایمان لانا۔ دوم صرف خواب ہی سن کر مشرف باسلام ہو جانا ثابت ہوگیا ہے۔

اور صدیق اکبر کا صحیح واقعہ ایمان لانیکا یوں ہے جو سنت الجماعت کی معتبر کتابوں سے پایا جاتا ہے

جیسا کہ تفسیر مرادیہ میں ہے کہ جب آپؐ کی عمر مبارک چالیس سال کی ہوئی تو اللہ تعالےٰ نے آپ کو مرتبہ نبوت سے سرفراز فرما کر ارشاد فرمایا۔ کہ سب سے اول اپنے تمام افرباد کو اسلام کی دعوت کرو کما قال اللہ تعالےٰ فی سورۃ الشعراء وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ ۔ ترجمہ۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے بیچ سورہ شعراء کے۔ یا رسول اللہ ڈرا اپنے قرابت والوں کو وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ اور بچھا کر بازو اپنا نرمی سے یعنی تواضع کر اس کی جو تابعداری کرے تیری مومنوں سے فَاِنْ عَصَوْکَ فَقُلْ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۔ پس جب کہ کوئی کرے بیفرمانی تیری پس کہو اس کو کہ تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے کہ عمل کرتے ہو تم وَتَوَکَّلْ عَلَی الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۔ اور بھروسہ کر اوپر غالب مہربان کے۔ الغرض جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مطابق فرمان الٰہی ان آیات کے تمام قریش کو ایک رات ایک جگہ جمع کر کے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور تم کو لازم ہے کہ میری اتباع کرو۔ اور تمام غلط رسومات آباؤ اجداد کی چھوڑ کر میری تابعداری کو لازم پکڑو۔ اور بتوں کی پوجا ترک کر کے ان کو توڑ پھوڑ کر اور سچی توبہ کر کے ایک معبود کی عبادت کرو۔ تاکہ تم کو زندگی جاودانی یعنی ہمیشہ کی زندگی نصیب ہو۔ جب تم ایک اللہ پر ایمان لاؤ گے اور میری رسالت کو حق جان کر میری تابعداری کرو گے تو تم دوزخ سے بچ کر جنت میں داخل ہو گے۔ تو صدیق اکبرؓ رسول پاک سے سنتے ہی فوراً ایمان لایا۔ اور کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور دیگر قریش طعنہ زنی کرتے ہوئے اپنے اپنے گھر واپس چلے گئے اور اس وقت سوائے ابو بکرؓ کے کوئی ایمان نہ لایا

نظم

ابو لہب حضرتؐ دا چاچا بولیا عقلوں خالی
توں مریں محمدا مریں محمدا سخت کلام نکالی!

پیو والے دا دین چھوڑا دیں ٹھاکراں بڑا مناویں
جنت حرص دلا کر ساڈوں اُلٹے راہ ہیں پاویں:

[illegible] گل اندر کی ہلچل پائی جو تدھ اساں سنائی
جس دے کارن تدھ بولایا لگا کہن سودائی !

[illegible] صہ منفر کرکے قوم قریش تمامی
سب نوں ابو بکرؓ فرماوے سچا نبی گرامی

[illegible] ہوی تابعداری جو فرمان ستاوے
کہن لگے مجہول نکارے اساں یقین نہ آوے

[illegible] محمدؐ سچا معلم ہوگیا تینوں!
کہے صدیق چرو کیاں خبراں امر الہوں مینوں!

[illegible] سن کر سارے ابو بکر نوں آکھن جائیں جائیں
کیکر خبر چروکی تینوں ساڈوں بول سنائیں

بولیا کر تعظیم نبی دی یار صدیق پیارا
اجے نہ ظاہر ہویا آہسی پاک رسولؐ سہارا

میں کرامات عجیبہ ڈٹھی قدرت کامل والی
اسدن حال میرے پرکیتا کرم خدا دند عالی

موسم گرمی سی پی اکدن دھپ لگی گھبرایا   ماں ہیں چھاویں بیٹھن کارن ہک گوٹھڑے آیا
جد ہیں آکر تلے کھلویا جھکی درختوں ڈالی   جلدی ہیں دل حاضر ہو کی بات سناون والی
کن برابر میرے ہو کر بولی وانگ انسانان   کہن لگی عجب ظاہر ہوسی سرور دو جہانان!
جنت دی سرداری جس نوں خاص رسول ربانان   اُسدی تابعداری باجھوں کسے نہ جنت جانان
جلدی اس دا دین قبولیں لوکاں مگر نہ جائیں   کلمہ پڑھ کر ہو کر قربانی سب فرمان اٹھائیں
جتنیاں باتاں ڈالی میں نوں نال پیار سنایاں!   میں اج منکر عالم اندر کل نشانیاں پایاں
کر قبول تمامی اس نوں جانوں شک نہ کوئی   کہن لگے کجھ ابوبکر دی عقل آوارہ ہوئی!
سن کر کسے یقین نہ کیتا ہو گئے سب انکاری   اوّل ورجہ ابوبکرؓ نوں ملی غنیمت بھاری
ہیں جدتے سب قوماں اُپر جو پیغمبر آئے   ربدی طرفوں لوکاں تائیں معجزے انہاں وکھائے
ہے تساں پاس نمادی طرفوں حاضر کوئی نشانی   نظر اٹھا کر ابوبکر دل بولیا نبی حقانی!
تساں جو ڈٹھا خواب اندر چن لتھا اسمانوں   ہو گئے بہت سنائے آکھیں حکم خدا رحمانوں
پھر اوہ چن برابر ہویا ہو گئے جمع ستارے   اوہ گل یاد کریں اس ویلے یار صدیق پیارے
جیہڑا اُسدن چن مبارک آپ تیرے گھر آیا   ایہو نشانی اساں تساں نوں پاک جمال کرایا
عاشق ہو یوں دیکھ نظارا بخت بلند ستارا   قابو کریں جو نکل نہ جاوے میرے گھر دں پیارا
حاضر ہویوں دیچہ دروازے جلدی بند کیتو نی   ہے صدیق ایہو گل کافی حاجت ہور نہ کوئی!
آمنّا وصدّقنا کہہ کر کلمہ بول سنایا   گھر گھر شروع شکایت ہوئی شور شریراں پایا
جیوں کر شور کرن اس ویلے جو ہین شریر پرانے   شان صدیقی سن کر بھجدے جویں بھکھی دچہ دانے
جنہاں دے دل مہراں جڑیاں ازلی قہر الہوں   اوہ وچہ گمراہی گئے پرہیے رد ہوئے درگاہوں
نال قرآن حدیث نہتاں لکھ کرے نصیحت کوئی   اثر نہ اونہاں ہووے ہرگز قسمت مندی ہوئی
شان صدیق اکبر دا وچہ قرآن حدیثاں آوے   جہدی قسمت مندی ہووے کویں ایمان لیاوے
ہن بس کر اسمٰعیل فقیرا نہ کر طول کہانی   جسدل حب صدیق نہیں اوہ بے ایمان پچھانی

مسئلہ:- بڑوں میں سے سب سے اوّل ابابکر صدیقؓ ایمان لائے۔ اور لڑکوں میں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ، اور عورتوں میں سے خدیجۃ الکبریٰؓ اور غلاموں میں سے زید بن حارثؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین سب سے اوّل ایمان لائے

نسب نامہ ابوبکرؓ

ابوبکر بن عثمان[2] بن عامر بن عمر بن تیم[1] بن مرہ غرض کہ ساتویں پشت سے رسول خدا کے ساتھ ملتے ہیں۔ اور والدین نے آپ کا نام عبدالکعب رکھا تھا۔ اور اسلام میں عبداللہ مشہور تھا۔ کنیت آپ کی ابوبکرؓ ہے۔ اور ایک قوم کو کہتے ہیں اور خطاب آپ کو صدیق کا ملا تھا۔ جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ جب رسولؐ پاک معراج کی رات والپس مقام باکی میں آئے تو آپ نے فرمایا۔ اے بھائی جبرئیل میری قوم کے لوگ میرے معراج کی تصدیق کریں گے۔ یعنی سچ جانیں گے۔ چنانچہ

---

[1] ایک قبیلہ کا نام ہے۔ اور ب ثانی کو زبر سے پڑھنا چاہیے کیونکہ زیر سے معنے تبدیل ہو کر کنواری کا باپ ہو جاتے ہیں۔ اور یہی شیعوں کی کجروی ہے کہ ب ثانی پر زیر پڑھتے ہیں اور طعنہ کرتے ہیں [2] عثمان کا لقب ابو قحافہ ہے۔

Marfat.com

جب سرور کائنات ؐ نے واقعہ معراج کو ظاہر فرمایا۔ تو مشرکین مکہ بکر مرتجع ہو کر ابا بکر صدیق ؓ کے پاس آ گئے۔ کہنے لگے کہ آپ نیز اپنے آقا کے نامدار یا سردار پہ کیا ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ میں ایک رات میں بیت المقدس کی سیر کر کے صبح کو پھر واپس آیا ہوں۔ حالانکہ بیت المقدس کو کر تمہارے پندرہ دن کا راستہ ہے۔ اور ہم ہمیشہ کار تجارت کیواسطے اس سفر میں کئی دفعہ گئے ہیں کوئی شخص بھی ایک ماہ گذرے بغیر واپس نہیں آ سکتا۔ تو ابا بکر صدیق ؓ نے فرمایا۔ کہ اگر تم نے خود حضور پاک ؐ کی زبان پاک سے سنا ہے تو بالکل سچ ہے۔ اور بیت المقدس جانیسے جو ایک ماہ کا راستہ ہے تعجب کرتے ہو۔ اگر وہ سرور کائنات آقائے نامدار دعویٰ کریں کہ ہم ساتوں آسمانوں سے اوپر عرش معلیٰ تک سیر کر آئے ہیں جو کئی کروڑوں بلکہ بے شمار کوسوں کا راستہ ہے تو بھی میں تصدیق کروں۔ کیونکہ آپ کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ اور بیت المقدس تک جا کر آ جانا حضور ؐ کے شان کے مطابق کوئی بڑی بات نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک معمولی سی بات ہے۔ اُس دن سے حضور ؐ پاک نے صدیق ؓ کا لقب عنایت فرمایا۔ اور اسی دن سے آپ کو ابو بکر صدیق کہا جاتا ہے۔

بھی جد نبی معراج گذاری مدت سال اٹھاراں ۔ کون کرے اعتبار معراجوں نبی کرے گفتاراں

رب فرمایا نبی صاحب یوں تو رسن یار بارے ۔ ابابکر تصدیق توں تیرے مرد ایہ معراج پیارے

فَذَالِکَ سُمِّیَ الصِّدِّیقُ ۔ پس اسی لئے کہا گیا نام ابوبکر کا صدیق جب آپ نے تصدیق کی معراج کی۔

ذکر وفات صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابن عامر سے روایت ہے کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ جب آپ کا وقت وفات قریب آیا تو مجھ کو اپنے سر کے پاس بٹھایا اور وصیت فرمائی کہ علی ؓ جب میں وفات پاؤں تو مجھ کو آپ اس پانی سے غسل دینا جس سے حضرت محمد الرسول اللہ کو غسل دیا تھا۔ جنازہ میرا اس گھر کی طرف لے جانا جس گھر میں محمد مصطفےٰ ہیں۔ اور بعد اس کے روضہ اقدس پر کھڑے ہو کر عرض کرنا کہ یا رسول اللہ آپ کا یار ابا بکر صدیق ؓ آپ کے پاس دفن ہونے کی اجازت مانگتا ہے۔ اگر روضہ پاک سے آواز اجازت دفن ہونے کی آئے تو بہتر ورنہ مجھے جنت البقیع میں دفن کر دینا۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مطابق آپ کی وصیت کے ایسا ہی کیا تو روضہ مقدس سے آواز آئی کہ اے علی ؓ ہمارے یار وزیر اعظم صدیق اکبر کو ہمارے پاس ہی دفن کرو۔ (از مشکوٰۃ) یعنی اے دوست کو دوست تک پہنچا دو اور دفن کرو ساتھ میرے عزت کے۔

اے دشمن ابابکر دے تینوں ہرگز شرم نہ آئے ۔ نبی جنہاں نوں جدوں قبراں اپنے پاس بولائے

علی جنہاں نوں غسل جنازہ کفن دیون خود بھائی ۔ توں کیوں ویر بنا ل تنہاں دے ویر ہلا دتے پائی

جو ویری ابابکر دا ویری رب ؐ رسول ؐ علی ؓ دا ۔ بھی تتوں جیہیں ویہا دیری گھندا اوس دہنیدا

ویر یا ہویا جنہاں سنگ تیرا وہ دیراں اگے بیا ۔ بھی حضرت رسول اللہ دے سوہنا یار سعنا ئی

دنیا دے وچہ بھی طرف نے یہندا بوہیں نگینہ ۔ اوتوں روضے اندر بیٹھا جا کر دیکھ زیر یتاں

یا مدینے اندر دیکھیاں ! غ نبہا رحبیبہ ۔ جنہاں اندر فی صدیق نہ جانا منداتہاں نبیہ

بھی حضرت آکھیا مومن دیدں حب سلیقے بھائی ۔ منافق نے وانہاں ہر گز ذکر صدیق باز آئے

اے دشمن کر صدق ہمیشہ اپنے صدیق پیارے ۔ بن تصدیق صدیق جو مرسیا ایسیں سنگ کنارے

منداحال ستے دا جانی اسمٰعیل فقیر ا
شان صدیق جو منکر ہوئے۔ بے مرشد بے پیرا

Marfat.com

ذکر فتوحات صدیق اکبرؓ

جب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۱۱ھ ہجری ماہ ربیع الاوّل میں انتقال فرما گئے تو باتفاق تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ علیہم حضرت ابابکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے۔ اور سب اصحاب کرامؓ نے آپ سے بیعت کی۔ اور بعد وفات آنحضرت کے بہت سے لوگ اعرابی یعنی جانگلی مرتد ہو گئے تھے۔ جو کہ آس پاس مدینہ منورہ کے رہتے تھے۔ اور زکوٰۃ وغیرہ سے انکار کرتے تھے۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ نے اُن سے لڑائی شروع کر دی۔ اور مقام موضع ذوالقصہ تک جو بالمقابل نجد ہے فتح کر کے خالد بن ولید کو حاکم کر کے آپ واپس مدینہ منورہ آ گئے تھے۔ اور خالد بن ولید نے غطفان اور اسد کے جنگ کر کے فتح کیا۔ اور مرتدوں کو واپس اسلام میں لائے۔ اور جو لوگ زکوٰۃ سے مرتد ہو گئے تھے پھر زکوٰۃ دینے لگے اور چند اصحابی بھی اس جنگ میں شہید ہوئے۔ پھر خلیفہ اوّل نے اسامہؓ بن زید کو ملک شام کی طرف امیر کر کے بھیجا جب وہ شام فتح ہوا تو خالدؓ بن ولید کو مسیلمہ کذاب کی طرف بھیجا جس نے دعویٰ نبوت کیا ہوا تھا۔ اس کو فتح یعنی قتل کر کے ملک کو فتح کیا۔ پھر عکرمہؓ بن ابوجہل کو ملک عمان کی طرف امیر کر کے بھیجا۔ جب وہ فتح ہوا تو ملک نجران کو فتح کیا۔ جب ملک عرب فتح ہو گیا تو پھر خالد بن ولید کو بصرہ کی طرف بھیجا انہوں نے ملک مدائن و کسریٰ جو عراق کی طرف ہے فتح کیا۔ انبار، عین و مرج اور استرف کو فتح کیا۔ الغرض آپ نے اتنے ملک فتح کر کے وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مسئلہ :- حضرت صدیق اکبرؓ دو برس تین ماہ دس دن خلافت نشین ہوئے۔ بوقت شام بروز دوشنبہ یعنی سوموار دوسری جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری وفات پائی۔

فصل چہارم

در فضائل و ایمان و نسب نامہ و فتوحات و وفات حضرت عمر فاروقؓ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یَکْشِفُ الشَّدَآئِدَ اِلَّا ھُوَ وَلَا یُنْفِعُ الْمَکَایِدَ اِلَّا ھُوَ وَمَا اِلٰہٌ ھُوَ وَمَا مَطْلُوْبُ الْوَاصِلِیْنَ فِی الْکَوْنَیْنِ اِلَّا ھُوَ اَلْعِبَادُ کُلُّھُمْ ضُعَفَآءُ لَا قَوِیَّ کُلُّھُمْ فُقَرَآءُ اِلَّا ھُوَ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ ط

ترجمہ :- فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد الرسول اللہ کے ہیں۔ اور جو لوگ اُس کے ساتھی ہیں وہ سخت ہیں اوپر کفار مراد اس سے حضرت عمر فاروقؓ ہیں۔ جیسا کہ ترمذی شریف میں ابوہریرہ سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدُّ ھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ ترجمہ فرمایا حضور پاک کہ حضرت عمرؓ بھی بہت دبدبہ والے ہیں بیچ جاری کرنے حکم اللہ تعالیٰ کے اور اب تک کفار اسلام کی ہیبت سے کانپتے ہیں۔ اور حضرت عمر فاروقؓ ایمان لائے تو کعبہ کا زور ٹوٹ گیا۔

بعد صدیقؓ سب تھیں افضل حضرت عمرؓ بھائی	دین ایمان قوی جس کیتا رونق عزت پائی
خوف کفاراں کیتیں سب جو من اندر پڑھن نمازاں	یا رب دین سلامت رکھیں کر دے عمر نیازاں

Marfat.com

جسدن عمرؓ ایمان لیا یارحمت فضل غفاروں — کلمہ بول بلند سنایا لڑدا گیا بازاروں
مرلے ملے وچہ رہندے آہے مومن کافر سارے — دین چھپاون جان بچاون ساتوں بات نہ بھاوے
حکم نبیؐ دا بند جو کردا میری طرفے آوے — کرانکار رسول اللہ دا کوئی سلامت جاوے
کجھ کفار کلام نہ کیتی دیکھ عمرؓ دا سایہ — جدا کیتے سب مومن کافر شان فاروقی پایا

مسئلہ :- ابن ماجہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ قیامت کے دن اسلام کو آدمیوں کی شکل ملے گی۔ اور حضرت عمرؓ کی شکل کے مشابہ ہوگی۔ اور دین اسلام میدان حشر میں حضرت عمرؓ کو تلاش کرے گا اور کہے گا اے عمرؓ تو نے مجھے دنیا میں عزت دی تھی آج میں تجھ کو عزت دیتا ہوں یعنی جس شخص نے دنیا میں تیرے ساتھ پیار کیا میں آج اس کے ساتھ پیار کروں گا۔ اور جس نے دنیا میں تیرے ساتھ بغض اور عداوت کی آج میں اس کے ساتھ عداوت اور بغض کروں گا۔ یہ سن کر دشمنان عمرؓ اور از حد گریہ کریں گے کہ ہم نے کیوں عمر فاروقؓ کو برا جانا۔ اگر ہم دنیا میں ان سے محبت کرتے تو کیا اچھا ہوتا۔

دین اسلام نوں آدمیاں دی صورت رب کریسی — وچہ میدان بڑا جیویں حاکم آن زیارت دیسی
پچھدا پچھدا محشر اندر پاس عمرؓ دے جاوے — دوست کارن نال محبت جیوں کر دوست آوے
ایہ کہسی جو طلب زیارت آہی اساں تساڈی — عالم اندر ظاہر کیتی عزت تساں اساڈی
عدلوں نور نشان عمرؓ نوں ملسی پاک جنابوں — صاحب عدلاں سایہ ہوسی بچن حشر عذابوں
شان عمرؓ دا دیکھن دشمن رووَن مارن ڈھاہیں — آکھن ہے افسوس جو گذری ساڈی عمر گناہیں
دنیا دے وِچ جے کر کردے نال پیار عمرؓ دے — تاں اسیں اجے ہر محشر مندے دوزخ وچہ نہ سڑدے
رفقے پاک نبیؐ دے اندر ملے مکان جنہاں نوں — کفروں مین انہاں دے دشمن قہر نصیب جنہاں نوں
بھی فرمایا سرورِ عالم ہادی دین بشر دے — مومنا ندے دل حب عمرؓ نالے کافر سٹر سڑ مردے
پیش گوئی ہک پاک محمد اصحاباں فرمائے — بعد وفات میری ہک ٹولہ بدبختاں دا آوے
دعویٰ اہل البیت محبت کرسن سب زباناں — صدیقؓ عمرؓ نوں سنداں ہوسن دور ایماناں

حدیث :- کما قال النبیؐ عمرؓ من شتم عمر فھو کافر یعنی جو کوئی گالیں دے حضرت عمرؓ کو تو وہ کافر ہے

حدیث :- ابی بن کعب از ترمذی قال قال رسول اللہ اول من یصافحہ الحق عمر - فرمایا حضور نے کہ پہلا جس کے ساتھ دن قیامت کے اللہ تعالیٰ مصافحہ کرے گا وہ حضرت عمرؓ ہیں

حدیث از ابوداؤد - حضرت جابرؓ سے روایت ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول من یسلم اول من یاخذ بیدہٖ فیدخلہ الجنۃ عمرؓ - ترجمہ فرمایا محمد رسول اللہ نے اول جس پر اللہ تعالیٰ سلام کرے گا دن قیامت کے اور جس کا اول ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرے گا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں - [illegible] اللہ تعالیٰ کا بندوں کو دن قیامت کے قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے جس طرح سورۃ یٰس میں ہے سلام قولا من رب الرحیم

مسئلہ :- حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرمایا محمد الرسول اللہ نے قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ جس گلی میں حضرت عمرؓ کا گذر ہوتا ہے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔ بلکہ حضرت عمرؓ سے شیطان ایسا [illegible] اگر حاشیہ [illegible] ہے کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الشیطن یفرق من عمر [illegible] الحمار ترجمہ۔ چنانچہ فرمایا سردار دو عالم نے تحقیق شیطان بھاگتا ہے عمر فاروقؓ سے ڈر کر [illegible]

Marfat.com

ہے ڈر کر شیر سے ۔

ترمذی ابوہریرہ توں لیایا آکھے نبی ربانا | سائے عمر فاروق توں بھیندی بھاجڑ کل شیطاناں
جیوں کر گدڑوں شیر دے کولوں جاوے نس ڈرا | ایویں نس شیطان جاوں جد آوے عمر نیارا
موافق رائے عمر رب نے بہت احکام بنائے | میں آیت لکھ دکھیاواں تینوں سبے تیرا شک جائے

مثلاً پردہ کی آیت ۔ اور دوسری وہ آیت جس میں حکم ہے کہ تین وقتوں میں غلام اور نابالغ لڑکا بھی بغیر اجازت گھر داخل نہ ہوئے ۔ جیسا کہ سورۃ نور پارہ اٹھارہ میں ہے ۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۔

ترجمہ ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو چاہیئے کہ اجازت طلب کریں غلام تمہارے اور نابالغ لڑکے کہ تم میں سے ہیں تین دفعہ میں پہلے نماز فجر کے اور پہلے نماز ظہر کے یعنی آدھے دن اور پیچھے نماز عشاء کے یہ تین وقت پردہ کے ہیں ۔ شان نزول اس آیت یہ ہے کہ ایک دن حضرت عمر فاروق کسی ایسی حالت میں تھے ۔ کہ کسی کو اس وقت دیکھنا نہ چاہتے تھے تو اچانک ایک غلام آپ کا بلا اجازت گھر میں داخل ہوا تو آپ کو اس کا آنا برا معلوم ہوا ۔ اور دل میں خیال کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ ان تین وقتوں میں غلام اور لڑکے کو آنا گھر میں سوا اجازت کے اپنی کلام میں بند کر دے تو کیا ہی اچھا ہو ۔ اسی وقت اللہ عزوجل نے موافق رائے عمر فاروقؓ کے قرآن مجید میں ان تین وقتوں میں بغیر اجازت کسی کا گھر میں آنا منع فرمایا ہے ۔ اور تیسری آیت یہ ہے کہ جب جنگ بدر کے قیدی آئے تو سرور کائنات نے اپنے تمام اصحاب کرام سے مشورہ لیا کہ ان قیدیوں کے ساتھ کیا کرنا چاہیئے تو سب سے اول حضرت عمر فاروقؓ نے یہ رائے دی کہ ان قیدیوں کو قتل کرنا چاہیے تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جائے ۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ رائے دی کہ ان سے جزیہ لے کر چھوڑ دیا جائے تاکہ اس مال سے اسلام کو فائدہ پہنچے ۔ یعنی ہتھیار وغیرہ سامان بن جائے ۔ تو آپ نے مطابق رائے صدیق اکبرؓ کے فیصلہ کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بذریعہ وحی ارشاد فرمایا جیسا کہ پارہ دسواں سورہ انفال میں ہے ۔ لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۔ اگر نہ ہوتا لکھا ہوا اللہ کی طرف سے پہلے اس سے البتہ پہنچتا تم کو عذاب بڑا درد دینے والا ۔ پس رو کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور فرمایا کہ اگر عذاب کرے اللہ تعالیٰ تو سوا عمرؓ کے کوئی نہیں بچ سکتا ۔ اور فرمایا اے عمرؓ مبارک ہو تجھ کو کہ تیری رائے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے ۔ اور بہت سی آیتیں مطابق رائے عمرؓ کے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نازل فرمائی ہیں ۔ کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْحَقَّ یَجْرِیْ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِهٖ رواہ ترمذی از عبداللہ بن عمر جیسا فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق حق جاری ہوتا ہے اوپر زبان اور دل حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

وجہ مسائل اکھیا حضرت حبیب جبرائیلا | وانگہ فرشتیاں شان عمرؓ دا کیکر دس جلیلا
وحی کہیا ہے شاہ عمرؓ دا درجہ سب سناداں | سا ڈے نو سو برساں گزرن تاں بھی سرے نہ جاواں
جیہڑا ایہ بے تیرے کیہوں کار امت تیری | ایہو یا رب دینی عمرؓ دی چاہیئے اوہناں دو ڈھیری

حاصل کلام جس طرح سوائے کلمہ محمدی کے کسی کی نجات نہیں ویسے ہی سوائے نسبت صدیقؓ و عمرؓ کے کسی کا نجات نہیں خواہ کیسا ہی زاہد عابد ہو ۔ جیسا کہ امام مؤید الدین یحییٰ بن حمزہ زیدی شیعہ اپنی کتاب اطواق الحمائیہ کی آخر بحث امامت میں سوید بن غفلہ سے روایت کرتے ہیں جو بہت لمبی عبارت ہے کہ ایک حصہ بیان کرتا ہوں ۔ اور پورا بیان انشاء اللہ آگے آوے گا اِنَّهٗ قَالَ مَعَاشِرَ النَّاسِ یَقُوْلُوْنَ اَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ خَيْرَ عَلٰى فَقَالَ عَلَىٰ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فَوَالَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَا یُحِبُّهُمَا اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُهُمَا اِلَّا شَقِیٌّ مَارِقٌ ۔ ترجمہ ۔ روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہ تحقیق لوگ

قوم پر جو بدگوئی کرتی تھی ابوبکرؓ و عمر فاروقؓ کی۔ پس خبر دی جماعت حضرت [illegible] کرم اللہ وجہہٗ کو۔ پس فرمایا حضرت علیؓ نے
[illegible] ہے اُس خدائے رحمان کی جس نے پیدا کیا زمین آسمان کو نہیں کوئی دوست رکھتا ابوبکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ سے۔ مگر مومن اور نہیں
کوئی دشمنی رکھتا ساتھ ان کے مگر بڑا بدبخت خارج دین ایمان۔ کما قال النبی صلی اللہ علیہ [illegible] وآلہٖ وسلم لو کان
[illegible] نبی بعدی لکان عمر۔ از مشکوٰۃ روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی کریمؐ نے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر فاروقؓ ہوتا۔

نظم

حضرتؐ آکھیا سانوں پچھے ہو [illegible] کوئی — بیشک عمرؓ پیغمبر ہوندا پر ایہہ بات نہ ہوئی
اخبار فرنگی وچہ انگریزاں لکھیا اک عیسائی — عمرؓ جیا اک کر لئیں جے ہوندا کفر نہ رہندا کائی

حدیث، عبداللہ بن مسعودؓ از بخاری، قال قال رسول اللہ ما زلنا اعزۃ منذ اسلم عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ۔ فرمایا رسول اللہ نے کہ ہم ہمیشہ با عزت رہے جس دن سے حضرت عمرؓ ایمان لائے ہیں۔

رہے ہمیشہ با عزت اسیں مسعودؓ نے فرمایا — جسدن توں لے عمرؓ بہادر [illegible] اسلام تے آیا
دشمن اسدے سڑ سڑ مرت کردے حسد ہزاراں — شان عمرؓ دا حضرت بانے بیدیناں کی سامان
واہ دا باغ بہار محمدی حضرت عمرؓ سجایا — کسریٰ قیصر جیت [illegible] کے عمرؓ پڑھایا
ایڈی ہمت ہور کسے نے مول نہ کیتی بھائی — پر بیدیناں دل حسد عداوت بدنصیبوں آئی
عادت آہی عمرؓ [illegible] دی رات پوے جد بھائی — ہر اک شخص ٹکانے تے آ بیدا [illegible]
بوہے آرا موں نال خوشیدے لوگ تمامی سوندے — ایہہ لوکاں دی دربانی کارن رہن ہمیشہ بوہندے
سادا کھانا سادا بانا آپ ہمیشہ بنایا — سنت پاک نبیؐ دی اندر [illegible] فرق نہ پایا
بھاویں قیصر کسریٰ والے بخشے رب خزانے — تاں بھی مول نہ سادگی اپنی چھوڑی عمرؓ یگانے
پلٹے موٹے کپڑے اپنے رکھے سدا دوالے — کرد پسند لباس نہ ہرگز [illegible] اے
جسدن تخت خلافت بیٹھا اوہ مقبول تعالیٰ — اُسدن گل پیراہن آہا [illegible] ٹاکیاں والا
ظاہر وچہ پیراہن اُسدا پیراں نال بھریا — ایسے پاہن کو [illegible] مسجد بیٹھیا ہویا
ناکوئی پاس وزیر تے نہ کوئی چوکیدار سپاہی — نا دربان نہ پہرا کوئی نہ کوئی حشمت شاہی
قصہ کوتاہ رہن ہمیشہ ایویں سادہ مزاجے — کری نہ فخر خلافت والا کیتا سر دے تاجے
آ بو بھائی اصلی برکت بخشے رب جنہاں نوں — [illegible] شوکت رتباں دی [illegible] لوڑ نہ انہاں نوں
تاں کجھ فخر لباساں والی لوڑ انہاں نوں کائی — [illegible] اپنی عزت نے [illegible]
ایسے خدمت لیتیں اوہ عزت جگ ریوچہ پاون — پھلیاں چھوڑاں [illegible] ہرگز کم نہ آون

غزل

کی ہے عمرؓ نے خلافت دھوم دھام سے — ایران سے خراج لیا شام اور ترکستان سے
شوکت بنی فخر کی تھی عمرؓ کے نام سے — اگر شبہ ہو تو پوچھ لو ہر ایک [illegible] سے
طہران اور عراق میں سکہ بٹھا دیا — گبروں کا نام [illegible] جڑ سے مٹا دیا
اگر دشمن زمانہ تو کیا نقصان ہے — جس کا ثواب کر رہا سارا جہان ہے
مانند جام جمشید کے ان کی مثال ہے — ہمیشہ رہی وہ نور پاک صدرنج کا زوال ہے

Marfat.com

مگر اس سے نہیں ہوتا سورج کو زوال ! یوں ہی بہ سر سر عربی قوم بے اقبال

ذکر حلم و انصاف و کرامات حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسئلہ :- روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر فاروقؓ کا قدم مبارک بھول کر کسی کے پیر پر آ گیا تو کہا کہ اندھا ہے۔ تو نے میرا پاؤں توڑ دیا۔ حضرت عمرؓ نے نرمی سے جواب دیا۔ کہ اے بھائی میں اندھا تو نہیں ہوں خطا معاف کرنا۔ یا مجھ سے بدلہ لے لو۔ سبحان اللہ حضرت عمرؓ فاروق کیسے منصف مزاج تھے۔

عدل انصاف جو شاہ عمرؓ دا بادی ذکر سنایا ۔۔۔ حال ملک دا ویکھن کارن ساتھ غلام رلایا

اک ڈاچی اسواری کارن ایسا عدل کماون ۔۔۔ واری نال غلام اپنے نوں اک اک میل چڑھاون

ڈاچی اپر غلام چڑھایا جیہی اُس دی واری ۔۔۔ ہتھ مہار تے پیروں ننگے عمرؓ غلام گذاری

خدمت وچہ سلامی ہوسن کل سردار جو شامی ۔۔۔ ایہ ! ویکھن نہیں تساں نوں دعوی جنہاں غلامی

عمرؓ کہیا ہے عزت ساڈی خالق دی سرکاروں ۔۔۔ درجہ شاہی گھٹ نہ جاوے نرم طبیعت یاروں

مسئلہ :- سیرۃ الفاروق میں ہے کہ پانچواں سال آپ کی خلافت کا جس وقت ہوا تو ملک عرب پر بڑا سخت اور تمام عربی لوگ مدینہ منورہ میں جمع ہوئے تو حضرت عمرؓ نے تمام وزرا و امراء کو حکم فرمایا۔ کہ ہر ایک ملک کے مسافر کی ضیافت مہمان نوازی کرو۔ اور اسی اثنا میں اپنے فرزند عبد اللہ کو حکم فرمایا۔ کہ خبردار تم نے گھوڑے کی اسواری نہیں کرنی ہو گی غریب مسکینوں کو اپنی شوکت مت دکھاؤ۔

سب لوکاں تھیں صاحب زرکھن اپنا حال نماناں ۔۔۔ دل مسکین جدائی یاروں یار رسولؐ ربانا !

دانہ آٹا ہر اک راتیں بھر کر بوجھ اٹھاون ۔۔۔ جا کر گلی بازاراں اندر مسکیناں ورتاون !

نو ٹکڑے پیوند عمرؓ بہادر اُپر چادر آہی ۔۔۔ حال جویں مزدور غریباں شوکت شان نکائی

درجہ شاہی نہ دکھلایا اُس تھیوں سو ہارے ۔۔۔ نرمی حال غریباں دانگوں جیوں کرنی چاہیے

زر دولت سب خرچ کرائی عمرؓ بہادر دانے ۔۔۔ مسکیناں محتاجاں اُپر ہو گئے ختم خزانے

صوبیداراں ہر ہر ملکیں ایہ فرمان سنایا ! ۔۔۔ جو کجھ شاہی مال ہووے سبھ چاہیے اتھ پہنچایا

شام زمیں دا حاکم صوبہ ابو عبیدہؓ نامی ۔۔۔ کئی ہزاراں بدرے زر دے بھیجے اوس سلامی

عمروؓ بیٹا عاص بہادر صوبہ ملک عراقی ۔۔۔ لکھیا جو کجھ غلہ دانہ بھیجو نال چلاکی

جلدی نال خرید یا مصروں غلہ اوس صفینے ۔۔۔ کئی ہزاراں شتر لدا کر بھیجے شہر مدینے !

خرچن ہور تریان اندر ہوئے رخصت خزینے ۔۔۔ ہکو نرخ برابر ہویا اندر شہر مدینے

بکریاں ہور اُٹھ منگا کر ذبح کھواون ۔۔۔ راہ مولا مسکین غریباں خدمت بھار اٹھاون

قصہ کوتاہ ہر ملکاں تھیں کتنا مال منگایا ۔۔۔ اصل حساب خدا نوں معلم گنتی وچ نہ آیا

مسئلہ :- ایک دن آپ کی لڑکی حضرت حفصہؓ جو حرم محترم تھی رسول خدا کی نے عرض کیا۔ کہ یا ابا جان آپ تمام ملک عرب روم شام عراق کے بادشاہ ہیں اور بیت المال بھی آپ کے قبضہ میں ہے پھر بھی آپ مسکینوں کی طرح موٹے سوٹے پرانے سورانے کپڑے ہی پہن رکھتے ہو۔ کبھی ہم کو امیرانہ شاہانہ لباس بھی پہن کر دکھاؤ جیسا کہ پہلے پہنتے تھے۔ تو آپ نے اپنی بیٹی حفصہؓ کو رد کر فرمایا۔

Marfat.com

رو کر آکھیا سرور عالم بھلاوے نہیں اسانوں
جو سکینی او نہاں گزاری سب معلوم تسانوں

سوہنے شملے والا سوہنا دلتوں بھل نہ جاوے
جو سکین غریباں وانگوں نت لباس ہنڈاوے

مسئلہ :- حلم و سخاوت، و انصاف و شجاعت حضرت عمر فاروق کا مثل سورج کے روشن ہے حتیٰ کہ حیوان بھی
کسی حیوان کو دکھ نہیں دیتا تھا۔ (نقل از مشکوٰۃ)

نا ہر شیر نہ دکھ پہنچاون مال کسے دے تائیں
امن سلامت بہیاں ڈنبے بکریاں ہور گائیں

عدل انصاف نوشیرواں وانگوں عہد فاروق وچالے
واہ واہ شان خلیفے ثانی وشمناندے منہ کالے

کرامت اوّل

عمر بن عاص جو صوبیدار ملک مصر کا تھا۔ اُس کی طرف حضرت عمرؓ نے حکنامہ لکھا کہ کوئی کام سوا قانون محمدی کے نہ کرنا
تھا تو اسی سال مصر کی کل نہریں خشک ہو گئیں۔ اور باغ زراعت وغیرہ ویران ہونے لگے تو تمام مصر کے لوگوں نے صوبیدار
عمر بن عاص کے آگے فریاد کی۔ اور عرض کیا کہ اس شہر کی قدیمی رسم ہے کہ جب تک ایک لڑکی نوجوان خوبصورت بیت المال
سرکاری سے خرید کر اس کو اچھی طرح سنگار پہنا کر زندہ ہی کو دریا میں غرق نہ کر دیا جائے تب تک دریا کا پانی باہر نہیں نکلے
گا۔ تو صوبیدار نے یہ تمام ماجرا حضرت عمر فاروق کی خدمت میں لکھا تو آپؓ نے اس کے جواب میں لکھا کہ اے عمرو بن عاص تم
نے بہت ہی اچھا کیا جو ہم کو اس ماجرا کی اطلاع دی۔ کہ اگر تم لوگوں کے کہنے پر لڑکی کو دریا میں ڈال دیتے تو اس کے قصاص میں
تم خود قتل ہو جاتے۔ اور یہ جو میرا خط ہے۔ اس کو دریا میں ڈال دینا۔ اور خط دریا میں ڈالتے وقت سب شہر مصر کے
سردار امیر اکابر کو ساتھ لیجانا اور خط ڈالتے ہی جلدی واپس شہر کو چلے آنا ورنہ تم کو پانی دریا کا سیراب کرے گا اور
اس خط کا مضمون یہ تھا۔

کی کجھ خط دے اندر لکھیا حضرت عمر پیارے
آکھ سنا سب مومن تائیں طالب ہوسن سارے

لکھیا اس دریا دے تائیں اس مقبول غفارں
میں سنیا نذرانہ تیرا ظلم طریقہ جاری

اج تک تیری پوجا اندر احمق لوگ دیوانہ
بس ہوئی ہن پوجا تیری بھریا ہور زمانہ

کجھ نہیں تیرے دی حاجت سانوں دائم فضل ربانی
ہویا قانون محمدی جاری آگیا نیک زمانہ

تیری اساں تعظیم نہ کرنی برکت نبی گرامی
ایہ خط عمرؓ خلیفےؓ جلدی وے دے پانی

اے دریا دیر نہ کرنی جلدی ہو جا جاری
طفیل محمد دے اندر سانوں ہر شے ہے سرداری

ایہ فرمان حضور دی جیدم اس حاکم ول آیا
سب سردار بلا کر جلدی اس پہ عمل کمایا

کرن روایت اوس دیہاڑے رحمت نال ربانی
سب لوکاں تھیں اوّل آیا شہر مصر ول پانی

اس تھیں پچھے اوہ سب نہراں رہن ہمیشہ جاری
عظمت برکت عمرؓ بہادر دائم فضل غفاری

مسئلہ :- تاریخ واقدی میں لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے ملک مصر فتح کیا تو ایک وسیع علاقہ مصر کا بیت اللہ
اور روضہ نبوی کے نام پر وقف کیا۔ آج تک اسی وقف کردہ علاقہ کی آمدنی سے بیت اللہ کا غلاف اور لنگر مکہ مکرمہ
کا خرچ اور روضۂ نبوی کا غلاف اور لنگر مدینہ منورہ کا خرچ ہر سال آتا ہے۔

جو ایہ وقف کیتا ہے عمرؓ خلیفے مرد ستاری
مشرق مغرب تائیں اسدا فیض ہمیشہ جاری

ہر ہر سال غلاف جو آوے مکے ہور مدینے
ایہ عمرؓ خلیفے طرفوں آون سنتوں یار نگینے

Marfat.com

بھی گئے ہور مدینے اندر جو ہے لنگر جاری ۔۔۔ اے بھی عمر خلیفے طرفوں [illegible]
واہ واہ شان خلیفے ثانی عمر بہادر نامی ۔۔۔ اسنوں بُرا آکھن والے جاندوں [illegible]
بیشک دین ایمانوں خالی گلہ جو اسدا کردے ۔۔۔ روز قیامت پچھوتاسن جدوں [illegible]
دیکھو دیکھی دین ونجاون سخن بے ادب سنادن ۔۔۔ معلم ہوسی روز قیامت جاں پاس [illegible] جاون

فائدہ :- عدل آپ کا نوشیرواں سے بھی زیادہ تھا مثلاً ایک منافق اور ایک یہودی کا آپس میں کچھ جھگڑا تھا تو ان دونوں نے اپنا مقدمہ سرور دو عالم کے سامنے پیش کیا تو رسول خدا نے ان کا فیصلہ کر دیا گروہ فیصلہ یہودی کے حق میں تھا۔ تو اس منافق نے وہی مقدمہ پھر عمر فاروقؓ کے سامنے پیش کیا تو عمر فاروقؓ نے تلوار سے اس منافق کا سر جدا کر دیا۔ اور ایسا ہی اپنے لڑکے ابو شحمہ پر زنا کی حد ماری۔ حتیٰ کہ چند کوڑے لگنے سے فوت ہو گیا تو باقی ماندہ کوڑے آپ نے اس کی لاش پر پورے کئے۔

مسئلہ :- اَخْرَجَ اِبْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا هَاجَرَ اِلَّا مُخْتَفِيًا اِلَّا عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ۔

ترجمہ :- ابن عساکر نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ تمام اصحابوں نے چھپکر ہجرت کی ہے اور حضرت عمر فاروقؓ نے ظاہر مکہ کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کی ہے۔

فائدہ :- لکھتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروقؓ نے مدینہ منورہ کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو تمام جنگی ہتھیار پہن کر بیت شریف کا طواف کر کے ایک میدان میں جہاں بڑے بڑے بہادر قریش کے جمع تھے آئے اور اعلان کیا کہ میں مدینہ شریف کو جا رہا ہوں جس نے میرے روکنے کے لئے میرے پیچھے آنا ہو وہ میرے سامنے آوے تو بعض کفار نے آپ پر حملہ کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا۔ اے کفار جس کا دل چاہے کہ اس کی ماں اس کو گم کرے یا لڑکے اس کے یتیم ہوں اور عورت اس کی بیوہ ہو وہ ہمارے مقابلہ میں آوے پس کسی کو طاقت نہ پڑی کہ آپ کے پیچھے آوے۔ پس آپ آرام مدینہ منورہ چلے گئے

کرامت دوم

بیہقی نے دلائل نبوۃ میں لکھا ہے عَنْ اِبْنِ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةَ الْجَبَلَ [illegible] رَسُوْلٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَا سَارِيَةَ الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا [illegible] فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ :- ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت کے وقت ایک لشکر کو ملک نہاوند کی طرف بھیجا اور اس لشکر کا سپہ سالار حضرت ساریہؓ کو بنایا اور چند روز کے بعد ایک دن آپ خطبہ پڑھ رہے تھے۔ اچانک چلانے لگے کہ یَا سَارِیَۃَ الْجَبَل ۔ یعنی اے ساریہ پہاڑ کو لازم پکڑ لو۔ یعنی پہاڑ کو پیٹھ پیچھے کر لو۔ تو لوگوں نے اس سے تعجب کیا مگر کسی کو طاقت نہ تھی کہ دریافت کرے۔ جب چند روز کے بعد لشکر نہاوند سے فتحیاب ہو کر واپس آیا تو انہوں نے اپنا تمام ماجرا بیان کیا کہ یا امیر المومنین فلاں دن جب ہم مقابلہ پر گئے تو دشمن کا کچھ فوج تو مقابلہ پر تھا اور کچھ پہاڑ کے پیچھے سے ہم پر چڑھ آئے۔ اور دشمن کا ہم کو پتہ نہ تھا جب دشمن غالب ہونے کو تیار تھے اور ہم ہلاک ہونے کو ہی تھے تو ایک پکارنے والے نے پکارا کہ اے ساریہ پہاڑ کو لازم پکڑ لو۔ پس آواز سنتے ہی ہم نے پیٹھیں پہاڑ سے لگا لیں اور اپنی حالت کو سنبھال لیا تو اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست دی اور ہم کو فتح دی۔

Marfat.com

فائدہ :۔ اس کرامت سے حضرت عمر فاروقؓ کی کئی طرح کی بزرگی و قوۃ ثابت ہوئی۔ ایک تو دینہ منورہ سے نہاوند نظر آنا جو کئی دن کا راستہ ہے۔ دوسرا آپ کی آواز کا اس میدان جنگ میں سنا جانا۔ تیسرا کفار نہاوند کا آپ کی آواز کی دہشت سے ڈر کر بھاگنا۔ چوتھا آپ کی برکت سے مسلمانوں کی بگڑی ہوئی حالت کا درست ہونا اور فتح میں کامیاب ہونا۔ حاصل کلام آپ کے فضائل تو بے شمار ہیں مگر جو ان کے حاسد ہیں ان کو خوبیاں بھی برائیاں معلوم ہوتی ہیں جیسا کہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

حسد آتش و آنکہ چوں برفروخت	حسد و کیں لحظہ بسوخت
حسد کی آگ جب روشن ہوئے	حسد کرنیو الے کو ہر وقت ساڑے
گرفتم بصورت ہماں دین شوی	حسود کہ گذرد کہ حق بیں شوی
بقول کہیں میں نے تمام عادتیں یزید جیسی رونگی	پر حاسد بدبین کب حق کو دیکھتا ہے

الغرض گو تمام خصلتیں حضرت عمر کی نیک ہیں مگر ان کے حاسدوں کو کب اچھی لگتی ہیں۔

مسئلہ :۔ روایت ہے کہ جب ملک شام فتح ہوا تو آپ ملک کی خبرگیری کے واسطے تشریف لے گئے اور تمام امیر کبیر استقبال کے واسطے شہر سے نکلے تو اس وقت آپ ایک ایسے اونٹ پر سوار تھے کہ جس پر سامان وغیرہ لدا ہوا تھا جب قریب شہر کے پہنچے تو خواص اصحابی نے عرض کیا۔ یا حضرت ملک شام کے اشراف واکابر شرف ملازمت سے مشرف ہوں گے اگر آپ گھوڑے کی اسواری اختیار فرما دیں تو آپ کی شوکت و ہیبت زیادہ ہوگی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اَنَا قَوْمٌ اَعَزَّنَا اللّٰہُ بِالْاِسْلَامِ۔ یعنی ہم وہ قوم ہیں کہ عزت دی ہے اللہ تعالیٰ نے ہم کو ساتھ اسلام کے

ذکر ایمان حضرت عمر فاروقؓ

صحیح بخاری و مسلم میں لکھا ہے کہ نبی رسالت مآبؐ صبح شام یہ دعا فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَعِزِّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ۔ یا اللہ عمر بن الخطاب کو مسلمان کر کے اسلام کو غلبہ عنایت کر۔ اور حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک دن تمام قریش بیت اللہ میں جمع ہوئے اور مشورہ کیا کہ جب تک محمد مصطفےٰ قتل نہ کیا جاوے ہم کو امن نہ ہوگا۔ تو اس موقعہ پر ابوجہل لعین بولا کہ جو کوئی محمد کا سر کاٹ کر میرے پاس لے آوے میں اس کو دو سو اونٹ اور جتنا سونا چاندی طلب کرے دے دوں گا۔ تو عمر بہادر نے کہا کہ میں اس کام کو کروں گا۔ بشرطیکہ تم اپنا وعدہ پورا کرو جب ابوجہل نے دوبارہ وعدہ کیا تو عمر بہادر نے تلوار پکڑی اور چل دیئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرشتوں کو خوشخبری فرمائی کہ آج عمر بہادر حضرت محمدؐ کا سر لینے جا رہا ہے مگر اپنا سر دے کر آتے گا یعنی مومن ہو کر اپنا مال جان حضرت محمدؐ پر قربان کرے گا۔ اور اسی تلوار سے انہی کفار کو قتل کرے گا

ملکاں نوں خوشخبر سنائے حضرت ذات الٰہی	اس کم اندر حکمت دیکھو میری سبھ بادشاہی
کفر شرارت لے کر ہویا احمدی طرف روانہ	آوے گا اج مومن ہو کے سمجھنا ہیں دانا
ایہہ ہن دشمن ہو کر چلیا طرف رسول حقانی	عاشق ہو کر عشق سنے اپر ہو دسے گا قربانی
جسدم ایہہ فرمان سنایا فضلوں رب تعالے	شوقوں ویکھن ملک تماشہ قدرت کامل والا
کرن روایت شاہ عبید ارب کریم جیسا	جسدم حضرت عمر بہادر اُتوں قدم اٹھایا
یک وچھوڑے نے نال شتابی کلمہ لول سنایا	پڑھن جو ایں انساں تمامی جیسا آوازہ آیا

Marfat.com

سُن کر عمر بہادر کلمہ حیرت اندر آیا ہو گیا انو حیواناں تائیں دل نکراں وچ پایا

الغرض عمر بہادر اسی ارادہ پر آمادہ ہو کر جا رہے تھے کہ راستہ میں ابو نعیمؓ سے ملاقات ہو گئی اُس نے پوچھا اے آج تلوار لے کر کہاں جا رہے ہو۔ تو عمر نے اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ ابو نعیمؓ بولے کہ تم اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو عمرؓ بہادر نے کو قتل کرنا چاہا تو اُس نے کہا کہ دوسروں کو کیا کہتے ہو۔ پہلے اپنی ہمشیرہ فاطمہ اور بہنوئی سعید کو تو جا کر دیکھو تو عمر بہادر اسی میں اپنی ہمشیرہ کے گھر سعید سے ملے گئے تو باہر سے سُنا کہ کچھ پڑھ رہے ہیں۔ دروازہ پر جا کر جنبش سے بولنے اور دستک دی آپ کی ہمشیرہ فاطمہ اور سعید ڈر گئے۔ اور قرآن کریم چھپا دیا۔ اور دروازہ کھولا تو عمر بہادر نے دریافت کیا تو معلوم کہ قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ تب غصے میں آ کر سعیدؓ کو ایسا مارا کہ غش آ گیا اور قتل کرنے کو تلواریں بھی چلائیں مگر آپ کی ہمشیرہ ہاتھ پکڑتی تھیں اور اپنے خاوند کو بچانے کی خاطر آپ زخمی ہو رہی تھیں۔ اور کہتی تھیں اے میرے بھائی مجھے بیوہ نہ کر دو۔ عمرؓ نے بہت سا مارا مگر انہوں نے دین محمدی سے گردن نہ پھیری۔ اور اسی حالت میں بھی وہ دم بدم خدا کا حمد کرتے تھے۔ جب یہ حال عمر بہادر نے دیکھی تو حیران ہوا کہ اس دین محمدی میں ایسی خوبی ہے کہ خواہ کتنی ہی تکلیف ہو بلکہ قتل ہونے کو تیار ہیں مگر دین سے ہرگز روگردانی نہیں کرتے

نظم

کر فریاد چھوڑا دن لگی بی بی خاوند پیارا دا تیوں زخم پیشانی ہویا چلیا خون فوارا
مُنہ سر سینہ لہو بھر یا ڈٹھا عمر جدا ہیں دل وچہ ترس حاضر ہوئی ہٹیا عمر پچھا ہیں!
دیکھ حوالا عمر پیارا حیرت اندر آیا واہ دا سبق تساڈے تائیں رہبر پیر پڑھایا
خویش قبیلے کنوں بیزاری پکڑی ہے جس کارن تن من جان تہاں قربانی خوف نہیں تلواراں
پڑھ کر تسیں سناؤ سانوں اوہ کلام پیارا جو تسیں اگے پڑھدے آہے اوہوں عرض گذاری
بھین کہیا جے غسل وضو کر کے پاک پوشاک لگاویں تاں اسیں تدھ قرآن سنائیے دلدا مطلب پاویں
تاں فوراً غسل وضو کر اس نے پاک پوشاک لگائی سوق دلیوچہ سُننے کارن ہور نہ حاجت کائی
پھر بھین کہیا اوہ نیواں ہو کر ادب قرآن زیادہ سُن کے جو سردار محمدؐ لیایا حکم خدا دا!
سورۃ طٰہٰ تھیں کجھ آیتاں پڑھ کر انہاں سنایاں سوقوں عمر بہادر تائیں چھم چھم رنجوں آئیاں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ طٰهٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

ترجمہ۔ نہیں اُتارا ہم نے اوپر تیرے یا رسول اللہ قرآن کو کہ تنگ ہو جائے تو۔ مگر یہ نصیحت ہے واسطے اُس کے جو کوئی ڈرنے والا ہو واسطے ہے۔ اُتارا ہے قرآن کو اُس نے جس نے پیدا کیا زمین آسمان کو بلند بہت وہ بہت بخشش کرنے والا غالب ہے حکم اُس کا اور صفت اس کا۔ واسطے اس کے ہے جو کچھ بیچ آسمان اور زمین کے ہے۔ اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے۔ اور جو کچھ تلے ساتوں زمینوں کے ہے۔ اگر تم اونچی بات کرو میں جانتا ہے اس کو اللہ۔ اور پوشیدہ سے پوشیدہ کو بھی جانتا ہے اللہ نہیں کوئی لائق واسطے عبادت کے مگر اللہ واسطے اس کے ہیں نام اچھے۔

فائدہ۔ یہ آیتیں سُن کر عمرؓ کا دل نرم ہو گیا۔ اور زبان سے یہ کلمات جاری ہو گئے

نظم

Marfat.com

عمرؓ کہیا ہے سچ کلام بر حق رسولؐ الٰہی ۔۔۔ سچ خدا جس نازل کیتی اس وچہ شک نہ کائی
بُت پوجن بے دینی دین محمدؐ سچا آیا ۔۔۔ نام خدا دے بخشو مینوں جو ہیں دکھ پہنچایا
خوش ہو کرے نال اہناں نوں عمرؓ امیر گرامی ۔۔۔ اوہوں سرور عالم تائیں چلیا ہون سلامی
نبیؐ دُعا قبول بنیؐ دی وچہ درگاہ ربانی ۔۔۔ داخل ہون لگا اسلامے عمرؓ پیارا نامی

ناصل کلام سرور کائنات ؐ بمعہ اصحابہ کرام ابو تیمؓ کے گھر رونق افروز تھے اور دروازہ بند تھا تو باہر سے ایک آدمی نے آکر خبر دی کہ عمر بہادر اس طرف آرہے ہیں ۔ یہ بات سن کر تمام لوگ بھاگنے لگے ۔ تو سرور کائنات ؐ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی خوف نہ کرو ۔ اور دروازہ کھول دو ۔ اور حضرت امیر حمزہؓ نے کہا کہ اے عمر خبردار اگر برائے جنگ آئے ہو تو یہ تلوار تیار ہے اور اگر برائے اسلام آئے ہو تو مرحبا ۔ مگر عمرؓ نہایا ڈرنے کوئی کلام نہ کی اور زار زار رونے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عمرؓ کو اپنے گلے لگا لیا ۔ فوراً عمر فاروقؓ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے ۔

حضرت عمر یوں پچھے عمرؓ فاروق امان لیاندا ۔۔۔ ہر دل مومن خوشیوں بھریا ذکر نہ کیتا جاندا
جسدم حضرت عمرؓ بہادر خدمت اندر آیا ۔۔۔ پنڈراں زناں نے چالی مرداں کلمہ بول سنایا
سال نبوۃ چھیواں بنا دن سنتوں یار یگانہ ۔۔۔ جد فاروق ایمان لیاندا بھریا ہور زمانہ
خدمت وچہ رسولؐ الٰہی بولیا عمرؓ پیارا ۔۔۔ ہیں یک ادبوں عرض سناواں عالم دے سردارا
کافر ظاہر کفر کماون ٹھاکر پوجن سوئی ۔۔۔ رب دی بندگی چھپ کر کرنی ایہہ کد لائق ہوئی
عمرؓ ایماںوں اگے اُچی بانگ نہ آکھے کائی ۔۔۔ عمرؓ ایمان لیایا حضرتؐ اُچی بانگ دیوائی
جسدن عمرؓ ایمان لیاندا دین ہوئی روشنائی ۔۔۔ اُسدن زور کفر دا ٹٹا ہار کفاراں آئی
جدوں کفاراں سنیاں حضرت عمرؓ ایمان لیایا ۔۔۔ سوگ کفاراں کیتا وافر اُن نے کسے بکایا
اسدی برکت پار دوں رحمت کرم کیتا رب باری ۔۔۔ روم دمشق نے شام زمیں وچہ کلمہ ہویا جاری
یک ہزار تے چھتی شہر کفر دے اندر دین لیاندے ۔۔۔ دہ سے دور کیتے بُت خانے راوی ذکر سناندے
گرجے اندر گھر انگریزاں کتنے ٹوٹے کیتے سارے ۔۔۔ اُٹھ سے جگہ تیار مسیتاں کیتیاں عمرؓ بہادر سے
کسریٰ قیصر دے گھر کلمہ حضرتؐ عمرؓ پڑھایا ۔۔۔ رافضیاں بے دیناں تائیں حسد تدا ہیں آیا
جسنوں حضرتؐ سنگ دعائیں اندر دین لیاندا ۔۔۔ منکر اُسدے دشمن ہوئے ٹولا رافضیاں دا

حدیث ازاحمد قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ كَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ فَتْحًا وَهِجْرَتُهُ نَصْرًا وَكَانَتْ إِمَارَتُهُ رَحْمَةً ۔
ترجمہ ۔ کہا ابن مسعودؓ نے کہ تھا اسلام لانا عمرؓ کا سراسر فتح اسلام کی اور ہجرت اُس کی مدد اسلام کی اور امامت یعنی خلافت اس کی بالکل رحمت تھی اسلام میں ۔ یعنی خلافت حضرت عمرؓ میں تمام فتنے فساد کے دروازے بند تھے ۔ اور باغیوں کو اپنی سرکشی کا موقعہ نہ ملا ۔ جب آپ نے وفات پائی تو اسلام پر طرح طرح کی آفتیں آئیں جس کی تاریخ گواہ ہے ۔ یعنی عثمان غنیؓ کا شہید ہونا ۔ حضرت علیؓ کو خارجیوں نے تکلیف دینا اور شہید کرنا ۔ اور امام حسینؓ کے ساتھ جنگ و جدال ہونا ۔ یہ سب کچھ فتنے فساد حضرت عمر فاروقؓ کے بعد ہی ہوئے ۔ جیسا کہ جلال الدین سیوطی نے تاریخ خلفاء میں لکھا ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے حضرت عمرؓ کی طرف ہاتھ کا اشارہ کر کے فرمایا ھٰذَا غَلْقُ الْفِتْنَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى عُمَرَ لَا يَزَالُ بَيْنَكُمْ ۔ ترجمہ ۔ کہ فرمایا حضور پاکؐ نے ہاتھ کے اشارت سے یہ ہے فتنوں کی بندش یعنی فتنے فساد کے بند کرنے والا ۔ جب تک یہ شخص تم میں زندہ ہے فتنوں کے دروازے بند رہیں گے ۔ صَدَقَ نَبِيُّنَا الْكَرِيْمُ ۔ یعنی جو فرمایا رسول کریمؐ نے بے شک ۔۔۔

Marfat.com

فاروقؓ فتنہ فساد کی بندش تھے۔

ذکر نسب نامہ حضرت عمر فاروقؓ

عمرؓ بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ ابن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب یعنی دسویں پشت حضرت رسولِ خدا کے ساتھ حضرت عمرؓ کا نسب نامہ ملتا ہے

ذکر وفات حضرت عمر فاروقؓ

مسعود بن مخرمہ سے روایت ہے قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ ترجمہ۔ کہا اس نے جب زخمی کئے گئے حضرت عمرؓ تو اپنا درد ظاہر کرتے تھے۔ ساتھ آہ آہ وغیرہ کے پس کہا حضرت عباسؓ نے عمرؓ آپ نے صحبت کی ہے رسول پاکؐ کی اور اچھی صحبت کی ہے آخر دم تک اور تمام حقوق ادب اداب بجا لائے۔ حتیٰ کہ آخر دم تک آپؐ تجھ پر راضی تھے۔ اور آپ کے حق میں فرمایا لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ۔ غرض کہ حضرت عباسؓ و حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ آپ کو تسلی دیتے تھے کہ اے عمر صبر کر اور اس درد مصیبت کے وقت جزع فزع نہ کر تو یہ بات سن کر آپ نے جواب دیا۔ کہ اے علیؓ یہ میرا بے صبری کرنا اس وقت اپنے درد کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارا ڈر ہے کہ بعد میری وفات کے عنقریب دیکھے گا تو کہ تیرے اور تیری اولاد کے در پیش کتنی مصیبتیں آتی ہیں۔ اور میں سامنے تیرے مثل دروازہ کے تھا کہ کسی دشمن خارجی کو تجھ پر اور تیرے اقربا پر حملہ نہیں کرنے دیتا تھا۔

فائدہ:۔ حضرت عمر فاروقؓ کا فرمان سچ ہے۔ کیونکہ بعد ان کی وفات کے جو حادثہ و مصیبتیں اہل بیتؓ پر آئیں مثل سورج کے روشن ہیں۔ اور عمرؓ کی موجودگی میں اہل بیت کو کوئی اُف تک بھی نہیں کہہ سکتا تھا۔

فائدہ:۔ روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ حج سے تشریف لائے تو ایک دن آپ مدینے کے بازاروں میں حضرت زبیرؓ کے پاس تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام جس کا نام فیروز کنیت ابو لؤلؤ تھی آیا اور کہا یا امیرالمومنین میرے ذمے ہر روز دو درہم ٹھہرائے ہیں اور میں ادا کرنے سے عاجز ہوں۔ اگر آپ کے کہنے سے کچھ کم کر دے تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تو کیا پیشہ کرتا ہے۔ تو اس غلام نے کہا کہ میں نجاری و حدادی و نقاشی جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ ایسا پیشہ کرنے والے سے دو درہم لینا تو نہایت انصاف ہے ابو لؤلؤ کو یہ بات نہایت بری معلوم ہوئی۔ اور اس کا سینہ بغض سے بھر گیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ تو ایک پن چکی بنانا جانتا ہے۔ اگر ایک چکی ہم کو بنا دو تو تمام اہل مدینہ کو فائدہ ہو۔ اور وہ پن چکی ہوا سے چلتی ہے۔ ابو لؤلؤ نے کہا کہ میں تم کو ایسی پن چکی بنا دونگا کہ جب تک آسمان کی چکی گردش کرتی رہے گی تب تک اس کا ذکر باقی رہے گا۔ تو حضرت عمر سمجھ گئے کہ اس غلام نے مجھے قتل کر دینے کی طرف اشارہ کیا ہے القصہ ابو لؤلؤ نے اس بات کو دل میں رکھا۔ اور ایک خنجر دو دھارا جس کا دستہ درمیان میں تھا تیار کر کے زہر کی پان دی اور موقع تلاش کرتا رہا۔ آخر ایک روز امیرالمومنین حضرت عمرؓ نماز فجر میں کھڑے ہوئے اور صفوں کو درست کرنے کا حکم دیا۔ اور تکبیر کہہ کر نماز میں مشغول ہوئے تو ابو لؤلؤ نے پہلی صف سے قدم بڑھا کر تین ضربیں ماریں جن میں سے ایک زیر ناف لگی تو حضرت عمر غش کھا کر گر پڑے اور عبدالرحمٰن بن عوف کو امام کر کے جلد نماز پڑھائی۔ ابو لؤلؤ نے اٹھارہ زخم اور کئے تو ایک جوان عراقی نے پکڑ لیا۔ جب ابو لؤلؤ نے دیکھا کہ بری طرح سے مارا جاؤں گا تو اپنے گلے پر آپ خنجر چلا کر جہنم رسید ہوا۔ حاصل کلام حضرت عمرؓ نے دس برس چھ ماہ سات دن خلافت کی۔ آخر بروز جمعرات ستائیں ماہ ذوالحجہ ۲۳ھ کو وفات پائی إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

Marfat.com

پ کا صحیب نے پڑھایا ۔ اور روضہ اقدس کے اندر دفن کئے گئے اور عمر آپ کی ترسٹھ سال کی تھی

ذکر فتوحات حضرت عمر فاروق

حضرت ابابکر صدیقؓ کی وفات کے بعد جمادی الآخر سنہ ۱۳ھ ہجری میں آپ خلیفہ ہوئے ۔ اور دن بدن اسلام کو ترقی حاصل ہوئی چنانچہ سنہ ۱۴ھ ہجری میں دمشق حمص بعلبک وغیرہ فتح ہوئے ۔ اور سنہ ۱۵ھ ہجری میں اردن اور طبریہ فتح ہوا اور اسی میں جنگ یرموس اور قادسیہ بھی واقع ہوا ۔ اور سنہ ۱۶ھ ہجری میں مدائن فتح ہوئی اور سعدؓ بن وقاص نے ایوان کسریٰ میں پڑھایا ۔ اور یہ پہلا جمعہ تھا جو عراق میں پڑھا گیا ۔ اور اسی سال میں جلولاں میں لڑائی ہوئی ۔ یزدجرد بن کسریٰ نے شکست کھائی ۔ اور اسی سال تکریت فتح ہوا ۔ اور حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کی طرف رُخ مبارک کیا ۔ اور اس کو فتح کر کے جابیہ میں خطبہ پڑھا ۔ اور اسی سال میں قنسرین انطاکیہ حلب منج سروج قرقیسیا فتح ہوا ۔ اور اسی سال حضرت علیؓ کے مشورہ سے تاریخ ہجری لکھی گئی ۔ اور سنہ ۱۷ھ ہجری میں مسجد نبویؐ کو بڑھایا گیا ۔ اور اسی سال قحط واقع ہوا اور ابن عباسؓ نے نماز استسقاء پڑھائی ۔ اور سنہ ۱۸ھ ہجری میں جندیشاپور اور حلوان اور رہا اور سمیساط اور حران اور نصیبین اور موصل اور اطراف موصل فتح ہوئے اور سنہ ۱۹ھ ہجری میں صاریہ فتح ہوا ۔ اور سنہ ۲۰ھ ہجری میں مصر اور اسکندریہ فتح ہوا اور روم کا بادشاہ فوت ہوا ۔ اور یہود جزیرہ نجران سے نکال دیئے گئے ۔ اور سنہ ۲۲ھ ہجری میں ریحان اور دینواہ اور ہمدان اور اطرابلس اور ملک رے اور عسکر اور قومس فتح ہوئے ۔ اور سنہ ۲۳ھ ہجری میں کرمان ۔ سجستان اور مکران اور صلیجان فتح ہوئے ۔ حاصل کلام اتنے تک کہ تک سناہ ئیسویں ذوالحجہ سنہ ۲۳ھ ہجری کو حضرت عمر فاروقؓ نے وفات پائی اور یہ فتوحات آپ کے مختصر لکھے گئے ہیں

حضرت عمر خلافت اپنی اندر سُن توں بھائی — یک ہزار تے چھبی ملکاں اپر فتح سی پائی
ہور چار ہزار مسجد جامع اس تیار کرائی — جس جگہ بت خانے آہے اہل کفر گمراہی
بزمین دا بندوبست بھی اوّل عمرؓ نے شروع کرایا — بھی مردم شماری والہ رواج اسی نے پایا
قیصری کیسرے دے گھر کلمہ حضرت عمرؓ پڑھایا — جویں مورخ واقدی والا وچہ تاریخ لیایا
دس سال حکومت عمرؓ خلیفے وچہ کتاباں پایا — اپر شرع محمدؐ سرور واہ واہ عمل کمایا
سنگ آل محمدؐ پاک عمرؓ نے بہت پیار کمایا — پر چھ ٹگاں ٹھگاں جاہل لوکاں نوں پھسلایا
اسمٰعیل پھسلے اوہ جو لوگ کینے پازی — جو اصحاب ثلاثہ تائیں کرن تبرہ بازی

فصل پنجم

در فضائل و ایمان و نسب نامہ و وفات و فتوحات حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمُطَہَّرِیْنَ ۰ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۰ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ ۱

ترجمہ ۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں ۔ اور جو اس کے ساتھی ہیں وہ سخت ہیں اوپر کفار کے اور رحم دل ہیں آپس میں

Marfat.com

رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ سے مراد عثمان غنیؓ ہیں۔ یہ صاحب ایسے رحمدل تھے کہ اپنے قاتلوں سے بھی بدلہ لینا نہیں چاہتے چنانچہ روایت ہے کہ جس وقت آپ کو دشمن شہید کرنے لگا تو آپ نے فرمایا اے قاتل اگر تو قتل کرنے کے لئے میری ہاتھ بڑھائے تو میں نہیں چاہتا کہ ہاتھ بڑھاؤں تیری طرف واسطے قتل کرنے تیرے کے۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ لے جائے میرے اور گناہ اپنے۔

مسئلہ:۔ حضرت عثمانؓ کو خطاب کامل الحیاء والایمان حبیب الرحمان اس لئے ملا تھا کہ ایک دن بہت سے سرور کائنات کی مجلس میں بیٹھے تھے اور آپ کا زانو کچھ قدرے ننگا ہو رہا تھا۔ جب عثمانؓ آئے تو آپ نے کپڑا درست تب اصحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ پہلے آپ نے کپڑا درست نہیں کیا مگر جب عثمانؓ غنی آئے ہیں آپ نے فوراً کپڑے درست فرمائے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ سے تو ساتوں آسمان کے فرشتے حیا کرتے ہیں میں کیوں نہ کروں

نظم

بعد عمرؓ تو عثمانؓ ہے بہتر ساری خلقت تاں   جس تھیں حضرت شرم کریندے نالے ملک گاؤں
اوہ ہے کوٹ حیا شرم دا صورت حد نہ کائی   مال متاع وتاں رب دا فر کیتی بہت سخائی
اسنوں حضرت بیٹی بخشی بی بی رقیہ بھائی   فوت ہوئی پھر دوجی بخشی اوہ بھی لدسدائی
نبیؐ کہیا جے تیجی ہوندی اوہ بھی بخشش کردا   بھی جمع قرآن کیتا اس حضرت سب جہان جو پڑھدا
نبیؐ کہیا جو اس دا دشمن میرا دشمن سوئی   میرا دشمن رب دا دشمن دوزخ جاگہ ہوئی
بھی اوہ دشمن کل خدائی حضرت دس گیوئی   جو دشمن عثمان غنیؓ اوس کتے نہ ملسی ڈھوئی

مسئلہ:۔ ایک شخص حضرت عثمان غنیؓ سے دشمنی رکھتا تھا جب وہ مرگیا تو سرور کائنات نے اس کا جنازہ نہ پڑھا اور نہ کسی اور کو پڑھنے کی اجازت دی۔ بلکہ بغیر جنازہ ہی کے اس دشمن عثمانؓ کو دفن کردیا (نقل از فتاویٰ حر... جلد دوم) اور ترمذی میں یوں آیا ہے کہ ایک جنازہ آپ کے حضور میں لایا گیا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا اور ... طرح دفن کروادیا۔ لوگوں نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا اِنَّہٗ کَانَ یُبْغِضُ عُثْمَانَ فَبْغَضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یعنی اس نے غصہ کیا عثمانؓ پر پس اللہ نے اس پر غصہ کیا

نبیؐ کہیا بد بخت کمینے تائیں شرم نہ آئی   دشمن شاہ عثمان دا بیدا جیہڑا اساں جوائی
جس نے جوائی ساڈے دے عداوت چائی   میں کیوں پڑھاں جنازہ اسدا آکھیا نبی خدائی
جو کوئی نال عثمانؓ رکھے کا بغض عداوت کینہ   خالی دین ایمانوں مری اوہ مردود کمینہ

فائدہ:۔ تمام لوگوں میں عام رواج ہے کہ جس شخص کی کسی گاؤں میں شادی ہوجاتی تو تمام گاؤں والے اس کو جوائی بھائی سمجھتے ہیں۔ اور اس کا ادب لحاظ اپنے جوائی بھائی جیسا ہی کرتے ہیں۔ اب جو لوگ حضرت عثمانؓ کو گالی دیتے ان کو اتنی بھی شرم نہیں آتی کہ آخر یہ ہمارے نبیؐ کے جوائی ہیں۔ اور حضرت عثمانؓ کا جوائی ہونا عقلی ونقلی دلیلوں سے ثابت دلیل اول جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَقِیَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَا عُثْمَانُ ھٰذَا جِبْرَائِیْلُ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ زَوَّجَکَ اُمَّ کُلْثُوْمٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَیَّۃَ عَلٰی صُحْبَتِھَا۔

ترجمہ۔ کہ تحقیق رسول خدا نے ملاقات کی عثمان غنیؓ سے نزدیک دروازے مسجد کے پس فرمایا اے عثمانؓ یہ جبرئیل

Marfat.com

دیتے ہیں مجھ کو کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ نکاح کر دوں میں تم کو لڑکی اپنی ام کلثومؓ کا رقیہؓ بی بی کے حق مہر پر
ٹھیک سلوک رکھیں توں ساتھ اس کے جیسا کہ سلوک رکھا توں نے میری لڑکی رقیہؓ بی بی سے۔

فائدہ:- رقیہ بی بیؓ اور ام کلثومؓ محمد الرسول اللہؐ کی صاحبزادیاں اور بی بی فاطمہؓ کی ہمشیرہ تھیں۔ اور یہ تینوں
صاحبزادیاں حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے شکم مبارک سے تھیں۔ پہلے یہ دونوں ام کلثومؓ اور رقیہؓ بی بی ابولہب کے لڑکوں
عتبہ اور عتیبہ سے نکاح کی گئی تھیں۔ مگر جب انہوں نے عداوت کی وجہ سے طلاق دے دی تو آپؐ نے یکے بعد دیگرے
دونوں کے نکاح حضرت عثمانؓ کے ساتھ کر دیئے۔ حاصل کلام جس طرح حضرت علیؓ آپؐ کے داماد ہیں ویسے ہی حضرت
عثمانؓ بھی داماد ہیں۔ جس طرح علیؓ کا دشمن خارجی خارج از ایمان ہے ویسے عثمانؓ غنی کا دشمن بھی رافضی ایمان سے دور ہے

رافضیاں نوں گدے ہار خارجیاں نوں کتے ۔۔۔ ایہہ دونویں ٹوٹے بھلے راہوں جاسن دوزخ تتے
حضرت علیؓ داماد نبیؐ دا خارجی مندا بولن ۔۔۔ شاہ عثمانؓ داماد نبیؐ دا رافضی پھکڑ تولن

مسئلہ:- خارجی وہ ہے جو حضرت علیؓ کو برا جانے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ آپ کو خلافت کا حقدار نہ سمجھے
جیسا کہ رافضی کہتے ہیں کہ ابابکر صدیقؓ خلافت کا حقدار نہیں تھا۔ اسی طرح خارجی کہتے ہیں علیؓ خلافت کا حقدار نہیں تھا
غرض جس طرح خارجی کا جنازہ کرنا از روئے شریعت جائز نہیں اسی طرح رافضی کا جنازہ بھی از روئے شریعت منع ہے۔

دلیل دوم حضرت عثمان کے داماد ہونے کی یہ ہے کہ آپ کا لقب ذوالنورینؓ حضور پاک کی پاک زبان سے نکلا
یعنی دو نور کا مالک۔ اس واسطے کہ حضرت عثمانؓ کے گھر رسول پاکؐ کی دو صاحبزادیاں تھیں جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا
آپ رسالتمآب کی چار بیٹیاں تھیں۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی ایک ہی لڑکی بی بی فاطمہؓ ہی تھیں وہ اس آیت کا
جو سورۃ الاحزاب پارہ ۲۲ میں ہے يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ
يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ - ترجمہ۔ فرمائے اے نبیؐ واسطے بیویوں اپنی کے اور بیٹیوں اپنی کے اور تمام عورتوں مومنوں
کی کو کہ نیچے کریں چادریں اپنی۔ یعنی جب گھروں سے باہر نکلیں تو سر سے پاؤں تک چادریں اوڑھ لیں۔ حاصل کلام جس طرح
ازواج جمع زوجہ کی ہے اسی طرح بنات جمع بنت کی ہے۔ اگر آپ کی ایک ہی لڑکی ہوتی تو لفظ بِنْتِكَ آتا یعنی کہدے یا محمدؐ
بیٹی اپنی کو۔ اور قرۃ الواعظین میں آیا ہے کہ آپ کے تین لڑکے اور چار لڑکیاں تھیں۔ جیسا کہ ہر کوئی فرماتے ہیں وَاَبْنَاءُ
الرَّسُوْلِ اللّٰہِ ثَلٰثَةٌ وَقَاسِمٌ وَاِبْرَاهِيْمُ وَعَبْدُ اللّٰہِ - ترجمہ۔ یعنی فرزند محمد الرسول اللہ کے تین تھے (۱)
قاسمؓ، یہ صاحب نبوۃ سے پہلے پیدا ہوئے۔ اور ستاراں دن زندہ رہے (۲) ابراہیمؓ، یہ صاحب نبوۃ سے بعد پیدا ہوئے
اور سات دن زندہ رہے (۳) عبداللہؓ یہ صاحب بھی نبوت کے بعد پیدا ہوئے اور نابالغ ہی فوت ہو گئے، اور ان کو طیب
طاہر بھی کہا جاتا ہے وَاَمَّا بَنَاتُهٗ فَاَرْبَعٌ رُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ وَاُمُّ كُلْثُوْمَ وَفَاطِمَةُ ط ترجمہ۔ پس آپؐ کی چار
بیٹیاں تھیں (۱) حضرت رقیہؓ (۲) زینبؓ (۳) ام کلثومؓ (۴) فاطمہؓ - وَكُلُّهُنَّ مِنْ بَطْنِ خَدِيْجَةَ سِوَا
اِبْرَاهِيْمَ۔ اور یہ تمام اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے تھی سوائے ابراہیمؓ کے کہ یہ ساریہ قبطیہؓ کے شکم مبارک
سے تھے وَاَوْلَادُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّهُمْ مَاتُوْا اَغْبَرَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَا اور تمام اولاد آپؐ کی زندگی ہی میں فوت
ہو گئی سوا حضرت فاطمہؓ کے وَهِيَ مَاتَتْ بَعْدَ وَفَاتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ وَهِيَ اَفْضَلُ بَنَاتِهِ الْاَكْبَرِ
اور یہ فوت ہوئی بعد وفات آپ کی سے چھ مہینے اور یہ فاطمہؓ تمام لڑکیوں سے افضل ہیں۔

قرآن حدیثوں ثابت لڑکیاں پاک نبیدیاں چارے ۔۔۔ جو انہاں تھیں منکر ہوتے کذبت تنہاں نوں مارے
کہو آکھن فاطمہ باہجوں لڑکی ہور نہ کائی ۔۔۔ وبناتک لفظ نبی دا آیا ویکھ قرآنوں بھائی

Marfat.com

قرآن حدیثوں منکر ہوئے بھی نار جنہوں بھائی !	جو کہن محمد دی یک آلی سید اولاد کہائی
بھی قبراں جوہاں مدینے اندر بنیاں ہکے جائیں	جنت البقیع اندر کچھ جا جیاں تائیں
جوہاں وچ نہیں اشرف افضل حضرت فاطمہ مائی	بلکہ کل جہانوں افضل اشرف فاطمہ مائی
اولاد بھی اس دی کل اولاداں تانوں بہتر جانی	حضرت حسنؓ حسینؓ شہزادے مسئلہ حق پچھانی

حدیث عبداللہ از مشکوٰۃ - قَالَ النَّبِیُّ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَرَفِیْقِیْ یَا عُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ۔ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک نبی کا ساتھی ہے اور میرا ساتھی اے عثمان تو ہیں بیچ جنت کے

نظم

حضرت شان عثمان غنیؓ دی خبر نبی فرمائی	جویں خداوند عالم اسنوں خوشخبری فرمائی
ستتر ہزاراں ایس طفیلوں جنت اندر جاسن	پر اس نوں برا مناون ملے کدی نہ نجات پاسن
جو میرے اصحاباں سندا اگلہ شکایت کرسن	لکھ اعمال کماون اوڑک کافر ہو کر مرسن

ذکر سخاوت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ

سورۃ بقر پارہ سوم میں اللہ تعالےٰ عثمان غنی کے حق میں فرماتے ہیں اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی ۔

ترجمہ - وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں مالوں اپنوں کو بیچ راستے اللہ تعالےٰ کے پھر نہیں لاتے پیچھے خرچ کرنے کے کچھ دسند دیتے ہیں اس کو نہ ہوا یا تکلیف نہیں دیتے ۔ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ واسطے ان کے اجر ہے بیچ رب تعالےٰ کے ۔ شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ جنگ تبوک میں سرور کائنات کو مال کی بڑی ضرورت پڑی تو حضرت عثمانؓ نے پونے گیارہ سو اونٹ بمعہ اسباب خدمت عالیہ میں ارسال کئے تو اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔ یعنی نہیں خوف انکو اور نہ غم کھائیں گے ۔

سرور عالم راضی ہو کر ایہ دُعا فرمائی	اس پچھیں بعد عثمانؓ غنی نوں عملاں لوڑ نہ کائی
نیکیاں پچھیں پڑ ہو گیا دفتر اسدا عملاں والا	بخشیا شان عثمان ولی نوں جنت رب تعالیٰ

مسئلہ ۔ جب سرکار مدینہ ، مدینہ میں رونق افروز ہوئے تو شروع میں مسلمانوں کو پانی کی بڑی تنگی تھی ۔ کیونکہ سوائے کنواں بیررومہ کے کوئی کنواں نہ تھا ۔ تو آپ نے فرمایا کہ کوئی مومن ہے جو اس بیررومہ کو خرید کر تمام مومنوں پر وقف کر دے تو حضرت عثمان نے مطابق فرمان وہ کنواں خرید کر تمام مسلمانوں پر وقف کر دیا جو اب تک مدینہ منورہ میں ہے ۔ اور لوگ بھی جا کر زیارت کرتے ہیں ۔ اور بیررومہ کے خریدنے پر حضرت عثمانؓ کا پینتیس ہزار روپیہ خرچ آیا ۔ حدیث سیوطی حاکم نے اور حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے ۔ اِشْتَرٰی عُثْمَانُ الْجَنَّۃَ مِنَ النَّبِیِّ مَرَّتَیْنِ حَیْثُ حَفَرَ بِئْرَ رُوْمَۃَ وَحَیْثُ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ ۔

ترجمہ ۔ فرمایا نبی کریمؐ نے کہ حضرت عثمانؓ نے دو مرتبہ جنت خریدا ہے ۔ ایک بار جب بیررومہ خرید کر وقف کیا دوسری بار جب جنگ تبوک میں لشکر کو خرچ کی سخت تنگی تھی ۔ تو عثمان غنیؓ نے بہت سا مالی اسباب دیگر امداد فرمائی جو بخاری شریف میں ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ فَلَہُ الْجَنَّۃُ ۔ یعنی جو شخص اس لشکر کی تنگی دور کرے گا اس کے لئے اللہ تعالےٰ جنت عنایت فرمائے گا

Marfat.com

مسجد نبویؐ تنگ ہوئی عثمانؓ فراخ کرائی　　کئی ہزار روپیہ لایا سُنتوں میرے بھائی
بھی حد حج تشریف لے جاون سنتوں یار سیانا　　ساریاں حاجیاں تائیں دیندے تن دیہاڑے کھانا
یعنی وچہ مکان منادے کردے لنگر جاری　　تن دن کھانا دیندے شاہ عثمانؓ جو مرد غفاری
کئی ہزار مناں گھیو چاول گوشت نت کھواندے　　دیگر ساریاں حاجیاں تائیں بھجوں کھانا کھاندے

ذکر ایمان حضرت عثمانؓ

روایت ہے کہ ایک دن آپؓ اپنی خالہ یعنی ماسی کے گھر گئے جس کا نام سعدیہ بنت کُرَیز بن زمعہ یہ علم نجوم در مل کا بہت ماہر تھیں وہ کہنے لگی کہ میرے بھانجا عثمانؓ میں تم کو خوشخبری سناؤں کہ تیری دو بیویاں ہوں گی اور دونوں نبی آخر زمانؐ کی بیٹیاں ہوں گی۔ اور یکے بعد دیگرے نکاح کرو گے۔ اور اس نبیؐ آخر زمان کا عنقریب ظہور ہونے والا ہے۔ جو کوئی اس کا تابعدار ہوگا دونوں جہان میں عزت پائے گا۔ اور جو اس کا دشمن نافرمان ہوگا دونوں جہان میں ذلیل و خوار ہوگا۔ تو آپ یہ بات سن کر حیران ہو گئے۔ جب اس واقعہ کے چند سال بعد حضرت محمد الرسول اللہ نے دعویٰ نبوۃ کا کیا تو حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے خاص دوست ابا بکر صدیقؓ کے سامنے ایک دن وہ ماجرا جو کہ ان کی ماسی صاحبہ نے بذریعہ نجوم فرمایا تھا بیان کیا تو ابا بکر صدیقؓ نے وصیت فرمائی کہ یہ جو بُت کفار لوگ پوجتے ہیں یہ سب بیکار ہیں۔ اور محمد الرسول اللہ برحق اللہ کی طرف سے سچے رسولؐ ہیں۔ بہتر تو یہی ہے کہ تو مسلمان ہو جا اور محمدؐ الرسول اللہ کا تابعدار بن جا۔ اور کہتے ہیں اتنا تھا حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی آ پہنچے تو آپ نے بھی حضرت عثمان بن عفانؓ کو فرمایا کہ اے عثمانؓ تو اپنی جنت کے واسطے تیار ہو جا تو فوراً عثمان غنیؓ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھ کر مسلمان ہو گئے اور حضرت عثمانؓ کا ایمان شیعہ کی کتابوں سے بھی ثابت ہے جیسا کہ کلینی نے اپنی کتاب روضہ میں لکھا ہے کہ اَنَّهُمَا اَلْحَقَ عُثْمَانُ وَ اَبَانُ بْنُ سَعْدٍ الخ یعنی جب ہجرت کر چلے عثمانؓ اور ابان بن سعد۔ پس رہے ان دونوں سے کفار اور گرفتار کر لیا حضرت عثمانؓ کو مشرکوں نے۔ جب خبر سنی گرفتاری عثمانؓ کی رسولؐ خداؐ نے تو بیعت لی رسولؐ خداؐ تمام حاضرین مجلس سے برابر لڑنے کے لئے کفار مکہ سے اور مارا آپؐ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر واسطے بیعت عثمانؓ کے۔ اور اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ حضرت رسولؐ پاک کو اس قدر عثمانؓ پر اعتماد تھا کہ وہ حاضر بھی نہ تھا مگر پھر بھی آپ نے بیعت الرضوان میں اس کو اپنے ہاتھ پر ہاتھ مار کر شامل کر لیا۔

ذکر نسب نامہ حضرت عثمانؓ

عثمانؓ بن عفانؓ بن ابو عاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدالمناف یعنی پانچویں پشت سے مندرجہ ذکر حضرتؐ سے ملتا ہے۔

ذکر وفات عثمان غنیؓ

حضرت عثمان غنیؓ نے گیارہ برس اٹھارہ دن خلافت کر کے بروز جمعہ اٹھارہ ذوالحجہ ۳۵ھ ہجری کو شہید ہوئے۔ اور واقعہ مفصل شہادت در بیان عبداللہ بن سبا شیعوں کے شیعہ میں بیان ہوگا۔ عمر آپ کی بیاسی سال ہوئی۔ اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

Marfat.com

ذکر فتوحات حضرت عثمانؓ

حضرت ذوالنورین ۲۴ھ ہجری میں بعد وفات عمر فاروقؓ کے انیسویں ذوالحجہ کو خلیفہ ہوئے۔ اور آپ کے زمانہ میں بہت سے ملک اسلام میں داخل ہوئے۔ چنانچہ ہمدان و آذربائجان و افریقہ و گاورون اور مازندران اور نیشاپور اور طرطوس اور ہرات اور بلخ اور کابل اور قسطنطنیہ وغیرہ وغیرہ فتح ہوئے۔

فصل ششم

در فضائل و ایمان و نسب نامہ و فتوحات و عبادت حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا ط۔

ترجمہ۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں (مراد ابابکرؓ) سخت تر ہیں اوپر کفار کے (مراد عمر فاروقؓ) رحمدل ہیں آپس میں (مراد عثمانؓ) دیکھتا ہے۔ تو یا رسول اللہ رکوع سجود کرنیوالے (مراد علی کرم اللہ وجہہٗ) اس واسطے کہ آپؓ بہت ہی رکوع سجود کرتے تھے۔ لیکن کثرت سے نفل پڑھتے تھے۔ جیسا کہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب فوج اسلامی کسی جگہ قیام فرماتی تو تمام لوگ اپنے اپنے کام میں لگ جاتے یعنی جو جو کام اُن کے سپرد تھا۔ مثلاً کوئی تنبو قناتیں لگاتا۔ کوئی اونٹ چرانے جاتا۔ کوئی پانی لینے جاتا۔ کوئی لکڑیاں وغیرہ لاتا اور کوئی کھانے وغیرہ کا انتظام کرتا۔ مگر حضرت علیؓ کے سپرد کوئی کام نہ تھا۔ آپ نفلوں میں مشغول ہو جاتے اور بہت ہی کثرت سے نفل نماز پڑھتے جیسا کہ نسائی نے اپنی تالیف خصائص علیؓ میں روایت کی ہے۔ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَعْرِفُ اَحَدًا مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَبَدَ اللّٰہَ تَعَالٰی بَعْدَ النَّبِیِّ غَیْرِیْ عَبَدْتُّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَبْلَ اَنْ یَّعْبُدَہٗ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ تِسْعَ سِنِیْنَ۔

ترجمہ۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نہیں جانتا ہوں میں کسی کو اس امت محمدیہ میں کہ عبادت کی ہو اللہ تعالیٰ کی بعد رسول اللہ کے سوا میرے کیونکہ میں نے اس امت کے عابدوں میں سب سے پہلے نو سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے۔

فائدہ:۔ بدیں واسطے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ آپ تمام اصحابوں سے نو سال پہلے ایمان لائے تھے۔

مسئلہ:۔ حضرت علیؓ کا عبادت الٰہی میں اس قدر خشوع خضوع و خوف تھا کہ جب کسی نماز کا وقت آتا تو آپ کا رنگ خوف الٰہی سے متغیر ہو جاتا۔ اور کانپنے لگ جاتے جیسا کہ صاف حضرت علیؓ میں داؤ سقفیؒ نے لکھا ہے اِنَّہٗ کَانَ اِذَا دَخَلَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ تَغَیَّرَ لَوْنُہٗ فَقِیْلَ لَہٗ ذَالِکَ۔ ترجمہ۔ جب کسی نماز کا وقت آجاتا تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور چہرہ مبارک کملا جاتا۔ لوگوں نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا فَقَالَ جَآءَ وَقْتُ الْاَمَانَۃِ الَّتِیْ عَرَضَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ کہ وقت نماز کے میرا رنگ کیوں نہ متغیر ہو کہ یہ ایک ایسی امانت ادا کرنے کا وقت ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کے پیش کیا فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا فَقَدْ حَمَلْتُھَا عَلٰی ضُعْفِیْ۔ پس وہ دونوں ڈر گئے اس امانت کے اٹھانے سے۔ پس تحقیق ہم انسان نے اس امانت کے ادا کرنے کا بیڑا باوجود اپنی کمزوری کے اٹھایا

Marfat.com

اُدْرِیْ کَیْفَ اُؤَدِّیْھَا ۔ اب نہیں جانتا ہیں کہ کس طرح اُس کو ادا کروں گا ۔ یعنی یہ امانت جس کے ادا کرنے سے بڑی ہستی والے زمین آسمان بھی ڈر گئے تھے ۔ مجھ سے پورے طور پر ادا ہو گی یا نہیں

ضرارؓ صدائی تائیں ہکدن سماعؑ بول سنایا
جویں صواعق محرقہ اندر ہیں نہیں دوں بنایا
آکھیا اوس اوصاف علیؓ دے دس اساڈ دیتائیں
جو کجھ خوبیاں حیدرؓ اندر واضح کر سمجھائیں
ضرارؓ کہیا ہن قسم خدا دی سنیں امیر جواناں
اوہ بہت بزرگ تے عالم عادل حکمت جان خزانہ
اوہ دنیا داروں دور ہمیشہ دیدا اندر جانی
پارسا نیکو کار سرشتہ تحائف سی روحانی
ضرارؓ کہیا میں ڈیکھیا حیدرؓ تائیں کتنی واری
رات اندھیری اندر داڑھی پھڑ کر کردے زاری
تڑپھ جاندی داڑھی حیدرؓ رائیسی زاری کردے
زم آواز نکالن ہوہوں خوف ربا دی ڈردے
بڑا جوان چالاک بہادر علی حیدر مردانہ
دشمن بھنگیاں بے نمازاں داڑھی موں شیطاناں
منڈیئے ڈیریاں والے بھنگی چرسی اتنے افیمی
حیدر ہے بیزار اونہاں کولوں سکلہ جان یقینی
پوست بھنگ برابر دوویں ہکو جیہے حرام
پوست پانی پاک ایہا ئی بھنگ پلپ تمام

حدیث:۔ قَالَتْ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَّ مُفْتِرٍ ۔ اُم سلمہؓ سے روایت ہے حضرت علیؓ سے تحقیق فرمایا آپؐ نے جو چیز مستی لاوے بھنی ہو یا تھوڑی حرام ہے۔

فائدہ:۔ حضرت مولانا جامیؒ حضرت علیؓ کی نماز کا حال لکھتے ہیں ۔ تحفۃ الاحرار میں

حضرت شاہ علیؓ مردانہ شاہ ولایت سائیں
کفر شرک نوں دور ہٹا دن والیاں نال رضائیں
اک دیہاڑے وچہ میدانے اندر جنگ کچھائی
دشمن تیر چلایا لگا پشت مبارک جانی!
جاں جسم مبارک اندر پڑیا راوی ذکر یاوے
بہت ہوتی تکلیف علیؓ نوں نکلن وچہ نہ آوے
تاں پھر حیدر شاہ مردانہ نیت نماز کھلویا
جلدی تیر نکالیا پشتوں درد نہ معلم ہویا
ہیچ کجی طرفوں چلے خون فوارے بھائی
کھلا نماز گذارے حیدرؓ دردوں خبر نہ کائی!
پھیر سلام جاں ڈیکھیا حضرت بھریا خون مصلا
لوکاں کولوں پچھن دسو خون کسیدا ڈھلا
تا لوکاں آکھیا تیر جو لگا اندر جسم تمہارے
اس تیر نکالن یاروں حضرت چلے خون فوارے
تا حیدرؓ آکھیا قسم خدا دی مینوں خبر نہ کائی
ایسا شوق نمازوں حیدرؓ دیکھ کیتا یوں بھائی

الغرض کہ نماز کی حالت میں آپ کے جسم مبارک سے تیر نکالنا اور آپ کو خبر نہ ہونا یہ آپ کے استغراق کی پوری دلیل ہے جیسا کہ فرمایا رسول پاک نے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ کَمَا قَالَ الشَّاعِرُ ھُوَ الْبُکَاءُ فِی الْمِحْرَابِ لَیْلًا ۔ ھُوَ الضَّحَّاکُ فِی الضِّرَابِ ۔ جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے کہ حضرت علیؓ رونے والے تھے رات کو بیچ محراب کے اور ہنسنے والے تھے دن کو بیچ جنگ کفار کے۔

روون وچہ محراباں راتیں نفل نماز گذارن
دن سارا وچہ جنگاں ہسن حددوں کفاراں مارن
رورو راتیں نفلاں اندر رب دی عرض گذارن
دنے کفاراں بدکرداراں کس تلواراں مارن!
ایہ فضیلت شاہ علیؓ دی وچہ قرآن گواہی
ہے ایہ جو تھا یار نبیؐ دا چونہاں یار سوائی
جو جانے یار برابر سبھے مومن جان یقینی!
جو کوئی فرق تنہاں وچہ جانے کافر جان بیدینا
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ وچہ مومن فرق نہ جانن
اوہ جان ایمانوں خالی جیہڑے شک تنہاں دے آنن

Marfat.com

یارب نوں رکھ سلامت ثابت قدم لے جائیں — حُب چونہاں دی یارب ساڈے دل وچ خوب جمائیں
فرق کسے وچہ کریئے نائیں آخر مردیاں تائیں — یارب طفیل محمدؐ ساڈیاں کریں قبول دعائیں

حدیث: قال النبی لا یجتمع حب ھؤلاء الاربعۃ الا فی القلب المؤمن۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ پاک نے نہیں جمع ہوتی محبت چاریار کی مگر مومن کے دل میں۔ حدیث۔ نقل از تفسیر جمل، قال رسول اللہ انّ علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مؤمن۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق علیؓ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ اور وہ دوست ہے ہر ایک مومن کا

کیہا جانے کرے محبت نال علیؓ نہ کوئی — گراں مخلص خالص بندہ خبر حدیثوں ہوئی
کرے عداوت نال علیؓ دے گر منافق بندہ — جو شاہ علیؓ سنگ ویر رکھے ہے اوس عقیدہ گندا
ہوں باہر شان علیؓ دا کون بیان سنائی — سب تھیں ودھ قرابت اسدی نال نبیؐ دے آہی
اول سکے چاچے جایا پاک نبیؐ دا بھائی — دوجا سب تھیں پیاری بیٹی اسدے نال نکاحی
نکا چھوٹی عمروں اندر اوہ ایمان لیایا — شرکوں کفروں اول آخر تائیں رب بچایا
جو تھا کعبے اندر حیدر خاص پیدائش پائی — طواف کریندیاں بی بی صاحبہ جایا شیر الٰہی
دوئے ہاں باپ شہیداں سیدا حضرت سید آیا — حسنؓ حسینؓ شہزادے اسدے عالی منصب پایا
کئی ہوں یاراں کولوں تیراں وانگ بارود نرالے — جسدے فتح کرن تھیں کل اصحابی عاجز آئے
نواں یاری عمرؓ تک ملک واہ واہ انہاں تھایا — غسل کفن ہو دفن کرن دا درجہ حیدر پایا
حضرت بن عبداللہ بیٹا ابی طالب دا جایا — قرابت ولوں سبتوں افضل شاہ علیؓ فرمایا
خلافت ولوں سب تھیں افضل شاہ صدیقؓ سوہارا — رشتے ولوں حیدر بہتر جانے عالم سارا

چنانچہ ابن ماجہ میں عبداللہ سے روایت ہے قال علیؓ انا عبد اللہ واخو رسولہ۔ فرمایا علی کرم اللہ نے کہ بندہ ہوں اللہ تعالیٰ کا۔ اور چچازاد بھائی ہوں رسول اللہ کا انا الصدیق الاکبر کا لفظ آپ نے اپنی خلافت کے زمانہ فرمایا ہے۔ اور آپ نے فرمایا بعد میرے جو دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ اول اس بات کا اقراری کیونکہ وہ پہلے گذر چکے ہیں۔ صلیت قبل الناس بسبع سنین۔ اور نماز پڑھی میں نے نو سال سب سے پہلے۔

فائدہ: یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہلے بالغ ہونے کے ایمان لائے اور کئی برس پوشیدہ کفار مکہ سے رسول پاک کے ساتھ نماز پڑھتے رہے۔

حدیث: عن علیؓ قال عھد الی النبی الامی لا یحبنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق۔ ترجمہ: فرمایا حضرت علیؓ نے کہ عہد کیا ساتھ میرے رسول خدا نے کہ نا دوست رکھے گا تجھ کو مگر ایمان والا مومن اور نہ عداوت کرے گا تجھ سے مگر منافق۔

فائدہ: محبت اس کا نام نہیں ہے کہ یا علیؓ کے نعرے بلند کرنا یا حسینؓ ہر وقت بکتے رہنا۔ جیسا کہ آجکل بھنگی بے نماز، شراب نوش کرتے ہیں۔ بلکہ محبت نام تابعداری کا ہے۔ جس طرح اُن کا طور طریقہ عبادت ذکر اذکار روزہ نفل شکل شباہت لباس وغیرہ تھا اسی طرح اُن کی تابعداری کرنی۔

صرف زبانی کرن محبت نہیں ایمان نشانی — جد تک قولوں فعلوں مومن نہ ہووے قربانی

Marfat.com

اجکل بھتے لوک زبانی محبت دعوی کردے — اسے پر امر قبول ناہیں پچھو تاسں مردے
بے نماز تے داہڑی منے چونپٹ تاش کھڈاری — سر پر بودے وانگ عیسائیاں سنت کوں عاری
لمیاں مچھاں سکھاں وانگوں مذہب سجاں لائیاں — بھنگیاں چرسیاں بے نماناں نال محبتاں پائیاں
مسجد وچہ نماز پیار نہ کردے ہرگز داہی — اروڑی وانگ مسیت تے ڈیرہ رکھن خوب سجائی
منہ تھیں یا علی دے نعرے مارن کراں ملے — بعضے یا حسینؓ پکارن عملوں دور نکارسے
ساری عمراں حضرت علیؓ نماز نہ یک گھسائی — سر پہ بودے رکھے نہ پھر داہڑی کدی منائی
توں پڑھیں نماز نہ کری مڈھوں داہڑی گرطمنائی — یا حسینؓ یا علیؓ پکاریں صرف زبانی واہی
حضرت علیؓ محبت نہیں جس اوہ منافق ہوئی — جیکر قولوں فعلوں اسدی نہیں محبت ہوئی

حدیث ابن وقاص از بخاری و مسلم ، قَالَ لِعَلِیٍّ اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی ترجمہ - فرمایا آپ نے واسطے علیؓ کے کیا تم راضی نہیں اس سے کہ تم ہماری طرف سے بمنزلہ ہارونؑ کے ہو - یعنی جس طرح ہارون موسیٰ علیہ السلام کے بعد خلیفہ ہوئے تم بھی میرے بعد خلیفہ ہو گے ۔

فائدہ :- اس سے صریح ثابت ہے کہ خلافت حضرت علیؓ کی ایک وقت میں - مگر یہ ضروری نہیں کہ خلافت بلا فصل ہو - جیسا کہ روافض نے سمجھا - حدیث براء بن عازب از ابن ماجہ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْ حَجَّتِہِ الَّتِیْ حَجَّ فَنَزَلَ فِی الطَّرِیْقِ فَاَمَرَ الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃً ترجمہ - براء ابن عازبؓ نے کہا کہ جب ہم ساتھ رسول اللہ کے حج سے واپس آئے تو قیام کیا راستہ میں ایک جگہ پس حکم فرمایا آپ نے کہ تمام لوگ نماز کے لئے جمع ہو جائیں فَاَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ۔ پس پکڑا ہاتھ علیؓ کا اور فرمایا کیا میں دوست نہیں ہوں ان کی جانوں سے بڑھ کر قَالُوْا بَلٰی لوگوں نے کہا ہاں بیشک تو دوست ہے ہماری جانوں سے زیادہ قَالَ اَلَسْتُ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِہٖ قَالُوْا بَلٰی پھر فرمایا کیا میں نہیں ہوں دوست ہر مومن کا اس کی جان سے زیادہ - لوگوں نے کہا ہاں آپ ہماری جانوں سے بھی زیادہ دوست ہیں ہمارے قَالَ هٰذَا وَلِیُّ مَنْ اَنَا مَوْلَاہُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ پس فرمایا آپ نے علیؓ جس کا ولی ہے میں اس کا ولی ہوں یا اللہ تو دوست رکھ اس کو جو دوست رکھے علیؓ کو اور دشمن رکھ اس کو جو اس سے دشمنی رکھے -

فائدہ :- جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر واپس مدینہ منورہ آرہے تھے تو راستے میں مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام غدیر پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ پکڑ کر آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی - اور بعضوں کا قول ہے کہ اونٹوں کے پلانے جوڑ کر منبر بنا کر کے آپ نے اس منبر پر چڑھ کر یہ حدیث بیان فرمائی

فائدہ :- لفظ ولی یا مولیٰ مشترک ہے اکثر بمعنے دوست اور مولیٰ بمعنے اولیٰ بھی آیا ہے - غرض اس حدیث سے تنبیہ کرنا ہے لوگوں کو حضرت علیؓ کی محبت پر اور بچانا ہے ان کے بغض سے - حاصل کلام جو شخص حضرت علیؓ کا دشمن ہے وہ کافر بے دین ہے خواہ کیسا ہی عابد زاہد کیوں نہ ہو - اور اس کی خلافت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا - مگر فرق صرف اتنا ہے کہ خلافت کی باری ان کی بعد تینوں خلیفوں کے تھی جیسا کہ ہوئی - اور اس میں حضرت علیؓ کا شان کم نہیں ہوتا جیسا کہ ہمارے آقائے نامدار کو سب سے افضل ہیں مگر نبوت کی باری سب سے بعد آئی ۔

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ پاک نبیؐ فرمایا — میں جس دا دوست علیؓ بھی اسدا دوست بیشک آیا
ہے مولیٰ معنے اولیٰ یعنے بہتر افضل جانی — جو کوئی علیؓ نہ بہتر جانے اوہ ٹولی شیطانی

Marfat.com

بھی مولا سنے دوست جانی یار رفیق پیارا — جو دوست حیدرؓ نہیں اوہ دوست ہے شیطان کا
بیضے دوست بنن زبانی عملوں رہن کنارے — جو عملوں رہن کنارے ناہیں دوست علیؓ پیارے
دوست دا کم دوست وانگوں شکل شباہت بناوے — بھی قولوں فعلوں ریس کرے تے برخلاف نہ جاوے
اوہ بیشک دوست بیشک دوست ہرگز شک نہ آتی — جیں دعویٰ دوست عملوں خالی جان تعلق نشانی
قرآن حدیثوں ثابت ہووے دوست علیؓ جنہاں ندا — نفل نوافل شغل تلاوت رہے ہمیش تنہا ندا
صرف زبانی ورد علیہ السلام فائدہ کوئی نہ کرسی — جب تک انگ علیؓ دے نہ اوہ نقل نوافل پڑھسی

ذکر سخاوت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

سورہ بقر پارہ تیسرا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً
ترجمہ — جو لوگ خرچ کرتے ہیں مال اپنے راہ حق پر دن کو اور رات کو پوشیدہ اور ظاہر غرض کہ صدقہ دینے میں تمام وقت گھیر لیا ہے۔ شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چار درہم تھے۔ آپ نے فی سبیل ایک کو دیا اور ایک رات کو اور ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر کر کے دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ اس آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو آپ نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا کہ اے علیؓ تجھکو اس طرح صدقہ دینے پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا۔ جواب کہ یا رسول اللہ میں نے ان چار وقتوں میں صدقہ اس آرزو سے دیا ہے کہ ان میں سے کوئی تو قبول ہو کر رضا کو پہنچ جائیگا کلام اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ کے صدقہ کی تعریف فرمائی فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ پس واسطے ان کے نزدیک رب ان کے کے اجر یعنی جنت ہے۔ جو ہمیش رہیں گے بیچ اس کے وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ او کوئی خوف ہوگا۔ اور نہ وہ غم کھائیں گے

حکایت حضرت فاطمہؓ کا بیمار ہونا

روضۃ المتقین میں کعب احبار روایت ہے مَرِضَتْ فَاطِمَۃُ وَجَاءَ عَلِیٌّ اِلٰی مَنْزِلِھَا فَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ یُرِیْدُ قَلْبُکِ مِنْ حَلَاوَتِ الدُّنْیَا فَقَالَتْ یَا عَلِیُّ اَشْتَھِیْ رُمَّانًا ۝

ترجمہ:- بیمار ہوئے حضرت فاطمہؓ اور آئے حضرت علیؓ گھر اپنے پس فرمایا اے فاطمہؓ کیا کسی چیز کو دل چاہتا ہے آپ لذت دنیا میں سے تو فرمایا حضرت فاطمہؓ نے اے علیؓ میرا دل انار کو چاہتا ہے فَتَفَکَّرَ سَاعَۃً لِاَنَّہٗ مَا کَانَ ثُمَّ قَامَ ذَھَبَ اِلَی السُّوْقِ وَاسْتَقْرَضَ دِرْھَمًا وَاشْتَرٰی بِہٖ رُمَّانَۃً فَرَجَعَ اِلٰی بَیْتِہٖ ۔

ترجمہ:- پس فکر کیا آپ نے کچھ دیر تک اسواسطے کہ گھر میں کوئی چیز موجود نہ تھی۔ پھر کھڑے ہوئے کسی طرف میں اور قرضہ لیا ایک درہم اور خریدا اس کا ایک انار پس واپس آئے گھر کو تو راستے میں ایک بیمار پر آپ کی نظر پڑی تو اس سے دریافت کیا کہ اے شخص تیرا دل کس چیز کو پسند کرتا ہے اور تو کب سے بیمار پڑا ہے تو اس نے جواب دیا کہ یا حضرت اس جگہ بیمار پڑے پانچ دن گذر چکے ہیں۔ مگر کسی نے میرا حال نہیں پوچھا اور اب میرا دل انار کو چاہتا ہے۔ پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فکر کیا کہ کیا کروں حضرت فاطمہؓ کے واسطے انار خریدا ہے اور میرے پاس کوئی رقم نہیں جس کا اور خرید لوں اور یہ کو دیدوں۔ اگر اس کو نہ دوں تو مخالفت ہوتی ہے خدا کے پاک کے فرمان کی کہ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ یعنی سوالی کو جھڑک اور قَالَ النَّبِیُّ لَا تَرُدُّوا السَّآئِلَ وَلَوْ کَانَ عَلٰی فَرَسٍ ۔ ترجمہ۔ یعنی فرمایا رسول پاکؐ نے نہ رد کرو سوال

Marfat.com

...وڑے اسوار گھوڑے کا پس حضرت علیؓ نے توڑا انار اور کھلایا اس بیمار کو تو تندرستی پائی حضرت فاطمہؓ نے اسی وقت ...سطے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الصَّدَقَۃُ تَرُدُّ الْبَلَآءَ - صدقہ ہر ایک بیماری کو دور کرتا ہے - اور جب ...ت علیؓ کرم اللہ وجہہ گھر تشریف لائے تو شرماتے ہوئے اندر داخل ہوئے تو حضرت فاطمہؓ اظہار محبت کے لئے کھڑے ...ے - پس کہا اے علیؓ کیوں غمناک ہوتے ہو بس ہے خداوند کریم کی جسوقت آپ نے اس بیمار کو انار دیا اسی وقت ...ی بیماری دور ہو گئی پس حضرت یہ بات سن کر خوش ہوئے -

شان سخاوت ظاہر ہویا فضل کنوں رب باری
جنت خاتوں دی اسو ویلے ہو گئی دور بیماری
حضرت فاطمہؓ عرض گذاری اے سردار گرامی
میں کل بیماریوں صحت پائی فضل کنوں رحمانی
تساں انار دتہ راہ مولا جدوں سوالی تائیں
ہو گئی دور بیماری میری بخشیاں رب تنھائیں
بھی ہک قدرت کال مولیٰ بات عجیبہ ہوئی
میں ہرگز طلب اناراں کارن ودھ نہ رکھی کوئی
دو نویں صفتاں کردے واہ دا رب غریب نوازا
تاں باہروں کسے آوازہ کیتا جھب کھولو دروازہ
تاں علیؓ کہیا توں کون اس ویلے کس کارن اٹھ آیا
ہیں سلمانؓ پیغمبر بھیجیا نرم کلام سنایا :
کیا ویکھے اس پر تھالی عجب اناراں والی
سلمانؓ کہیا ایہ تحفہ حضرت طرفوں رب متعالی
جنت خاتوں دے گھر گھلو انہاں اناراں تائیں
حضرت شاہ دے کرو حوالے امر کرے رب سائیں
کھول رُمال گنے تاں شاہ نے نرمی نال سنایا
جیکر ایہ رب گھلے ساتوں تاں دسواں کیوں نہیں آیا
وہ دنیا تے ستر آخر وعدہ رب تعالیٰ
جیونکر وچہ کلام الٰہی ہو یا حکم نرالا
مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ تو جو کوئی نیکی ہک کماوے
فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِہَا او دس نیکیاں رب بخشاوے
پھر ہس پیا سلمان اصحابی ادبوں عرض سنایا !
جیوں کر ہاسا کیتا ہیسی جس کارن ازمایا !
ہک انار جدا کر رکھیا ہیں کر خوشی تدا ہیں
دیکھیا جاوے شاہ مرداں نوں لیندا اے یا ناہیں
قسم خدا دی وہ بھیجے رب خاص جنایوں تینوں
ایہ ازمائش خوشی خیالوں دل وچہ آئی مینوں

مسئلہ : - ایک دن بہت سے کفار کہ جمع تھے - ایک سائل نے آکر ان کو سوال کیا - اتفاقاً اسی موقعہ پر حضرت علیؓ ...وہاں سے گذر ہوا تو مسخری کے طور پر کفار نے اس سائل سے کہا کہ یہ بڑا امیر ہے - اُس سائل نے جا کر حضرت علیؓ سے ...سوال کیا - امیر المومنین نے فرمایا - ہاتھ کر جب اُس نے ہاتھ کیا تو آپ نے درود شریف پڑھ کر پھونک دیا اور فرمایا ہاتھ ...بند کرلے - جب وہ کفار کے پاس گیا تو سب نے پوچھا کیا ملا ہے - اس نے ہاتھ کھول کر کہا یہ پانچ مہریں سونے کی ...حضرت مجھے دے گئے ہیں یہ دیکھ کر سب کفار شرمندے ہوئے -

کیہڑی خوبی علیؓ شیر دی بندہ کرے بیان
دیکھ سخاوت علیؓ دی حاتم ہن حیران
پیش شجاعت علیؓ دے رستم سی کمزور
در خیبر س پٹیا نوک نیزے تھیں تور !
جیہنوں لعنت نبیؐ دی اس نوں حب علیؓ
جو دشمن ہے علیؓ دا دشمن رب جلی !

ذکر حلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ

روضۃ الشہدا میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت علیؓ کوفہ کے بازار سے سودا خریدنے کے لئے گھر سے نکلے اور ...پ کا غلام قنبر بھی آپ کے ساتھ تھا اس وقت آپ افریقیہ اور سمرقند روغیرہ کے بادشاہ تھے اور لوگ اپنے ...

Marfat.com

کام میں مشغول تھے۔ جب آپ کو دیکھا تو آپس میں کہنے لگے کہ راستہ خالی کرو خلیفہ صاحب آرہے ہیں۔ اور آپ نے اپنے گھر کے لئے خریدی تھیں خود اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ اور غلام ہرچند عرض کرتا تھا کہ یا حضرت یہ بوجھ مگر آپ نے فرمایا کہ جو چیزیں اپنے اہل و عیال کے لئے خریدی جائیں۔ مالک اہل و عیال کا اس بوجھ اٹھانے کا زیادہ ہے۔

مسئلہ :- حضرت جابر انصاری سے روایت ہے کہا اُس نے کہ میں نے حضرت علیؓ کے سوا کوئی زیادہ صبر نا دیکھا۔ کہ آپ نے تین دن سے زیادہ پیٹ بھر کر جو کی روٹی بھی کبھی نہیں کھائی تھی۔ اور فرماتے تھے حَسْبِیْ مِنَ الدُّنْیَا مَا یُقِیْمُ ظَهْرِیْ یعنی مجھے اتنا طعام کافی ہے جو میری پشت سیدھی ہو جائے۔

ذکر ایمان حضرت علی کرم اللہ وجہہ

ایک دفعہ مکہ میں بڑا قحط پڑ گیا۔ اور ابو طالب کا بڑا خرچ تھا بسبب زیادہ عیال کے تو حضرت محمدؐ رسول اللہ حضرت عباسؓ کو فرمایا کہ ہم ابو طالب کی امداد کریں کہ اُس کے تین لڑکے ہیں۔ ایک ایک کا خرچ ہم اپنے ذمے لیں۔ جب ابو طالب کے پاس جا کر اپنا ارادہ بیان کیا تو ابو طالب نے کہا کہ عقیل کو ہمارے پاس رہنے دو۔ اور جعفر کو حضرت عباس نے لیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو محمد الرسول اللہ نے لے لیا۔ اس وقت حضرت علیؓ کی عمر دس برس کی تھی۔ تو اسی موقعہ پر جناب رسالتمآب کو نبوت عنایت ہوئی۔ اور اس وقت آپ کی عمر چالیس سال کی تھی۔ جب حضرت علیؓ گھر آئے تو رسول پاکؐ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو حیران ہو کر پوچھا کہ یہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا اے علیؓ یہ رب تعالیٰ کا دین اسلام ہے۔ اور میں نبی آخر الزمان ہوں تو بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھ اور اسلام قبول کر اور عزّیٰ لات منات وغیرہ بتوں کی پوجا نہ کرنا۔ تو آخر حضرت علیؓ نے کہا کہ میں اپنے والد سے مشورہ لے لوں کیونکہ میں اپنے والد بزرگوار کی مرضی کے سوا کچھ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اپنے والد سے جا کر عرض کر دیا تو اس نے جواب دیا اگر تو محمدؐ رسول اللہ کا دین قبول کرے تو محمدؐ کو نہ چھوڑ کر اسی وقت حضرت علیؓ نے آکر اسلام قبول کیا۔ اور یہ مسئلہ متفق ہے کہ لڑکوں میں سب سے اوّل حضرت علیؓ ایمان لائے۔

ذکر نسب نامہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

علی بن ابی طالب۔ کنیت آپ کی ابو الحسن تھی۔ آپ کا نام بھی حضرت رسول خداؐ نے ہی رکھا تھا۔ اور پیدائش آپ کی بیت اللہ شریف کے اندر ہوئی۔ کیونکہ آپ کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی۔ اور درد زہ کے سبب وہیں بیت اللہ شریف کے اندر بیٹھ گئیں۔ اور آپ تولد ہوئے۔ سوائے آپ کے کوئی بیت اللہ کے اندر پیدا نہیں ہوا۔

ذکر شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

جب آپ نے ایک بخت قوم پرستوں پر فتح پائی یعنی چار ہزار نوّے آدمی اس قوم کے قتل کئے۔ تو ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی ہے جو اس بات کی خوشخبری کوفہ میں پہنچائے تو ابن ملجم نے عرض کیا کہ یا حضرت میں اس خوشخبری کو شہر کوفہ میں پہنچاتا ہوں اہل تاریخ لکھتے ہیں کہ ابن ملجم قبیلہ مراد سے تھا اور وطن اس کا یمن کا باشندہ تھا۔ اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ بھی ان میں سے تھا جو حضرت کے شہید کرنے کو آئے تھے یہ جو آیا ہوا تھا۔ اور نہایت بدشکل تھا۔ اور اس کے پاس ایک قیمتی خود نہایت

کی خدمت میں آکے کہنے لگا حضور میں آپ کو یہ تحفہ دیتا ہوں۔ تو حضرت علیؓ نے اس کو قبول نہ کیا۔ اور رُخ مبارک پھیر لیا۔ تو ابن ملجم نے نہایت عاجزی و انکساری سے عرض کی کہ یا حضرت میں نے آپ کی محبت میں اپنا وطن اور مال متاع قربان کیا ہے۔ اور میں آپ کے مخلص شیعوں سے ہوں جیسا کہ اس رباعی میں ہے

حاشا کہ دلم تو جدا خواہد شد — تو با کسں دیگر آشنا خواہد شد
جا خدا وی دل میرا جے جدا تیتھوں ہو جاوے — ناں پھر کسں شخص دے نال اوہ دوستی کرنی چاہوے
از بہر تو بگسلد کرا دارد دوست — در کوئے تو بگذر کجا خواہد شد
جو دوستی تیری توڑے اونہوں دوست کون بناوے — جو دروازہ تیرا چھوڑے اوہ کس دروازے جاوے
ابن ملجم آکھے یا حضرت میں مخلص شیعہ تیرا — مال وطن قربان کیتا نہ رد کر تحفہ میرا
علیؓ کہیا توں قاتل میرا خبر نبیؐ فرمائی — میں کویں قبول کراں ایہ تحفہ ظاہر بات سنائی
ایہہ گل سن کر ابن ملجم شمشیر علیؓ پکڑائی — تے آکھیا ہتھ نے گردن میری کٹ لے شیر خدائی
علیؓ کہیا نہ جد تک تیتھوں واقعہ ہووے کائی — کویں قصاص لواں میں تیتھوں یا جھوں امر الٰہی

الغرض کہ موجب فرمان حضرت علی کرم اللہ وجہٗ ابن ملجم نے کوفہ کی گلی گلی کوچہ کوچہ ہر بازار میں جا کر فتح کی منادی کی تو فتح کی خوشخبری سُن کر سوائے خارجیوں کے تمام اہل کوفہ نے خوشی کی۔ لکھتے ہیں کہ جب ابن ملجم جب منادی کر رہا تھا تو کوفہ کی ایک گلی میں قطام نام ایک عورت ملی جو نہایت ہی خوبصورت تھی اُس کی طرف دیکھتے ہی ابن ملجم اس پر عاشق ہو گیا۔ اور اس سے دریافت کرنے لگا کہ تو شادی شدہ ہے یا کنواری۔ تو اس عورت نے جواب دیا کہ میں کنواری ہوں جو کوئی میرا حق مہر ادا کرے گا میں اس سے نکاح کروں گی۔ ابن ملجم نے پوچھا کہ تیرا حق مہر کیا ہے۔ اس عورت نے جواب دیا کہ میرا حق مہر تین شرطوں پر ہے۔ اوّل یہ کہ تین ہزار درہم دوسرا ایک لونڈی خوبصورت تیسری شرط یہ ہے کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا سر مبارک یعنی قتل۔ یہ اس واسطے کہا کہ وہ عورت خارجیہ تھی اور اس کے تمام اقربا حضرت علیؓ نے جنگ میں قتل کیے تھے۔ الغرض ابن ملجم نے کہا کہ دو شرطیں تو تیری مجھے منظور ہیں یعنی تین ہزار درہم اور ایک لونڈی خوبصورت تیسری شرط حضرت علیؓ کا قتل کرنا مجھے منظور نہیں، اس واسطے کہ میں اس کے مخلص شیعہ سے ہوں۔ اور دوسرا وہ بڑا زور آور اور پہلوان ہے۔ اور اس وقت مشرق تا مغرب کوئی آدمی اُس کا ثانی تو تن نہیں ہے۔

چوں او برکشد ذوالفقار از غلاف — ز ہیبت فتد لرزہ بر کوہ قاف
جد کھچے تلوار میانوں حیدر شیر الٰہی — تا ہیبت کولوں تھر تھر کنبے کوہ پربت سب بھائی
ذوالفقار تلوار چلیندی چوداں طبقاں پار اوڈائی — کسنوں طاقت اسداللہ سنگ جا کر کرے لڑائی
چوں دست او نیزہ گرداں شود — ہوائے دلیراں دگرداں شود
جد حیدر دا نیزہ ہتھ پہلوانانوں آوے — آرزو آں دلیراں دیاں ساریاں توڑ گیا وے
یا ملجم کہے قطامی تیرے عشق دیوانہ کیتا — دو شرطاں منظور کراں توں چھڈ نے تیجی ایہڑا
قتل علی حیدر دا کرنا مشکل بہت ایہائی — بے ایمانوں یا نوں خطرہ اسماں دے اندر ماہی
سہ کہے قطامی ابن دیوانی ابن ملجم دینا تیں — قتل علیہ دے یا جھوں نہ تیں سے میں دلدا ہیں
تن ہزاراں درہم منے لونڈی معاف کیتا میں تینوں — ایہہ فرمنشلا علیؓ نوں کر کے پھیر یاد دیہیں انوں

ابن ملجم اور قطامی لعنۃ اللہ علیہ آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ حضرت علیؓ بھی مسجد سے واپس تشریف لے آئے اور تمام

Marfat.com

کوفہ کے مرد عورت مومن کو خوشی حاصل ہوئی - اور آپ نے مسجد میں [illegible]
حسنؓ بیٹھے ہیں - ارشاد فرمایا اے فرزند دلبند آج ماہ رمضان کے کتنے دن گذرے ہیں [illegible]
گذرے ہیں - پھر بائیں طرف نظر کی تو امام حسین علیہ السلام بیٹھے ہیں - فرمایا اے [illegible]
امام حسینؓ نے عرض کی کہ حضرت ستاراں دن باقی ہیں - پھر آپ نے اپنی داڑھی مبارک کو پکڑ کر فرمایا [illegible]
وہ شیعو کم بخت ہے جو اس داڑھی اور سر کو خون آلودہ کرے گا - یعنی مجھے قتل کرے گا - کیونکہ مجھے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تجھ کو فلاں شکل کا آدمی یمن کا رہنے والا قبیلہ مراد سے ماہ رمضان [illegible]
ملجم کے معلوم ہوتا ہے - جب یہ بات ابن ملجم نے سنی تو وہ حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض [illegible]
علیؓ نے فرمایا - اے کمبخت تو نے فلاں عورت کے ساتھ یہ عہد و پیمان نہیں کیا - اور تو اس پر عاشق نہیں ہوا [illegible]
ہو کر اٹھ کر قطام سے گھر چلا گیا - اور دل میں کینہ زیادہ بڑھا - اور اس عورت قطام نے اس کی مدد کے واسطے [illegible]
آدمیوں کی تیاری کی کہ حضرت علیؓ کو ضرور شہید کرو - حاصل کلام جب حضرت علیؓ نے صبح کی اذان کہی تو قطام نے ابن ملجم کو [illegible]
اب موقع ہے جلدی جا کر حضرت علیؓ کو قتل کرو - اور میرے دل کی مراد پوری کرو - ورنہ پھر تمام مسلمان جمع ہو جائیں گے [illegible]
نہیں ملے گا - پس جب امیر المومنینؓ مسجد کے محراب میں دو سنتیں پڑھ رہے تھے تو ابن ملجم نے تلوار ماری آپ کے [illegible]
گئی - امیر المومنین نے بلند آواز پکارا فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ - پس قسم ہے خدا کی پا لیا میں نے [illegible]
امام حسنؓ حسینؓ و دیگر مسلمان دوڑتے ہوئے آئے تو دیکھا کہ آپ محراب میں گرے پڑے ہیں اور داڑھی آپ کی [illegible]
ہے - ابن ملجم کو لوگوں نے پکڑ لیا اور اسی وقت حضرت علیؓ کے پاس لائے تو آپ نے فرمایا اے بدبخت تو ہی کہتا تھا کہ
تیرے مخلص شیعوں سے ہوں کیا مخلص شیعہ اس طرح ہی کرتے ہیں - کیا میں تم کو نہیں کہتا تھا کہ تو میرا دشمن ہے [illegible]
نے فرمایا کہ اس کو قید کرو - اگر میں زندہ رہا تو جس طرح میری مرضی ہو گی میں اس کو سزا دوں گا - اگر میں فوت ہو جاؤں تو اس
کو ایک بار تلوار سے قتل کرنا کیونکہ اس نے مجھے ایک بار تلوار ماری ہے - اور امام حسنؓ حسینؓ کو استقلال کی وصیت فرمائی اور
فرمایا کہ مجھ کو مقام نجف میں رات کے وقت دفن کرنا - اور قبر میری کو زمین کے ساتھ ملا دینا کہ نشان معلوم نہ ہو - [illegible]
کہ خارجی لوگ مجھ کو قبر سے نکال نہ لیں - پس آپ نے بروز اتوار اکیسؓ ماہ رمضان کو شہادت پائی - اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ
رَاجِعُوْنَ ٥

مسئلہ - اہل بیت کے سوا حضرت علیؓ کی قبر کسی کو بھی معلوم نہ تھی تا خلافت عباسیہ تک - ایک دن ہارون الرشید
بادشاہ نے شکار کا ارادہ کیا اور جنگل نجف کو شکار گئے تو ایک جگہ بہت سے ہرن جمع ہو کر بیٹھے تھے - اور بادشاہ کے کتے [illegible]
سب ارد گرد بیٹھ رہے تھے مگر ان ہرنوں کو نہیں پکڑتے تھے - بادشاہ کو یہ معاملہ دیکھ کر بڑا تعجب آیا اور [illegible]
والوں سے بلا کر پوچھا کہ یہاں کیا چیز ہے - جو ان شکاروں کو شکاری جانور پکڑ نہیں سکتے - تو چند بوڑھے آدمیوں نے [illegible]
اپنے باپ دادوں سے سنا ہے کہ اس جگہ حضرت علیؓ کا مرقد شریف ہے تو ہارون الرشید بادشاہ نے [illegible]
دیا اور جب تک زندہ رہا ہر سال اس مرقد مبارک کی زیارت کو آیا کرتا تھا -

نظم

حسنؓ حسینؓ جاں فارغ ہوئے دفن علیؓ تھیں بھائی
باہر کو نیوں بستہ دیکھیا کر [illegible]

عاجز بہت رنجور ادہا سی بیسار پیورانا
[illegible]

گھٹنے اپر بیٹھا ہویا عاجز حال نشانی
[illegible]

Marfat.com

ماں باپ نہ بھائی میرا نہ فرزند رسیلا! ستے نہ کوئی دوست یار پیارا عورت خویش قبیلہ
حسن حسینؓ کہیا اٹھ بابا کتنی مدت ہوئی اس آکھیا سال برابر گذریا آسمتیں دھ نہ کوئی
سال ہو یا ہے مینوں پیرجا ایسی حالت ہوئی جھولا ماسے ہتھاں پیراں طاقت مول نہ کوئی
ہر روز اک شخص مرہانے میرے آکر بہندا بھائی کرے پیار محبت جیوں کر کرے پیاری مائی
کھانا پینا اند ہیرتی بہت کرے بھرلہی دُودھ دہی ہور شکر چاول میں پرواہ نہ کائی
اسے پرتن دن گذرے اکسو میرے پاس نہ آیا واللہ اعلم رب نوں معلم کی اُس نال وہیایا
حسنؓ کہیا کی نام سہے اُسدا دس اساں نوں بھائی اس آکھیا مینوں معلم ناہیں کی اس نام ایہائی
امام کہیا تدوں پچھدے کوں کیوں نہ پچھیا بھائی اس آکھیا میں پچھیا پر اُس دسیا مول نہ کائی
اس آکھیا تینوں نام میرا ہے مول نہ حاجت کائی میں کراں تواضع للہ تیری کارن حب الٰہی
رہاویں خوش نہ میں تینوں اپنا نام بتائیں ریا کاراں نوں روز قیامت ملے خلاصی ناہیں
امام کہیا کی شکل سی اُسدی کجھ نشان بتائیں اس آکھیا میں نابیناں اکھوں کیکر دکھیاں سائیں
کہیا امام کلام کرے جد کی کجھ آکھے بھائی کیوں کر کرے آوازہ موہنوں دس اساں نوں کائی
اس آکھیا دم دم نال خداوں یاد کریندا بھائی ہکدم یاد خدا دی کولوں غافل ہوندے ناہی
تسبیح لئے تہلیل ہمیشہ اُسدی عادت آہی خوف خدا دے کولوں اُسدا اُوں نوں کنبے بھائی
جاں میرے پاس آبہندا موہنوں ایہو لفظ الادے مسکیناں درویشاں مجلس مسکیناں دی بھاوے
لئے غریب دلاسنگ غریباں مجلس بھائی بادشاہ سنگ بادشاہاں دے بیٹھن نال وڈیائی
میں مسکین تے مجلس مینوں مسکیناں دی بھاوے تاں حسینؓ کہیا ایہ نشان اساڈے باپ علیؓ دے بھاوے
اس بڈھے آکھیا کی کجھ بھائی اسیں نال سیایا اُس آکھیا دار فناہ تھیں دار بقا وچ ڈیرہ لایا
لمکا آہ اس بڈھے مرتھیں دنیا چھوڑ اسدایا جیوں کر عاشقاں اپنے معشوقاں دا طریقہ آیا

مسئلہ :۔ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کے زمانہ میں کوئی نیا ملک فتح نہیں ہؤا۔ بلکہ تا دم اخیر تک آپس ہی میں قتل و قتال رہا۔ یہاں تک کہ اس کے خیموں میں سے آپ کو شہید کر ڈالا۔

فصل ساتویں

چند اصحاب کبار کے فضائل میں اور صحابی کس کو کہتے ہیں اور چار چار آٹھ آٹھ دس اصحاب کے

مشتمل فضائل

جو شخص حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بحالت ایمان پاوے اور دین اسلام قبول کر کے کچھ مدت (یعنی کم سے کم چھ ماہ) آپ کی خدمت میں شرف حاصل کرے اور اسی حالت یعنی ایمان پر اُس کا خاتمہ ہو اس کو صحابی کہتے ہیں۔ اور جس نے آپ کو ایک مرتبہ دیکھا یا کلام کی یا حالت نابالغی میں دیکھا ہو اگرچہ اُس کو بھی شرف حاصل ہے مگر صحابی کا نام نہیں پا سکتا۔ نقل از مشکوٰۃ۔ حدیث حضرت جابرؓ از ترمذی۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ

مَنْ رَّآنِیْ -

پاک نبیؐ فرمایا ترمذی اندر دیکھیں سائیں ۔۔۔ ہرگز اگ نہ ساڑسی جینے دیکھیا میرے تائیں
جو میرے اصحاباںؓ دیکھے دوزخ سڑسی ناہیں ۔۔۔ پر دیکھے صدق یقینوں تے نہ شل کفار بائیں
یزید پلید تے قوم اُسدی نے بہت اصحابی پائے ۔۔۔ پر موذی دوزخ سڑسن جنہاں اہل البیت ستائے
دیکھن کنوں مراد جو دیکھے دلدی نال صفائی ۔۔۔ نہ ابوجہل دے وانگوں دیکھن فائدہ کجھ ایہا ئی
ہرگز کسے اصحاب نبیؐ نہ مندا بولو بھائی ۔۔۔ ہراک تائیں چنگا جانو آکھے نبیؐ الٰہی

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ ۔

ترجمہ - جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ گالی نکالو میرے کسی اصحاب کو پس قسم ہے خدا کی جس قبضہ میں میری جان ہے اَحَدَ كُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا ۔ اگر تم میں سے کوئی خرچ کرے مثل احد پہاڑ سونا پس نہ پاوے میرے کسی اصحابؓ کی ایک پڑوپی بلکہ آدھی پڑوپی جتنا ثواب۔

فائدہ :- اس حدیث میں آپ غیر اصحاب کی طرف مخاطب ہو کر ارشاد فرماتے ہیں تاکہ میرے بعد میرے اصحاب کو لوگ گالی وغیرہ نہ دیویں ۔

کہیا نبیؐ نے بعد میرے اک ہوسی قوم رذالی ۔۔۔ جو گالی دے اصحاباں تائیں جنہاں منصب عالی
اصحاب نبیؐ سنگ کرن عداوت خالی جان ایمانوں ۔۔۔ درجے نے اصحاباں سندے باہر حد بیانوں
عالی منصب شان تنہاں دا کون بیان سناوے ۔۔۔ اسمٰعیل فقیر وچارا کی کجھ صفت سناوے
ابوہریرہؓ ابو داؤدوں دیکھ حدیث لیایا ۔۔۔ جیوں کر پاک نبیؐ فرمایا میں نہیں دلوں بنایا

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ بِحُبِّهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ هُمْ ۔

ترجمہ - جیسا کہ فرمایا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالےٰ نے حکم کیا ہے مجھکو کہ دوست رکھوں میں چار شخصوں کو کہ وہ بھی اُن کو دوست رکھتا ہے - اصحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ وہ کون کون شخص ہیں عَلِیٌّ مِنْهُمْ عَلِیٌّ مِنْهُمْ عَلِیٌّ مِنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا اَبُوْذَرٍّ وَسَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ ۔ فرمایا علیؓ اُن میں سے ہے - علیؓ ان میں سے ہے - علیؓ اُن میں سے - اور چوتھی بار فرمایا ابوذرؓ اور سلمانؓ اور مقدادؓ اُن میں سے ہیں

فائدہ :- اس حدیث سے علیؓ کی فضیلت اُن دوسرے تین شخصوں پر ثابت ہوئی ۔

مسئلہ :- اس جگہ شیعہ صاحبان جاہلوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں کہ چار یار محمد الرسول اللہ کے یہی چار اصحاب ہیں یعنی حضرت علیؓ - ابوذرؓ سلمانؓ، مقدادؓ اور ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ نہیں ہیں کیونکہ آپ نے فرمایا ہے - اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ بِحُبِّهِمْ - تحقیق اللہ تعالےٰ نے حکم کیا ہے مجھ کو کہ دوست رکھوں میں ان چاروں کو

فائدہ :- اول تو یہ حدیث احاد ہے یعنی اکیلی ہے اور ابابکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ کے حق میں بابوں کے باب بھرے پڑے ہیں دوسرا ان چاروں کے حق میں لفظ مضارع کا ہے جس کے عام معنے ہیں - اور ابابکرؓ کے حق میں صیغہ افعل التفضیل کا ہے جس کے معنی بہت ہی محبت کرنے کا ہے جیسا کہ ابن مالک سے روایت ہے - ابو داؤد قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا کہا ابن مالک نے کہ عرض کی اصحابہ کبار نے یارسول اللہؐ زیادہ آپکو پیارا کون ہے - فرمایا عائشہ صدیقہؓ پھر مردوں میں یارسول اللہ کون پیارا ہے فرمایا باپ اس کا یعنی ابابکر صدیقؓ الغرض اصحاب ثلاثہ کے فضائل بھی بہت

Marfat.com

دیکھو۔ دیگر ہر ایک اصحابی کے حق میں آپ نے اعلیٰ سے اعلیٰ خوشخبریں فرمائیں۔ چنانچہ حضرت زبیرؓ کے حق میں فرمایا۔ زُبَیْرٌ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَبَوَیْہِ یَوْمَ اُحُدٍ ط در ترمذی کہا زبیرؓ نے کہ تحقیق میرے لئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے زبیرؓ میرے والدین تجھ پر قربان ہوں تو نے ہم کو بہت مدد دی دن اُحد کے اور تو ہمارا حواری ہے۔

اُحد دیہاڑے نبیؐ کہیا زبیرؓ بہادر بھائی
خبر لیا جا بنی قریظہ کی اس حالت آئی

زبیرؓ ڈٹھا یا بنی قریظہ والیاں لوکاں تائیں
نس چلے سب گھروں اپنے چھوڑ اسباب دُتھائیں

جاں ولے کر خبر خراب قریظہ پاس نبیؐ دے آیا
تاں حق زبیرؓ دعا فرمائی بخاری مسلم لیایا

ماں باپ میرے قربان تیں اُپرلے زبیر سپاہی
جو جنگ اعدے اندر توں نے واہ واقوت لائی

ہر نبیؐ حواری آہے ساڈلے زبیرؓ حواری
حواری معنے مشکل کماں اندر دیوے یاری

پھیر طلحہؓ دے حق فرمایا اسو چہ شک نہ کائی
ایہ زندہ اپر زمین دے پھردا ہے شہید خدائی

ایہ طلحہؓ ہے ابوبکر دا سکا بھائی آیا
ایہ بدری یار نبیؐ دا ایکا وچہ حدیثاں آیا

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ اَنَّ طَلْحَۃَ مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ شَہِیْدٌ یَمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ۔

ترجمہ۔ حضرت جابرؓ نے کہا کہ سنا میں نے کہ فرمایا آپ نے یہ طلحہؓ شہید زندہ پھر رہا ہے زمین پر

فائدہ:۔ جنگ اُحد کے دن طلحہؓ کا ہاتھ کاٹا گیا تھا۔ مگر آپ نے لب مبارک لگائی تو ہاتھ درست ہوگیا فضیلت حضرت سعدؓ بن ابی وقاص یَقُوْلُ اِنِّیْ اَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ کہا سعدؓ نے کہ تحقیق سب سے پہلے میں نے ہی تیر چلایا ہے خدا کے راستے پر۔

نظم

سعدؓ کہے میں سب توں اوّل وچہ عرب دے بھائی
وچہ اسلامے تیر چلایا کارن حب الٰہی

سب توں اوّل عرب اندر میں نال کفاراں اڑیا
مارے تیر ہیدیاں نوں میں دین اندر جاں وڑیا

فضیلت عبداللہ بن مسعودؓ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُسْتَخْلِفًا اَحَدًا عَنْ غَیْرِ مَشْوَرَۃٍ لَاسْتَخْلَفْتُ اِبْنَ اُمِّ عَبْدِ اللّٰہِ ط۔ ترجمہ۔ علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے اگر میں سوا مشورہ کے خلیفہ کرتا تو البتہ عبداللہ بن مسعودؓ کو خلیفہ کرتا۔ مگر خلافت خاص قریش کے لئے ہے۔

فضیلت عمارؓ بن یاسر عَنْ ہَانِیْ ابْنِ ہَانِیْ قَالَ دَخَلَ عَمَّارٌ عَلِیًّا فَقَالَ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ مُلِئَ عَمَّارٌ اِیْمَانًا اِلٰی مُشَاشِہٖ۔

ترجمہ۔ حضرت ہانی ابن ہانی سے روایت ہے کہ داخل ہوئے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ اوپر علی کرم اللہ وجہہ۔ پس فرمایا آپ نے اے پاک کئے ہوئے کہ تحقیق سنا تھا میں نے رسول اللہ سے فرماتے تھے عمارؓ ایمان سے بھرا ہوا ہے۔ مشاش یعنی ناک سے لے کر پاؤں تک۔

فائدہ:۔ اس سے حضرت عمارؓ کی بزرگی اور کمال ایمان کی بشارت ثابت ہوئی جس کے حق میں شیعہ صاحبان کہتے ہیں کہ بعد وفات محمد الرسول اللہ نعوذ باللہ من ذالک تمام اصحاب مرتد ہوگئے تھے۔ سوا چند اصحاب کے اور عمارؓ بن یاسر بھی مرتد نہ ہوئے تھے۔

فضیلت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِہْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

Marfat.com

عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

ترجمہ - حضرت جابر سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہل گیا عرش اللہ تعالٰی کا جب فوت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالٰی لی

فائدہ :- یعنی خوشی سے اللہ کا عرش جوش میں آیا جب پہنچا روح پاک وہاں تک اس حدیث سے نیک روح اللہ کے عرش تک جانا ثابت ہوگیا

فضیلت حضرت عباس ابن عبدالمطلب عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ اتَّخَذَنِیْ خَلِیْلًا اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا ۔

ترجمہ - عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا آپؐ نے کہ تحقیق اللہ تعالٰی نے پکڑ لیا مجھ کو دوست مثل ابراہیمؑ یعنی جس طرح ابراہیم اللہ کے دوست تھے میں اللہ کا دوست ہوں فَمَنْزِلِیْ وَمَنْزِلُ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تُجَاھَیْنِ وَالْعَبَّاسُ بَیْنَنَا مُؤْمِنٌ بَیْنَ خَلِیْلَیْنِ - پس مکان میرا مکان ابراہیمؑ کے برابر ہے بیچ جنت کے دن قیامت کے اور مکان حضرت عباسؓ کا درمیان میں ہے ۔

کرن روایت ابن عمر نقیں پاک نبیؐ فرمایا
تحقیق اللہ نے مینوں بھی ہن مثل خلیل بنایا

گھر میرا گھر ابراہیمؑ دے نال برابر جانی
روز قیامت جنت اندر نال یقین پچھانی

تے ابن عباسؓ جو چاچا میرا عبدالمطلب جایا
گھر اُسدا وچکار اساڈے اللہ پاک بنایا

دیگر حدیث - قَالَ ضَمَّنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَقَالَ اللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْحِکْمَۃَ وَتَاوِیْلَ الْکِتَابِ ۔

ترجمہ - ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے سینہ مبارک سے لگایا اور فرمائی یا اللہ عنایت کر میرے چچا کو دانائی اور تاویل کتاب اللہ کی ۔

وچہ ہور روایت ابن عباسؓ نے آکھیا آپ زبانی
سینے نال لگایا مینوں پاک رسول حقانی

میرے حق دعا فرمائی سرور پاک زبانوں
یا اللہ دے حکمت اسنوں اتے تاویل قرآنوں

پوری اوس مراد کیتی رب نبیؐ محمدؐ راہوں
سردار مفسراں اندر ہویا شان ملے درگاہوں

تفسیر عباسی بہت عجائب اندے غرائب آہی
سب تفسیراں ناوں بہتر برکت نبیؐ الٰہی

ابن عباسؓ دی فضل بزرگی لکھن وچہ آئے
ایہ سکا چاچا پاک نبیؐ دا کون بیان سنائے

تفسیر عباسی اندر دیکھیں اوس فضائل بھائی
ایہ چھوٹا بہت رسالہ اندر اسے نہیں سمائی

میں چند اصحاباں سندا تھوڑا اعوذ ذکر سناواں
طفیل اونہاندی رب کولوں تے بخشش رحمت پاواں

فضائل آٹھ اصحاب کبار رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ - ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ تحقیق فرمایا آپؐ نے زیادہ رحمت کرنیوالے میری امت میں میری امت پر ابابکر صدیق ہیں - وَاَشَدُّھُمْ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ عُمَرُ - اور زیادہ سختی کرنے والے اوپر کفار کے دین اسلام کے لئے یعنی دین اسلام جاری کرنے کے لئے حضرت عمر فاروقؓ ہیں وَاَصْدَقُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اور زیادہ حیا کرنیوالے میری امت میں حضرت عثمان بن عفانؓ ہیں وَاَقْضٰی ھُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اور افضل اور بہتر فیصلہ کرنے والے میری امت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب ہیں وَاَقْرَءُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ - اور بہتر قرات پڑھنیوالے میری امت میں حضرت ابی کعب

Marfat.com

اَعْلَمُ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ الْجَبَلِؓ اور زیادہ حلال اور حرام کی پہچان کرنیوالے حضرت معاذ بن جبل رضی
اللہ تعالےٰ عنہ ہیں وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ الثَّابِتِ اور میری اُمت میں زیادہ فرائض احکام کے جاننے والے
حضرت زید بن ثابتؓ ہیں اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ
اور ہر ایک اُمت میں امین ہے اور میری اُمت میں امین حضرت عبیدہ بن جراحؓ ہے۔

انسؓ بن مالک کرے روایت تحقیق رسول الٰہی | اٹھ اصحاباں صفت اکٹھی سانوں آکھ سنائی
رحیم زیادہ میری اُمت رحمت کرنے والا | ہے صدیق پیارا جس دا منصب خاص نرالا
بہتی سختی کرنے والا اندر دین حقانی! | عمرؓ بہادر جانی جس نوں ڈرن کفار تمامی
بہتر فیصلہ کرنے والا ابو طالب دا جایا | یعنی حیدر شیر علی ہے عالی جس دا پایا
تے بہت قرأت پڑھنے والا کعب ابی ہی بھائی | یعنی کتبوں لفظاں سندی چنگی کرے ادائی
بہت حلال حراموں واقف معاذ جبل نوں آئی | جسنوں یمن خلیفہ کر کے بھیجا نبیؐ الٰہی
ساری یمن ولایت وچہ معاذ خلیفہ سائیں | ساری یمن معاذ جبل دے ہتھ ایمان لیائی
شان معاذ جبل دے اندر بہت حدیثاں بھائی | ایہہ بہت پیارا پاک نبیؐ نوں جس دی حد نہ کائی
تے بہت فرائض جانن والا زیدؓ ثابتؓ دا جایا | جو علم فرائض اندر سب توں اکمل کامل آیا!
تقسیم حساب وراثت جانے پاک نبیؐ فرمایا | علم وراثت سب توں مشکل ویکھیں اندر آیا!
خبردار ہر اُمت وچہ اک بہت امین چھپائی | میری اُمت اندر ابو عبیدہؓ حق چھپائی
ایویں ہور بھی کس اصحاباں صفت نبی فرمائی | عشرہ مبشرہ کہن تنہاں نوں خاص بہشتی بھائی

قَالَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَ
طَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ
بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ -
ترجمہ - صحیح بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکرؓ و عمر فاروقؓ
عثمانؓ و علیؓ و طلحہؓ و زبیرؓ و عبدالرحمٰنؓ بن عوف و سعدؓ بن وقاص و سعیدؓ بن زید و ابو عبیدہ بن جراح بہشتی ہیں۔

نظم

ایہہ دس اصحابی خاص بہشتی پاک نبیؐ فرمایا | اینہاں نوں جو دشمن جانے جاسی دوزخ پایا
بُرا نہ کہو اصحاباں میریاں سرور نے فرمایا | جیونکر راوی ابن ماجہ وچہ ابن عمرؓ نقیں لیایا

قَالَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمُقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمُرَهُ
حضرت ابن عمر کہتے تھے کہ بُرا نہ کہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واسطے کہ ان کا ایک گھڑی بیٹھنا
رسول پاک کے بہتر تھا تمہاری ساری عمر کے عمل صالح سے جیسا کہ مولانا روم فرماتے ہیں۔

یک زمانہ صحبتے با اولیاء | بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
اک پل نیکاں بندیاں بیٹھن سنسوں بیرے جانی | سو سال عبادت ناں نوں بہتر آکھے مرد حقانی
اگر تو سنگ خارا مرمر شوی | اگر تو مرمرے گوہر شوی
وچہ بخشش ہو دیاں صحبت نیکوں نیک بکنتا ہو جاوے | نیک ہو دیاں تاں صحبت نیکو رتبیاں درجیاں پاوے

Marfat.com

خیال کرو جنہاں صحبت پائی سرور دوہاں جہاناں ۔ لیکھ ریس تہاڈی ہووے توں مشن مرداناں
جنہاں صحبت نال نبیؐ دے کیتی نال یقینے ۔ تاں جو قبر بھی ساتھ اوہناں دے بن گئی وچ مدینے
دُنیا برزخ اندر جنہاں ساتھ نبیؐ دا کیتا ۔ ربدی مار اوہناں نوں جیہڑے منہ اوہناں بیتا

حاصل کلام حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب کبارؓ نے آپؐ پر مال جان اولاد قربان کر دیتے تھے ۔ اور ان کی بیبیوں نے بھی آپ کی محبت میں سب کچھ فدا کر دیا تھا ۔ جیسا کہ ایک عورت کا قصہ ہے جب آپ جنگ احد سے واقف آ رہے تھے تو مدینہ منورہ کے تمام لوگ آپ کے استقبال کے لیے نکلے ۔ کیونکہ اس میں ستر آدمی شہید ہو گئے تھے ۔ اور آپؐ کی شہادت کی بھی افواہ اڑ گئی تھی

اک عورت پچھدی لوکاں کولوں حال نبیؐ کی آیا ۔ لوکاں آکھیا باپ تیرا ہے دنیا چھوڑ سدھایا
پھر اوس ہور کسے نوں پچھیا دس حقیقت مینوں ۔ شہید ہویا ہے بھائی تیرا آکھ سناواں تینوں
پھر ہوراں تائیں کہے سلامت سرورؐ ہے یا ناہیں ۔ خاوند تیرا شہید ہویا اج کہندے عورت تائیں
بیٹا بھائی باپ خاوند قربان نبیؐ توں کیتا ۔ پر ہیں سُنیا سرورؐ عالم اجل پیالہ پیتا
کہیا اوہناں سردار محمدؐ زندہ شاہ جہاناں ۔ تاں الحمد کہیا اس عورت پایا کل خزاناں
دیکھو پیار اصحاب محمدؐ کا ان حُب حبیباں ۔ بہت دشمن اوہناں گالی دیون ہتی مار نصیباں
پاک نبیؐ توں جان اولاداں مال کیتے قربانی ۔ اجے بھی دشمن جانن اوہناں کرم جنہاں نہ سنگانی
اسمٰعیلا نیک نصیباں والے اوہ کوئی جانی ۔ جیہڑے سب اصحاباں متے دل جاون قربانی
حسد عداوت نال کیدے رکھن مول نہ کائی ۔ تابعدار غلام اصحاباں دل دی نال صفائی

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔

ترجمہ ۔ اور آگے بڑھنے والے بیچ نیک کاموں کے سب سے پہلے مہاجر اور انصار تھے ۔ اور وہ لوگ جو تابعدار ہوتے اُن کے ساتھ بھلائی کے راضی ہوئے وہ اللہ تعالیٰ سے اور راضی ہوا اللہ تعالیٰ اُن سے ، اور وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے جنت کا جو چلتی ہیں نیچے اُن کے نہریں بہشتی رہیں گے بیچ جنت کے ہمیشہ رہنا اور یہ کامیابی ہے بڑی ۔

فائدہ ۱ ۔ پس اس آیت شریف میں اول درجہ مہاجرین کا فرمایا ۔ اور دوسرا درجہ انصار کا فرمایا ۔ اور پھر تابعین کا ۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سب سے پہلے ابابکر صدیقؓ کہ مکہ مکرمہ چھوڑ کر رسول اللہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کرنیوالا ہے ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ پارہ دس میں ارشاد فرماتے ہیں ۔ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۔ یعنی جس وقت کہا محمد الرسول نے واسطے ساتھی اپنے کے (مراد ابابکر صدیقؓ) کہ نہ ڈر تحقیق اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے

فائدہ ۲ ۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اصحاب اوّل (یعنی مہاجر و انصار) کو چار چیزیں عنایت فرمائی ہیں ۔ اوّل راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے ۔ دوسرا وہ راضی ہوئے اللہ تعالیٰ سے تیسرا وعدہ دیا ان کو جنت کا ۔ چوتھا فرمایا کہ وہ جنت میں ہمیشہ ہی رہیں گے ۔ بعد فرمایا ۔ کہ یہ مُراد زندگی ہے بڑی ۔

سب اصحاب نبیؐ دے پیارے شان مراتب عالی ۔ جو بطیہاں تن بیٹھ تن جان ایہا اوہناں خالی
عیسائی کہت عیسیٰ نال من بارہاں ہور حواری ۔ اوراں نقیب یہودی تے ہمسر [illegible]

Marfat.com

امامیہ یاراں اماماں باجھوں ہور نہ منّو کائی ہور اصحاباں منّ ناہیں وانگ یہود عیسائی

فائدہ :- اصحاب کبارؓ نے آپ کی محبت میں تمام رشتہ داری چھوڑ دی اور اپنے اعلیٰ قسم کے مکانات پرواہ نہ کی۔ جن کے مکانوں کے نشانات اب تک مکہ مکرمہ میں موجود ہیں۔ مثلاً مکان صدیق اکبرؓ مکان عمر فاروق رضی اللہ عنہ علی کرم اللہ وجہہ وغیرہ، حاجی لوگ زیارت بھی کرتے ہیں اور طرح طرح کی مصیبتیں دین کی خاطر اٹھائیں۔ اور آخر دم حضرت محمد الرسول اللہ اور آپ کے اہل بیت کے تابعدار اور خدمت گذار رہے۔

تابعدار نبیدے دوست پیارے دلدیاں نال صفائیں کرن غلامی دعوی سارے روز قیامت تائیں
اہل البیت نبیدے دوست دلوں زبانوں آکھے پر دشمن آکھن انوں دوست دچوں پر کھائے
یار نبیدے جے کر دشمن اہل البیت ایہائی تورات انجیل قرآن اندر رب صفت کیوں نرائی
دیکھو سیپارے چھبی اندر تیجے پارہ وچہ بھائی سورۃ وچہ فتحنا چوہاں یاراں صفت بتائی
جیوں کر چار کتاباں منّ ساون فرض ایہائی ایویں چوہاں یاراں منّو دل دی نال صفائی
جو کوئی چوہاں کتاباں وچوں ہے اِکدا انکاری اوہ کافر بیدین نکارامت شیطاناں ماری
ایویں جو کوئی یار نبیؐ نہ یار نبیؐ دا جانے اوہ بھی کافر بیشک ہویا آیت دیکھ قرآنے
وچہ تورات کرے رب صفتاں چوہنہ نبیدیاں یاراں مومن تابعدار چوہناں دے دیکھ انجیل اخباراں

فائدہ :- آیت دوم اصحاب کبارؓ کا خاص بہشتی ہونا۔ اور اگر ان سے کبھو کوئی خطا بھی ہوگئی ہو تو معاف ہونا اس آیت سے ثابت ہے پارہ چہار سورۃ آل عمران فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا۔ ترجمہ۔ پس وہ لوگ جنہوں نے اپنا وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ اور تکلیف دیے گئے بیچ راستے میرے کے اور لڑے وہ اور لڑائی کئے گئے لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ، ور معاف کرے اللہ تعالیٰ گناہ اُن کے وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور داخل کرے گا اُن کو جنت میں جو نیچے اس کے چلتی ہیں نہریں، اور ثواب اُن کا نزدیک پروردگار اُن کے ہے۔ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ اللہ تعالیٰ اُن کو اچھا ثواب عطا فرمائے گا۔ آیت سوم در پارہ دہم سورۃ انفال۔ اس آیت میں اصحابوں کا خاص ہونا جن لوگوں نے اُن کو مدد دی ہے اُن کے بھی گناہ معاف کرکے اُن کو رزق نیک، دنیا و آخرت میں دینے کا وعدہ فرمایا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ایمان قبول کیا اور وطن چھوڑا اور جنگ کیا بیچ راہ خدا کے وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی اور امداد کی یہ لوگ ہی ہیں مومن سچے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ واسطے اُن کے بخشش اور روزی ہے اچھی دنیا اور آخرت میں۔

فائدہ :- اب ہم چہار یار کبارؓ کا ایمان واسلام لا نا کتب شیعہ سے ثابت کرتے ہیں۔ ... حدیثیں ... سے مروی ہے۔

شہادت اول۔ رُوِيَ عَنْ مُوْسٰى رِضَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ۔ ترجمہ۔ حضرت موسیٰ رضا سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تمام اصحابی میرے مثل ستاروں کے ہیں جس کی پیروی کروگے راہ ہدایت پاؤگے۔ ... اور میرے اصحاب کی راہ ایک ہی ہے۔ اور ... کوئی گمراہ نہیں ہے جو ان کو گمراہ کہے وہ خود گمراہ ہے۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے دَعُوْا لِيْ اَصْحَابِيْ۔ ...

Marfat.com

خیال کرو جہناں صحبت پائی سرور دوہاں جہاناں
کیکر ریس تہاڈی ہوندے تُوں شش مرزا داناں
جنہاں صحبت نال نبیؐ دے کیتی نال یقینے
تاں جو قبر بھی ساتھ اوہناں دے بن گئی وچ مدینے
دُنیا برزخ اندر جنہاں ساتھ نبیؐ دا کیتا
ربدی مار اوہناں نوں جیہڑے منہ اوہناں بیتا

حاصل کلام حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب کبارؓ نے آپ پر مال جان اولاد قربان دیئے تھے۔ اور ان کی بیبیوں نے بھی آپ کی محبت میں سب کچھ فدا کر دیا تھا۔ جیساکہ ایک مومنہ کا قصہ ہے جو آپ جنگ احد سے واقف آ رہے تھے تو مدینہ منورہ کے تمام لوگ آپ کے استقبال کے لئے نکلے۔ کیونکہ اس میں ستر آدمی شہید ہوگئے تھے۔ اور آپ کی شہادت کی بھی افواہ اڑ گئی تھی

اک عورت پچھدی لوکاں کولوں حال نبیؐ کی آیا
لوکاں آکھیا باپ تیرا ہے دنیا چھوڑ سدھایا
پھر اوس ہورس کولوں پچھیا دس حقیقت مینوں
شہید ہو یا ہے بھائی تیرا آکھ سناواں تینوں
پھر ہوراں تائیں کہے سلامت سرور ہے یا ناہیں
خاوند تیرا شہید ہو یا اج کہندے عورت تائیں
بیٹا بھائی باپ خاوند قربان نبیؐ توں کیتا
پر ہیں سنیا سرور عالم اجل پیالہ پیتا
کہیا اوہناں سردار محمد زندہ شاہ جہاناں
تاں الحمد کہیا اس عورت پایا کل خزاناں
دیکھو پیار اصحاب محمد کارن حب جیہاں
پر دشمن اونہاں گالی دیون وٹی مار نصیباں
پاک نبیؐ توں جان اولاداں مال کیتے قربانی
اجے بھی دشمن جانن اوہناں کرم جنہاں نے ساری
اسمٰعیلا نیک نصیباں والے اوہ کوئی جانی
جیہڑے سب اصحاباں منّے دِل جاوُں قربانی
حسد عداوت نال کینہ دے رکھن مول نہ کائی
تابعدار غلام اصحاباں دل دی نال صفائی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۔

ترجمہ۔ اور آگے بڑھنے والے نیک کاموں کے سب سے پہلے مہاجر اور انصار تھے۔ اور وہ لوگ جو تابعدار ہوئے ان کے ساتھ بھلائی کے راضی ہوئے وہ اللہ تعالیٰ سے اور راضی ہوا اللہ تعالیٰ اُن سے اور وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنت کا جو چلتی ہیں نیچے ان کے نہریں ہمیشہ رہیں گے بیچ جنت کے ہمیشہ رہنا اور یہ کامیابی ہے بڑی۔

فائدہ ۱۔ پس اس آیت شریف میں اول درجہ مہاجرین کا فرمایا۔ اور دوسرا درجہ انصار کا فرمایا۔ اور پھر تابعین کا۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سب سے پہلے ابابکر صدیقؓ گھر کو چھوڑ کر رسول اللہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کرنیوالا ہے۔ جیسا اللہ تعالیٰ پارہ دس میں ارشاد فرماتے ہیں۔ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ یعنی جس وقت کہا محمد الرسول نے واسطے ساتھی اپنے کے (مراد ابابکر صدیقؓ) کہ نہ ڈر تحقیق اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے

فائدہ ۲۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اصحاب اوّل (یعنی مہاجر و انصار) کو چار چیزیں عنایت فرمائی ہیں۔ اوّل راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے۔ دوسرا وہ راضی ہوئے اللہ تعالیٰ سے تیسرا وعدہ دیا ان کو جنت کا۔ چوتھا فرمایا کہ وہ جنت میں ہمیشہ ہی رہیں گے۔ بعد فرمایا۔ کہ یہ مراد وندی ہے بڑی۔

سب اصحاب نبیؐ دے پیارے شان مراتب عالی
جو بخشیاں من بیشہم فن مات ایساں نوں خالی
عیسائی نیک نبیؐ دے فرمودن ایماں ہور حواری
اراں نقیب یہودی فتح جہلاں توں انکاری

Marfat.com

.امامیہ یاراں اماماں باجھوں ہور نہ ہتی کائی ؛ ہور اصحاباں من ناہیں وانگ یہود عیسائی

فائدہ :- اصحاب کبارؓ نے آپ کی محبت میں تمام رشتہ داری چھوڑ دی اور اپنے اعلیٰ قسم کے مکانات پناہ نہ کی۔ جن کے مکانوں کے نشانات اب تک مکہ مکرمہ میں موجود ہیں ۔ مثلاً مکان صدیق اکبرؓ مکان عمر فاروق رضہ علی کرم اللہ وجہٗ وغیرہ ، حاجی لوگ زیارت بھی کرتے ہیں اور طرح طرح کی مصیبتیں دین کی خاطر اٹھائیں ۔ اور آخر دم حضرت محمد الرسول اللہ اور آپ کے اہل بیت کے تابعدار اور خدمت گذار رہے ۔

تابعدار نبیؐ دے دوست سارے دلڑیاں نال صفائیں ؛ کرن غلامی دعوی سارے روز قیامت تائیں
اہل البیت نبیؐ دے دوست دوں زبانوں آکے ؛ پر دشمن آکھن اتوں دوست دچوں پرکھائے
یار نبیؐ دے جے کر دشمن اہل البیت ایہائی ؛ تورات انجیل قرآن اندر رب صفت کیوں فرمائی
دیکھ سیپارے چھبی اندر تیجے پار دچہ بھائی ؛ سورۃ وچہ فتحا چوہاں یاراں صفت بتائی
جیوں کر چار کتاباں من ساون فرض ایہائی ؛ ایویں چوہاں یاراں منو دل دی نال صفائی
جو کوئی چوہاں کتاباں وچوں ہے اِکدا انکاری ؛ اوہ کافر بیدین نکارا مت شیطاناں ماری
ایویں جو کوئی یار نبیؐ نہ یار نبیؐ دا جانے ؛ اوہ بھی کافر بیشک ہویا آیت دیکھ قرآنے
وچہ تورات کرے رب صفتاں چوہنہ نبیؐ دیاں یاراں ؛ مومن تابعدار چوہاں دے ویکھ انجیل اخباراں

فائدہ :- آیت دوم اصحاب کبارؓ کا خاص بہشتی ہونا ۔ اور اگر ان سے کبھول کر خطا بھی ہوگئی ہو تو معاف ہونا اس آیت سے ثابت ہے پارہ چہارم سورۃ آل عمران فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا ۔ ترجمہ ۔ پس وہ لوگ جنہوں نے اپنا وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے ۔ اور تکلیف دیے گئے بیچ راستے میرے کے اور لڑے وہ اور لڑائی کئے گئے لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ، ور معاف کئے اللہ تعالےٰ گناہ ان کے وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور داخل کرے گا ان کو جنت میں جو نیچے اس کے چلتی ہیں نہریں ، اور ثواب ان کا نزدیک پروردگار ان کے ہے ۔ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ اللہ تعالےٰ ان کو اچھا ثواب عطا فرمائے گا ۔ آیت سوم در پارہ دہم سورۃ انفال ۔ اس آیت میں اصحابوں کا خاص مومن جن لوگوں نے ان کو مدد دی ہے ان کے بھی گناہ معاف کر کے ان کو رزق نیک ، دنیا و آخرت میں دینے کا وعدہ فرمایا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ایمان قبول کیا اور وطن چھوڑا اور جنگ کیا بیچ راہ خدا کے وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۔ اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی اور امداد کی یہ لوگ ہی ہیں مومن سچے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ واسطے ان کے بخشش ہے اور روزی ہے اچھی دنیا اور آخرت میں ۔

فائدہ :- اب ہم چہار یار کبارؓ کا ایمان واسلام از کتب شیعہ سے ثابت کرتے ہیں ۔ ورد احادیث بروایت ... سے مروی ہے ۔

شہادت اول ۔ رُوِيَ عَنْ مُوْسَى رِضَا رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ ۔ ترجمہ ۔ حضرت موسیٰ رضا سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تمام اصحابی میرے مثل ستاروں کے ہیں جس کی پیروی کرو گے راہ پاؤ گے ۔ یعنی ہدایت پاؤ گے ۔ ... اور میرے اصحاب کی راہ ایک ہی ہے ۔ اور میرا کوئی صحابی گمراہ نہیں ہے جہاں کو گمراہ کرے وہ خود گمراہ ہے ۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے دَعُوْا لِيْ اَصْحَابِيْ ۔ ...

Marfat.com

چھوڑ دو مجھ کو اور میرے اصحابوں کو اور ان کو برا مت کہو۔

فائدہ :- پس ان دونوں حدیثوں سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اوّل اصحاب مثل ستاروں کے دوسرا وہ سب کے سب بے خطا اور راہ نما تھے۔ تیسرا ان کی بدگوئی سے آپؐ نے منع فرمایا کہ میرے لحاظ سے ان کو۔ پس اہل ایمان کے لئے تو یہ حدیثیں ہی کافی ہیں

شہادت دوم صدیق اکبرؓ کے صدیق ہونے کی۔ علی ابن عیسٰے رملی امام اثنا عشریہ نے اپنی کتاب کشف الغمہ معرفت الائمہ میں لکھا ہے (نقل از نہج البلاغۃ) سُئِلَ الْاِمَامُ اَبُوْجَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنْ حُلْیَۃِ السَّیْفِ ھَلْ قَالَ نَعَمْ ۔

ترجمہ۔ کسی نے امام جعفر صادقؓ سے پوچھا کہ تلوار کا قبضہ طلا کرنا (یعنی تلوار کے دستہ کو سونا چاندی لگانا) درست یا نہیں تو امام صاحب نے فرمایا ہاں جائز ہے قَدْ کَانَ حُلِیَّ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ بِسَیْفِہٖ۔ اس لئے کہ تحقیق صدیق کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا فَقَالَ الرَّاوِیْ اَتَقُوْلُ ھٰکَذَا۔ پس راوی کہتے ہیں کہ اس سائل نے عرض کیا آپ بھی ابابکر کو صدیق کہتے ہیں فَوَثَبَ الْاِمَامُ عَلٰی مَکَانِہٖ فَقَالَ نَعَمْ الصِّدِّیْقُ نَعَمْ الصِّدِّیْقُ نَعَمْ الصِّدِّیْقُ۔ یہ سنتے ہی امام صاحب جوش میں آکر اپنی جگہ سے اچھلے اور فرمایا، ہاں وہ صدیق ہے، وہ صدیق ہے وہ صدیق ہے فَمَنْ لَمْ یَقُلْ لَہُ الصِّدِّیْقُ فَلَا صَدَّقَ اللّٰہُ قَوْلَہٗ فِی الدُّنْیَا وَلَا الْاٰخِرَۃِ ۔ پس امام جعفرؓ نے فرمایا کہ جو شخص صدیق اکبرؓ کو صدیق نہ کہے۔ اس کی دنیا اور آخرت میں کوئی تصدیق نہ کرے۔ یعنی امام صاحب نے اس کمبخت کے حق میں بددعا فرمائی

فائدہ :- پس امام صاحب کے قول نے تو جھگڑا ہی طے کر دیا کہ جو کوئی صدیق اکبرؓ کو صدیق نہ جانے وہ خود بے صدق ہے۔ یعنی جھوٹا ہے۔

مسئلہ :- قواعد نص قرآنی سے ظاہر ہے کہ بعد انبیاء علیہم السلام کے تمام امت سے صدیق کا درجہ بڑا ہے چنانچہ اللہ تعالٰی پارہ پانچ سورۃ نساء میں ارشاد فرماتے ہیں فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۔ ترجمہ۔ پس وہ لوگ جو ساتھ ان کے ہیں۔ انعام کیا اللہ تعالٰی نے ان پر نبیوں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحین سے اور یہ اچھے ہیں دوست۔

فائدہ :- امام جعفر صادقؓ کا دوسرا قول جو صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ کے حق میں آپ نے فرمایا ہے۔ جس کو امام ابو عیسٰی نے اپنی کتاب طوق الجماعت کی آخری بحث امامت میں لکھا ہے لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَضْمَرَ لَھُمَا اِلَّا الْحُسْنَ الْجَمِیْلَ۔ ترجمہ۔ لعنت کرتا ہے اللہ تعالٰی اس شخص پر جو اپنے دل میں بھی ان دونوں (ابابکرؓ و عمرؓ) کے حق میں بدگمانی و بدظنی

فائدہ :- اس کلام تمام سے تین فائدے حاصل ہوئے۔ اوّل تو صدیق اکبرؓ کا صدیق ہونا خود امام جعفر صادقؓ زبان پاک سے ثابت ہوا۔ دوسرا صدیق اکبرؓ کا درجہ خود خدائے رحمان کی کلام پاک سے ثابت ہوا۔ تیسرا جو دل میں بھی بدگمانی یا بدگوئی صدیق اکبرؓ کی کرے اس پر خدا کی لعنت نازل ہوتی ہے۔

ایس کلام امام صاحبدیوں ایہ گل ثابت ہوئی — ابابکرؓ دے شان برابر ثانی ہور نہ کوئی
اوّل کل کفار منافق سٹے دوزخ کھائی — دین درست محمدی کیتا واہ واہ تیغ چلائی
کتنے ملک کفار یہوداں وچ اسلام لیایا — بیدیناں گمراہاں تائیں اہل اسلام بنایا
دوجا دین محمدی تائیں کر مضبوط سدھایا — بدعت ماکر کی نام نہ چھوڑیا وانگ بانْدر اٹھایا
بنجا اس دنیا تھیں دامن پاک بے عیب بنایا — سب اصحاباں تھیں اوّل اوس روضے ڈیرہ لایا

Marfat.com

چوتھا حق خلافت ابوبکرؓ نے خوب ادا یا — پنجواں اوّل کل فسادوں دنیا چھوڑ سدھایا
خلافت ابوبکرؓ وچہ ہویا جھگڑا مول نہ کائی — کل فسادوں امن سلامت ویکھو تاریخوں بھائی
افضل بعد نبیؐ دے جان زمانہ ابوبکر دا ! — کوئی نہ اوس مخالف ہویا علیؓ رعایت کردا
چھیواں اطاعت لئے عبادت دا حق خوب ادایا — ایہ کجھ خوبی شان صدیقیؓ حیدرؓ نے فرمایا
ستواں ظلم برا جو حضرت ابوبکرؓ پر کردا — اُس پر لعنت وارد ہووے کہنا ہے سرور دا
جو تصدیق صدیقوں منکر سب اُسنوں جھٹلایا — اندر دوہاں جہاناں حضرت جعفرؓ نے فرمایا
تاں اوہ کرن تعریف اوہناں دی حضرت علیؓ پیارے — بُرا اونہاں نوں جانن اوہ جان شیطانی سارے
ایویں بہت فضائل حق صدیقؓ عمرؓ دے بھائی — بھی عثمانؓ علیؓ دے حق وچہ جنہاں انت نہ کائی
بھی سب آل اصحاب محمدؐ سبھناں شان بلندی — جو بغضیاں منن بغض نہ منن جانی ٹولی گندی

الغرض یہ تمام فضائل اصحاب ثلاثہ خود شیعہ کی کتب سے ثابت ہیں ۔ مگر یہ اُن کو احادیث اکیلی خبر کہکر جھٹلا دیتے ہیں اصحاب ثلاثہ کے فضائل کے منکر ہو جاتے ہیں ۔ جب کبھی کسی علماء اہلسنت نے بھی ثبوت دیا تو پھر اس میں اپنی دلیل سے تاویل بڑھاکر معنے تبدیل تغیر کر دیتے ہیں ۔ مثلاً امام جعفر صادقؓ نے اپنی کتاب مسند احقاق الحق میں حضرت ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ کے حق میں فرمایا ہے هُمَا اِمَامَانِ عَادِلَانِ قَاسِطَانِ كَانَ عَلَى الْحَقِّ ۔ ترجمہ ۔ یہ دونوں امام عادل انصاف کرنیوالے ہیں وَمَاتَا عَلَيْهِ فَعَلَيْهِمَا رَحْمَتُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ اور فوت ہوئے دونوں حق پر ہی رحمت کرے اللہ تعالےٰ اُن پر دن قیامت تک ۔

امام جعفرؓ دی پاک زباوں ایہ گل ثابت ہوئی — صدیقؓ عمرؓ دو حق خلیفہ عادل منصف سوئی
دوویں صاحب نال ایمانے دنیا چھوڑ سدھائے — اُپر اوہناں دے رحمت دائم جعفرؓ خود فرمائے
ایہیں حدیثوں شیعہ صاحب ہور مراد بتاون — کر تفسیر طویل تغیر معنیاں نوں بدلاون
بہت فضائل یاراں شیعہ کتبوں ثابت آون — پر ایہ اس جا کر تاویلاں مطلب نوں اُلٹاون

غرض کہ جس کو کوئی موقعہ نہ ملا تو اس نے امامین پر تقیہ کا الزام لگا دیا ۔ مثلاً کوئی شخص کہے کہ نعوذ باللہ من ذالک اگر اصحاب ثلاثہ مسلمان اور مومن نہ تھے تو حضرت علیؓ نے ان کی بیعت کیوں کی تھی ۔ اور اُن کے پیچھے نماز باجماعت اور جمعہ و عیدین کیوں پڑھتے تھے تو فوراً کہہ دیتے ہیں کہ یہ تمام کام حضرت علیؓ کے تقیہ کی وجہ سے تھے ۔ یعنی حضرت علیؓ نے تقیہ کیا ہوا تھا ۔

فائدہ :- ان حضرات شیعہ نے اصحاب ثلاثہ کی دشمنی کی وجہ سے اہل بیت کی وہ توہین کی ہے کہ خدا یا الامان جس کے لکھنے سے ہمارا دل کانپتا ہے ۔ مگر نقل کفر کفر نہ باشد مثل مشہور ہے ۔ ازاں جملہ ان کے حق الیقین میں شیعہ صاحبان لکھتے ہیں کہ جب خلفائے ثلاثہ نے خلافت غصب کر لی یعنی چھین لی تو حضرت علیؓ نے اپنے دونوں صاحبزادوں کو انگلی لگا کر اور حضرت خاتون جنت کو ساتھ لئے ہوئے گھر گھر امداد کے لئے پیدل جاکر پھرتے رہے کہ ہمیں خلافت لے دو ۔ مگر کسی مسلمان نے مدد نہ کی ۔ اور اسی حق الیقین طعن سوم میں ہے کہ حضرت فاطمہؓ خاتون جنت اونچی اونچی بلند آواز سے فریاد کرتے تھے کہ اے لوگو ہم کو اصحاب ثلاثہ سے خلافت کیوں نہیں لے دیتے ہو ۔ مگر کسی مسلمان نے بھی فریاد رسی نہ کی اور حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ کو کہا ۔ تو چند آدمیوں کو کیوں نہیں بھیجتا کہ حضرت علیؓ کو پکڑ لا دیں ۔ پھر لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے غصہ میں آکر اہل بیت کے دروازہ پر لکڑیاں جمع کیں اور آگ لگوا دی ۔ تو حضرت فاطمہؓ نے زور سے فریاد کی تو حضرت

Marfat.com

علی نے تلوار نکالی حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کے ہاتھ سے تلوار چھین لی ۔ اور امیر علیؓ کو گلے میں رسی ڈال کر گھر سے باہر لے آیا

بدست بود یک ریسماں | دگر درکف خالد پہلواں
فگندند بر گردن شیر نر | کشیدند اوزا بر ابابکر

ترجمہ ۔ ایک رسی عمرؓ کے ہاتھ میں تھی اور دوسری خالد پہلوان کے ہاتھ میں اس ڈالی ہوئی تھی پیچ گردن علیؓ کے اس کھینچ کر لاتے پاس ابو بکرؓ کے اور اسی غضب میں عمرؓ نے دہلیز اکھاڑ کر ماری حضرت فاطمہؓ کے پہلو پر کہ چوٹ سے آپ کے استخوان ٹوٹ گئے اور آپ کا حمل بھی گر گیا ۔ نعوذ باللہ من ذالک جس کا نام امام محسن بتاتے اور ایسا ہی مفتاح البرکات بجواب شوائط برکات مصنف علامہ عبدالکریم شہرستانی میں لکھا ہے ۔ بروایت نظام ضَرَبَ بَطْنَ فَاطِمَۃَ حَتّٰی اَسْقَطَ الْمُحْسِنُ بَطْنَهَا ۔ ترجمہ ۔ تحقیق عمرؓ نے اس غضب سے مارا کہ حضرت فاطمہؓ کا گر گیا ۔ یعنی امام محسن علیہ السلام ساقط ہو گئے ۔ حالانکہ حضرت علیؓ بھی موجود تھے ۔ اور ایسا ہی صاحب احتجاج نے بھی لکھا ہے ۔ غرضیکہ اس قسم کے کئی افترات لغویات ان کی کتابوں میں موجود ہیں ۔ جن کے ذکر کا کتب سنت اہل جماعت میں کوئی نام ونشان بھی نہیں ۔

فائدہ :۔ اے دین کے مرافو دیکھو تو سہی کس طور پر ان معترزوں نے اہل بیت کی ہتک وتوہین کی ہے پھر گھر میں یہ باتیں جاہل لوگوں کو سنا سنا کر گمراہ کرتے ہیں جن باتوں کو کوئی بیوقوف بھی اپنے بزرگوں کی نسبت سن سکتا ۔ توبہ توبہ ایسا کون ہے کہ جو اس شیر خدا لافتا حضرت علی اسداللہ الغالب کے سامنے حضرت فاطمہؓ کو ایسا صدمہ پہنچائے کہ آپ کے استخوان ٹوٹ جائیں اور حمل بھی گر جائے ۔ اب غور کا مقام ہے کہ اس سے زیادہ بھی کوئی ہتک توہین اہل بیت کی ہے

حکایت

خیال علی کسی شیعہ نے اہل سنت علماء سے کہا ۔ کہ آپ حضرت علیؓ کی تعریف کیجئے ۔ علماء باوفا نے کہا کہ کیا تم شیعہ کے علیؓ کی تعریف پوچھتے ہو یا سنت اہل جماعت کے علیؓ کی تعریف سننا چاہتے ہو ۔ سائل نے گھبرا کر عرض کی کہ میرے نزدیک تو ایک ہی علیؓ ہے تو اس عالم باوفا نے فرمایا کہ بھائی شیعوں کا علیؓ تو خیالی علی ہے جو ہمیشہ ہی مغلوب رہا تھا ۔ اور اصحاب ثلاثہ سے ڈرتا تھا اور اپنی خلافت بھی اصحاب ثلاثہ سے کھو بیٹھا تھا یہاں تک کہ دشمنوں نے اس کی بیوی کو بھی مار مار کر زخمی کر دیا ۔ اور اس کا حمل بھی گرا دیا ۔ اور ان کا گھر بھی جلا دیا پھر بھی اس نے کچھ نہ کہا ۔ وہ علیؓ ایسا ڈرپوک کمزور ڈرتا کل علی تھا اور حقیقی اور موافقہ سنت اہل جماعت علی وہ علی کرم اللہ وجہہ ہے جو اسم سمی سے مشہور ہے ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَسَدُ اللّٰهِ اَبِیْ الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ حَيْدَرِ كَرَّارِ قَاتِلِ الْكُفَّارِ لَافَتٰى اِلَّا عَلِیْ لَا سَيْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ ۔

ترجمہ ۔ علیؓ شیر ہے خدا کا اور غالب ہے اوپر تمام شیروں کے اور اس پر کوئی غالب نہیں ظاہر کرنیوالا عجیبہ غریبہ کو مار بشر کے بار بار حملے کرنیوالا کفار کو قتل کرنیوالا نہیں کوئی بہادر پہلوان مگر علیؓ اور نہیں کوئی بہتر تلوار مگر تلوار علیؓ کی جس کا نام ذوالفقار تھا ۔ یعنی سنت اہل جماعت کا علیؓ بڑا بہادر پہلوان تھا ۔ جس نے بارہ کوس کے خیبر کے ایک دم میں اکھاڑ دیئے ۔ اور جنات کفار کو مار مار کر ایک دم خاک میں ملا دیا ۔ جس کے فتح کرتے تمام اصحاب گھبرا گئے تھے ۔ اور تلوار آپ کی ذوالفقار وہ تلوار بھی جو حضرت رسول پاک نے خود علی کرم اللہ وجہہ کو عنایت فرمائی تھی جس کی یہ صفت تھی کہ ایک بار مارنے سے

Marfat.com

دن سے لے کر کمر تک تمام مہرے یعنی کندھے توڑ دیتی تھی۔ الغرض انصاف سے دیکھنا چاہیے کہ کون شخص صفت و ثنا و منزلت حضرت علیؓ کی بیان کرتا ہے اور کون ذلت و توہین ان کی بیان کرتا ہے۔

فائدہ :- بھلا جو شخص آپ کی اس طرح ہتک کرے کہ حضرت علیؓ ہمیشہ مغلوب رہے اور اپنی خلافت بھی کھو بیٹھے اور اپنی بیوی بنت رسول خدا اور دونوں صاحبزادوں کو گدھے پر چڑھا کر گھر گھر میلہ بنا کر لئے پھرے۔ پھر بھی کسی نے امداد نہ کی۔

علیؓ اساڈا صفدر حیدر شیر بہادر جائی — ستے علیؓ شیعہ ڈر پوک ڈراکل ڈر ڈر عمر لنگھائی
علیؓ اساڈے کوٹ خیبر دے بلوچہ توڑ وکھائے — تے علیؓ شیعہ اصحاب ثلاثہ قابو مول نہ آئے
علیؓ اساڈے شیر بہادر شیراں ار بھجایا — عثمانؓ غنی بھی علی شیعہ توں لے خلافت دھایا
علیؓ شیعہ دے گھر گھر جا کر عاجز شکل وکھائی — تے علیؓ اساڈے مول کسے دی نہیں پرواہ رکھائی
علیؓ اساڈے ولی الٰہی ڈرن کسے توں ناہیں — تے علیؓ شیعہ دا شیعہ وانگوں ڈر دا ہوئے ناہیں
علیؓ اساڈا کل مخلوقاں اُپر غالب آیا! — تے علیؓ شیعہ نے عمرؓ فاروق توں بیوی حمل جھڑایا
علیؓ اساڈے ہاراں کوٹ خیبر دے توڑے بھائی — تے علی شیعہ دے گلوچہ رسی خالد فوجی پائی
علیؓ اساڈا بھائیاں وانگوں عثمان عمرؓ صدیقؓ پیارا — تے علی شیعہ دا اُتوں دوست وچوں دشمن یارا

مجلس بارویں [۱۲]

اور یہ چار فصلوں میں منقسم ہے

فصل اوّل

در زیر ابتدا مذہب شیعہ و شہادت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ اے برادران اسلام عبداللہ بن سبا یہودی مذہب شیعہ کا بانی ہے۔ نقل کرتے ہیں کہ زمانہ صدیق اکبرؓ میں جب ملک فارس روم فتح ہوئے تو کچھ یہودی قتل ہوئے اور کچھ پکڑے آئے جن میں عبداللہ بن سبا نام یہودی بڑا عالم نامی گرامی اپنے علم کا عالم اور ہر فن و فریب میں کامل تھا پکڑا گیا۔ لاچار ہو کر ظاہر طور پر مسلمان ہوا۔ مگر اپنے قریبیوں کے قتل و قید ہونے سے بہت ہی غمناک اور اہل اسلام کا جانی دشمن تھا۔ لیکن دن بدن اسلام ترقی پر تھا۔ اس واسطے کچھ نہ کر سکتا تھا۔ حتیٰ کہ اس نے اندرونی طور پر اپنے شاگردوں کو جو روم و شام فارس میں رہنے والے تھے خط لکھے۔ اور ان سب اہل اسلام سے بدلہ لینے کے لئے امداد جاری تو سب نے جواب دیا کہ ہم اہل اسلام سے کسی طریقے سے بھی بدلہ نہیں لے سکتے کیونکہ اہل اسلام کی دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور آپس میں متفق ہیں۔ اس کے بعد عبداللہ بن سبا نے ان تمام شاگردوں سے مشورت چاہی کہ جب تک ہم مسلمانوں

Marfat.com

سے بدلہ نہ لوں مجھے صبر نہیں آتا۔ تمام شاگردوں نے یہ رائے پیش کی کہ مطلب اس ترکیب سے نکل سکتا ہے کہ بظاہر مسلمان ہوکر اُن کے مذہب میں تفرقہ ڈالنا شروع کرو۔ کبھی نہ کبھی آپ کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ چنانچہ بعد از شہادت عثمانؓ اس منافق عبداللہ بن سبا نے موقع پاکر اس زہر باطنی کو ظاہر کیا۔ تو اوّل تو تجاوز اکثر لوگوں میں اس طرح شروع کی کہ اہلبیت کی محبت کا ڈھنگ لگایا۔ پھر آہستہ آہستہ اس مکار نے کچھ کچھ خلفائے ثلاثہ پر الزام لگانا شروع کیا یہاں تک کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کو خبر ہوگئی کہ عبداللہ بن سبا ابا بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے حق میں کچھ عیب جوئی کرتا ہے۔ پس فوراً آپ نے اس کو بلاکر مع شاگردوں کے اس کو قید کر دیا۔ اور منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ دیا کہ دیکھو جن لوگوں نے اصحاب ثلاثہ کی بدگوئی کی ہے میں ان کو کیسی سزا کرتا ہوں اور بعد اس کے آپ نے اُن ملعونوں کو یعنی عبداللہ بن سبا اور اس کے شاگردوں کو دُرّے لگا کر شہر مدینہ سے نکال دیا۔ تو بعد وفات حضرت علی کرم اللہ وجہ کے اس موذی نے دو تین رسالے ایسے لکھے جن میں کچھ اہل بیت کی صفت ثنا لکھی اور کچھ اصحاب ثلاثہ کی بدگوئی لکھی اور یہ رسالے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نام منسوب کرکے امام صاحب کے دفتر میں چھپا کر ملا دیئے۔ بعد وفات امام جعفر صادق علیہ السلام کے یہ رسالے ظاہر ہوئے تو محقق لوگوں نے کہا کہ رسالے امام جعفر صادق کے مذہب کے برخلاف ہیں۔ مگر منافق لوگ جن کا عقیدہ باطنی گندا تھا کہنے لگے کہ یہ ہی مذہب امام صاحب کا تھا۔ اور اُن رسالوں کو اب علماء شیعہ نے آئمہ علیہ السلام کے نام منسوب کر دیا۔ پس یہاں تک نوبت پہنچی کہ اصحاب ثلاثہ کو کافر منافق جاننے لگے۔ اور روایات سے ثابت ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی سیاہ رُو امام جعفر صادقؓ کے زمانہ تک زندہ رہا۔

فائدہ :۔ غرض کہ یہ مذہب عبداللہ بن سبا کا ایجاد کردہ ہے۔ اگر کوئی شیعہ اپنی عادت کے مطابق ان رسالوں عبداللہ بن سبا سے انکار کرے رجو کہ عبداللہ بن سبا نے خود تحریر کرکے امام جعفرؓ کے نام منسوب کرکے کتب خانہ امام صاحبؒ میں داخل کر دیئے تھے (تو ہم کتب شیعہ سے حرف بحرف ان رسالوں کا ثبوت دیتے ہیں۔ جیسا کہ امام مؤید باللہ یحییٰ ابن ہمزہ زیدی شیعہ نے اپنی کتاب اطواق الحمایہ کی آخری بحث امامت میں سوید بن غفلہ سے روایت لکھی ہے اِنَّہٗ قَالَ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ یَنْتَقِصُوْنَ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ ۔ ترجمہ :۔ روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا اُس نے گذرا میں ایک قوم پر کہ کرتے بدگوئی ابا بکرؓ و عمرؓ کی فَاَخْبَرْتُ عَلِیًّا وَقُلْتُ لَوْلَا اَنَّھُمْ یُرِیْدُوْنَ پس خبر دی میں نے حضرت علیؓ کو اور عرض کی کہ اگر نہ ہوتی یہ بات جو کہ یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ تو چھپاتا ہے جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ البتہ نہ دلیری کرتے یہ لوگ اِنَّکَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ سَبَاءٍ وَکَانَ اَوَّلُ مَنْ اَظْھَرَ ذٰلِکَ اور ان سب کا افسر عبداللہ بن سبا تھا اور وہ پہلا شخص تھا جس نے ظاہر کیا۔ ان باتوں کو (یعنی عیب جوئی بدگوئی اصحاب ثلاثہ) فَقَالَ عَلِیٌّ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ رَحِمَہُ اللّٰہُ عَلَیْھِمَا ۔ پس فرمایا علی کرم اللہ وجہ نے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی ایسے بزرگ لوگوں کی بدگوئی کرنے والوں بدکاروں سے اور رحمت کرے اللہ تعالےٰ ان دونوں پر دنیا و آخرت میں ثُمَّ نَھَضَ وَاَخَذَ بِیَدِیْ وَاَدْخَلَنِیْ الْمَسْجِدَ فَصَعَدَ الْمِنْبَرِ۔ پھر کھڑے ہوئے اور پکڑا ہاتھ میرا۔ اور داخل کیا مجھکو مسجد میں پھر چڑھے منبر پر اور پکڑا داڑھی اپنی کو مٹھی میں اور وہ سفید تھی پھر شروع ہو گئیں آنسو آپ کی حتیٰ کہ داڑھی تر ہو گئی اور بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَا بَالُ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اَخِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَوَزِیْرَہٗ وَصَاحِبَہٗ سَیِّدِیْ قُرَیْشٍ وَاَبُوْ مُسْلِمِیْنَ پھر خطبہ پڑھ کر فرمایا کیا حال ہوگا اُس قوم بے حیا کا جو یاد کرتی ہے بھائی رسول خداؐ اور وزیر اعظم آپ کے جو ایک یار غار اور دوسرا سردار ہے قریش کا اور دو باپوں مسلمانوں کے کو ساتھ بدگوئی کے وَقَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا بَرِیٌّ مِمَّا یَذْکُرُوْا عَلَیْہِ عَاقِبٌ اور فرمایا علی کرم اللہ وجہٗ نے میں بیزار ہوں اُس سے جو وہ ذکر کرتے ہیں اور بدگوئی ابابکرؓ

Marfat.com

سزا بلکہ میں اُن کو اِس ذکر کرنے سے بھی سزا دوں گا۔

نظم

علیؓ کہیا میں اوہناں تائیں دلیاں خوب سزائیں
جو عمرؓ صدیقؓ نوں منداِبولن بریاں کرن ادائیں

منبر پر چڑھ خطبہ پڑھیا خوب طرح سمجھایا
میں بیزار اوہناندے کولوں ظاہر آکھ سنایا

ایہہ دونویں یار پیارے جانی خاص رسول الٰہی
دین اندر اینہاں بدنی مالی ساری قوت لائی

چنگے فیصلے کیتے اوہناں موجب امر الٰہی
قدم بقدم ایہہ سارے چلے چال رسول خدائی

وقت وفات تائیں اوہ راضی نال تناں بھائی
بھی لوک تنہاں پر راضی نال سلوک خلافت پائی

اوہناندی بدگوئی کرنی روا کسینوں ناہیں
مسلماناں پر حق تنہاندے بے شمار ورائیں

اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ عَلِیٌّ نَوَالَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا یُحِبُّهُمَا اِلَّا مُؤْمِنٌ فَاضِلٌ وَلَا یُبْغِضُهُمَا اِلَّا شَقِیٌّ مَارِقٌ وَحُبُّهُمَا قُرْبَةٌ وَبُغْضُهُمَا مُرُوْقٌ۔

قسم میں اس ربدی جو ہے رب زمین اسماناں
جس دے قبضے جان میری ہے کہے علیؓ مردانہ

صدیقؓ عمرؓ سنگ پیار کرے جو مومن خاص یقینوں
جو کرے عداوت نال اوہناندے اوہ ہے خارج دینوں

صدیقؓ عمرؓ دی محبتوں قرب الٰہی حاصل آوے
دشمن اوہناں دشمن ربدا خود حیدر فرماوے

اے مومن بھائیو تسیں بھی جیکر قرب ربانا چاہو
صدیقؓ عمرؓ سنگ پیار کرو نہ ویر عداوت چاہو

صدیقؓ عمرؓ دا ویری رب رسول دا ویری آیا
ایہہ حضرت علیؓ روایت کردا میں نہیں لوں بنایا

وَقَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ اَضْمَرَ مِنْهُمَا اِلَّا الْحَسَنَ الْجَمِیْلَ ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ کی اس شخص پر جو صدیقِ اکبرؓ و عمر فاروقؓ پر دل میں بدظنی رکھے سوائے نیک گمان کے وَسَمِعَ اَنَّ سُوَیْدَ بْنَ غَفَلَةَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِبْنَ السَّبَاءِ وَقَالَ لَا سَاکِنِیْ فِیْ بَلْدَةٍ اَبَدًا ۵ قریب ہے اے سوید بن غفلہ دیکھے گا تو کہ میں بُرا حال کرتا ہوں۔اُن کا جو صدیقؓ اور عمرؓ کی بدگوئی کرتے ہیں۔ پھر بھیجا ایک آدمی طرف عبد اللہ بن سبا کی۔ اور بلایا اس کو پس نکال دیا آپ نے عبد اللہ بن سبا کو مدینہ منورہ سے طرف شہر مدائن کے اور فرمایا کہ نہ ٹھہرے گا۔ تو اس شہر مدینہ میں کبھی اسے یہودی۔

فائدہ:۔ ان دو روایتوں سے کئی فائدے حاصل ہوئے۔ اول تو معلوم ہوا کہ تبرہ بازشیعہ کا بانی مبانی عبد اللہ بن سبا منافق یہودی تھا۔ جو صدیق اکبرؓ و عمر فاروقؓ کی بدگوئی کرتا تھا۔ دوسرا حضرت علیؓ نے شیخین کی بدگوئی کرنے والا سے خدا کی پناہ مانگی۔ تیسرا حضرت علیؓ کی داڑھی مبارک اتنی لمبی تھی کہ سُنّہ میں آجاتی تھی۔ تو معلوم ہوا کہ داڑھی مٹھ بھر رکھنی سنت علیؓ اور سنت نبوی ہے جو کوئی مٹھ سے کم رکھے گا اُس کے حق میں حضرت محمد الرسول اللہ نے سخت وعید فرمائی ہے جیسا کہ عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ النَّبِیُّ مَنْ نَظَمَ اللِّحْیَةَ اَوْقَصَّرَهَا مِنْ قَبْلِ الْقَبْضَةِ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ سُوْدَ وَجْهِهٖ وَتَغْرِیْبِلُ شَفَاعَتِیْ

ترجمہ۔ روایت ہے علی کرم اللہ وجہٗ سے کہ فرمایا حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو شخص منڈائے یا کترائے داڑھی اپنی کو پہلے مٹھ بھر ہونے سے اٹھائے گا اللہ تعالےٰ اس کو دن قیامت کے مُنہ اس کا کالا ہوگا اور شفاعت کر دوں گا میں اُس کی۔

جو داڑھی ختن کچھاں رکھن سور نے شیطانے
منہ شرمندے رب تیں ہوسن ادس جہان

Marfat.com

اللہ ڈسی حکم جاں سجدہ خلق ہجوم — مچھاں سیخاں ہوسی سجدے تھیں محروم
جو مچھاں سکھاں وانگوں رکھن اہڑیاں انگ ہنوداں — شرح محمدی تہاں نہ بھانی لکھ لعنت مردوداں

چوتھا فائدہ :- حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے حضرت شیخین[1] کو حضرت محمد الرسول اللہ کے بھائی اور دوست اور وزیر اعظم اور یار غار اور رفیق اور تمام قریش کے سردار اور تمام مسلمانوں کے باپ فرمایا ہے۔ پس جیسا ماں باپ کا بے ادب گستاخ دوزخی ہوتا ہے ویسا ہی شیخین کا بے ادب بھی دوزخی ہے۔ پانچواں وہ صاحب حیا و وفا اور عادل باانصاف تھے کسی اہل اسلام کو دکھ تکلیف نہیں دیتے تھے۔ چھیواں امیر علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے خدا کی جو کوئی ان دونوں کا دشمن ہے وہ کافر بددین ہے وہ ہمیشہ دوزخ میں جلتا رہے گا۔

فائدہ :- پس ہم سنت اہل جماعت کا مذہب و عقائد و اصول تو حضرت علیؓ کے مذہب و عقائد و اصول کے موافق ہے جس طرح وہ شیخین کے دشمن کو اپنا دشمن جانتے تھے ویسا ہی ہم بھی دشمن ابابکر صدیق و عمر فاروق کو اپنا دشمن جانتے ہیں اور وہ دشمن خدا اور رسول ہے۔

قصہ شہادت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ

نوٹ :- حضرت عثمانؓ کی شہادت بھی اسی عبد اللہ بن سبا یہودی بانی شیعہ ہی کے سبب سے ہوئی مگر اس میں سردان منافق کی شرارت ملی ہوئی تھی۔ اس قصہ کو ہم نظم میں بیان کرتے ہیں۔ نظم از دقائق الاخبار

وچہ دقائق الاخبار دے قصہ ذوالنورین ایہ آیا — جو بی بی عائشہؓ مکہ کر کار دا طرف عثمان چلایا
محمدؓ ابو بکرؓ دا بیٹا میرا سکا بھائی — وچہ خلافت تیری اس نے ندقوں تنگی پائی
کے عثمانؓ خلیفہ سنیوں ہرگز خبر نہ کائی — ہن میں خدمت کرساں اسدی لدی نال صفائی
جاں پھر پاس خلیفے آیا بیٹا ابو بکرؓ دا — دو غلام کیتے اس تابع خدمت دا فرکردا
پھر شام ولایت حاکم کیتا دے کر حکم چلایا — تے شام ولایت والیاں تائیں کر تاکید بتایا
جاں ایہ پاس تسا ڈے آوے کرو قبول اساہیں — عزت دا فر کریا اسدی دلدیاں نال رضائیں
مرداں آنا خط لکھن والا کیتی اس بد خواہی — اِقْتُلُوْا دی جا لگ اِقْتُلُوْہُ لکھیا قتل کروا تاہیں
جا وچہ رستے خط نوں ویکھیا کی کجھ اس لکھایا — کھول ڈٹھا کی ویکھے اس وچہ حکم قتل دا پایا
بے اعتقاد عثمانؓ نوں ہویا جاں اس دغا کمایا — ہو حیران اتھا ہیں بیٹھا اک سوداگر آیا
عبد اللہ بن سبا منافق تو دشمن دین پیالے — آکھیوس توں حیران ہو بیٹھوں آکر حوض کنارے
اوہ مڑ پچھے ڈسے نا ہیں آخر بول سنایا — منافق وقت غنیمت جاتا جاں مدینہ آیا
میں ہن بدلہ لیساں وچہ اصحاب تفرقہ پایا — اس بیٹے ابو بکرؓ دے نوں اج لے پھرے دل جا دیا
جا کر لبصری لوکاں تائیں آکھیا ہور کی چاہو — میں ابو بکر دا بیٹا آندا حاکم ایس بنا دو
سبھناں نے سردار بنایا پھر کہیا محمدؓ تائیں — ہے عثمانؓ تسا ڈا دشمن لئیے دنجا او تھائیں
رل کے اونہاں نال محمدؓ راتو راتی آیا — ادھی رات شینے اللہ گھر عثمانؓ سدا یا
گھر عثمانؓ محمدؓ وڑیا باہر اوک کھلائیے — حضرتؓ کرسے قرآن تلاوت اٹھری پہری سوارے

---

[1] شیخین سے مراد ابو بکرؓ و عمر فاروق ہے۔

عثمانؓ کہیا اس داڑھی عزت نبیؐ صاحب بھی کردا　　باپ تیرا بھی عزت کردا توں نہیں رب تھیں ڈردا
تاں کنبپ گیا دل داڑھی چھوڑی دوڑیا پاس علیؓ دے　　سب کیفیت ظاہر کیتی وچہ حضور ولی دے
حضرت علیؓ تسلی دتی اپنے پاس بٹھایا　　حضرت حسنؓ حسینؓ دوہاں نوں دل عثمانؓ چلایا
دروازے پر پہرہ دیو اندر وڑے نہ کوئی　　وچ شہزادیاں پہرہ دتا صبح جاں روشن ہوئی
صبح ہوئی تاں علیؓ بھی آکر وڑیا گھر عثمانے　　شہید ہویا سر کٹیا ڈٹھا ہوئے سخت حیرانے
پس معلوم حقیقت کیتی عبداللہ دے کارے　　ایہ منافق عبداللہ دے سارے کم نیارے
محمدؓ بیٹا ابوبکر دا جاں میرے گھر آیا　　حضرت علی کہیا ایہ نگردن اوس فریب کمایا
دو خاص غلام آہے عبداللہ اونہاں نوں بھیجایا　　دیکر رشوت اونہاں کولوں سر عثمان کٹایا
لوکاں وچہ مشہور ہویا جو بیٹا ابوبکرؓ دا　　کیتا قتل خلیفہ تائیں رائیں آکر فردا
عائشہؓ طرف علیؓ دی لکھیا ایہ کیوں تساں بہایا　　ایہ قاتل ہے عثمانؓ خلیفے قتل کرن اس آیا
علیؓ کہیا جو قاتل ناہیں بی بی تیرا بھائی　　اوہ قاتل کہن ایہ کہن نہ قاتل ہوئی سخت لڑائی
اوّل آخر سب حقیقت مسلم حیدرؓ تائیں　　اوہ سمجھ گئے جو ابوبکرؓ دا بیٹا قاتل ناہیں
لوکاں ٹھیک یقین ہویا جو لیایا لشکر تائیں　　قتل کیتا عثمان غنیؓ نوں شک شبہ کوئی ناہیں
عبداللہ بن سبا منافق ایہ مڈھ شیعہ دا آیا　　جس نے سب تھیں اوّل مسلماناں وچہ فتنہ پایا
اس لالا زدر کتاب عجائب زینت ناک بنائی　　کتب خانہ جعفر وچہ اس نے اوہ کتاب چھپائی
بعد وفات اونہاں دی لوکاں وچہ کتاباں پائی　　اوہ زینت ناک عجائب وچوں نظر لوکاں نوں آئی
عبداللہ کہیا جو اسو چہ لکھیا مذہب جعفر سارا　　ایہ تاہئیں زینت زیب زیادہ ہوسی بہت پیارا
جاں نظر کیتی علماواں پائی کل خلاف کتاباں　　سب خلاف قرآن حدیثوں بھی اقوال اصحاباں
انکار کیتا علماواں جو ایہ مذہب جعفر دا ناہیں　　ایہ مذہب جعفر کنوں مخالف کیتی رو تدا ہیں
اوسبھ تھیں پہلے بھلا پھر لوکاں اوس بھلایا　　بہتان تمام اماماں دے سر کوڑ دکوڑ ہلایا
اس اپنا مقصد پورا کیتا جو اس دلو چہ آیا　　اُمت وچہ محمدی اُس نے دغا فریب کمایا
پھر اس تھیں پچھے اس مذہب وچہ کال موذی ہوئے　　جویں عبدالعال نصیر طوس ایہ جوڑ کتاباں ہوئے
جعفر طوسی ہور کلینی جوڑیاں اونہاں کتاباں　　جویں صدق اللہ دلدار علی بھی لایق ہوئے عذاباں
اونہاں مسئلے غیر خریت لکھے نالے کفر عقیدے　　بہتان طوفان ہزاراں جوڑے اندر دین نبیدے

مسئلہ :- حاصل کلام عبداللہ بن سبا یہودی بانی مبانی مذہب شیعہ کا تھا - اسی واسطے بہت سے مسائل شیعہ مذہب کے مشابہ یہود ہیں جن کا مفصل ذکر تو آگے آئے گا - مگر یہاں چند مسائل لکھے جاتے ہیں - مثلاً مچھلی خرگوش یہودی مذہب میں حرام تھا اسی واسطے اس نے شیعہ مذہب میں بھی حرام کر دیا - اور یہودی افطاری روزہ کے وقت تاروں کی روشنی تک دیر کرتے تھے - اسی طرح شیعہ بھی تاخیر کرتے ہیں - اور بیت المقدس کے سوا ان کی نماز کامل نہیں ہوتی تھی - اگر نہ بھی پہنچ سکیں تو مٹی کی ٹکیہ بنا کر سجدہ کی جگہ رکھ لیتے تھے - اسی طرح مذہب شیعہ بھی کربلا معلیٰ کی مٹی کی ٹکیہ بنا کر سجدہ کی جگہ رکھ لیتے ہیں اگر کربلا کی مٹی نہ ملے تو ان کی نماز کامل نہیں ہوتی - اور یہودیوں میں میت کے غسال پر خود غسل واجب تھا - ویسے ہی مذہب شیعہ میں بھی غسال پر غسل واجب ہے - اور یہودی مذہب میں موزہ پر مسح کرنا جائز نہیں ہے - اسی طرح شیعہ بھی

Marfat.com

موزہ پر مسح کرنا نجائز جانتے ہیں جیساکہ رسالہ نماز امامیہ میں سید علی حائری صاحب فرماتے ہیں ... میں آئے یا آگ سے جلی ہوئی ہو (مثلاً پکی اینٹ) یا کسی قسم کی کان (سونا چاندی تانبا) پتھر وغیرہ پر سجدہ کرنا جائز نہیں۔ اگر کوئی شخص کرے گا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ بہتر تو سجدہ کے لئے کربلا کی مٹی ہونی چاہیے مطلق مٹی ہو۔

فصل دوم در فرقہ ہائے شیعہ

اور مذہب شیعہ کے کئی فرقے ہیں بعضوں نے تو خدا کی وحدانیت میں کفر کیے ہیں بعضوں نے نبوۃ میں شور مچایا اور بعض ملائکہ کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں۔ اور بعض حشر نشر کے منکر ہیں۔ اور اکثر قرآن مجید کے تحریف کے قائل ہیں یعنی موجودہ قرآن تبدل و تغیر کیا ہوا ہے۔ مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ اثنا عشریہ میں ان تمام فرقوں کا عقاید باطلہ بیان کیا ہے۔ اور حضرت پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ نے شیعہ کے تیئیس فرقہ بیان کیے اوّل فرقہ سبابیہ، دوسرا فرقہ مفضلیہ تیسرا فرقہ سرعیۃ چوتھا فرقہ وجو دیہ پنجواں فرقہ زجفیۃ چھیواں فرقہ کاملیہ ساتواں فرقہ تغوبد بیہ اٹھواں فرقہ خطائیہ ناؤاں فرقہ امویہ دسواں فرقہ ذمیہ گیارہواں فرقہ اثنیہ بارہواں فرقہ اسحاقیہ علیٰ ھذا القیاس ایسے ہی تیئیس فرقہ ہیں۔ اور بنوبان فرقہ اثنا عشریہ امامیہ جو تمام باقی فرقوں کو کافر اور لعنتی کہتا ہے۔ اور اپنے آپ کو مومن اور ناجیہ قرار دیتا ہے۔ لیکن اصحاب محمدؐ کو وہ بھی برا جانتا اور تبرہ بازی کرتا ہے گویا کہ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کا پورا پورا مورد بنا ہوا ہے۔ اور اُن کی معتبر کتابوں سے بطور نمونہ چند عقائد نامہ بیان کئے جاتے ہیں تاکہ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کے معنے واضح ہو جائیں۔ اس تیئیسویں فرقے کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن حضرت محمد الرسول اللہ کے سوا دوسرے تمام نبیوںؑ سے حضرت علیؓ کی شان افضل ہے۔ اور جو تمام انبیاء پر مصیبتیں آئیں وہ بھی آئمہ علیہ السلام کے حسد کرنے سے آئی ہیں۔ مثلاً آدم علیہ السلام جنت سے اسواسطے نکالے گئے کہ انہوں نے آئمہ علیہ السلام کے ساتھ حسد کیا۔ اور ان کی امامت سے انکار کیا۔ مفصل حال مجلس پندرویں میں دیکھو۔

فصل سوم

آیات قرآنی جس میں لفظ شیعہ آتا ہے اور شیعہ سے کیا مراد ہے

خدا کی قدرت دیکھو ان دشمنان اصحاب پر جب ازل سے ہی غضب تھا اسی لئے اِن کو اپنے مذہب کا نام رکھنے میں لفظ شیعہ کا اتفاق پڑا۔ جس لفظ کو اللہ تعالے نے قرآن حکیم میں پہلی امتوں کے کفار بدکردار اور فاسق مشرکین پر استعمال کیا۔ چنانچہ قرآن کریم کی دس آیتوں میں لفظ شیعہ آتا ہے جن کو مختصر طور پر بغیر تفصیل کے آیت بہ آیت ناظرین کے پیش کیا جاتا ہے۔ آیت اوّل اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا ۔ ترجمہ۔ تحقیق فرعون نے غرور کیا زمین میں اور بنایا اس کے رہنے والوں کو شیعہ شیعہ۔

آیت دوم۔ اِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۔ تحقیق وہ لوگ کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنے کو اور ہو گئے شیعہ تجھکو اُن سے کوئی کام نہیں۔

Marfat.com

فائدہ :۔ جو ان آیتوں کی تفسیر لکھی جائے گی وہ سب شیعہ کی کتابوں سے لکھی جائے گی ۔ جیسا کہ تفسیر عمدۃ البیان اوّل صفحہ ۷۰۹ میں خلاصہ ان آیات کا یہ لکھا ہے ۔ کہ اس آیت میں شیعہ کا لفظ یہود اور نصاریٰ و دیگر کفار پر وارد ہے ۔

آیت سوم :۔ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ یَلْبِسَكُمْ شِیَعًا وَّیُذِیْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ ۔ ترجمہ ۔ اللہ تعالےٰ قادر ہے اس بات پر کہ بھیجے عذاب پر تمہارے سے یا نیچے پاؤں تمہارے سے یا ملا دیوے تم کو شیعہ شیعہ ۔ اور چکھا دے تم کو خوف بعض کا ۔ تفسیر عمدۃ البیان میں اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ یہاں شیعہ کا لفظ استعمال شریروں اور فتنہ بازوں پر ہوتا ہے ۔

آیت چہارم :۔ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا ۔ ترجمہ ۔ اور مت ہو تم مشرکین سے جنہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنا اور ہو گئے شیعہ ۔ اس تفسیر عمدۃ البیان جلد سوم صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے کہ یہاں شیعہ مشرک بت پرست کفار کو کہا گیا ہے ۔

آیت پنجم :۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ ترجمہ :۔ تحقیق بھیجے ہم نے پہلے تجھ سے پیغمبر بیچ پہلے شیعوں کے اور نہیں آیا کوئی نبی پاس اُن کے مگر تھے وہ ساتھ ان کے ٹھٹھے کرتے تھے ۔

آیت ششم :۔ كَمَا فُعِلَ بِاَشْیَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِیْبٍ ۔ ترجمہ ۔ جیسا کیا گیا شیعہ کے پہلوں کو تحقیق وہ تھے بیچ شک کے بے قراری میں ڈالنے والے اسی تفسیر کے جلد سوم صفحہ ۹۳۰ پر لکھا ہے کہ یہاں شیعہ ان کافروں کو کہا گیا ہے جو کعبہ کے گرانے کے لئے آئے تھے ۔ اور پھر ان پر عذاب آیا ۔

آیت ہفتم :۔ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَاۤ اَشْیَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۔ تحقیق ہم نے ہلاک کیا شیعوں تمہاروں کو پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا ۔ اسی تفسیر جلد سوم پر لکھا ہے کہ اس آیت میں شیعہ اگلے کافروں کو کہا گیا ہے

آیت ہشتم :۔ وَدَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۔ ترجمہ :۔ داخل ہوئے موسیٰ علیہ السلام بیچ شہر کے بارہ بجے پس پائے بیچ اس کے دو آدمی لڑتے تھے ایک شیعہ سے اور ایک دشمن اس کے سے تھا ۔ پس شیعہ نے آپ سے مدد طلب کی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے شیعہ کی مدد کی ۔ اور دشمن کو مکا مار کر ہلاک کر دیا ۔ موسیٰ علیہ السلام اس فعل سے پشیمان ہوئے ۔ اور پروردگار سے بخشش مانگی ۔ اور کہا یا اللہ میں کبھی آئندہ کسی شیعہ گنہگار کی مدد نہ کروں گا ۔ جب دوسرے دن موسیٰ علیہ السلام شہر میں خبر لینے کو گئے تو کل والا شیعہ پھر آپ کو مدد کے لئے پکارتا ہوا ملا تو فرمایا قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ یعنی موسیٰ علیہ السلام نے اس کو فرمایا کہ تحقیق تو ہی گمراہ ظاہر ۔

آیت نہم :۔ حضرت نوح علیہ السلام کی وہ قوم جو کافر و مشرک بت پرست تھی ۔ اور آپ کے مخالف چلتی تھی اُسی قوم سے ابراہیم کا باپ آذر بھی بت پرست تھا پس ابراہیم علیہ السلام بھی انہی شیعہ سے ہوئے تھے لیکن خداوند تعالےٰ نے ان کی رہنمائی کر دی اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ جب اللہ تعالےٰ کے پاس دل نرم سے حاضر ہوا ۔ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۔ یاد کر یا رسول اللہ جب کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے اور قوم اپنی کے تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے جس کی پوجا کرتے ہو تم ۔

آیت دہم :۔ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّیٰطِیْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِیًّا ترجمہ ۔ پس قسم

Marfat.com

ہے رب تیرے کی البتہ اکٹھا کریں گے ہم اُن کو ساتھ شیطانوں کے ۔ پھر البتہ حاضر کریں گے اُن کو دوزخ کے گرد گھٹنوں پر گرے ہوئے ۔ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۔ ترجمہ ۔ پھر کھینچ لیں گے ہم دوزخ میں ہر ایک شیعہ کو جو ان میں سے بہت سخت ہیں اوپر سرکشی کے ۔ تفسیر عمدۃ البیان شیعہ جلد دوم صفحہ میں خلاصہ اس آیت کا یہ لکھا ہے ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان شیعوں میں جو بہت سرکش شریر ہوگا پہلے ہم اس کو دوزخ میں ڈالیں گے ۔ اور اس کے بعد دوسرے سرکش شیعوں کو دوزخ میں ڈالیں گے

فائدہ :۔ پس ہر مسلمان پر ضروری اور واجب ہے کہ ایسی بداعتقادی سے پرہیز کریں ۔ اور اپنے پیارے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پیارے یاروں سے دشمنی عداوت نہ رکھیں ۔

فصل چہارم

سات شخصوں کے منکر کو شیعہ کہتے ہیں، اُن کا ذکر اور ایک حکایت عجیبہ غریبہ

اے برادران اسلام سات شخصوں کے منکر کو شیعہ کہتے ہیں ۔ اوّل ابابکر صدّیق ۔ دوم عمر فاروق سوم عثمان بن عفان چہارم عائشہ صدّیقہ پنجم امیر معاویہ جس کے حق میں جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پاک زبان سے ارشاد فرمایا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْمُعَاوِيَةَ هَادِيًا مَهْدِيًا وَاهْدِ بِهٖ ۔ ترجمہ ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ سرور کائنات محمد الرسول اللہؐ امیر معاویہؓ کے حق میں دُعا فرماتے تھے کہ باری تعالیٰ امیر معاویہؓ کو ہدایت کرنیوالا ہدایت پایا گیا ۔ ہدایت یافتہ کر ۔

عبدالرحمان روایت کیتی پاک نبیؐ فرمایا	جیوں کر وچہ حدیثاں آیا میں نہیں دوں بنایا
پاک محمدؐ معاویہ دے حق کردے نت دعائیں	یا مولیٰ توں معاویہ تائیں سدھے راہ چلائیں
یارب کریں معاویہ تائیں ہادی مہدی نامے	بھی ہو ون اسدے کولوں لوک ہدایت پاون والے

مسئلہ :۔ عمر بن سعدؓ کو جب عمر فاروقؓ نے حکومت حمص سے معزول کردیا ۔ اور اس کے قائم مقام امیر معاویہؓ کو حمص کا گورنر بنا دیا تو کچھ لوگ امیر معاویہ کو بُرے لفظوں سے یاد کرنے لگے تو عمر بن سعدؓ نے آواز بلند پکارا کہ اے لوگو امیر معاویہؓ کو بُرا نہ جانو ۔ کیوں کہ میں نے خود اپنے کانوں سے سُنا ہے کہ آپؐ امیر معاویہ کے حق میں فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ الْقَبْرِ وَالْجَهَنَّمَ ترجمہ ۔ باری تعالیٰ امیر معاویہؓ کو لکھنے کا اور حساب کا وقوف سکھا ۔ اور قبر و دوزخ کے عذاب سے بچا ۔

مسئلہ :۔ برادران اسلام حضرت معاویہؓ بن سفیانؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کو بُرا نہیں کہا بلکہ معاویہ بن خدیج نے بُرا کہا ہے ۔ اور جو الفاظ مسلم و ترمذی میں ہیں کہ معاویہؓ بن سفیان نے سعد بن ابی وقاص کو کہا کہ مَنَعَكَ اَنْتَ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ الخ یعنی اے سعد بن ابی وقاص کس نے منع کیا ہے تجھکو کہ امیر علیہ السلام حضرت علیؓ کو بُرا نہیں کہتے ۔ یہاں امیر معاویہؓ کی مراد یہ تھی کہ تم حضرت علیؓ کے ساتھ سخت کلامی کیوں نہیں کرتے کہ قاتلان حضرت عثمانؓ سے ہاتھ اٹھالیں ۔ یعنی ان کی امداد نہ کریں

مسئلہ :۔ از فتاویٰ عزیزی جلد دوم ۔ حضرت امیر معاویہؓ حضور صلعم کے اصحابی اور اُن کی ہمشیرہ حضور صلعم کے گھر

Marfat.com

دشمنان امیر معاویہ کو اگر دوسرے رشتہ سے شرم نہیں آتی تو دوسرے رشتہ کو چھوڑ دیں - اور اصحابی ہونے کا کیا کم ہے - صحیح مسلم میں آتا ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَصْحَابِیْ کُلُّھُمْ عُدُوْلٌ - فرمایا حضرت رسول کریم نے میرے تمام اصحاب صاحب عدل و انصاف ہیں ششم یہ لوگ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بُرا جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ اجرت لے کر مسئلہ بتاتے تھے - اور ان کو بافندہ یعنی جولاہا بتاتے ہیں - حالانکہ آپ کا سلسلہ نسب نوشیرواں بادشاہ سے ملتا ہے جو بہت عادل منصف گذرے ہیں - حدیث شریف میں آتا ہے کہ فرمایا حضور پاک محمد رسول اللہ نے کہ مجھ کو بہت فخر ہے اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دو شخصوں کے درمیان پیدا کیا - یعنی نوشیرواں عادل اور حاتم طائی سردار سخیوں کے

ذکر نسب نامہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

نام نعمان کنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظمؒ اور آپ کا شجرہ نسب یہ ہے - نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ مرز بن نوشیرواں - اور شہر بانوں جو حرم محترم امام حسین علیہ السلام والدہ امام زین العابدین تھی - یہ پوتی ہے نوشیرواں اور پھوپھی ہے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی -

مسئلہ :- از تاریخ اسلام حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام مسائل کو حل فرما دیا - مگر ایک مسئلہ آپ نے بعد از وفات بھی حل فرمایا - چنانچہ لکھا ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنی بیوی کی چارپائی پر کوئی چیز مثل منی انسان کی دیکھی تو بادشاہ حیران ہوا - اور یہ ماجرا بادشاہ نے امام ابو یوسف شاگرد امام صاحب کے پاس عرض کیا ، وہ بھی یہ بات سُن کر حیران ہوئے - خواب میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے ابو یوسف چمگادڑ کا پیشاب مثل منی انسان کے ہوتا ہے چنانچہ ان کی چارپائی کے اوپر چھت پر چمگادڑ کا گھونسلہ پایا گیا - زیادہ فضائل مطلوب ہوں تو سیرت النعمان مصنفہ مولانا شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کریں - شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

بو حنیفہ شد امام با صفا — آں سراج امتان مصطفےٰ

ابو حنیفہ تاتب جانی جیوں کر مالی باغاں — امت دچہ محمدی روشن ہویا وانگ چراغاں

دین محمدی اندر اس نے ساری قوت لائی — مشکل مسئلے حل کیتے اس کسر نہ چھوڑی کائی

جو منسدا بولن ابو حنیفہؒ مندے حال اونہاندے — دنیا اندر بھائی جیویں سڑ دے زمانڈے

فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو شخص میرے کسی ولی کو دشمن جانتا ہے وہ شخص گویا میرے ساتھ لڑائی کرتا ہے

بیت

جو ولی میرے نوں دشمن جانے اس میرے ساتھ لڑائی — ہے اللہ نال لڑائی جسدی اوہ کیکر کیسی بھائی

جو کوئی ولی اماماں تائیں دشمن دلتھیں جانے — اوہ دشمن رب رسول پچھانے دوزخ ملن ٹھکانے

بعضے منن مواحد اُتوں ویری ولی اماماں — کہن اماماں مگر جو لگن اوہ ویری رب جہاناں

شاد یاد ار و لیے شاگردان او — شہر و یار حق قرین جان او

بھی شاگرد اں اسدیاں تے رب راضی ہیے سدائیں — ہو سے فضل اللہ دا سانتی جان اسدی دتیائیں

ہفتم - حضرت پیران پیر میراں محی الدین شاہ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بُرا جانتے اور کہتے ہیں کہ

Marfat.com

انہوں نے حضرت امام موسیٰ علی رضاؓ کو شہید کروا دیا تھا - حالانکہ آپ امام صاحب کے ... دیکھو تاریخ اسلام -

شعر

شیخ اعظم پیر ما محمود آں صاحب قرآں — چون او نیاشد ہیچ کس ہم مشتم ہم مشتر

ترجمہ - بزرگ شیخ ہمارے تشریف کئے گئے - مثل انکی نہ کوئی داتا ہے اور نہ کوئی شہود ہے

فائدہ :- صاحبقرآن اس کو کہتے ہیں جس کی پیدائش زہرہ اور مشتری سیارگان کے درمیان ہو

شعر

عالم بعلم ہیچو او ہرگز ندیدہ مردمے — اندر کرامت ہیچوں او خیزد کجا دُور قمر

ترجمہ :- عالم ساتھ علم کے نہیں دیکھا گیا کوئی آدمی بیچ کرامت کے مثل اس کے کب ہے دورا چاند کا یعنی کرام کے بعد کوئی شخص پیران پیر کی شان کا نہیں ہوا -

شعر

او شیخ مقتدا او را جہانی مقتدی — گشتند اعمی سالکاں چوں نت او صاحب نظر

ترجمہ - وہ بزرگ پیران کے پیر تمام جہان ان کا مرید ہے - وہ اندھوں کے آگے چلنے والے صاحب نظر یعنی آپ جملہ طریقوں کے منبع ہیں -

شعر

دارد تمنا عالمے خاکِ درش سُرمہ کُند — خوش وقت آں صاحبدلاں گشتند او مقر

ترجمہ - تمام جہان خواہش رکھتا ہے کہ اُن کے دروازے کی خاک سُرمہ کریں - اس صاحب دل کیلئے کیا اچھا وقت جس نے آپ سے بیعت کی -

فائدہ :- آپ کی کرامتیں اظہر من الشمس ہیں - جملہ طریقت پر ہیں اور ماسوائے شیعہ حضرات کے آپ کو کوئی بُرا نہیں جانتے - اور چھوٹے چار تک آپ کی عزت کرتے ہیں مگر آپ کو شیعہ سید نہیں مانتے - حالانکہ آپ حسنی سید ثابت ہیں

شکر دیگر کہ ہستم از دل و جاں — از غلامان خسرو جیلان !!!

ترجمہ :- شکر ہے کہ ہم حضرت جیلانی کے غلاموں سے ہیں -

عندلیبم بر آں گل دو چمن — واں جگر گوشۂ حسینؓ و حسنؓ

آں کہ از وگشت زندہ دین متین — قطب الافتاب شیخ محی الدین

غزل

جتنے ہمارے نزدیک بزرگ اصحاب اولیا عالیشان ہیں — اتنے ہی شیعہ ہر ایک پر بدظن اور بدگمان ہیں

ہم کہتے ہیں صدیق اکبر سب سے صدیق تھا — شیعہ کہتے ہیں نعوذ باللہ وہ کاذب اور زندیق تھا

ہم کہتے ہیں کہ عمر فاروق فارق کفر و اسلام تھا — شیعہ کہتے ہیں نعوذ باللہ وہ ظالم و بددیان تھا

ہم کہتے ہیں کہ عثمان غنیؓ صاحب جامع قرآن تھا — شیعہ کہتے ہیں معاذ اللہ وہ بے حیا اور منکر قرآن تھا

ہم کہتے ہیں علی شیر خدا بہادر وک تھا — شیعہ کہتے ہیں عیاذاً باللہ بزدل اور ...

Marfat.com

... میں تیرہویں فصل اوّل میں مفتاح البرکات بجواب متوائف البرکات میں سے ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی اس ... کی پہلی فصل میں دیکھو۔

غزل

ہم کہتے ہیں کہ فاطمہؓ زہرا جب دُنیا سے پاک تھیں — شیعہ کہتے ہیں نعوذ باللہ وہ دنیا کی مشتاق تھیں

جیسا کہ اس مجلس کی فصل اوّل میں حق الیقین سے نقل کیا گیا ہے۔ دیگر باغ فدک کے بارہ میں شیعہ کہتے ہیں ... باغ فدک کے واسطے کئی بار دربار صدیق اکبرؓ میں گئیں۔ یہاں تک کہ سر سے کپڑا اتار دہائی دہائی کی۔ اور آخر ... تک ابوبکر صدیقؓ سے کلام نہیں کی۔ اس رنج سے کہ آپ نے باغ فدک نہیں دیا۔ کوئی عقلمند یقین کرتا ہے کہ جس ... باپ بزرگوار فرماتے ہیں۔ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُھَا کِلَابٌ۔ یعنی دنیا مردار ہے اور طالب اس کا کتا ہے ... دنیا مردار کے لئے ایک پردہ نشین عورت باحیا خیر النساء اور فخر انبیا کی بیٹی ہو کر عام مخلوق کے سامنے دنیا مردار کی ... برہنہ سر ہو کر دہائی دہائی کرے۔ والد بزرگوار تو فرماتے ہیں حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ۔ ترجمہ۔ دنیا کی ... کل گناہوں کی جڑ ہے اور بیٹی کو طالب دنیا بنایا جا رہا ہے۔ اور اپنے باپ کے صادق سے رنج رکھے محض دنیا داری ... کی خاطر۔ غرضیکہ شیعہ صاحبان اس قسم کی باتیں بنا کر سناتے ہیں۔ تاکہ اصحاب ثلاثہ سے مخلوق خدا بدظن ہو جائے

غزل

ہم کہتے ہیں حسنین یک دیگر محبت جان تھے — شیعہ کہتے ہیں نعوذ باللہ وہ رنجیدہ جان تھے

جیسا کہ کتاب العلل الشرح باب علت میں آتا ہے۔ امام حسنؓ نے جب امیر معاویہ سے صلح کر لی اور خلافت ان ... سپرد کر دی تو امام حسین علیہ السلام رنجیدہ ہو کر فرمانے لگے کہ میری ناک اور کان کاٹ ڈالتے امیر معاویہ کی صلح ... خلافت سے بہتر تھے۔

غزل

ہم کہتے ہیں کہ فاطمہؓ زہرا علیؓ کی فرماں بردار تھی — شیعہ کہتے ہیں بے ادب اور بدگفتار تھی

جیسا کہ شیعہ کی معتبر کتاب حق الیقین میں ہے کہ حضرت فاطمہؓ خطابہا شجاعانہ داشت و باستیداد نمود۔ ترجمہ۔ حضرت فاطمہؓ زہرا بنت رسول خدا القاب بہادروں کی طرح رکھتی تھی ساتھ علی کرم اللہ وجہٗ کے کہ مانند ... جنین رحم پردہ نشین شدہ ئی۔ کہ کہتی تھی کہ حضرت علیؓ کو کہ تو اس طرح بے فکر بیٹھا رہتا ہے۔ جس طرح رحم کے اندر بچہ ... بے فکر بیٹھا رہتا ہے وَ مِثْلَ خَائِنَان درخانہ گریختہ خود را خوار و ذلیل کردہ کہ تو خصیین کی طرح نس کر گھر میں چھپ ... بیٹھ رہا ہے۔ اور اپنے آپ کو خوار و ذلیل کر دیا ہے۔ روزے دست سطوت خود را برداشتی۔ اور دشمن ... تو نے اپنے ہاتھ سے دبدبہ اٹھایا ہے۔ یعنی تو اپنا رعب آپ گنوا بیٹھا ہے۔ دن دونے اور خلافت ابابکرؓ نے ... چھین لی ہے اور تو مثل رحم کے بچہ کے بے فکر یا خنثی خسرو کے گھر میں چھپ کر بیٹھ رہا ہے۔ اور تم نے اپنی جوانمردی ... اور بہادری کو لیک لگا دی ہے۔ گرگاں لے درندہ تو از جائے حرکت مے کنی الخ یعنی گرگان نے پاڑ کھایا ... ہے اے جھنڈو تو اپنی جگہ سے نہیں ہلتا۔ تو تو میرے پیچھے پڑ گیا ہے۔ نکاریا انہوں نے خلافت تجھ سے چھین لی ... ہے۔ اس جگہ اشارہ گرگ کا ابابکرؓ و عمرؓ پر شیعہ نے لگایا ہے۔ امیر المومنین فرمود صبر کن و آتش غضب فرد۔ اور ... حضرت علیؓ نے کہا اے فاطمہؓ زہرا صبر کرو۔ اور غصہ کو جانے دو۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ ایسے کلمات ترک آداب کہنا ... صاحبان ہی کا کلام ہے

Marfat.com

فائدہ :- اے شیعہ صاحبان خدا سے ڈرو۔ اور اپنے مجہول طریقے کو چھوڑ کر سنت اہل [illegible]
اور اہل بیت رسول خدا کی بے ادبی سے باز آؤ۔ اور آداب بجا لاؤ۔ ورنہ بے ادبی کے سبب دوزخ میں [illegible]
اور مرنے کے بعد پھر توبہ قبول نہ ہوگی۔ اب وقت ہے توبہ کرو۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

غزل

ہم یہ کہتے ہیں کہ عائشہ صدیقہ معشوقہ رسولؐ تھی — شیعہ کہتے ہیں کہ رسولؐ کی طبع اس سے ملول تھی
ہم یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی بیٹیاں چار با غور تھیں — شیعہ کہتے ہیں کہ سوا فاطمہؓ زہرا کے کوئی نہ اور تھیں
ہم یہ کہتے ہیں کہ معاویہ حسنینؓ پر بعد صلح کے مہربان تھے — شیعہ کہتے ہیں کہ ظاہر صلح باطن میں دشمن جان تھے
ہم کہتے ہیں پیران پیر محی الدین امین تھے! — شیعہ کہتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک رہزن دین تھے
اس رنگیلا مذہب کی کیا ہی رنگیلا کان ہے — نہ تو ایک اعتقاد ہے اور نہ ہی ایک کلام ہے
جو منہ پہ آئے بک جائے ہر ایک بیباکی سے — اور سنو داستان اس بندہ عاجز خاکی سے
کبھی تو حضرت علیؓ کو عرش سے بھی بلند بتاتے ہیں — کبھی تحت الثریٰ سے بھی تلے پہنچاتے ہیں!
کبھی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کو دیکھ کر حضرت عمرؓ لرزاتے تھے — کبھی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی گردن میں عمرؓ رسی پاتے تھے

جیسا کہ ملا باقر مجلسی حیات القلوب میں لکھتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کے دل میں حضرت علیؓ کی [illegible]
مثل موسیٰ علیہ السلام کے تھی۔ کبھی تو وہ کمان اژدہا بن جاتی تھی۔ اور عمر فاروقؓ وغیرہ کو مثل فرعون کے ڈراتی تھی۔ اگر
کا زیادہ دیکھنا ہو تو اسی رسالہ میں بحث خلافت میں دیکھو
مسئلہ :- نقل کفر کفر نہ باشد۔ یہ مسئلے تمام کتب شیعہ میں موجود ہیں۔

غزل

کبھی کہتے ہیں کہ علیؓ کی کمان نے اژدہا بن کر عمرؓ کو ڈرایا — کبھی کہتے ہیں علیؓ کے ہوتے عمرؓ نے فاطمہؓ کا حمل گرایا
کبھی کہتے ہیں کہ علیؓ حیدر توڑے کوٹ خیبر غالب سب جہان تھے — کبھی کہتے ہیں اس سے خلافت چھینتے والے منافق عمرؓ و عثمانؓ تھے

جیسا کہ لکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی تلوار ذوالفقار ایسی زبردست تھی کہ سات زمینوں اور سات آسمانوں کو کاٹ کر تحت
تک پہنچ جاتی تھی۔ اور اسی تلوار سے آپ نے باراں کوٹ خیبر کے فتح کئے تھے۔ جو اصحاب ثلاثہ اور تمام صحابہؓ سے فتح نہیں
تھے۔ پھر تعجب کی بات ہے کہ اس ذوالفقار تلوار کے ہوتے ہوئے ایک کوٹ مدینہ کا فتح نہ ہوا اور سامنے صداقت [illegible]
حضرت علیؓ کے گلے میں رسی ڈالی گئی۔ اور گھر جلایا گیا۔ اور حضرت فاطمہؓ کا حمل گرایا گیا۔ اور خلافت بھی چھین گئی [illegible]
بے حرمتی باقی نہ چھوڑی گئی

فائدہ :- بھلا بتلاؤ کہ وہ تلوار ذوالفقار علیؓ کی کس کام اور کس مرض کی دوا تھی کہ ایسے نازک وقت پر اس
کام نہ دیا گیا۔ پس معلوم ہو گیا کہ یہ تمام باتیں خرافات اور عبداللہ بن سبا یہودی کی من گھڑت ان کی کتابوں میں داخل
رہی ہیں ورنہ حضرت علیؓ اور اصحاب ثلاثہ کی آپس میں کسی قسم کی رنجش نہ تھی۔ اور ہر ایک خلیفہ نے بخوشی رضا برحبیب
مصطفےٰ خلافت کی ہے

غزل

کبھی کہتے ہیں کہ عباسؓ کا پرنالہ علیؓ نے جبر لگایا — کبھی کہتے ہیں کہ عمرؓ نے حضرت علیؓ کو ڈرایا دیا

جیسا کہ لکھتے ہیں معتبر کتاب شیعہ الاعماد الاسلام میں حضرت ابن عباسؓ کا پرنالہ حضرت عمرؓ نے عصا مار کر گرا
اور فرمایا کہ جو کوئی اس پرنالے کو پھر لگائے گا مجھے قسم ہے خدا کی میں اس کی گردن کاٹ دوں گا حضرت [illegible]

Marfat.com

حضرت عباسؓ کے پاس اس بات کی شکایت کی تو حضرت علیؓ نے جا کر اسی جگہ پرنالہ لگا دیا۔ اور فرمایا کہ جو کوئی اس پرنالے کو ہٹائے گا میں اس کی گردن کاٹ دوں گا۔ حضرت عمرؓ کو جب اس بات کی خبر پہنچی تو دیکھا کہ پرنالہ وہاں ہی لگا ہوا ہے تو کہا کون ہے جو علیؓ کو روکے۔ اور میں اپنی قسم کا کفارہ دیدوں گا

غزل

کبھی کہتے ہیں کہ یہ قرآن کتاب آسمانی ہے — کبھی کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ یہ بیاض عثمانی ہے

جیسا کہ حسن عسکر اور مجمع البیان اور عمدۃ القرآن وغیرہ میں لکھتے ہیں کہ یہ وہی قرآن ہے جو اللہ تعالےٰ نے حضرت رسول اللہؐ پر نازل کیا تھا۔ اور حق الیقین اور تفسیر صافی اور فضائل مرتضوی وغیرہ میں شیعہ صاحب فرماتے ہیں کہ چوں ایں قرآن نظم عثمانی است بر شیعیان احتیاج آں نشاید۔ ترجمہ۔ یعنی یہ قرآن جمع کیا ہوا ہے اور ترکیب کیا ہوا ہے عثمان غنی کا۔ اے پرشیعوں کو اس کی کوئی محتاجی نہیں۔ یعنی شیعوں کو اس قرآن کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر زیادہ دیکھنا ہو تو رسالہ طعن نو قرآن عثمان میں دیکھو

غزل

اس فریب مذہب کی کیا ہی فریبی چال ہے — جاہلوں کے پھنسنے کے لئے کیا ہی عجیبہ جال ہے
جو کوئی آئے سو سمائے اس مذہب کا اصول ہے — بھنگی چرسی چشم داڑھی سب شیعہ میں دخول ہے
چرس چنڈو پینے والے جو منڈیئے فقیر ہیں — بے نمازی ڈوم کنجر نام کے جو پیر ہیں
دشمن جن کے انبیاءؑ اور اولیا غفور ہے! — اُن کی بھرتی سے یہ مذہب سارا ہی بھرپور ہے
مثل سناتن دھرم کے اس کی انوکھی چال ہے — ظاہر میں خواہ کچھ ہو مگر باطن میں شیعہ خیال ہے

اگر زیادہ دیکھنا ہو تو اسی رسالہ باب تقیہ میں دیکھو۔ سناتن دھرم ایک اہل ہنود کا نیا ایجاد کردہ مذہب ہے جس میں چوہڑے چمار وغیرہ سب داخل کر لیتے ہیں۔ اور ان کو ہنود لابیگیٔ سناتن دھرم کہتے ہیں۔ ان کا دستور ہے کہ ظاہر میں خواہ کسی مذہب کا کام کریں۔ مثلاً چوہڑے چمار وغیرہ کا مگر باطن میں سناتن دھرم اعتقاد رکھتا ہو کہ گائے وغیرہ کا گوشت نہ کھائے۔ ایسے ہی شیعہ بھی کہتے ہیں کہ بظاہر خواہ سنت اہل جماعت کے ساتھ عید جنازہ جمعہ جماعت پڑھے اور اصحاب ثلاثہ کی تعریف بھی سنتا رہے مگر باطن میں شیعہ خیال کا ضرور ہو یعنی سات بزرگوں کا دشمن ضرور ہو پس وہ شیعہ جماعت میں داخل ہے

مجلس نمبر ۱۳

اس مجلس میں دو فصلیں ہیں

فصل اوّل

شیعہ کے ساتھ مباحثہ کرنا منع ہے

شیعوں کے مذہب میں مباحثہ کرنا سخت منع اور حرام ہے۔ جیسا کہ امام موسیٰ رضا فرماتے ہیں کہ نہیں وہ شخص مسلمان

Marfat.com

اور مومن جس کے دل میں تقیہ نہ ہو۔ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا تُقْیَةَ لَهٗ کہ وہ بے ایمان ہے جو ... جو شیعہ ہونا تھا ہو چکا اب کوئی ہدایت نہیں پا سکتا۔ اس واسطے کہ تمام آئمہ علیہم السلام نے اس بحث کو ... فرمایا ہے۔ جیسا کہ شیعہ کے مجلسی صاحب نے بھی بحار میں اس کی بہت ہی ممانعت فرائی ہے۔ اور بہت سی روایات جن میں سے دو چار یہاں بیان کی جاتی ہیں۔ برائے عبرت و برائے نمونہ۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ تَخَاصَمُوا النَّاسَ فَاِنْ لَوْ سَتَعَامُوْ اَنْ یُحِبُّوْا اَنْ یُحِبُّوْا۔ ترجمہ۔ امام عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لوگوں سے مباحثہ نہ کرو۔ اگر ہم کو لوگ دوست رکھ سکتے تو بیشک دوست رکھتے۔ اِنَّ اللّٰهَ اَخَذَ مِیْثَاقَ شِیْعَتِنَا اَخَذَ النَّبِیِّیْنَ فَلَا یَزِیْدُ فِیْهِمْ اَحَدًا اَبَدًا وَلَا یُنْقِصُ مِنْهُمْ اَحَدٌ اَبَدًا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے عہد لیا انبیاء علیہم السلام سے اور ہمارے شیعوں سے بھی عہد لیا تھا۔ پس اب نہ کوئی زیادہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ کوئی ان میں سے کم ہو سکتا ہے۔

فائدہ:۔ دوسری روایت شیعہ ابی صفوان سے مباحثہ کی ممانعت یوں منقول ہے عَنْ اَبِیْ صَفْوَانَ وَ مِنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ کَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ وَالِدُ عَاءِ النَّاسِ۔ ترجمہ۔ ابی صفوان اور داؤد بن فرقد سے روایت ہے کہ باپ میرا فرماتا تھا کہ اے جماعت شیعہ کی تمہیں لوگوں کو اپنے دین کی طرف بلانے کی ضرورت نہیں۔ اِنَّهٗ لَا یَدْخُلُ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ اِلَّا مَنْ کَتَبَ لَهٗ۔ ترجمہ۔ تحقیق یہ اس واسطے کہ دین میں نہیں کوئی داخل ہوتا مگر جس کو اللہ تعالیٰ نے داخل ہونا لکھ دیا ہے۔ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ یَقُوْلُ شِیْعَتُنَا الْخُرْسُ:۔ ترجمہ۔ کہا صفوان نے کہ سنا ہے میں نے ابو جعفر سے کہ فرماتے تھے کہ سوائے اس کے نہیں کہ شیعہ لوگ مثل گونگے کے ہیں یعنی بحث مباحثہ کرنے کی ہم کو کوئی ضرورت نہیں۔

بحث مباحثہ مذہب شیعہ وچہ کرن نہ جائز آیا
پر ایس زمانے شیعاں اپنا مذہب ہے بدلایا
ایہ کرن خلافت اماماں اپنیاں چلن اُلٹے راہیں
دن راتیں پئے کرن مباحثے جو حرام تمہائیں
لائق ہے شیعہ دے کارن جھگڑیوں باز آجاون
نہیں تاں شیعہ مذہب چھوڑن سنی نام دھراون
کرن تقیہ فرض شیعہ وچہ جانی شک دراتیں
جے بحث کرن تاں مول تقیہ پھیر نہ ہے کدا ہیں
معلوم ہوئے سنی ایہ شیعہ کرن جو بحث کلاماں
ایہ شیعہ نہیں شنیعہ ہوئے کرن خلافت اماماں
بحث منع جو آ تھیں ایہ تقیہ ظاہر تھیوسے
تقیہ منے وچوں ہو رتے ظاہر ہور دسیوسے

فصل دوم

مذہب شیعہ میں دو چار اصحاب کا سبا ایمانی رہنا اور بعد انکا بھی مرتد ہو جانا یعنی وفات حضرت ...

اب ماسوائے اصحاب ثلاثہ دیگر اصحاب کی نسبت شیعہ صاحبان کا خیال ہے۔ چند ان ہی کتابوں سے ... جیسا کہ سلیم بن قیس ہلالی اپنی کتاب میں وفات النبی پیہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں ... اِرْتَدَّ النَّاسُ بَعْدَ النَّبِیِّ اِلَّا اَرْبَعَةٌ۔ ترجمہ۔ قیس سے ابن عباس ...

لہ یعنی ابتر سے بھی ابتر۔

Marfat.com

[تمام] اصحاب مرتد ہو گئے سوا چار شخصوں کے وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ صَادِقٍ اِلَّا سِتَّۃٌ ۔ اور بیچ [روایت] صادقؑ کے چھ اصحاب کے سوا دیگر سب مرتد ہو گئے

[ہور] روایت کردا ابن عباسؓ علی تھیں بھائی — بعد وفات نبیؐ دے کل اصحاب مرتد بنائی
مگراں چھ یا چار رہے ایہ ثابت دین ایمانوں — تے دوجے کل مرتد ہوئے ایہ بعد نبیؐ سلطانوں
ایہ قیس ہلالی وچ کتاب وفات نبیؐ دے بیایا — جو پکا شیعہ مذہب ہویا ایہ ہیں نہیں دلوں بنایا

روایت دوم :- باقر مجلسی حق الیقین میں لکھتا ہے قَالَ فَلَمَّا کَانَ اللَّیْلُ حَمَلَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ فَاطِمَۃَ عَلٰی حِمَارٍ ۔ ترجمہ ۔ کہا باقر نے بعد وفات محمد الرسول اللہ کے جب رات پڑی تو حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو [گدھے] پر سوار کیا وَاَخَذَ بِیَدِ الْحَسَنَیْنِ فَلَمْ یَدَعْ بِہٖ اَحَدًا مِّنْ اَھْلِ بَدْرٍ مِّنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَلَا مِنَ الْاَنْصَارِ [اور امام] حسنؓ حسینؓ کو ہاتھ پکڑ کر لے چلے اور نہ چھوڑا کوئی گھر مدینہ منورہ میں گھروں اہل بدر مہاجرین و انصار سے [الا اَتٰی] مَنْزِلَہٗ وَذَکَّرَہٗ حَقَّہٗ وَدَعَاہُ اِلٰی نُصْرَتِہٖ فَمَا اسْتَجَابَ لَہٗ اِلَّا اَرْبَعَۃٌ وَّاَرْبَعُوْنَ رَجُلًا ۔ اور بیان کیا اُن کے سامنے [حق] اپنا اور بلایا اُن کو واسطے امداد اپنی کے پس کسی نے بھی فریاد رسی نہ کی سوائے چوالیس آدمیوں کے فَاَمَرَھُمْ اَنْ یُّصْبِحُوْا مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَھُمْ مَعَ سِلَاحِھِمْ ۔ پس حکم کیا میں نے ان کو یہ کہ منڈا ڈالو تم لوگ سروں اپنوں کو اور جنگی ہتھیار پہن لو ۔ عَلٰی اَنْ یُّبَایِعُوْہُ عَلَی الْمَوْتِ فَاَصْبَحُوْا لَمْ یُوَافِہٖ مِنْھُمْ اِلَّا اَرْبَعَۃُ رِجَالٍ ۔ اوپر اس بات کے کہ بیعت کی انہوں نے اوپر موت کے پس جب صبح ہوئی تو تمام بیعت کو توڑ گئے یعنی کسی نے بھی وعدہ وفائی نہ کی سوائے چار شخصوں کے ۔

بعد وفات نبیؐ دے ملا باقر ایہ فرمائی — جاں رات پئی تے علی نے فاطمہؓ اُپر گدھے چڑھائی
ہتھ وچہ دونویں حسنؓ حسینؓ شہزادے علی پیارے — لیکر پھریا اونہاں تائیں ہر ہر گلی بازارے
چھوڑیا کوئی نہ گھر جو سب انصار مہاجر آیا — اپنی مدد کارن شہر مدینہ سب بولایا
تے آکھیا مدد کریو میری کارن حب الٰہی — اتے طفیل حسنینؓ تے فاطمہؓ بنت محمد عالی
میں میلا گھر بیٹا تساڈے آل محمد لیایا — خلافت حق میرا سی ایپر کھوہ صدیقؓ سدھایا
تے یاد کرایا حق اپنا میں مولیٰ علیؓ ثبت آیا — اپنی مدد کارن ہر اک تائیں سد بلایا
کسے نہ منیاں حکم میرے نوں مگراں شخص چوتالی — جنہاں آکھیا میرے تائیں کرساں تیری یاری
پس امر کیتا میں اونہاں تائیں سارے سر منڈاؤ — پہن لباس جنگی تے کارن جنگ تیار ہو جاؤ
لڑ مرنا نال صدیقؓ عمرؓ ایہ میری بیعت بھراؤ — خلافت حق میرا سی مینوں اونہاں کنوں دیواؤ
تاں صبح ہوندی نوں کوئی شخص نال پاس علی دے آیا — وعدہ کسے وفا نہ کیتا صاف جواب سنایا
مگراں چارے شخص جنہاں نے وعدہ پورا کیتا — ہور سب ہوئے مرتد کسے مدد نہ کیتی میتا

فَقُلْتُ سُلَیْمَانُ مِنَ الْاَرْبَعَۃِ قَالَ اَنَا اَبُوْذَرٍّ وَّالْمِقْدَادُ وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ ۔ ترجمہ ۔ پھر قیس نے عرض کی اے سلیمان وہ چار شخص جو بعد وفات محمد صلعم مرتد نہیں ہوئے تھے وہ کون کون ہیں ۔ کہا سلیمان نے ایک میں اور دوسرا ابوذر اور تیسرا مقداد اور چوتھا زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

قیس کہیا میں پچھیا آہا اے سلماناں بھائی — اوہ کیہڑے چار جو رہے سلامت اُپر دین الٰہی
جنہاں مدد علیؓ دی کیتی بعد وفات نبیؐ دے — دس اہناں نوں کیہڑے آہے سو منے جنہاں عقیدے

Marfat.com

سلمان کہیا ہک میں تے دوجا ابوذر غفاری آیا — تیجا سی مقداد ...
ایہ چارے رہے سلامت ایہیں تے ہور نہ آیا کوئی — ایہ ملا باقر مجلسی دلاں شیعہ ...

روایت سوم :- مصنف کتاب اختصاص نے عمر بن ثابت سے یوں روایت کی ہے ۔ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ... يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ لَمَّا قُبِضَ اِرْتَدَّ النَّاسُ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ کُفَّارًا ۔ ترجمہ ۔ عمر بن ثابت سے روایت ہے اپنے باپ عبداللہ سے سنا تھا کہ فرماتے تھے کہ تحقیق بعد وفات نبی صلعم سب اصحاب مرتد ہو گئے تھے ... مقداد اور زبیر اور سلمان کے نعوذ باللہ من ذالک ۔

فائدہ :- اب ان دو چار اصحاب جن کو شیعہ صاحب ہر جگہ شمار کر بیٹھتے ہیں ان کے حق میں کیا فرماتے ... صاحب مجالس امامیہ کتاب اسماء الرجال اسناد ز امام محمد باقر علیہ السلام میں لکھتے ہیں اِنَّ النَّاسَ بَعْدَ ... ثَلَاثَةَ نَفَرٍ سَلْمَانُ وَ اَبُوْ ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادُ ۔ یعنی امام علیہ السلام نے فرمایا کہ بعد وفات محمد صلعم تمام ... مرتد ہو گئے سوا تین شخصوں کے یعنی سلمان ، ابوذر ، مقداد ۔ فَقُلْتُ عَمَّارٌ قَالَ کَانَ حَاجِزَةً ثُمَّ ... نے پوچھا عمار بن یاسر کا کیا حال تھا کہا اس نے وہ بھی مرتد ہو گیا تھا مگر پھر واپس آگیا ۔ قَالَ اِنْ اَرَدْتَ الَّذِیْ لَمْ يَشُكَّ وَلَمْ يَدْخُلْهُ شَیْءٌ فِی الْمِقْدَادِ ۔ سائل نے کہا یا حضرت ایسا بھی کوئی شخص ہے کہ جس کے دل میں شک نہ آیا ہو ۔ فرمایا ہاں وہ ایک مقداد ہے اور کوئی نہیں ۔

فائدہ :- پس ان روایتوں سے تین چار اصحابی بھی خاطی ٹھہرے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ ۔ حالانکہ اصحاب محمد بے شمار مثل تاروں کے ہیں ۔ جیسا کہ فرمایا آپ نے اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ ۔ یعنی میرے اصحاب مثل ستاروں کے بے شمار ہیں ۔ اور شیعہ صاحب کہتے ہیں کہ ایک مقداد کے سوا کوئی پورا مومن نہیں رہا ۔ بلکہ مقداد کو بھی دوسری ... سے خاطی بنا دیا ۔ اور طعن لگایا جیسا کہ صدوق رئیس شیخ ابن بابویہ قمی نے علل شرائع کے ساتھ اسناد اپنے ابو عبداللہ معتبر راوی شیعہ لکھتا ہے کہ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا کَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اِنْهَزَمَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ... عبداللہ نے فرمایا کہ جب جنگ احد کی لڑائی ہوئی تب تمام اصحاب بھاگ گئے اور حضرت محمد صلعم کے ساتھ ... رہا ۔ اِلَّا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَ اَبُوْ دُجَانَةَ وَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ ۔ سوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ابو ... اور سماک بن خرشہ کے اور ایسا ہی شیعہ کی تفسیر صافی میں لکھا ہے کہ وَلَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلَّا اَبُوْ دُجَانَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ، یعنی احد کی لڑائی میں نہ کوئی ساتھی رہا محمد الرسول اللہ کے مگر دو شخص حضرت علی اور ...

فائدہ :- یہاں شیعہ صاحب نے مقداد کو بھی بھاگنے والوں سے بنایا ۔ اور گناہ سے بچایا ۔

اوّل شیعہ صاحب کولوں ایہ گل پچھنی چاہیے — جیکر سن اصحاب نبی دے ایہو ذوق چاہیے
کیوں کر کے جنگ کفاراں جیتے ملک لیاۓ — روم تے شام تے قیصر کسریٰ مار بھجاۓ
تبلیغ رسالت اُپر تن اصحاب ایمان لیاۓ — ہور نہ کسے ہدایت پائی ہو مرتد سدا ۓ
نتیجہ کی رسالت ہویا دیہو جواب اسائیں — اسو چہے توہین تے ہتک پاک محمد تائیں
تے امیر المومنین پھر کیوں امیر سدا دے — جماعت کثیرنہ ہوئے جنگ امیر نہ کہیا جاوے
غرض ایہ شیعہ مثل منافق فاسق نہ پائی بھائی — کسے مومن نوں تائیں ہرگز جینگا جانن نا ہی
اگر گیتی سراسر باد گرد — چراغ مقبلاں ہرگز نہ میرد
اگر تمام جہان میں ہوا مخالفت کی چلے — تو چراغ مقبولوں کے ہرگز گل نہ ہوں گے

Marfat.com

مجلس چودویں ۱۴

طعن بر اصحابؓ کبار اور اس کا جواب اور آخر میں دفقص کے جنگ بھی درج ہیں :

شیعہ کہتے ہیں کہ عیاذ اللہ اصحاب محمدؐ منافق تھے ۔ اور حضرت محمدؐ کو سخت سخت تکلیفیں دیتے تھے ۔ اور یہ آیت پارہ بائی سورۃ احزاب میں ہے اصحابہ کے حق میں گمان کرتے ہیں ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ ترجمہ۔ تحقیق وہ لوگ جو دُکھ دیتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول کو ان پر لعنت ہے اللہ تعالےٰ کی دنیا اور آخرت میں

مسئلہ :۔ یہ آیت درحقیقت کفار مکہ کے حق میں ہے جو رسول خدا صلعم کو دُکھ پہنچاتے تھے ۔ آپ کو زبان اور ہاتھ سے ۔ لینی شاعر اور ساحر اور کاہن بتاتے تھے ۔ اور بعض مفسرین بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت عبداللہ بن اُبی اور جندبن قیس وغیرہ منافقین کے حق میں آئی ہے ۔ اور اسی طرح ہزاروں منافقوں کا قرآن کریم میں ذکر ہے ۔ اور جو آیتیں منافقون کے لئے آئی ہیں اُن کو شیعہ صاحبان خواہ مخواہ اصحابوں کے حق میں گمان کرتے ہیں ۔ اور محترف قرآن ہوکر اپنے ایمان کو ضائع کرتے ہیں ۔ اور سیدھے سادے مسلمانوں کو بھی گمراہ کرتے تھے ۔

فائدہ :۔ بھلا یہ تو بتائیے کہ کون سے جنگ میں اصحاب ثلاثہ حاضر نہ تھے ۔ اوّل سے لے کر آخر تک اصحاب ثلاثہ حضورؐ پاک کے ساتھ رہے بلکہ قبریں بھی ساتھ ہیں ۔

مسئلہ :۔ بقول شیعہ اگر اصحابہ ثلاثہ عیاذاً باللہ کافر منافق تھے ۔ تو آپ نے اُن کے ساتھ جنگ کیوں نہ کیا کیونکہ اللہ تعالےٰ آپ کو پارہ دسں سورۃ توبہ میں ارشاد فرماتا ہے يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ترجمہ :۔ اے نبیؐ جنگ کرو تم ساتھ کافروں منافقوں کے سختی پکڑو اوپر اُن کے ۔ اے شیعہ صاحبان بتائیے کہ اگر اصحاب ثلاثہ کافر منافق تھے تو آپؐ نے ان سے جنگ کیوں نہ کیا ۔ بلکہ آپ نے اُن کے ساتھ جنگ کیوں نہ کیا بلکہ آپؐ نے اُن کے ساتھ تعلق زیادہ پیدا کیا کہ ان کو رشتے دیئے بھی اور اُن سے رشتے لئے بھی ، کیونکہ ابا بکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ آپ کے سسرال تھے اور حضرت عثمان غنیؓ آپ کے داماد تھے ۔ اور سورۃ ممتحن پارہ اٹھائیں میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ ترجمہ۔ اے ایمان والو مومنو تم نہ پکڑو دشمن میرے اور دشمن اپنوں کو دوست ۔

فائدہ :۔ بقول شیعہ اگر اصحاب ثلاثہ دشمن خدا اور رسول تھے تو حضرت محمدؐ اور حضرت علیؓ نے اصحاب ثلاثہ کے ساتھ دوستی کیوں کی ۔ اور علی کرم اللہ وجہہ نے ان کی بیعت کیوں کی حتیٰ کہ اپنی لڑکی ام کلثومؓ کا نکاح بھی حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ کیا ۔

مسئلہ ۔ کافروں اور منافقوں کے لئے دعائے خیر کرنا منع ہے جیسا کہ سورۃ توبہ پارہ گیارہ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْۤا اُولِيْ قُرْبٰى ترجمہ یعنی نہ چاہیئے پیغمبر اور مومنوں کو یہ کہ بخشش مانگیں واسطے مشرکین کے اگرچہ ہوں قرابتی اُن کے

فائدہ :۔ پس بقول شیعہ ابا بکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ عیاذ اللہ منافق تھے تو ان کے حق میں رہ کر کے حضرت علیؓ

Marfat.com

بھی گنہ گار ہوئے ۔ یعنی اللہ کے حکم کی نافرمانی کی ۔ کیونکہ حضرت علیؓ نے حضرت [illegible]
دعائے خیر کی ۔ اور ابابکر صدیقؓ کا جنازہ بھی حضرت علی نے پڑھا ۔ جو کہ مجلس گیاراں میں [illegible]

بیت

بھی جے اصحاب ثلاثہ کافر اتے منافق سا ہی — تاں کیوں نہ نبیؐ بیزار انہاں [illegible] ایمانی
کافراں اتے منافقاں دے سنگ جنگ نبیؐ نے کیتا — کیوں نہ جنگ اونہاں سنگ کیتا [illegible]
کیوں مشورے اونہاں کولوں لیندے کردے نیک دعائیں — جے ایہ کافر مشرک ہوندے چلدے اُلٹے راہیں
اصحاب ثلاثہ مخلص مومن باجھوں شک ودائیں — جو اونہاں نوں مومن جانن کافر جان بائیں
موجب قول شیعہ دے نبیؐ نہ منیا حکم الٰہی! — کیوں نہ جنگ اونہاں سنگ کیتا ساری عمراں بھائی
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ نوں ڈرکر نہ جنگ نبیؐ نے کیتا — جو نال کفاراں جنگ کر دخود حکم خداوند دیتا
کیوں نفاق نہ ظاہر کیتا نبی محمد بھائی — تقیہ کس کے وقت سکھایا واہ شیعاں عقل دانائی
یہ جاہلاں دھوکہ دیون کارن لیاون جوڑ مثالاں — پر کوڑ تنہاں رب ظاہر کردا چھوڑ اقوال چنڈالاں

مسئلہ : ۔ اکثر شیعہ صاحبان جاہل مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ پیغمبر خدا جبرائیلؑ سے لے سکتے تھے ۔ پھر ان کو ابابکرؓ و عمرؓ سے مشورہ لینے کی کیا ضرورت تھی ۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان دھوکہ بازوں کو جھٹلا [illegible] چار سورہ آل عمران وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۔ یعنی مشورہ کر اصحابوں سے بیچ ہر ایک کام کے ۔ چنانچہ جنگ بدر کے ستر آدمی کفار قیدی ہوکر آپ کے آئے تو آپؐ نے اصحابوں سے ان کی بابت مشورہ لیا ۔ اور سب نے اپنی پیش کی ۔ جیسا کہ علامہ طوسی شیعہ اپنی کتاب تفسیر مجمع البیان میں لکھتا ہے قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ [illegible] كَذَّبُوْكَ وَاَخْرَجُوْكَ فَقَدِّمْهُمْ وَمَكِّنْ عَلِيًّا مِنْ عَقِيْلٍ فَيَضْرِبُ عُنُقَهٗ وَمَكِّنِّيْ مِنْ فُلَانٍ اَضْرِبُ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ اَئِمَّةُ الْكُفَّارِ ۔

ترجمہ : ۔ حضرت عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہؐ ان کافروں نے آپ کو جھٹلایا اور مکہ سے نکال دیا پس ان [illegible] قتل کرنا چاہیئے ۔ اور عقیل کو حضرت علیؓ کے سپرد کر دو تاکہ قتل کرے اُس کو ۔ اور فلانے کو فلاں [illegible] کے حوالے کر [illegible] قتل کرے اُس کو ۔ اور فلاں کو میرے حوالے کر دو تاکہ ماروں میں اُس کو اس لئے کہ یہ سردار اور پیشوا قریش کے ہیں [illegible] اَبُوْ بَكْرٍ فَهُمْ اَهْلُكَ وَقَوْمُكَ نَاْخُذُ مِنْهُمُ الْفِدْيَةَ يَكُوْنُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ الخ ۔ ترجمہ ابابکر صدیقؓ نے عرض کی یارسول اللہؐ یہ آپ کی قوم اور قریبی ہیں ۔ پس پکڑ دان سے جزیہ تاکہ قوت ہو ہم کو اوپر کفار [illegible] چنانچہ ابابکر صدیقؓ کی رائے پر آپ نے عمل کیا اور تمام کو جزیہ لے کر چھوڑ دیا ۔ اور دونوں صاحبوں کے حق میں آپ [illegible] فرمایا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَمَثَلُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ مِثْلُ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ [illegible] فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ الرَّحِيْمُ ۔

ترجمہ ۔ پس مثال تیری ابابکر صدیقؓ مثل ابراہیم کی سی ہے ۔ جس وقت کہا ابراہیم علیہ السلام نے پس جو کوئی [illegible] ہے پس وہ میرا ہے ۔ اور جو تیرا لے فرمان وہ تیرا ہے تو بخشش کرنے والا مہربان ہے ۔

نبیؐ کہیا مثال تیری اے ابوبکرؓ سردارا — ابراہیم خلیل دے اگوں جو رب نوں بہت پیارا
تنگی دتی قوم اُسدی نے اسنوں بہت ستایا — میں جلدی کراں ہلاک اونہاں نوں رب نے حکم سنایا
تاں ابراہیم خداوند اگے جلدی عرض گذاری — جو کوئی تابعدار میرا اوہ بخشیں لے رب [illegible]

Marfat.com

نہ بچے کوئی کافر ان میں رانا کر و افرانبرواری　　پس تحقیق توں بخشہارا تیری صفت ستاری

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ فَمَثَلُكَ يَا عُمَرُ مِثْلُ نُوحٍ اِذْ قَالَ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا

ترجمہ: پس فرمایا رسول اللہ نے پس مثال تیری اے عمرؓ فاروقؓ مثل نوح علیہ السلام کی ہے۔ پس کہا نوح علیہ السلام اے رب میرے نہ چھوڑ اوپر زمین کے چلنے والا۔ یعنی تمام کافروں کو ہلاک کر۔

نظم

حضرت کہیا مثال تیری اسے عمر فاروقؓ حقانی　　مثال مانند ہے نوح نبیؑ دی جو ہے آدم ثانی

جد اُسدی قوم نے تنگی دتی نالے بہت ستایا　　تد نوحؑ نبی نے اپنے مولا اگے عرض سنایا

نہ اوپر زمیں دے چلن والا چھوڑیں کوئی کفاری　　سبھناں کریں ہلاک خدایا تیری صفت قہاری

فائدہ :- پس ان روایات سے دو فائدے حاصل ہوئے ایک حضرت محمد الرسول اللہ کا اپنے اصحاب سے مشورہ لینا ثابت ہوگیا۔ اور دوسرا حضرت ابا بکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ کا ایمان لانا ثابت ہوگیا۔ اور ایمان بھی ایسا کہ آپؐ نے ان کی مثال اولی العزم پیغمبروں کے ساتھ بیان فرما کر مرتبہ بلند کیا

فائدہ :- پس اس سے زیادہ ایمان شیخین کا اور کیا ثبوت ہونا چاہیئے کہ خود حضرت محمد الرسول اللہؐ نے اپنی زبان پاک سے ان کو انبیاؑ جیسا فرمایا۔

قصص ہائے جنگ

شیعہ صاحبان جاہل مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے فرماتے ہیں کہ ہر میدان جنگ میں اصحاب ثلاثہ محمد الرسول اللہ کو اکیلے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس واسطے مختصر بیان کیا جاتا ہے تاکہ احباب کو معلوم ہو جائے کہ کون سچا اور کون جھوٹا ہے سچ کا بول بالا جھوٹے کا منہ کالا۔

جنگ بدر

سب سے اوّل جنگ بدر واقع ہوا۔ جو مدینہ منورہ کے قریب ایک میدان ریگستان ہے وہاں نوسو کفار جمع ہوگئے جن کے سردار ابوسفیان و ابوجہل تھے اور یہ کفار مسلمانوں سے لڑائی کرنے کے لئے مکہ سے چڑھائی کر کے آئے تھے۔ جب آپ کو خبر پہنچی تو بروز جمعہ ستارہویں ماہ رمضان ۲ھ کو بہ ایک تینسو اصحاب کے وہاں پہنچکر مقابل ہوئے۔ اسیواسطے جو لوگ اُسدن حضرت محمد الرسول اللہ کے ساتھ تھے ان کا مرتبہ زیادہ ہے۔ اور ان کی مدد کے لئے اللہ تعالے نے آسمان سے فرشتے نازل فرمائے جیسا کہ پارہ چار سورۃ آل عمران میں ارشاد ہوتا ہے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ اور البتہ تحقیق اللہ تعالے نے مدد کی تمہاری دن بدر کے ساتھ فرشتوں کے اور تم اسوقت خوار تھے۔ اور علامہ طوسی شیعہ اپنی کتاب تفسیر مجمع البیان میں لکھتا ہے۔ لَعَلَّ اللّٰهَ اِطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَغَفَرَ لَهُمْ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

ترجمہ: علامہ طوسی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے نے اہل بدر کے شان میں ارشاد کیا کہ اے اہل بدر تم جو کچھ چاہو کرو تم کو خدا تعالے نے بخش دیا ہے۔ یعنی اہل بدر تمام جنتی ہیں۔

فائدہ :- اور حملہ حیدریہ میں مورخ شیعہ یوں فرماتا ہے کہ جب سنا محمد الرسول اللہ نے کہ کفار کہ جنگ کے لئے چلے آتے ہیں تو آپ نے اپنے اصحاب کو بلا کر مشورہ لیا تو سب سے پہلے صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ کہ ہم بدل و جان جنگ کے لئے تیار ہیں۔ مگر آپ کے حکم کی انتظار ہے۔ تو آپ نے ترغیب جنگ کا خطبہ فرمایا جیسا کہ حملہ

Marfat.com

حیدریہ میں ہے ۔ در نظم :-

پس ایں خبر آں سیّد المرسلین
جد ایہ خبر سُنی سی جنگ دی سرور دو جہاناں !
بفرمود آں کہ باصحاب خویش
فرمایا اصحاباں اپنیاں کارن نبیؐ الٰہی !
بدانید کز کعبہ اہل جفا
جانوں تسیں جاظالماں رو کیا کعبیوں ساڈیاتئیں
شمار اکنوں چیست تدبیر کار
دسو کی تدبیر تساڈی اسدے کارن آئی
بپاسخ ابوبکر از جائے خاست
پس ابوبکرؓ نے حاضر ہو کر اوہوں عرض گذاری
اس تھیں پچھے عمر بہادر اوہوں عرض گذارے
با گفتند یا سیّد المرسلیں
صدیقؓ عمرؓ نے آکھیا یا سردار حبیبؐ حقانی
با دشمنان دیں جہا مے کنیم !
بیشک دشمناں تیریاں نال اسیں کرسے جنگ لڑائی
اسیں جاناں تیغیتوں گھول گھمایئے دشمناں مار و نجایئے
وزاں پس جا خواست مقداد نیز
بعد اونہاں تھیں کھڑا ہویا مقداد بہادر بھائی
بود تا بہ تن جان و در کف تواں !
اساں جاناں دھریاں تلیاں اپر پھڑیاں ہتھ تلواراں
زاں گشت خوش دل رسول خدا
ایس کلاموں خوش دل ہویا پاک رسولؐ الٰہی
ثابت قدم مہاجر کی جد سنیا جد تے پاسے
چنیں خواست پس بہترین بشر !
ایسا چاہیا حضرت بہتر بشر رسول الٰہی،
دگر بار فرمود کائے دوستاں
پھر فرمایا نبیؐ خدا نے دوست یار شہانے
نجا خواست ایں بار سعد معاذ
اجازت لے کر سعد معاذ نے اوہوں عرض گذاری
کہ با جان و دل با ہم عہد ست !

یکے انجمن ساخت با اہل دیں
ناں ہک وڈی مجلس قائم کیتی اہل ایماناں
کہ اے حق پرستان پاکیزہ کیش !
اے اصحابو حق پرستو نیک خصالو بھائی
کمر بستہ بر کین دیرخاش ما !
لک بنھے اونہاں مارن کارن کر کے ظلم جفائیں
کہ دشمن رسید از پئے کار زار !
دشمن آئے مارن کارن کریئے اسیں لڑائی !
وزاں پس عمر نیز قد کرد راست
یا حضرت اسیں حاضر جیویں کر حکم ہووے سرکاری
اسیں لڑسیئے مرسیئے راضی ہو کر یا سردار جانے
قدم پیش بگذار مارا ببیں !
تسیں قدم رکھو اسیں پچھے تیرے جان کراں قربانی
چہ مارا چیست جان فدا کنیم
اسیں جان کراں قربان تساں تھوں رسولؐ الٰہی
پھڑ تلواراں مار کفاراں ٹھنڈے کلیجے پایئے
بگفت اے حبیب خدا اے عزیز
تے آکھیا اے دوست ربّے سچے رسول الٰہی
بیاریم شمشیر بر دشمنان !
دشمناں کرئیے وٹے ٹکڑے چلن خون خواراں !
بفرمود از حق ایشاں دعا !
سب اصحاباں دے حق سرور نیک دعا فرمائی
پھر انصار مدینہ طرفے قدم رنجہ فرمائے
کہ از راز انصار با بد خبر
اے انصار مدینہ والیو دسو ساڈی بھائی
چہ گوئید اندر حق دشمناں
کیا کہندے تسیں دشمناں دے حق دی لوک بگانے
چنیں گفت از دوئے صدق و نیاز
اسیں حاضر سب صدق یقینوں یار رسول غفاری
بدست تو روز یکہ ...

[illegible] اے رسول [illegible]
[illegible] باں [illegible] خویش تبارہ
[illegible] تے سرجاناں ہور خویش قبیلہ سارے
اسے مدینے والیاں آکھیا پاک محمدؐ تائیں!
پیغمبر برایشاں نمود آفرین!
آفریں باد پیغمبر آکھیا دلدے نال یقینے
تاں پھر صفاں تیاری کارن حکم نبیؐ فرمایا
پس آورد روئے یزدان پاک!
پس ہوئے متوجہ حضرت طرف جناب الٰہی
بگفت او لے نمائندہ عدد او
تے کہیا اے جانن والے کل حساب شماراں
تو دانی کہ من زغائے قریش!
توں جانے جو میں نال قریشاں کرداہیں فلانی
کشیدم برایشاں بحکم تو تیغ!
میں نال حکم تیرے ایہناں اُپر کھچیاں اج تلواراں
الٰہی اگر ایں چند تن زعب د
ایہ چند بندے رحمانی یارب تیرے نیک [illegible] نی
بحکم تو بستند [illegible] میاں
حکم تیرے تے ہر اک مومن کمراں کسیاں کاری
ہمتو مومن دہ سو کافر آدن وچ شماراں
جیکر ایہ اج نہ فتح اُپر قوم کفاراں پاون
بروندے ایں تا قیامت دگر
اج دیہاڑے کوں لیکر روز قیامت تائیں
دراں دم صف خصم نزدیک شد
اسدم تائیں کفارانداں لشکر نیڑے آیا
بوبکر نزدیک نبی داشت جا!
ابوبکرؓ نزدیک نبیؐ دے ہو کر عرض گذاری
در آمدم تنگی سیاہ ضلال!
فوج کفار [illegible] سانوں تنگی بہت گذاری
پھڑ تلواروں [illegible] فتح اصحاباں پائی
[illegible] جدوں آکھیا نبیؐ حقانی

جاں [illegible] رکھیا نال جاں سب تیرے
ہمہ روز گردیم بر تو نثار
اساں سارے تیتھوں وارے نبیا کہن انصار سوہارے
توں کرساں لڑائی نے اسیں راضی نال رضائیں
بر آں صدق دالیاں انصار دیں!
اُپر صدق یقین تساڈے اے انصار میتے
حضرت آپ دعا فرماون راوی ذکر لیایا
بنالید و نالید و در روئے خاک
زاروزاری رودن لگے منہ پر مٹی پائی!
فرستندہ انبیائے بر عباد!
تے بھیجن والے نبیاںؑ اوپر نیکاں تے بدکاراں
بہ حکم کہ بودم نہ بر دائے خویش
میں تیرے نال حکم دے آیا نہ اپنی نال چالاکی
کمن نصرت خویش از من دریغ!
مدد کریں میری ایہ ہودن دور جو شر شراراں
کہ کردند مر ترا النشاد!!
کیتا بے اعتبار انہاں نے جیوں کر حکم حقانی
نہ دیدند بیش و کم دشمناں
نہ دیکھیا جو گھٹ زیادہ ساتھیں فوج کفاری
اساں اُپر تیرے تکیہ کرکے کس لیاں تلواراں
دشمناں ہتھوں کھا شکست ایہ سارے ملدے جاون
نہ گردد پرسند اسے داد گر
دوجا کوئی نہ ہوسی جیہڑا پوجا کرے تسائیں
زلیس گرد خورشید تاریک شد
گرداں اڈ اسمانی چڑھیاں سورج دھوڑ لکایا
بگفت اے بحق خلق راہ نما!
توں برحق سچا نبیؐ پیغمبرؐ رہبر خلقت ساری
چہ فرمائی اکنوں جو بیئے قتال
حکم کرو جنگ شروع کراں اسیں دلیں اللہ باری
خوشدل ہو کر نبیؐ اللہ دے نیک دعا فرمائی
تسیں خاص بہشتی ہو سب بدری خاصے یار تمالی

Marfat.com

بو جنگ بدر وچہ حاضر ہین سبنان افضل ہوئی
پر شیعہ کہن سناقی اونہاں دیں ایانوں عاری جنہاں رب تعریف ...

فائدہ :- باوجود ایسے عناد اور تعصب کے پھر بھی موتوخ شیعہ لے ... لکھا ... نہیں ہے۔ مثل مشہور ہے ؎
حق کبھی چھپ سکتا بناوٹ کے اصول سے خوشبو کبھی آنہیں سکتی کاغذ کے پھول سے

مسئلہ : ہندو بھی شیعہ کی طرح اصحابہ اکرام کی تعریف تو کرتے ہیں۔ مگر ایمان نہیں لاتے ... صاحب فرماتے ہیں ؎
چار مصلے چار کتاباں چارے یار رسول جو کوئی اینہاں منے ناہیں ہو کافر مجہول

مسئلہ :- جس طرح یہود و نصاریٰ کسی وقت محمد الرسول اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔ اور کسی وقت ... کرتے ہیں۔ اسی طرح شیعہ صاحبان بھی کسی وقت اصحاب ثلاثہ کی تعریف کرتے ہیں اور کسی وقت تکذیب کرتے ہیں چنانچہ علامہ احتجاج طبرسی معتبر مفسر شیعہ سے روایت ہے قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٌّ کُنْتُ مَعَهٗ اَیْ مَعَ النَّبِیِّ جَبَلِ حُرَاۤءٍ فَاِذْ تَحَرَّکَ الْجَبَلُ فَقَالَهٗ قَرْ فَاِنَّهٗ لَیْسَ عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَهِیْدٌ ۔ ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ تھا میں اور ابو بکر صدیقؓ ساتھ محمد الرسول اللہ کے اوپر حرا پہاڑ کے پس اچانک پہاڑ ... لگا تو فرمایا آپ نے اے پہاڑ مت کانپ نہیں اوپر تیرے کوئی سوائے نبیؐ صدیقؓ و شہید کے

فائدہ :- پس اس سے معلوم ہو گیا کہ بعد نبیؐ کے درجہ صدیقؓ کا ہے

قصہ جنگ حنین

شیعہ صاحب اس جگہ بھی کہتے ہیں کہ اصحاب محمدؐ آپ کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور حضرت عباسؓ پیچھے پکارتے رہے۔ مگر کوئی واپس نہ آیا۔ اب صاحب انصاف کو قیاس کرنا چاہیئے کہ جب سب بھاگ گئے تو فتح چار اصحاب نے کس طرح پائی۔ اور ہزارہا کفار کو قتل کس نے کیا۔ اور چھ ہزار غلام کس نے بنایا۔ اور چوبیس ہزار اونٹ چاندی اور چالیس سے زیادہ دنبہ بکری کو کس نے لوٹا۔ اگر یہ کہیں کہ حضرت عباسؓ کے پکارنے سے تمام اصحاب نے واپس آکر فتح حاصل کی تمام الزام خام ہوا۔

فائدہ :- حنین ایک مکان ہے جو درمیان مکہ اور طائف کے واقعہ ہے۔ اور بعد فتح مکہ کے اس جگہ ... کفار نے جمع ہو کر مسلمانوں کے قتل کا ارادہ کیا۔ جب آپؐ نے اس مجمع کفار کی خبر سنی تو بارہ ہزار اصحاب کے ساتھ آپ وہاں پہنچے تو ایک اصحاب نے اپنے لشکر کی کثرت دیکھ کر کہا لَنْ نُغْلَبَ الْیَوْمَ مِنْ قِلَّةٍ ۔ یعنی آج کے دن ہم مغلوب نہیں ہوں گے۔ آپؐ نے یہ کلام فخریہ سن کر ناپسندیدگی ظاہر کی۔ غرض اس فخر کے سبب مسلمانوں کو شکست آئی تکبر اللہ کریم کو ناپسند ہے۔ پھر اللہ کریم نے اصحابوں کے دلوں میں سکینت کو نازل کیا۔ ... اصحاب ... اور کفار کو نیست و نابود کر کے فتح کا نقارہ بجایا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ پارہ دسواں سورۃ توبہ میں فرماتے ہیں لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَةٍ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ البتہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے تمہاری مدد کی بہت جگہوں میں اور دن حنین کے اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْکُمْ شَیْئًا وَّضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ ... وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ

Marfat.com

... ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ ۞ ... وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِينَ ۞

... جب کہ خوش کیا تم کو زیادہ ہونے تمہارے نے پس نہ فائدہ دیا تم کو کچھ بھی زیادہ ہونے تمہارے نے اور تنگ ہو گئی زمین اوپر تمہارے بسبب اس کے کہ فراخ تھی اور بھاگ گئے تم پیٹھیں دیکر پھر اُتاری اللہ تعالےٰ نے تسکین اپنی یعنی دل جمعی اوپر رسولؐ اپنے کے اور اوپر تمام مومنوں کے یعنی شکست کے بعد فتح دی اوپر کفار کے اور اُتارے لشکر یعنی فوج مدد تمہاری کے لئے کہ نہیں دیکھتے تھے تم ان کو یعنی فرشتے اور عذاب کیا۔ اُن لوگوں کو جو کفار تھے اور یہی بدلہ ہے کفار کا۔

ان آیا توں ظاہر ہوندے شان نبیدیاں یاراں! — فرشتے کرن امداد تنہاں دی واہ ڈُلی ابراراں
بار ملائکے کافر کئی ہزاراں پھیر تلواراں — اصحاب محمدؐ غالب آئے اُپر قوم کفاراں
کئی ہزاراں مال پایاں قبضے ملک لیاندا — اٹھ سو دنبہ بکریاں دا انت شمار نہ آندا
خود باللہ بچے کافر ہوندے جیویں شیعہ گفتاراں — عذاب اونہاں نوں کیوں نہ کیتا رب نے شل کفاراں
بلکہ کرے تعریف اونہاں دی اللہ خالق باری — اساں اونہاں دی مدد کارن ملکاں فوج اُتاری
بھی تسکین نہ مومن باجھوں ہور کسے دل آوے — شان نبیدیاں یاراں دا رب وچ قرآن بتاوے
صرف شکست جو اوّل واری اصحاباں نے پائی — ایہہ فخر پسند نہ رہیوں آیا تے ہوئی رسوائی
شیعہ ایسے سببوں فاسق کہن نبیدیاں یاراں — جاہلاں دے گمراہ کرن نوں داؤ لگا بدکاراں
فند فریب انہاں دے کولوں ربا سانوں بچائیں — سچی سمجھ حقانی دے کر سدھے راہ چلائیں

قصہ جنگ خیبر

خیبر ایک قلعہ کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے دو منزل پر واقع ہے۔ شیعہ کہتے ہیں کہ خیبر کے دن بھی اصحاب محمدؐ بھاگ گئے تھے۔ اور ایسی ویسی باتیں کرکے جاہل مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اس واسطے ہم اہل اسلام کے سامنے اصلی واقعہ جنگ خیبر بیان کرتے ہیں

مسئلہ:- اصلی واقعہ یہ ہے کہ جب حضرت محمد رسول اللہ سفر حدیبیہ سے واپس مدینہ تشریف لائے تو حسب وعدہ خداوندی وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا۔ یعنی پائیں گے رب اپنے کے حکم سے فتح قریب۔ آپؐ نے جنگ خیبر کے واسطے سامان تیار کیا۔ اور ایک ہزار چار سو آدمی ہمراہ لے کر خیبر کی طرف روانہ ہوئے جب اُن قلعوں کے نزدیک پہنچے تو وہ لوگ اپنے اپنے کاروبار میں مشغول تھے۔ لشکر اسلام کو دیکھ کر اپنے قلعوں میں جا گھسے۔ اور قلعہ حصین نام کے رہنے والوں نے لشکر اسلام کے ساتھ جنگ شروع کر دیا۔ تو آپؐ کے حکم سے اصحابہ اکرام نے بھی ان کا مقابلہ کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں دشمنوں کو ہلاک کر ڈالا۔ پس پہلی فتح خاص آپؐ کو نصیب ہوئی۔ پھر جب دوسرے قلعہ کی طرف متوجہ ہوئے جس کا نام نطاۃ تھا تو اس کو بھی تھوڑے عرصہ میں فتح کر لیا۔ مگر کچھ آدمی قتل ہوئے اور کچھ لوگ بھاگ گئے۔ اور تمام یہودی جمع ہو کر قلعہ صعب بن عاص میں پناہ گزین ہوئے۔ یہ قلعہ بھی بڑی زبردست لڑائی کے بعد فتح ہو گیا اور بہت سا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ اسی طرح چاروں قلعوں کو فتح کرکے جب پانچویں قلعہ کی طرف متوجہ ہوئے جس کا نام قموص تھا۔ تو آپؐ نے چند آدمیوں کے ساتھ حضرت عمر فاروقؓ کو قلعہ قموص کیطرف روانہ کیا۔ بڑی بھاری ... لشکر اسلام نے شکست کھائی تو دوسرے دن حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہٗ جو کسی عذر کے باعث اپنے گھر میں رہ

Marfat.com

گئے تھے۔ میدان جنگ میں حاضر ہوئے اور تمام اصحابہ کرام کے ہمراہ ... ہوا۔ آخر وہ قلعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ سے فتح ہوا۔ آنحضرت حضرت ... کام لیا کہ لوہے کا دروازہ اکھاڑ کر اپنے سر پر ڈھال بنا لیا۔ اس غنیمت میں بھی بہت مال ... خاتمہ ہوا۔ اس جنگ کا تو صرف اتنا ہی حال ہے۔ اس میں تو کسی اصحاب پر الزام ... آپ کو چھوڑ کر بھاگ ہی گیا تھا۔ بلکہ باالاتفاق جنگ کیا۔ اور فتح حاصل کی۔ باقی سب شیعہ کی ... جن کا ثبوت کسی معتبر کتاب میں پایا نہیں جاتا۔

دستو خیبر دے دن بیٹھا ہے حضرت عمرؓ کنارے
یا ہو مخالف نال بتھ جھے ملیا سنگ کنارے
یا پاک نبیؐ دے لشکر و چوں نس کرکے سردایا
یا اپنے گھروچہ واپس آیا یا کوئی حدیث بنایا
عمرؓ بہادر اُپر کوئی ثابت کرن برائی!
جس سنیوں کا فرقاسق آکھن اس پر جاہی
بے کرفتح نہ ہو دن اُپر طعن عمرؓ پر کردے
ایہہ ہرگز طعن نہ آوے جائیں صاحب عقل فکردے
اکدن فتح نہ پائی دوجے تیجے دن جد پائی
عمرؓ بہادر اُپر ہرگز طعن نہ آوے کائی
حضرت علیؓ بھی ایسی طرح وچہ جنگ صفینے بھائی
چند دناں دے بعد تے سی شامیاں اتھے پائی
آخر علیؓ تے معاویہؓ دیوچہ شاناں صلح کرائی
جنگ جمال بے اونگ ہے ویکھو تاریخاں بھائی
جاہلاں دے گمراہ کرن نوں کردے طول طویلاں
ایہہ شیعہ تے تشنیعہ بیٹھے کم ترکن اصیلاں

قصہ جنگ اُحد

اس جنگ میں بھی شیعہ صاحب اصحاب اکرام پر طعن کرتے ہیں۔ کہ بھاگ گئے تھے۔ اور کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوئے تھے۔ ایسی ایسی من گھڑت باتیں سناکر مسلمانوں کو اصحابہ اکرام کے مراتب اور شان سے بے اعتقاد کرتے ہیں۔ اس واسطے ہم اصلی واقعہ بیان کرتے ہیں۔ جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے ہوگا۔

مسئلہ:۔ اُحد ایک پہاڑ کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ چنانچہ ستائی ماہ شوال ہجری کو ابو سفیان وغیرہ قریش کفار مکہ تین ہزار سوار اور پیدل لے کر واسطے جنگ کے مدینہ منورہ کی طرف آئے اور اُحد پہاڑ کے گرد لشکر آ تا رہا۔ جب حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ بھی سات سو آدمی اہل اسلام کو ہمراہ لے کر کفار کے مقابلہ کو نکلے۔ اور دشمنوں کے تعاقب کے لئے صفیں درست کیں۔ اور عبداللہ بن ... کو پچاس آدمی تیرانداز دے کر ایک درہ پر اس شرط سے مقرر کیا کہ خواہ ہم غالب ہوں یا مغلوب ہوں تم نے اس جگہ سے قدم نہ اٹھانا ہوگا۔ لڑائی شروع ہوتے ہی کفار کو شکست ہوتی تو مسلمانوں نے لوٹنا شروع کردیا۔ جب ان تیراندازوں نے دیکھا کہ لوٹ شروع ہے تو کچھ آدمی وہاں کھڑے رہے اور باقی مال غنیمت لوٹنے کے لئے لشکر گاہ کی طرف ... پس اس حکم عدولی کی وجہ سے لشکر اسلام نے فتح پا کر پھر شکست کھائی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے یہ قصور معاف ... جیسا کہ پارہ چار سورۃ آل عمران میں ارشاد فرمایا۔ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ ترجمہ۔ البتہ تحقیق سچا کیا وعدہ اپنا جب قتل کرتے تھے تم کفار کو ساتھ حکم اللہ کے ... ہاری تم نے۔ وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ... اور ... بیچ کام اپنے کے۔ اور بے فرمانی کی تم نے رسول اللہ کی یعنی جو حکم مورچہ کو نہ چھوڑنے کا دیا ...

Marfat.com

(...) وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ (...) عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ترجمہ۔ پھر پھیرا تم کو ان سے یعنی بھاگ چلے تم تاکہ امتحان کرے تمہارا ۔ البتہ تحقیق معاف (...) کر دیا ۔ اور اللہ تعالیٰ صاحب رحمت کا ہے اوپر مومنوں کے

فائدہ ۔ برادران اسلام اس آیت میں اصحاب ثلاثہ تو درکنار بلکہ جنہوں نے یہ بے فرمانی کی اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کیا ۔ اور مومن کا خطاب دیا ۔ غور کرنا چاہیئے کہ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے ہر جنگ پر بخشش کا وعدہ فرمادیا (...) چوک بھی معاف فرمادیں ۔ تو پھر بھی شیعہ صاحبان ان کو طرح طرح کے الزام دے کر گالی گلوچ نکالیں فی الحقیقت الزام کی دشمنی نہیں بلکہ قرآن کریم کی تکذیب ہے ۔

قصہ غار ثور جبل

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک پارہ دس سورۃ توبہ میں ارشاد فرمایا اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔ ترجمہ ۔ اگر نہ مدد کروگے اُس کی تم لوگ پس مدد کی اُس کی اللہ نے جب نکالا اس کو کافروں نے ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِى الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۝ ترجمہ ۔ جب تھے وہ دونوں بیچ غار کے جس وقت کہا اس نے یار غار اپنے کو نہ خوف کر دشمنوں سے تحقیق اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے ۔ یعنی صدیق اکبر نے دیکھا کہ کافر غار کے منہ پر کھڑے ہیں ۔ تو کچھ خوف کھایا ۔ اسوقت حضور پاک نے فرمایا کہ نہ ڈر دشمنوں سے ہمارا ساتھی اللہ ہے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا پس اتارا اللہ تعالیٰ نے (...) اپنی کو اوپر دل صدیق اکبرؓ کے اور امداد دی محمد الرسول اللہ کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ لشکروں کے کہ تم ان کو دیکھ نہیں سکتے ۔ وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۝ اور کافروں کی بات اللہ تعالیٰ نے نیچے سے نیچے کی کفار کا ارادہ تو تھا ۔ کہ محمد الرسول اللہ کو قتل کر ڈالیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے ارادے کو درہم برہم کر دیا

فائدہ ۔ یہ آیت تو صرف ابابکر صدیقؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے ۔ مگر شیعہ لوگ اس میں بھی کئی طرح کی تاویلیں (...) ہیں ۔ اب ہم ان کی معتبر تفسیر سے نقل کر کے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں ۔ علامہ طبرسی اپنی کتاب تفسیر جامع البیان میں لکھتا (...) وَقَدْ ذَكَرَتِ الشِّيْعَةُ فِىْ تَخْصِيْصِ النَّبِىِّ فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ بِالسَّكِيْنَةِ كَلَامًا رَاَيْنَا الْاَضْرَابَ عَنْ ذِكْرِهٖ ۝

ترجمہ ۔ اور تحقیق ذکر کیا ہے شیعوں نے اس آیت میں سکینہ کو خاص محمد الرسول کے حق میں ، اور وہ شیعہ ایسی باتیں (...) ہیں کہ ہم ان کا لکھنا مناسب نہیں سمجھتے تاکہ کوئی کہنے والا مجھکو بھی نہ کہدے ۔

فائدہ ۔ علامہ طبرسی شیعہ نے خود شیعہ کو جھٹلایا ہے ۔ ایک نہیں بلکہ صد ہا روایتیں اُن کے مخالف ہیں ۔ اول وجہ مخالفت یہ ہے کہ ان کے متاخرین و متقدمین میں کمال اختلافات ہیں ۔ دوم اُن کے مؤرخین میں سے دو بڑے متعصب مورخ گذرے ہیں قاضی نور اللہ شوستری دوسرا ملا باقر مجلسی کہ انہوں نے تو عبد اللہ بن سبا یہودی سے بھی بڑھ کر قدم رکھا ہے کہ اپنے (...) طرف سے جوڑ کر کتابیں بنائی ہیں ۔ اور طرح طرح کی باتیں من گھڑت بنا بنا کر لوگوں کو گمراہ کیا ہے ۔ اب موجودہ شیعہ (...) کے متقدمین تھا ۔ اصحاب پہلے متقدمین لوگوں کی تو کوئی سنتا ہی نہیں ۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے اُن کے کلام کی (...) جھٹلاتے ہیں ۔ بلکہ ان کو کہتے ہیں کہ میاں وہ تو اصلی شیعہ ہی نہ تھے ۔

Marfat.com

مسئلہ :- ابابکر صدیقؓ کا یار غار ہونا پہلے شیعہ [illegible] [illegible] شوستری کے انکار کرتے ہیں ۔ دیکھو مجتہد شیعہ حملہ حیدری میں ابابکر [illegible] سے لکھتا ہے ۔

چنیں گفت راوی کہ سالار دیں!
راوی کہیا جو سردار عالم نبی محمدؐ بھائی
نزدیک آں قوم پر مکر رفت
سنیاں حضرت جدوں کفاراں قتل ارادہ کیتا
آکر آکھیا ابوبکر نوں سُن اے یار حقانی
پئے ہجرت او تیز آمادہ بود
ہجرت کارن ساتھ نبیؐ دے تیار ہویا اوہ بھائی
نبیؐ بر در خانہ اُش چوں رسید!
ابوبکر دے دروازے پہ آکر نبیؐ غفاری
چوں بوبکر زاں حال آگاہ شد!
حضرت ابوبکرؓ نوں جداس حالوں ہوئی آگاہی
گرفتند راہ یثرب بہ پیش
رستہ پھڑیا طرف مدینے لیکے نام غفاری
برانچہ راہ رفتند گرفت
او پراوے رستہ کھڑیا رستہ بہت عجیبہ
چوں رفتند چندے بداماں دست
جاں چند قدم چلے اس ماتھن جنگل دیوچ کنارے
بوبکرؓ آں کہ بدوشش گرفت !!
پھر پاک نبیؐ نوں موڈھیاں اُپر ابوبکر نے چایا !
کہ درکس چناں قوۃ آمد پدید
جو اتنی قوت ابابکرؓ نوں کھتوں ظاہر آئی
بھارستاں آسماناں زمیاں ہکول پائے جاون
یعنی بھار نبیؐ دا بھارا ہے زمین اسماؤں
برفتند القصہ چنداں دگر
تھوڑے دُور گئے سن حضرت باہر شہر گراؤں
بدیدند غارے دراں تیرہ شد
غار دیکھی اک جنگل اندر اندر ورخت اندھاری
گرفتند در جوف آں غار جائے

چوں سالم بحفظ جہاں [illegible]
جیدی پاک طفیلوں سب جہان سلامت [illegible]
ہوئے سرائے ابوبکرؓ [illegible]
ابوبکرؓ دے گھر دل آئے نبی محمد [illegible]
میرے مارن کارن کیتے سے قریش [illegible]
کہ سابق رسولش خبر دادہ بود
جو پہلے اُسنوں جاون والی خبر نبیؐ فرمائی!
بگوشش ندائے سفر بشنید!
کن وچ آکھیا تاں شتابی کرو سفر تیاری
زخانہ بروں رفت ہمراہ شد
جلدی گھروں روانہ ہویا تاں رسول الٰہی!
نبی کند نعلین از پائے خویش
پاک محمدؐ پیراں وچوں بھی پاپوش اتاری
پئے خود دشمن نہفتن گرفت!
کھوج اپنے نوں دشمناں کولوں لگے کرن پوشیدہ
قدم وہم فلک سامی مجروح گشت
قدم نبیؐ دے زخمی ہوئے چلن کولوں بار ہے
ولے زیں حدیث است جائے شگفت
پر ایہ بات تعجب والی مؤرخ نے فرمایا
کہ بار نبیؐ مش نوا نہ کشید!
جو بھار نبیؐ دا چایا اُس نے جیہی [illegible]
تاں بھی بھار نبیؐ دا بھارا راوی [illegible]
جیوں کر قدر نبیؐ دا اللہ [illegible]
چو گردد [illegible] نشان [illegible]
تاں نشان صبح [illegible] ہویا ظاہر [illegible]
کہ خواند عرب [illegible]
عرب اندر [illegible]
ولے [illegible]

Marfat.com

[illegible] ڈٹوین یار پیارے　　اپے اندر ابو بکر جا اندر آدس سنوارے

[illegible] سوراخ بارخنہ دید　　قبا را بدرید و آں رخنہ چید

باقی سوراخ جو اندر غار دسے اسدم ظاہر صاحبی　　بند کرن نوں ابا بکرؓ نے کڑتہ پاڑیا بھائی

بدیں گونہ تا شد تمام قبا　　کہ رخنہ نہ گرفت ماند قفنار

کڑتہ سارا پاڑ دتا یا ابو بکر نے جانی　　پر دو کھڈاں باقی رہیاں نال تفنا رتانی

بر آں رخنہ ماندہ آں یار غار　　کف پائے خود را نمود استوار

دوہاں کھڈاں وچہ ابو بکر نے اڈیاں اپنیاں پائیاں　　پاک نبی نوں دکھ نہ پہنچے آکھ سناواں بھائیاں

درآمد رسول خدا ہم بغار　　نشستند یک جا بہم ہر دو یار

ابو بکرؓ تے پاک محمدؐ آوڑے وچہ غارے　　ہکسے جا گر رل کر بیٹھے دونویں یار پیارے

بتا سا اندروں باسہ روز و شب　　بسر برد آں شہ بہ فرمان رب

تن دن ثور جبل دے اندر کیتا دوہاں ٹکاناں　　اس تھیں پچھے باہر آئے جیوں کر حکم ربانا

شدے پور بو بکرؓ ہنگام شام　　ببردی دراں غار آب و طعام

شاموں پچھے باہر آیا یار صدیق ستانا　　اندر غار لیایا جا کر پیتوں پا کھاناں!

نبیؐ گفت پس پور بو بکر را!　　کہ چوں پدر اہل صدق و صفا

پاک محمد سرور آکھیا ابو بکر دیا تائیں　　بیشک باپ صدیقاں دا توں ا[illegible] صدق صفائیں

کہ دو ناقہ باید کنوں راہ سوار　　کہ مارا رساند بہ یثرب دیار

جا گھروں دو ڈاچیاں لیا دیں پاک نبی فرماون　　جو ساڈوں شہر مدینے اندر جلدی اپڑاون

برفت از بر حق پور بو بکر زود!　　بدنبال کارے کہ فرمود زود!

دا تیں باہر گیا اس غاروں جلد صدیق حقانی　　جلدی کم کیتا اس جیہڑا آکھیا نبیؐ [illegible]انی

اندر جملہ ایں سخن شود!!!　　دو ناقہ در دم مہیا کرد

دونویں ڈاچیاں آپنیاں کر جلد صدیق لیایا　　جیہڑیاں بہت چالاک تے موٹیاں راوی ذکر[illegible]

بصبح چہارم آمد بغار!!　　دو ناقہ آوردہ بہ جملہ دار

جاں چوتھا دن چڑھیا حضرت غاروں باہر آئے　　غار دے منہ اگے دو ڈاچیاں آن صدیق بہائے

نشست از بر یک شتر شاہ دین　　بو بکر گردد با خود قرین!

اک اک ڈاچی آپ چڑھ کر بیٹھے شاہ مردانے　　ابو بکرؓ نوں ساتھ لیا خود حضرت شاہ جہانے

برآمد بران دیگرے جملہ دار　　ہمراہ او گشت عامر سوار

نال دوہاں دے رکھ لیا تیجا شتر اسوارہ　　رہبر بن کر چلیا ایہی عامر مرد سفاری

شہر مدینے اندر پہنچے دونویں یار پیارے　　جو صدق صدیق نہ جانن موذی بخت نہانے مارے

فائدہ:- اس حکایت میں کمال فضیلت ابو بکرؓ صدیق کی ثابت ہوئی۔ ایسا رتبہ اور کسی کو نہیں ملا، کیونکہ [illegible] ایسے وقت میں اپنا ساتھی اور یار غار بنایا۔

Marfat.com

مجلس پندرویں

اس مجلس کی تین فصلیں اور چند بہتان ہیں

فصل اوّل

در بحث تقیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ؛ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؛

نوٹ :- برادران اسلام اہل شیعہ کے دل میں تین رکن اعظم ہیں۔ اوّل، تبرہ بازی کرنا یعنی سب دوم :- تولّی - یعنی بات کہکے پھر جانا سوم :- تقیہ - یعنی در پردہ جھوٹ بولنا۔ حاصل کلام کسی کو اپنی مطلب برآری کے واسطے جھوٹ بول کر اپنا کام نکال لینے کو تقیہ کہتے۔ جس کو اہل شیعہ نے اپنے دین کا بڑا رکن اعظم قرار دیا ہے۔ اور اپنا آبائی اجدادی اصول ٹھیرا لیا ہے۔ اور نماز روزہ وغیرہ عبادت سے بھی اس کا ثواب بتایا ہے۔ جیسا کہ شیعہ کی کتاب کشف الغمہ باب دوم فصل اوّل میں امام موسیٰ رضا سے روایت ہے دِیْنَ لِمَنْ لَاوَرَعَ لَہٗ وَلَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا تَقِیَّۃَ لَہٗ ۔ نہیں دیندار وہ آدمی جس میں پارسائی نہیں اور ایماندار وہ آدمی جس میں تقیہ نہیں فَقِیْلَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی اَمَتٰی قَالَ اِلٰی وَقْتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۔ ای گیا یا بیٹے رسول خدا کے کب تک ہم تقیہ کریں گے۔ یعنی ہم کو کب تک در پردہ جھوٹ بولنا جائز ہے فرمایا جب امام مہدی نہ آویں۔ اگر کوئی شخص امام مہدی کے آنے سے پہلے تقیہ چھوڑ دے گا فَلَیْسَ مِنَّا پس وہ ہم سے نہیں جامع الاثار باب دوم فصل اوّل یہ حدیث امام صاحب سے منقول ہے۔ قَالَ النَّبِیُّ تَارِکُ التَّقِیَّۃِ کَتَارِکِ جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے وہ مثل بے نماز کے ہے۔ حاصل کلام جس طرح نماز کی تاکید ہے اسی طرح مذہب شیعہ میں تاکید ہے۔ جیسا کہ نہج البلاغت میں لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ تو تقیہ کے ایسے پابند تھے کہ اگر کوئی ادنیٰ آدمی بھی پوچھتا کہ آپ کس طریقہ پر چلتے ہیں تو آپ فرماتے کہ میں خلفائے راشدین کے طریقہ پر چلتا ہوں۔ اور علی تقیہ کے پابند رہے۔ اور کبھی اپنے مذہب تشیع کو ظاہر نہیں کیا۔ الغرض اس مذہب کا مدار تقیہ ہے۔ ... بنا ہے، جیسا کہ دعلی کے سوا اندھا اچھا ہے ایسا ہی تقیہ کے سوا شیعہ ہونا فضول ہے۔ جیسا کہ ... ہے۔ ایسا ہی شیعہ اور تقیہ کا وصال ہے۔

فائدہ :- اگر شیعہ میں تقیہ نہ ہوتا تو یہ مذہب ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکتا۔ الغرض ... سے بڑھ کر اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کیا تو علمائے دین سنت اہل جماعت نے جو جو آثر علیہ السلام اصحاب ثلاثہ کے لکھے تھے ان سے پیش کئے بخصوصاً حضرت علی کا ابا کر صدیق و عمر فاروق ...

Marfat.com

ماعت جمعہ جنازہ عیدین وغیرہ پڑھنا ۔ اور جنگوں میں ان کا رفیق ہو کر مشورہ لینا اور امیر علیؓ کا ان کے ساتھ بیعت کرنا اور ابوبکر صدیقؓ کا جنازہ کرنا ۔ اور عمر فاروقؓ کو اپنی دختر ام کلثومؓ کا نکاح کر دینا اور اپنے عہد خلافت میں حضرت علیؓ کا ہمیشہ اصحاب ثلاثہ کے فضائل بیان کرتے رہنا شیعوں کے پیش کیا ۔ یہاں تک کہ جو گیاراں آئمہ تک سب نے اپنی اپنی کتابوں میں اصحاب ثلاثہ کے فضائل بیان فرمائے ۔ سب اُن کے سامنے پیش کئے تو سب شیعہ نے خیال کیا کہ اگر ہم تمام اماموں کی کلام کو صحیح اور سچ مانیں گے تو پھر اس ہمارے مذہب تشیعی کی بیخ کنی ہو جائے گی ۔ اور اگر ہم ظاہر طور پر ان آئمہ کے اقوال کو جھٹلائیں تو اس مذہب شیعہ سے خارج ہونا پڑے گا ۔ اس لئے علمائے عقلا شیعہ نے ایک ایسا طریقہ سوچا کہ جس سے آئمہ علیہ السلام کی تکذیب بھی ہو جائے اور مذہب تشیعی بھی ہاتھ سے نہ جائے تو ایک لفظ خوش نمائی تقیہ کو آئمہ علیہ السلام کی طرف منسوب کیا اور اس کو اپنا اصل اصول دین قرار دیا جس سے دونوں مطلب حاصل ہو گئے یعنی ایک تو اصحاب کبار کے فضائل کے انکار کا ہتھیار ہاتھ آیا ۔ دوسرا آئمہ علیہ السلام کی کلام کو جھٹلا بھی دیا مگر اتنا لحاظ رکھا کہ جھوٹ کے بجائے لفظ تقیہ سے کام لیا ۔

فائدہ ۱ ۔ دیکھو اس ابن سبا فرقے نے آئمہ علیہ السلام کو جھٹلا کر تین جرم کا مجرم بنایا ۔ ایک تو آئمہ کو خدا کے سوائے اور سے ڈرنے کا الزام دیا ۔ اور ان کو ڈرپوک اور بزدل بنایا ۔ اور اس فرمان خداوندی کے مخالف قرار دیا کہ اللہ تعالےٰ اپنے مخلص بندوں کے حق میں ارشاد فرماتے ہیں ۔ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ ۔ یعنی اے میرے بندو تم مت ڈرو کسی آدمی سے سوائے میرے ۔ تو جب تقیہ کیا تو غیروں سے ڈر کیا ۔ اور دوسرے آئمہ علیہ السلام کو بھی معاذ اللہ تہمت نفاق لگا کر اس آیت کا مصداق بنایا ۔ جو پارہ چار سورۃ آل عمران میں ہے ۔ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۔ یعنی منافق لوگ وہ بات نفاق کی مونہوں سے کہتے ہیں جو نہیں بیچ دلوں اُن کے ۔ اور تیسرے آئمہ دین کو نعوذ باللہ لعنت کا مصداق بھی بنا دیا ۔ جس طرح اللہ تعالےٰ نے فرمایا لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ۔ یعنی خدا کی لعنت ہے اُوپر اُن کے جھوٹ بولتے ہیں ۔

فائدہ ۲ ۔ برادران اسلام کو غور کرنا چاہیئے کہ جو فرقہ قرآن کریم اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلائے اور صحابہ کرام کو لعنت پائے اور آئمہ علیہ السلام کو بھی جھوٹ بولنے کا الزام لگائے ۔ اور جھوٹ بولنے کو نماز روزہ سے افضل بتائے جیسا کہ مذکور ہوا تَارِكُ التَّقِيَّةِ كَتَارِكِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ ۔ ترجمہ ۔ یعنی چھوڑنے والا درپردہ جھوٹ کا مثل بے نماز بے روزہ کے ہے ۔

فائدہ ۳ ۔ شیعہ کہتے ہیں کہ تقیہ کے معنے جھوٹ کے نہیں ۔ پھر اپنی عادت کے موافق چند صیغے گردان کے معنے اذ کر دن خوف کردن پرہیز کردن بتاتے ہیں ۔ اور چوتھے معنے رجو نحوی اور صرفی اور شرعی معنے ہیں کہ اور دل سے ڈر کر سچی بات چھپانا ۔ اور جھوٹ ظاہر کرنا) حاصل کلام کہ اب بھی موجودہ شیعہ سے پوچھا جائے کہ جب اصحاب ثلاثہ حق پر نہ تھے تو آئمہ علیہ السلام نے ان کی تعریف کیوں کی تو وہ بھی یہی جواب دیتے ہیں کہ انہوں نے تقیہ سے تعریف کی ورنہ دلی دشمن تھے ۔ مگر جو شیعہ متقدمین تھے وہ اس تقیہ کے مخالف ہیں ۔ جیسا کہ بڑا معتبر شیعہ ملا باقر مجلسی کتاب البحار الانوار کی جلد اوّل میں یہ تین حدیثیں نقل کرتے ہیں جن کے معنے یہ نکلتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ نے تقیہ بازوں پر لعنت فرمائی ہے ۔ حدیث اوّل قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ إِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ فِي أُمَّتِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰہِ ۔ ترجمہ ۔ زید بن محمدؒ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب میری امت میں نئی باتیں ظاہر ہونے لگیں تو عالم کو چاہیئے کہ ظاہر

Marfat.com

کرے علم اپنا پس اگر ایسے موقع پر خاموش رہے گا۔ پس اس پر خدا کی لعنت ہے۔ دوسری حدیث عبداللہ بن ابا بیت روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی اِلَّا کَاتِمُ یُبْعَثُ اَنْتَ اَھْلُ الْعِبَا مَتِہٖ :۔ ترجمہ۔ کہ فرمایا آپؐ نے جو کہ علم کو چھپانے والا عالم ہے اٹھایا جا دے گا دن قیامت کے اور ہوگا سب سے زیادہ بدبو والا وَیُلْعَنُ عَلَیْہِ کُلُّ دَابَّۃٍ حَتّٰی دَوَابُّ الْاَرْضِ الصِّغَارِ۔ اور لعنت کرتے ہیں اوپر اس کے تمام جانور یہاں تک کہ جو زمین میں چھپے ہوئے چھوٹے چھوٹے کیڑے رہتے ہیں وہ بھی اس عالم کے چھپانیوالے پر لعنت کرتے ہیں

فائدہ :۔ پس تقیہ کے معنے بھی حق بات کو چھپانے کے ہی ہیں۔ جس پر خدا رسول بلکہ تمام اشیاء زمین کے اندر والی لعنت کرتے ہیں۔

حدیث تیسری جو خاص حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ اپنی کتاب نہج البلاغت میں فرماتے ہیں عَلَامَۃُ الْاِیْمَانِ اِیْثَارُ الصِّدْقِ حَیْثُ یَضُرُّکَ عَلَی الْکِذْبِ حَیْثُ یَنْفَعُکَ ۔ ترجمہ۔ نشانی ایمان کی یہ ہے کہ مقدم رکھ تو سچ کو اس جگہ کہ تیرا نقصان ہو، اور باز رہو تو جھوٹ سے اس جگہ کہ تیرا فائدہ ہو۔ یعنی اگر سچ بولنے سے تیرا نقصان ہو تو ہونے دے۔ اور اگر جھوٹ بولنے سے تجھکو فائدہ ہو تو بھی جھوٹ نہ بول۔ کیونکہ جھوٹ بولنا مومن کا کام نہیں کَمَا قَالَ النَّبِیُّ اَلْمُؤْمِنُ لَا یَکْذِبُ جیسا کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ مومن کا کام نہیں کہ جھوٹ بولے۔ اور اللہ تعالے نے فرمایا ہے لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ۔ یعنی لعنت ہے جھوٹ بولنے والوں پر اللہ کی۔

غزل

جو ایسے لعین مذہب کو اپنا دین ٹھیرلتے ہیں
رب رسول جس مذہب پر لعنت فرماتے ہیں

بلکہ جو شئے بھی زمین آسمان پر چلتی ہے!
سب کی سب تقیہ بازوں پر لعنت ہی کرتی ہے

کیا ایسے لعین مذہب کو تعلق ہے دین سے
جس کی بنا ہو جھوٹ پر اپنے یقین سے

بُو ذرا مردانگی والی جس کونوں بھی آدے
تن جگہ اوہ بھی چپٹ کر وا دل نہ مول چرادے

دین اندر نقصان جے دیکھے یا کھوہے کوئی سرداری
یا پھر ستراں اپنیاں اندر ویکھے کچھ خواری!

تے رافضیاں نے شاہ علیؓ پر سب کچھ ثابت کیتا
جد عثمانؓ قرآن گھٹایا تد بھی رہیا چپیتا

تے جد ابوبکرؓ خلافت کھوہی گلو چہ رُستا پایا!
بھی جد عمرؓ نے ماریا حضرت فاطمہؓ حمل گرایا

حضرت محسن شیعیاں نے ایہ جس دا نام ٹکایا
ایہ سب جھوٹ طوفان بنا کر ذمے عمرؓ لگایا

بھی ام کلثومؓ جو بیٹی شاہ دی دوہتی پاک نبیؐ دی
عمرؓ دھگانے گھر لے وڑیا ایہہ سب انہاں پلیدی

ایہ رافضیاں طوفان ہولائے ہرگز سچ نہ جانوں
جو شاہ علیؓ نوں ایسا جانن خالی دین ایمانوں

اوہ ہکو شیر بہادر جن انساناں مار وکھائی
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی

تابع اوس ہزاراں جن انسان فرشتے بھائی
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی

اسداللہ اس نام ٹکایا حضرت نبیؐ الٰہی!
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی

باہاں کوٹ خیبر دے حیدرؓ دانگ بارود اڈائی!
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی

ذوالفقار تلوار علیؓ چوداں طبقاں پاڑ دکھائی
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی

ہاشمی سارے تیغ بہادر پر ثانی تنہاں نہ کائی
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی

چارے حق خلیفے ہوئے چوہاں شان سوائی
ودھ گھٹ جانن والا کافر ... ... لائی

Marfat.com

تقیہ کرنا جائز ناہیں وچہ اسلام نہ آوے
بجلا جے علیؓ تقیہ کردا معاویہ نال نہ لڑدا
وچہ خلافت اپنی ایہ سب کیتے جنگ علیؓ نے
جیکر تیرا سچ منایئے تاں بھی توں ہیں کوڑا!
خلفاء دی علی متابعت کیتی مگر نمازاں پڑھیاں
نال جماعت نماز نہ پڑھدے آکر وچہ مسیتاں

اتے تقیہ بازاں اوپر لعنت رب فرماوے
جل صفین تے نال خوارج جنگ کیوں پھر کردا
جیکر فرض تقیہ تاں کیوں چھوڑیا کیوں ولی نے
جیکر علیؓ تقیہ کیتا توں کیوں چھوڑیا پوڑا!
توں کیوں نال اوہناں دے لاویں گدڑ انگاڑیاں
نیک اعمالوں رڑی ہوئی ٹولی ایہ خبیثاں

فصل دوم

در بحث معصومیت انبیاء و اعتراض شیعہ کا جواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ اٰمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

برادران اسلام کو غور کرنا چاہیے کہ شیعہ لوگ انبیاء علیہم السلام اور اہل بیت پر کیا کیا تہمتیں لگاتے ہیں۔ اور الٹا سنت اہل جماعت کا نام بدنام کرتے ہیں کہ یہ انبیاء کو معصوم نہیں جانتے۔ اور الٹا اہل بیت کو اچھا نہیں مانتے۔ اب ہم ہر دو فریق کی تحریر لکھتے ہیں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ سچا کون اور جھوٹا کون ہے۔

اعتراض اوّل شیعوں کا سنت اہل جماعت پر اوّل یہ اعتراض ہے جو کہ پارہ سولہ سورۃ طٰہٰ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے حق میں فرمایا وَعَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّہٗ فَتَابَ عَلَیْهِ وَهَدٰی۔ ترجمہ۔ اور بے فرمانی کی آدمؑ نے اپنے رب کے حکم کی یعنی سوائے اجازت جنت میں گندم کا دانہ کھا لیا۔ پھر راہ سے بھاگا۔ پھر نوازش کی اس کی رب اس کے نے اور متوجہ ہوا طرف اس کی اور راہ پر لایا اس کو یعنی آدم علیہ السلام کو خطا معاف فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنا مقبول بنا لیا۔

فائدہ :- اس آیت میں سنت اہل جماعت نے کونسی بے ادبی کی ہے ۔ ۔ ۔ ترجمہ کیا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اعتراض دوم :- جو موسیٰ علیہ السلام نے ایک قبطی کو مکہ مارا اور وہ مر گیا۔ تو بارگاہ ایزدی میں عرض کیا جیسا کہ پارہ بیسویں سورۃ قصص میں ہے قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ترجمہ۔ کہا اے رب میرے تحقیق میں نے ظلم کیا ہے جان اپنی پر پس بخش واسطے میرے خطا میری پس معاف کی اللہ تعالیٰ نے اس کی خطا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

اعتراض سوم :- جو حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا جس کی منگنی کی درخواست کر چکے تھے۔ اور یہ کوئی بڑا گناہ نہیں تھا۔ مگر پاک لوگوں کے واسطے یہ بھی عار ہے۔ چنانچہ اس سے بھی داؤد علیہ السلام نے بارگاہ ایزدی میں معافی کی عرض کی۔ جیسا کہ پارہ تیئیسویں سورۃ صٓ میں ہے فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۝ فَغَفَرْنَا لَهٗ

Marfat.com

ذالک - پس معاف کیا اس کو رب اس کے نے اور گرا سجدہ میں اور رجوع کیا - یعنی توبہ کی اس خطا سے پس معاف کیا اس کو رب اس کے نے -

فائدہ :- برادران اسلام ان قصوں کو جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمائے ہیں پڑھنے کا سنت اہل جماعت الزام آتا ہے - جیسا شیعہ پڑھتے ہیں ویسا ہی سُنّی بھی پڑھتے ہیں

اعتراض چہارم :- یہ حدیث جو رسول پاک نے حضرت ابراہیم کے قصہ میں فرمائی ہے - اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَھُمْ مَا یَکْذِبُ اِبْرَاھِیْمُ اِلَّا کِذْبَاتٍ - ترجمہ - تحقیق فرمایا رسول خدا نے نہیں جھوٹ بولا ابراہیم سوا تین جگہ کے -

فائدہ :- جھوٹ اول جو ابراہیم نے اپنی زوجہ کو ہمشیرہ فرمایا تو اس سے آپ کی خاص مراد اخوۃ اسلام تھی - کہ قرآن کریم سورۃ حجرات میں ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ - سوا اس کے نہیں کہ تمام مومن مرد عورت آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بہن ہیں - اور حدیث شریف میں آتا ہے کُلُّ مُؤْمِنٍ اِخْوَۃٌ - یعنی فرمایا محمد الرسول اللہ نے کہ ہر ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے -

جھوٹ دوم :- جب کفار مشرکین نے حضرت ابراہیم کو میلہ شرک پر بلایا تو آپ نے فرمایا میں بیمار ہوں - اس سے مراد آپ کی بیماری روحانی تھی - جیسا کہ قرآن میں ہے اِنِّیْ سَقِیْمٌ یعنی تحقیق میں بیمار ہوں -

جھوٹ سوم :- بتوں کو توڑنے کے بعد جب کفار نے آپ سے پوچھا کہ تم نے ان بتوں کو توڑا ہے تو فرمایا نہیں اس بڑے بت نے ان تمام چھوٹے بتوں کو توڑ ڈالا ہے - اس سے مراد ابراہیم کی ان کفار کو ذلیل کرنے کی تھی تاکہ خود کہیں اور اقرار کریں - کہ یہ کچھ نہیں کر سکتے - تاکہ ان پر میری حجت قائم ہو جائے - جیسا کہ اللہ تعالیٰ پارہ ستارواں سورۃ انبیاء میں فرماتے ہیں - وَتَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ - اور فرمایا ابراہیم نے قسم ہے خدا کی البتہ تدبیر کروں گا میں بتوں تمہاری کی جب تم پیٹھ پھیرو گے - پس جب کفار جنگل کو چلے گئے واسطے خوشی کے فَجَعَلَھُمْ جُذٰذًا اِلَّا کَبِیْرًا لَّھُمْ لَعَلَّھُمْ اِلَیْہِ یَرْجِعُوْنَ - پس کیا تمام بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے مگر ایک بڑے کو نہ توڑا تاکہ وہ ایمان لائیں - قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ ھٰذَا بِاٰلِھَتِنَا یٰٓاِبْرٰھِیْمُ - ترجمہ - جب جنگل سے پھرے کفار اور پایا بت خانہ ٹکڑے ٹکڑے تو کہا ابراہیم کو کہ تو نے ہی ہمارے بتوں کو توڑا ہے قَالَ بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا فَسْـَٔلُوْھُمْ اِنْ کَانُوْا یَنْطِقُوْنَ ○ ترجمہ - کہا ابراہیم نے میں نے یہ کام نہیں کیا بلکہ اسی بڑے بت نے کیا ہے - یعنی اس بڑے بت نے تمام چھوٹے بتوں کو مار ڈالا ہے اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو تم ان بتوں سے دریافت کر لو - جب کفار نے اپنی زبان سے اقرار کیا کہ یہ بت تو بول نہیں سکتے تب ابراہیم نے فرمایا قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکُمْ شَیْئًا وَّلَا یَضُرُّکُمْ - کیا پس عبادت کرتے ہو تم ان بتوں کی سوائے اللہ کے کہ نہ تو یہ تم کو فائدہ دیتے ہیں اور نہ ہی یہ کچھ نقصان کر سکتے ہیں اُفٍّ لَّکُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ترجمہ - تف ہے تم کو اور اس چیز کو کہ سوائے اللہ کے پوجتے ہو اور پس عقل نہیں کرتے ہو تم

فائدہ :- اس حدیث سے نہ تو کہیں جھوٹ کو دخل ہے اور نہ ہی اس آیت سے تقیہ ثابت ہوتا ہے - اگر تقیہ جائز ہوتا تو جس وقت نمرود نے ابراہیم کو چخنہ میں ڈالا تھا - اسوقت تقیہ سے نمرود کو خدا کہہ دیتے -

غزل

اب سنیئے پیغمبروں پر شیعوں کا اعتقاد — کیا کیا کرتے ہیں اُن کے حق میں فساد
شیعہ کہتے ہیں کہ سُنّی بتاتے ہیں انبیاء کو خطاوار — اب ہم شیعوں کا بھی کرتے ہیں اعتقاد اظہار

Marfat.com

انہیں کی کتابوں سے پڑھ کر سُناتے ہیں! پھر جھوٹے بیچا کو اُس کے گھر تک پہنچاتے ہیں!

اوّلی آدمؑ کے حق میں سنو اُن کا بیان کیا کیا جوڑتے ہیں اُنکے حق میں بہتان وطوفان

جیسا کہ شیخ صدوق صاحب طائفہ ابو جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی اپنی کتاب خصال میں یہ متواتر روایت فرماتے ہیں قَالَ اُصُوْلُ الْکُفْرِ ثَلَاثَۃٌ اَلْحِرْصُ وَالْاِسْتِکْبَارُ وَالْحَسَدُ ۔ کہا علمائے شیعہ نے کہ اصول کفر کا تین چیزیں ہیں سو یہ تینوں ہی حضرت آدم علیہ السلام میں پائی گئیں چنانچہ عیون الاخبار میں شیعہ صاحب بڑے فخر سے فرماتے ہیں ۔ وَھُوَ ھٰذَا اِنَّہٗ قَالَ اٰدَمُ حِیْنَ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِاِسْجَادِ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَاَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ ۔ ترجمہ ۔ تحقیق کہا آدم علیہ السلام نے جس وقت بزرگی دی اللہ نے اُس کو ساتھ سجدہ کرنے فرشتوں کے اور وقت داخل ہونے جنت کے۔ قَالَ فِیْ نَفْسِہٖ اَنَا اَکْرَمُ الْخَلْقِ فَنَادَاہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ۔ دل میں کہ مجھ کو اللہ تعالے نے تمام خلقت سے افضل بنایا ہے ۔ یعنی آدم علیہ السلام نے دل میں کہا کہ مجھ کو اللہ تعالے نے تمام مخلوقات سے افضل بنایا ہے ۔ فَارْفَعْ رَأْسَکَ یَا اٰدَمُ فَانْظُرْ سَاقَ عَرْشِیْ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ ۔ پس حکم ہوا ۔ اے آدم اٹھا سر اپنا اوپر کی طرف ۔ پس جب سر اٹھایا آدم علیہ السلام نے طرف عرش معلی کے فَوَجَدَ مَکْتُوْبٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ تو لکھا ہوا پایا ساق عرش پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ وَعَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَزَوْجَتُہٗ فَاطِمَۃُ سَیِّدُ النِّسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ شَبَابُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ترجمہ ۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد اللہ کے رسول ہیں ۔ اور حضرت علیؓ اللہ کا ولی اور سردار ہے تمام مومنوں کا ۔ اور زوجہ اُس کی فاطمہؓ سردار ہے تمام جہان کی عورتوں کی اور حسنؓ حسینؓ سردار اور جوان ہیں اہل جنت کے فَقَالَ اٰدَمُ یَارَبِّ مَنْ ھٰٓؤُلَآءِ پس کہا آدم علیہ السلام نے اے رب میرے یہ کون ہیں فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ ھٰٓؤُلَآءِ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ وَھُمْ خَیْرٌ مِّنْکَ وَمِنْ جَمِیْعِ الْخَلْقِ فرمایا اللہ تعالے نے یہ ہیں اولاد تیری سے اور یہ بہتر ہیں تجھ سے بلکہ تمام مخلوقات سے وَلَوْلَا ھُمْ مَا خَلَقْتُکَ فَاِنْ تَنْظُرْ اِلَیْھِمْ بِعَیْنِ الْحَسَدِ اگر میں ان کو پیدا نہ کرتا تو پیدا نہ کرتا تجھ کو ۔ بلکہ تمام جہان زمین آسمان جن انسان حیوان کو پیدا نہ کرتا ۔ پس دیکھا آدم علیہ السلام نے پنجتن پاک کو نظر حسد سے یعنی آدم نے پنجتن پاک کا رتبہ سن کر حسد کیا فَاَخْرَجَکَ مِنْ جِوَارِیْ فَنَظَرَ اِلَیْھِمْ بِعَیْنِ الْحَسَدِ پس نکال دیا اللہ تعالے نے آدم علیہ السلام کو اپنی ہمسائیگی یعنی بہشت سے بسبب حسد کی نگاہ سے دیکھنے طرف پنجتن پاک کے فَسَلَّطَ عَلَیْہِ الشَّیْطٰنُ حَتّٰی اَکَلَ مِنْ شَجَرَۃِ الَّتِیْ نَھَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا پس غالب کیا اوپر اس کے شیطان کو تا جو کھایا آدم علیہ السلام نے اس درخت سے جس سے منع کیا گیا تھا ۔ حاصل کلام شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ آدم علیہ السلام بسبب حسد کرکے آئمہ علیہ السلام کے شان سے یعنی پنجتن پاک کے شان کا منکر ہونے سے ہی جنت سے نکالے گئے تھے ۔ ورنہ اور کوئی سبب آدمؑ کے جنت سے نکلنے کا نہیں تھا ۔ اور حضرت یونس علیہ السلام بھی آئمہ علیہ السلام کی بے ادبی کی وجہ سے مچھلی کے پیٹ میں قید کیے گئے تھے جیسا کہ کلینی ابی عبداللہ نقل کرتے ہیں ۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اِنَّ یُوْنُسَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَدْ اَفَاذَ نَبَا کَانَ الْمَوْتُ عَلَیْہِ ھَلَاکًا ۔ ترجمہ ۔ کلینی نے عبداللہ سے روایت کی ہے ۔ کہ تحقیق یونس علیہ السلام نے البتہ ایسا گناہ کیا کہ اس پر اُس کی موت بھی ہلاکت کا سبب تھی ۔ اور ملا باقر مجلسی ابو حمزہ ثمالی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن عبداللہ نے امام زین العابدینؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا حضرت یونس علیہ السلام چالیس سال پیٹ مچھلی میں کیوں قید کیے گئے تھے ۔ حضرت امام زین العابدین نے فرمایا کہ جب یونس علیہ السلام کو حکم خداوندی ارسال ہوا کہ اے یونسؑ تم ولایت علی کرم اللہ وجہہ امیرالمومنین اور دیگر اماموں پر ایمان لاؤ تو انہوں نے انکار کیا کہ ہم نے اُن کو نہ دیکھا ہے اور نہ سنا ہے ہم کیسے ان کی خلافت پر ایمان لائیں ۔ اس کی انکار کی وجہ سے اُن کو چالیس سال مچھلی کے پیٹ میں

Marfat.com

قید کر دیا گیا۔ کہ اُس کی موت بھی اس پر ہلاکت کا سبب تھی۔

مسئلہ:- ایسے ہی شیعہ کی معتبر کتاب مناقب مرتضوی میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ تک جتنے انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں ولایت یعنی خلافت یا امامت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ کی سب کے سامنے کی گئی تھی تو سب انبیاء علیہم نے اس امامت آئمہ سے انکار کیا تھا۔ اسی خطا کے سبب سے سب انبیاء پر مصیبتیں آئی ہیں جیسا آدم علیہ السلام کا جنت سے باہر آنا نوح علیہ السلام کو کفار نے ستانا۔ ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے چرخہ پر چڑھانا، اور یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں جانا۔ ایوب علیہ السلام کا بدن کیڑوں نے کھانا۔ یعقوب علیہ السلام کا اسی برس کی جدائی رُلانا اور یوسف علیہ السلام کو مصر میں غلام بنانا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے ستانا۔ غرضیکہ ہر ایک نبی پر جو بھی مصیبت آئی اُس کا یہی سبب تھا۔ کہ انہوں نے آئمہ علیہ السلام کی ولایت سے انکار کیا۔

غزل

اب سن لی تم نے ذرا شیعوں کی کلام ! کہ کس طرح لگاتے ہیں انبیاء پر الزام
جاہل لوگوں کو ستاتے ہیں گفتار ! کہ اہل سُنّت انبیاء کو کہتے ہیں خطا وار !
سُنّی تو ہر نبیؑ کو ہیں معصوم جانتے !! کسی نبیؑ کو بھی نہیں مجرم پہچانتے !!
مصیبت جو ان پر آئی ان کی بلندی کا سبب تھا مصائب میں گرفتار کیا ان کو رب تھا

جیسا کہ حدیث ترمذی میں ہے راوی جس کا ابن ماجہ ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِذَا اَحَبَّ الْقَوْمَ اِبْتَلَاھُمْ اللّٰہُ فِیْ مُوْبِیْبَتُ الْکَبِیْرِ۔ فرمایا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دوست رکھنا چاہتا ہے تو اسس قوم کو بڑی بھاری مصیبت میں گرفتار کرتا ہے۔ الغرض جو مصائب انبیاء علیہم السلام پر آتے وہ سب ان کی بلندی درجات کا ہی سبب تھا۔

غزل

امام حسینؑ جو کربلا میں کرب پایا شباب اہل جنت اپنا نام رکھایا
غرض کہ ہر مومن مصیبت کے سبب کے درجے بلند پائے نزد اپنے رب کے
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ہے مومنوں کی شان میں مگر گرتے ہیں بے صبری جو قاصر ہیں ایمان میں!
اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ سوا اس کے نہیں کہ مومنوں کو اجر ملتا ہے بحساب

غزل

گو شیعہ کہتے ہیں جو ہر نبی پر مصیبت آ پڑی وہ انکار آئمہ کی ولایت کا سبب تھی !
ہر نبی کو آئمہ کے انکار سے خطاوار بنایا کسی نبی کو معاذ اللہ گناہ سے نہ بچایا
پر اُلٹی تہمت انہوں نے سنیوں کو لگائی کہ یہ انبیاء کو کہتے ہیں گنہگار بھائی !

نوٹ:- پس شیعہ لوگ انبیاء علیہم السلام کو گنہگار تو آپ کہتے ہیں اور تہمت سنت اہل جماعت کو لگاتے ہیں کہ یہ انبیاء کو معصوم نہیں جانتے۔

ذکر بہتان ہائے شیعہ در حق اہلبیت

اب ذرا سُنیئے شیعوں کی اہل بیت کے حق میں گفتار کیسے کیسے افترے ان پر لگاتے ہیں بے دیانتی

Marfat.com

بہتان اول :- حضرت علی کرم اللہ وجہٗ پر تمام شیعہ متفق ہوکر یہ طوفان باندھتے ہیں ۔ کہ ظاہر طور پر حضرت علیؓ اصحاب سے میل جول صرف زبانی زبانی رکھتے تھے ۔ اور درحقیقت آپ اپنے دل میں ان سے سخت رنج رکھتے بلکہ ان کو مومن نہیں مانتے تھے ۔

جواب :- اب صاحب عقل کو جاننا چاہیئے کہ اڑھائی سال خلافت ابوبکرؓ اور دس سال خلافت عمر فاروقؓ اور چند ماہ گیارہ سال خلافت عثمان غنیؓ کی رہی گویا تمام عرصہ خلافت ثلاثہ کچھ ماہ کم یا زیادہ چوبیس سال گذرا ۔ کیا اتنے سال حضرت علی کرم اللہ وجہ نے نفاق ہی دل میں رکھا جو نعوذ باللہ من ذالک منافق کی علامت ہے حالانکہ چوبیس سال آپ اُن کے پیچھے نمازیں جمعہ عیدین جنازے وغیرہ پڑھتے رہے ۔ اور اُن کے علم کے تلے کفار سے جنگ و جدال بھی کرتے رہے ۔

بہتان دوم :- یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ حضرات شیعہ نے حضرت علیؓ پر بہتان لگایا ہے کہ باوجود موجودگی حضرت علیؓ کرم اللہ وجہٗ عمر فاروقؓ نے حضرت بی بی فاطمہؓ کو اتنا مارا کہ آپ کا حمل بھی گر گیا ۔ جس کا نام شیعہ نے محسن رکھا ہے ۔

جواب :- اوّل تو ہمارا سنت اہل جماعت کا ایمان ہے کہ مشرق سے لے کر مغرب تک کسی آدمی کو طاقت ہی نہ تھی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کا مقابلہ کرے جیسا کہ جنگ خیبر کا واقعہ مشہور ہے کہ باراں کوٹ خیبر ایک دن کے اندر فتح کر لئے تھے جس کی فتح سے تمام اصحابؓ تنگ تھے ۔

دیگر جواب :- شیعہ اپنی کتاب تذکرۃ الطہرین صفحہ سنتاٹھ میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت بی بی فاطمہؓ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے حضرت علی کو وصیت فرمائی کہ اے علی میرا کفن دفن جنازہ وغیرہ رات کے وقت ہی کرنا تاکہ غیر محرم کی نظر نہ پڑے ۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے آپ کی وصیت کے مطابق عمل کیا ۔ جب لوگوں کو خبر ہوئی تو لوگوں نے حضرت فاطمہؓ کو قبر سے نکال کر جنازہ کرنا چاہا ۔ جیسا کہ نقل ہے ۔ فَبَلَغَ ذَالِكَ اميرا لمُؤمِنِينَ مِنْ دَارِهٖ غَضْباً وَقَدْ اَحْمَرَ وَجْهِهٖ ۔ ترجمہ ۔ جب امیرالمومنین کو خبر ہوئی کہ لوگ حضرت فاطمہؓ کو قبر سے نکال کر جنازہ کرنا چاہتے ہیں تو اسی وقت اپنے گھر سے تشریف لائے ۔ اور چہرہ مبارک آپ کا بسبب غصہ کے سُرخ ہو گیا ۔ اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص حضرت فاطمہؓ کی قبر سے ایک کنکر بھی اٹھائے گا تو میں اس تلوار ذوالفقار سے اس کا سر جُدا کر دوں گا خَوَّفَ الْقَوْمُ قَطْعاً قَطْعاً ۔ پس تمام لوگ آپ کے غصہ کو دیکھ کر ڈر کر بھاگ گئے اور کسی کو جرأت نہ پڑتی کہ آپ کا مقابلہ کرے ۔

فائدہ :- برادران اسلام کو غور کرنا چاہیئے کہ آپ کتنے غیرت مند تھے یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ کی نعش مبارک پر بھی غیر محرم آدمی کی نظر پڑنے سے غیرت کرتے تھے ۔ تو جب آپ زندہ تھیں ۔ اس وقت حضرت علیؓ کی موجودگی میں کس کو طاقت تھی کہ آپ کی طرف نگاہ بھی کرے ۔ ایک عمر فاروقؓ نہیں اگر تمام جہان بھی جمع ہو جاتا تو بھی کسی کو طاقت نہ تھی کہ حضرت فاطمہؓ کو صدمہ پہنچائے ۔ غرضیکہ اور بھی ایسے بہت ہی بہتان لگاتے ہیں جن کا نام و نشان سنت اہل جماعت کی کتابوں میں کہیں نہیں پایا جاتا صرف کم علم اور جاہل ان پڑھ لوگوں کو ورغلانے اور گمراہ کرنے کو ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں ۔

حضرت علیؓ دا کرے مقابلہ طاقت قدرت کینوں — اوہ ہکو غالب مشرق مغرب آکھ سناواں تینوں
باراں در خیبر دے جس نے پل وچہ توڑ وکھائے — جنہاں توڑن کولوں عاجز سب اصحابی آئے
ذوالفقار تلوار علیؓ دی جیں واعالی پایا — باراں کوٹاں تائیں جس نے وانگ باردوا ڈھایا
حیدر شیر بہادر نامی بھائی نبیؐ الہٰی — صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی
جو کہن صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ نے ہے خلافت کھوئی — اونہاں ہتک علیؓ حیدر دی کیتی جدی حد نہ کوئی
اوہ کی جانن شان علیؓ دا جاہل لوگ دیوانے — شاہ علیہ ادب تینوں بی عمرؓ صدیقؓ عثمانؓ نے

Marfat.com

جتھاں ہکدوجے سنگ زندگی بھائیاں وانگ گزاری — وقت بنی بھی ہمدرد ہوکے نال ....
ہن پچھلگاں توسے آپو آپ بنائے کھاتے — صدیق عمرؓ عثمانؓ علیؓ سنگ فرق نہ جانن والی
یارب کریں ہدایت ایہناں کرکے فضل الٰہی! — صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ سنگ فرق نہ جانن والی

بہتان سوم:- تذکرۃ الطھرین صفحہ بیاسی میں لکھا ہے۔ فی الحدیث القدسی علیٰ ما ذکرہ الزمخشری
ترجمہ- ذکر کیا زمخشری نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے فرمانبرداری کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی وہ ضرور داخل جنت ہوگا۔ اگرچہ بے فرمانی کرے میری جیسا کہ اِنَّ حُبَّ عَلِیٍّ ھُوَ الْاِیْمَانُ الْکَامِلُ یعنی حب علی کی ایمان کامل ہے کہ اس کو کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا خواہ وہ کیسا ہی بڑا فعل ہو۔
فائدہ:- یہ بھی حضرت علیؓ پر شیعہ کا صاف بہتان ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ - یعنی تابعداری کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی تب تم مومن ہوگے ورنہ نہیں اور اس بہتان میں اللہ کی بھی ہتک ہے اس لئے کہ فرمانبرداری مقدم ہے اللہ تعالیٰ کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فرمانبرداری سے

بہتان اوّل شیعہ بر حضرت فاطمہؓ

یہ بہتان سورج کی طرح روشن ہے کہ جو حضرت فاطمہؓ کو باغ فدک کے بارہ میں لگاتے ہیں۔ کہ حضرت فاطمہؓ نے کئی دفعہ دربار حضرت ابابکرؓ میں عام اجلاس کے سامنے جاکر دوائی دہائی کی۔ حتیٰ کہ سر مبارک سے کپڑا اتار کر بھی پکارا کہ اے لوگو میری امداد کرو۔ یعنی مجھے باغ فدک خلیفہ اوّل سے لے دو۔ مگر کسی شخص نے بھی آپ کی فریاد رسی نہ کی۔ اور حضرت فاطمہؓ نے تادم اخیر اس ناراضگی کے سبب سے صدیق اکبرؓ سے کلام نہ کی

فائدہ:- مفصل حال باغ فدک کا انشاءاللہ تعالیٰ آگے لکھا جائے گا۔

جواب اوّل:- اس بہتان کا یہ ہے کہ جناب حضرت فاطمہؓ حرص دنیا سے پاک تھے۔ ان کو مال دنیا سے چنداں محبت ہی نہ تھی کہ اتنی عاجزی کرتے۔

جواب دوم:- اس بہتان کا یہ ہے کہ حضرت فاطمہ اس قدر پردہ نشین تھے کہ تمام عمر آپ نے کسی غیر محرم آدمی سے کلام نہیں کی۔ اور نہ ہی کسی طرف نظر کی ہے۔ حتیٰ کہ بروقت وفات آپ نے جناب حضرت علی علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ رات کے وقت قبرستان کی طرف لے جانا۔ تاکہ غیر محرم آدمی کی نظر بھی میرے جنازہ پر نہ پڑے
فائدہ:- غور کرنا چاہیے کہ ایسی پردہ نشین پارسا پاک دامن عورت عام اجلاس میں جا سکتی ہے اور نعوذ باللہ من ذالک کپڑا سر سے اتار سکتی ہے۔ اور پھر دنیا کی خاطر عام اجلاس میں حال پکار سکتی ہے۔ جس کو حضرت رسول پاکؐ نے فرمایا ہے۔ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُھَا کِلَابٌ - یعنی دنیا مردار ہے اور اس کا طالب کتا ہے حاشا للہ یہ حضرت فاطمہؓ نے ہرگز ہرگز نہیں کیا۔

بہتان دوم شیعہ بر حضرت فاطمہؓ

چنانچہ تذکرۃ الطھرین شیعہ کی معتبر کتاب کے صفحہ چھتالیس پر درج ہے کہ امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ قیامت کے دن دوزخ کے دروازہ پر کھڑے ہوکر ہر ایک شخص کے چہرہ کی طرف نظر کریں گی۔ پس ایک شخص کو بسبب گناہ کے فرشتے پکڑ کر دوزخ کے قریب لائیں گے۔ تو جناب سیدہؓ اس کے چہرہ کی طرف دیکھیں گے۔ تو اس کے چہرہ

Marfat.com

محبت اہل بیت کا لکھا ہوگا۔ تو حضرت فاطمہؓ جناب باری تعالےٰ سے دُعا کریں گے کہ یا باری تعالےٰ کیا تو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ جو کوئی فاطمہؓ کی اولاد کو دوست رکھے گا میں اس کو دوزخ میں نہ جلاؤں گا۔ پس وہ وعدہ اپنا پورا فرما۔ پس اللہ تعالےٰ فرمائیں گے فَمَنْ قَرَأَتْ بَیْنَ عَیْنَیْہِ مُؤْمِنًا فَخُذْ بِیَدِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ ط۔ ترجمہ:۔ یعنی اے فاطمہؓ تجھے اجازت ہے کہ جس شخص کے ماتھے پر لفظ مومن یا محبت اہلبیت کا لکھا ہوا تو دیکھے تو اُس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جا۔

جواب اوّل:۔ ناظرین کو غور کرنا چاہیئے کہ ابھی بہتان اوّل کے جواب میں اوپر ذکر ہوا ہے۔ حضرت فاطمہؓ اپنا جنازہ بھی غیر محرم کو دکھانا پسند نہیں فرماتے تھے تو غیر محرم آدمیوں کو دیکھنا اور اُن کو پکڑ کر بہشت میں لے جانا کب پسند کرتے ہیں فرض کیا مومن تو تمام آپ کے غلام اور فرزند ہیں۔ کافروں سے آپ کو کیا تعلق کہ اُن کی طرف دیکھیں اور اُن کے چہرہ ناپاک کی پہچان کریں یہ سب جاہلوں کے گمراہ کرنے کو بہتان باندھے ہیں کہ مُنہ سر سینہ پیٹ کر دوزخی بنیں۔

جواب دوم:۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن سب سے اوّل حضرت فاطمہؓ کی سواری پلصراط سے گذرے گی اور بوقت گذرنے آپ کے تمام انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام و تمام اہل اسلام کو حکم ہوگا کہ تمام اپنی اپنی آنکھیں بند کر دو چنانچہ یہ حکم باری تعالےٰ کا سن کر تمام لوگ آنکھیں بند کر لیویں گے۔ جب حضرت سیّدہؓ کی سواری پلصراط سے گذر جائے گی تو تمام لوگ آنکھیں کھول لیں گے

فائدہ:۔ ناظرین کو غور کرنا چاہیئے کہ جو ایسی پارسا ہوں جن کے گذرنے پر انبیاء علیہم السلام کو آنکھیں بند کرنے کا حکم ہو کہ خیر البشرؐ کی بیٹی پر کسی کی نظر نہ پڑے۔ کیا وہ عام مومن یا معاذ اللہ کافروں کی طرف دیکھ سکتی ہیں۔ یا دیکھنا پسند کرتی ہیں۔ یہ بات ہرگز ہرگز درست نہیں۔ بلکہ جاہلوں کو گمراہ کرنے کے واسطے افترا بنایا گیا ہے۔ اور ایسے ہی کئی بہتان ہیں جن میں سے بعض کو ہم موقع موقع پر درج کر چکے ہیں۔

بہتان ہائے شیعہ بر امامین حضرت حسنین قرۃ العینؓ

بہتان اوّل:۔ حضرت امام حسنؓ حسینؓ پر بھی پوشیدہ طور پر کئی بہتان ہیں۔ جو گہری نظر سے معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ شیعہ کا خاص مذہب ہے جس کو علامہ فصول وغیرہ نے نقل کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ امام حسینؓ علیہ السلام امام حسنؓ پر جب امیر معاویہؓ کے ساتھ صلح کر لی تھی سخت ناراض تھے۔ بلکہ امام حسین علیہ السلام فرماتے تھے کہ اگر میرا ناک یا کان کاٹا جاتا تو مجھے اتنا بُرا معلوم نہ ہوتا جتنا کہ مجھے صلح کرنی امام حسنؓ کی امیر معاویہؓ کے ساتھ بُری معلوم ہوئی ہے

بہتان دوم شیعہ:۔ شیعہ صاحب اپنے اماموں پر یہ بھی افترا باندھتے ہیں کہ اُن کا ظاہر اُن کے باطن سے اس قدر مخالف تھا کہ اگر ظاہر میں میت پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں تو باطن میں اسی میت کے لئے بددُعا کرتے ہیں۔ اور اپنے مخلص شیعوں کو بھی یہی تعلیم دیتے رہے ہیں۔ جیسا کہ اصول کافی صفحہ ۱۱۲ میں روایت ہے۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ مَاتَ فَخَرَجَ الْحُسَیْنُ اِمْشُوْا عَلٰی یَمْشِیْ مَعَہٗ مَوْلٰی لَہٗ فَقَالَ الْحُسَیْنُؓ ترجمہ۔ امام جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص منافق فوت ہوگیا تو امام حسینؓ بن علیؓ اُس کے جنازہ پر تشریف لے جا رہے تھے تو راستہ میں آپ کو اپنا ایک غلام ملا۔ آپ نے اُس کو فرمایا کہ اے فلاں تو کہاں جاتا ہے۔ اس غلام نے جواب دیا کہ یا حضرت میں فلاں شخص کے جنازہ کے لئے جاتا ہوں۔ امام نے فرمایا کہ تو میرے پاس کھڑا ہو جا اور جو میں کہوں سنتے جانا۔ اور اسی طرح کہتے جانا۔ پس جب میت کے وارث نے تکبیر کہی تو امام صاحب نے بھی تکبیر کہہ کر یوں کہنا شروع کیا کہ اے اللہ تو اس بندہ پر لعنت بھیج جو ہزار ہا لعنتیں ایک دوسری سے ملی ہوئی ہوں۔ اور اس کو بہت سخت عذاب کر

Marfat.com

فائدہ:- نعوذ باللہ من ذالک یہ منافقوں کا طریقہ ہے ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ یہ لغاتی خصلتیں پاک لوگوں کی طرف نسبت کرنا منافقوں کا کام ہے۔ دیگر مجھے غالباً یقین ہے کہ جو شیعہ لوگ آجکل اہل سنت کے جنازہ میں شامل ہوتے ہیں یہ بھی ایسے ہی کلمات کہتے ہوں گے۔

بہتان شیعہ بر امام باقر بن زین العابدین رضی اللہ عنہ

شیعہ اپنی کتاب فروع کافی جلد دوم صفحہ ۲۱۶ میں لکھتے ہیں کہ امام باقر اپنی شرمگاہ پر نورہ یعنی پوڈر لگا کر لوگوں کے سامنے ہو جایا کرتے تھے۔ اور ستر پوشی کے واسطے صرف پوڈر کو کافی سمجھتے تھے جیسا کہ لکھتے ہیں اَنَّ اَبَا جَعْفَرٍ دَخَلَ ذَاتَ یَوْمٍ الْحَمَّامَ فَتَنَوَّرَ۔ ترجمہ۔ تحقیق امام باقر ایک دن حمام میں داخل ہوئے اور اوپر اپنے پوڈر لگایا فَلَمَّا اَنْ اُطْبِقَتِ النُّوْرَۃُ ترجمہ۔ تحقیق امام باقر ایک دن حمام میں داخل ہوئے اور اوپر اپنے پوڈر لگایا۔ فَلَمَّا اَنْ اُطْبِقَتِ النُّوْرَۃُ عَلٰی بَدَنِہٖ الخ پس جب پوڈر اُن کے بدن پر لگ گیا تو آپ نے تہبند اپنا اُتار دیا۔ تب غلام نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ تو ہر وقت تہبند باندھنے کا حکم فرماتے ہو۔ اور اب آپ نے خود اپنے بدن سے تہبند اتار دیا ہے۔ تو امام صاحب نے فرمایا کہ تو نہیں جانتا نورہ یعنی پوڈر شرمگاہ کو ڈھانپ دیتا ہے

فائدہ:- دیکھو صاحبان شیعہ نے امام باقر پر کتنا بڑا بہتان لگایا ہے جس کو کوئی عقلمند انسان تسلیم نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی ایسا فعل کرنا پسند کرتا ہے۔ پس میرا غالباً قیاس ہے کہ آجکل جو منڈیے فقیر بھنگی چرسی لنگوٹیاں وغیرہ باندھتے ہیں جو خلاف شرع ہوتی ہیں وہ اسی روایت کے مطابق باندھتے ہوں گے۔

بہتان ہائے شیعہ بر امام جعفر صادق علیہ السلام

بہتان اوّل:- شیعہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک قرآن مجید سوائے اس قرآن مروجہ کے ہے جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر نازل ہوا تھا۔ اور قرآن فاطمہ رضی اللہ عنہا اس قرآن مروجہ سے تین حصے زیادہ ہے۔ گویا یہ قرآن مروجہ اُس قرآن کی چوتھائی ہے جیسا کہ اصول کافی صفحہ ۱۳۶ پر درج ہے۔ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ وَعِنْدَنَا الْمُصْحَفُ فَاطِمَۃُ مَا یُنْزِلُ دَتِھِمْ الخ۔ ایک لمبی روایت میں ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہمارے پاس ایک قرآن فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر اُن کے رب نے نازل فرمایا تھا قَالَ مُصْحَفٌ فِیْہِ مِثْلُ قُرْاٰنِکُمْ ھٰذَا ثَلَاثُ مَرَّاتٍ فرمایا وہ ایسا قرآن ہے جو تمہارے قرآن سے تین حصے زیادہ ہے وَاللّٰہِ مَا فِیْہِ مِنْ قُرْاٰنِکُمْ حَرْفٌ وَّاحِدٌ قسم ہے خدا کی اُس میں تمہارے قرآن کا ایک حرف نہیں ہے۔

فائدہ:- اے ناظرین ذرا خیال کرو کتنا بڑا بہتان حضرت امام صاحب پر لگاتے ہیں۔ اہل سنت کی کتابیں تو درکنار خاص شیعہ کی بعض کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ سوا اس قرآن موجودہ کے اور کوئی قرآن نہیں ہے۔ مثلاً عمدۃ البیان میں ہے۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے درحقیقت سب شیعہ کا عقیدہ اصول کافی ہی ہے۔ اسی لئے یہ اس قرآن موجودہ کو حفظ نہیں کرتے اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ شیعہ میں کوئی حافظ نہیں ہوتا

بہتان دوم برامام جعفر رضی اللہ عنہ:- اصول کافی جلد ثانی صفحہ ۱۹۸ میں عبدالرحمن ابن کثیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ زنا بھی ایک قسم کا نکاح ہے۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ جَاءَتِ امْرَءَۃٌ اِلٰی عُمَرَ فَقَالَتْ اِنِّیْ زَنَیْتُ فَطَھِّرْنِیْ فَاَمَرَ بِھَا۔ ترجمہ۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس ایک

Marfat.com

عورت آئی اور عرض کی کہ یا حضرت مجھ سے زنا سرزد ہوا ہے۔ آپ اس گناہ سے مجھے پاک کریں پس حضرت عمرؓ نے اس کو حد مارنے کا حکم فرمایا۔ فَأُخْبِرَ بِذَالِكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ كَيْفَ زَنَيْتِ ۔ پس جب حضرت علیؓ کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو فرمایا اے عورت تو نے کس طرح زنا کیا ہے فَقَالَتْ مَرَرْتُ بِالْبَادِيَةِ فَأَصَابَنِي عَطَشٌ شَدِيدٌ پس اس عورت نے عرض کیا کہ یا حضرت میں جنگل میں گئی ہوئی تھی وہاں مجھے سخت پیاس لگی فَاسْتَسْقَيْتُ أَعْرَابِيًّا فَأَبَى أَنْ يَسْقِيَنِي إِلَّا أَمْكَنْتُهُ مِنْ نَفْسِي ۔ پس ایک گاؤں والے سے میں نے پانی مانگا تو اُس نے کہا کہ تو میرے نفس کی خواہش پوری کر تو میں تم کو پانی دوں گا ورنہ پانی نہیں ملے گا۔ فَلَمَّا أَجْهَدَنِي الْعَطَشُ سَقَانِي فَأَمْكَنْتُهُ مِنْ نَفْسِي، پس جب پیاس نے مجھے بہت تنگ کیا تو میں اُس کی خواہش پوری کرنے پر راضی ہوگئی اور پانی لے کر پی لیا۔ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ تَزْوِيجٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ۔ پس یہ سُن کر حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے بیت اللہ کی یہ تو عین نکاح ہے زنا نہیں۔

فائدہ:۔ دیکھو صاحبان یہ حضرت علیؓ اور حضرت جعفر صادق علیہ السلام پہ کتنا بڑا بہتان ہے کہ زنا کو بھی نکاح بنا دیا۔ غالباً میرا قیاس ہے کہ تمام بازاری عورتوں نے اسی واسطے مذہب شیعہ کو اختیار کر رکھا ہے کہ اس مذہب میں زنا کی کسی طرح بھی تعزیر نہیں ہے۔ اور متعہ مذہب شیعہ میں کمال فضیلت رکھتا ہے۔

بہتان سوم:۔ تذکرۃ الطہرین میں صفحہ ۸۰ پر مرقوم ہے کہ کتاب امالی میں صفوان حمال سے روایت ہے۔ کہ ایک دن میں امام جعفر صادقؓ کے پاس گیا۔ اور عرض کی کہ یا حضرت میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے سُنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیعہ سب داخل جنت ہیں۔ اگرچہ انہوں نے حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کتنی ہی کوتاہی کیوں نہ کی ہو۔ تو امام جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ ہمارے ہاں شیعہ سب داخل جنت ہیں خواہ وہ کیسے ہی بداعمال ہوں یعنی زانی شرابی بے نماز بے روزے تارک زکوٰۃ تارک حج بے فرمان والدین اُستاد۔ جوئے باز ڈاکو۔ چور وغیرہ بدعمل کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ جو حقوق العباد ہمارے شیعوں پر ہوں گے وہ ہم خمس میں حساب کر لیں گے۔ اور جو حقوق اللہ ہوں گے وہ ہم خدا تعالیٰ سے بخشوا لیں گے۔ بہرحال ہم اپنے کسی شیعہ کو بھی دوزخ میں نہ جانے دیں گے۔

فائدہ:۔ یہ صاف بہتان ہے کیونکہ جو حقوق العباد ہیں وہ تو کسی صورت میں بھی معاف نہیں ہو سکتے۔ جب تک حق والا معاف نہ کرے خواہ وہ حق مال ہو، خواہ حق عزت حرمت ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پارہ تیس سورۃ إِذَا زُلْزِلَتْ میں ارشاد فرمایا ہے وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ترجمہ۔ پس جو کوئی ایک ذرہ بھر بھی برائی کرے گا اُس کو پالے گا۔ یعنی خشخاش کے دانہ جتنی برائی کی سزا بھی پوری ملے گی دیگر خمس تو کھا گیا بادشاہ اور مال لوگوں کا بھرے یا جائے کا مثل مشہور ہے۔ نانی نے خصم کیا دوہترے کو چٹی۔ اگر مسئلہ خمس کا دیکھنا ہو تو شروع پارہ دسویں میں دیکھو۔

فصل تیسری

شیعوں کا نام رافضی تب سے پڑا ہے جب سے انہوں نے امام زیدؒ جو حضرت امام حسینؓ کا پوتا اور حضرت علیؓ کا پڑپوتا تھا کو شہید کر ڈالا۔

جس دن زیدؒ شہید کرایا رل کے انہاں پلیداں　　رافضی یعنی تارک اسدن نام پیا بے دیناں

Marfat.com

اوہ سید آل رسول اللہ دی انہاں امام بنایا
بُرا نہ کہو اصحاباں تائیں زیدؓ اونہاں فرمایا
ایہ گل شیعیاں بھانی ناہیں دشمن اُسدے ہوئے
پر ظاہر دوست بنکے اُسدی خدمت سچے کھلوئے
نال ہشام دے جنگ کرن نوں کیتی اونہاں تیاری
خبر نہ اوسنوں جو ایہ دشمن وچوں قوم ہماری
فوجاں جدوں مقابل ہویاں ہوئی جنگ نیاری
تیراں ہزار سپاہی آہا رافضیاں دا کاری !
ایہ دوست اہل البیت نبی دے سارے گھرنوں موڑے
زیدؓ شہید ہویا اسجگہ بھی کجھ سنگی کھلوڑے
ایہ پونا شاہ حسین ولی دا انہاں شہید کرایا
نال امام حسینؓ جویں سی کربل ظلم کمایا
کرکے ترک امام اپنے نوں جان اوہ نسٹے سارے
رافضی نام اونہاں دا ہویا اسدن کولوں پیارے
بھی وقت شہادت سید آکھیا ایہ مینوں چھوڑ سدھائے
رَافِضُوْنَ فَهُمْ رَافِضُوْنَ تاں ایہ لقب آلائے

مجلس سولویں ۱۶

در طعن ہائے شیعہ بر اصحابہ کرامؓ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلِهٖ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۔ پارہ دس سورۃ توبہ میں اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے اصحابہ اکرامؓ کا شان اور ایمان یوں ارشاد فرمایا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۚ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۔

ترجمہ - اور وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور رسول اللہ پر اور وطن اپنا چھوڑا خدمت اسلام کے واسطے ۔ اور جنگ کیا کفار سے بیچ راہ اسلام کے - اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی مہاجروں کو اور مدد کی ان کی ہر طرح سے وہ وہ لوگ ہیں سچے مومن اور واسطے ان لوگوں کے بخشش ہے اور رزق ہے اچھا ۔

فائدہ :- یہاں اللہ تعالےٰ نے مہاجر اور انصار کی تعریف فرما کر بخشش اور رزق نیک کا بھی وعدہ فرمایا ہے - اور اس وعدہ خداوندی کے مستحق سب سے اول چہار یار محمد الرسول اللہ ہیں - یعنی ابابکر صدیقؓ - عمر فاروقؓ - عثمان غنیؓ - علی کرم اللہ وجہٗ جن کا خاتمہ بھی باایمان ہوا - اور اپنے اپنے زمانہ خلافت میں رزق بھی عمدہ پایا - اور درحقیقت سب اصحاب اس میں شامل ہیں -

طعن اول شیعہ بر عمر فاروقؓ

شیعہ کہتے ہیں کہ بیماری کی حالت میں حضرت محمدؐ الرسول اللہ نے کاغذ اور قلم دوات مانگی تو اصحاب مرتد ہوگئے حضرت عمرؓ نے کہا کہ اسوقت حضرت کو تکلیف ہے ہم کو خدا کا قرآن ہی کافی ہے - پس عمرؓ نے بے ادبی کی اور حکم کی تعمیل نہ کی ایسی ایسی باتیں بنا کر جاہل غریب مسلمانوں کو اصحاب ثلاثہ سے بد اعتقاد کرتے ہیں ۔

جواب :- یہ قصہ کتب اہل سنت میں اس طرح لکھا ہے کہ جمعرات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سخت بیمار ہوگئے جب درد کا غلبہ ہوا تو آنحضرت نے فرمایا کہ کاغذ قلم دوات لاؤ تو میں تجھ کو کچھ وصیت لکھدوں تاکہ میرے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو

Marfat.com

صحابیوں نے کاغذ لانے میں کچھ گفتگو کی۔ بعض نے کہا کہ لانا چاہیئے۔ اور بعض نے کہا کہ اسوقت آپ کو تکلیف ہوگی کاغذ نہیں لانا چاہیئے۔ بعض نے کہا کہ حضورؐ کو شدت مرض سے ہذیان نہ ہوگیا ہو۔ بعض نے کہا کہ پھر دوبارہ دریافت کرنا چاہیئے۔ جب حضرت عمر فاروقؓ نے دیکھا کہ اصحاب آپس میں جھگڑرہے ہیں تو فرمایا کہ خاموش رہو۔ اسوقت حضورؐ کو شدت کی درد نہایت سخت ہورہی ہے جھگڑنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ ہم کو کتاب اللہ کافی ہے۔ آخر بعض اصحابؓ نے حضورؐ سے کاغذ منگوانے کی کیفیت دریافت کی تو آپؐ نے فرمایا تم لوگ اس وقت مجھ سے دُور ہو جاؤ۔ میں جس چیز میں مشغول ہوں وہ اس سے بہتر ہے

دیکھو حضرت محمد مصطفےٰ ۔۔۔ حضرت عمرؓ کے مطابق ہی کہا
مجھے نہ بلاؤ نبیؐ کا ارشاد ہے ۔۔۔ بات تو صرف یہی ہے باقی سب شیعہ کا عناد ہے
شیعہ کہتے ہیں ہذیان کی نسبت مصطفےٰ کو دی ۔۔۔ اس میں ہے بے ادبی احمد مختار کی!
یہ مرض آگے بھی انبیاء کو ہے لاحق ہوا ۔۔۔ پڑھ قرآن میں خَرَّ مُوسٰی صاعقا

جیسا کہ پارہ ۹ سورۃ اعراف میں ہے۔ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۔ ترجمہ:۔ پس جب موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہوکر گر پڑے

فائدہ:۔ یعنی جب موسیٰ علیہ السلام نے دیدار الٰہی دنیا میں طلب کیا تو یہ واقعہ ہوا۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب نفخہ صور کا پھونکا جاوے گا تب انبیاء علیہم السلام سوا موسیٰ علیہ السلام کے بیہوش ہو جائیں گے۔ کیونکہ وہ دنیا میں نور الٰہی کی جھلک دیکھ چکے تھے۔

جواب دوم:۔ اگر کاغذ قلم دوات کا منگوانا اور لکھنا بقول شیعہ حکم اللہ تعالے کا تھا تو نعوذ باللہ من ذالک حضرت محمد الرسول اللہ بھی خاطی ٹھہرے کیونکہ اللہ تعالے کے حکم کی نافرمانی کی۔ جیسا کہ اللہ تعالے پارہ ۶ سورۃ مائدہ میں ارشاد فرماتے ہیں یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۔ ترجمہ۔ اے رسول پہنچا دے تمام مخلوق کو جو کچھ اتارا ہے رب تیرے نے تیری طرف اگر ایک حکم بھی میرا تو نے مخلوق کو نہ پہنچایا تو گویا تو نے میرا کوئی حکم بھی نہیں پہنچایا۔

جیکر توں ہک امر اساڈا خلقت کنوں لکایا! ۔۔۔ گویا کوئی نہ حکم اساڈا خلقت نوں پہنچایا
جو کل خلقت نوں ڈریا ناہیں عمر کنوں کد ڈردا ۔۔۔ ایہ شیعہ صاحب قدر کی جانن پاک نبیؐ سرورا
جے اوہ کم ضروری ہوندا کردے نبیؐ الٰہی ۔۔۔ ہٹکیاں ہوڑیاں مول نہ رہندا پاک رسول تعالیٰ
یا اوہ کم جے دینی ہوندا کردے نبیؐ الٰہی ۔۔۔ اسے پر سب کچھ سمجھے جانے ہرگز ایہ گل ناہی
کچھ تدبیر سیاست یا کوئی بندوبست اصحاباں ۔۔۔ لکھنا سی منظور نبیؐ نوں آہا وچہ کتاباں
لکھن دی کچھ حاجت ناہیں آکھیا گیا زبانی ۔۔۔ عمرؓ صلاح دتی جو منی پاک رسولؐ گرامی

مسئلہ:۔ مسلم وبخاری شریف میں ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ نے قریب وفات کے تین چیزوں کی وصیت فرمانے کے لئے قلم دوات منگوائی تھی سو وہ وصیت درد کے بعد آرام ہونے کے وقت آپؐ نے زبانی فرمایا کہ ایک تو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے باہر نکال دینا۔ دوسرا قاصدوں کے ساتھ سلوک رکھنا جیسا کہ میں رکھتا ہوں۔ تیسرا اسامہ کا لشکر تیار کرکے شام ملک میں جلدی بھیج دینا۔

جواب سوم:۔ قرطاس یعنی کاغذ کا واقعہ جمعرات کا ہے۔ اور آپ نے پیر وار یعنی سوموار کے دن انتقال فرمایا۔ الغرض پس گر پڑے موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہوکر۔

Marfat.com

کہ آپ نے اس واقعہ کے بعد پانچ دن زندہ رہ کر دار فانی سے رحلت فرمائی ۔ اگر یہ حکم فرض ہوتا کہ خلافت حضرت علیؓ کو ملے تو ضرور ہی ان پانچ دنوں میں آپ لکھ دیتے ۔ نعوذ باللہ من ذالک ۔ کیا خدا تعالیٰ کو بھی حضرت عمرؓ کا خوف تھا ۔ کہ ان پانچ دنوں میں کوئی آئیت نہ ارسال فرمائی ۔ کہ خلافت حضرت علیؓ کو ملنی چاہیئے

ہویا معلوم جو دعویٰ شیعہ بالکل جھوٹا آیا — جھوٹ طوفان بنا کر اینہاں جاہلاں نوں بھرمایا
خلافت لکھن کارن کاغذ ناں حضرت منگوایا — تے نہ جبرائیلؑ فرشتہ حکم الٰہی آیا !!!
جیکر حکم اللہ دا ہوندا سنتوں میرے بھائی — لکھدے جھبدے نبیؐ الٰہی دیر نہ کردے کائی

فائدہ :۔ یہ جو شیعہ اس مقام پر حضرت عمرؓ پر طعن کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے محمد الرسول اللہ کو کاغذ نہ لکھنے دیا ۔ اور کہا کہ ہم کو قرآن کافی ہے ۔ لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ یہ شیعہ صاحب کے فہم کا قصور ہے ۔ اور اس کا جواب اول یہ ہے کہ جس وقت کاغذ لکھنے کا حکم آپؐ نے دیا تھا تو عام اصحابہ کرام کو حکم دیا تھا نہ کہ صرف حضرت عمرؓ کو دیا تھا

جواب دوم یہ ہے ۔ کہ اس جگہ حضرت علی کرم اللہ وجہ بھی موجود تھے ۔ اُن کا ہاتھ کیوں نہ کاغذ لانے سے روکا تھا ۔ اور یہ جو حضرت عمرؓ نے عرض کی تھی کہ حضرتؐ لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہم کو قرآن کافی ہے اس کہنے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت محمد الرسول اللہ پر قرآن کریم تمام ہو چکا تھا ۔ اور دین کامل ہو چکا تھا ۔ باقی کوئی کسر نہ تھی کہ جس کو حضرت محمد الرسول اللہ لکھتے ۔ جیسا کہ پارہ چھ سورۃ مائدہ میں ہے ۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ۔ ترجمہ ۔ آج دن میں نے کامل کر دیا واسطے تمہارے دین تمہارا اور تمام کر دیں اوپر تمہارے نعمتیں ۔

خیر خواہی دے کارن کاغذ حضرت عمرؓ ہٹایا — ویر عداوت نال کسیدے ہرگز ناہیں آیا
نہ کوئی بے فرمانی کیتی ہرگز اُس نے کائی — سی تکلیف نبی دی کارن دو چہ شفقت آئی
ایسے نازک وقت اندر کجھ لکھن مناسب ناہیں — جیوں کر ہے دستور بزرگاں شفقت کرن تداہیں
جیوں استاد بیمار شاگرد ایہ ادبوں عرض گذارے — سبق نہیں اج پڑھناں لائق لے استاد ہمارے
اُستاد کہے آ سبق پڑھیں شاگرد ایہ عرض سناوے — ہے تکلیف تساوں حضرت پڑھنا سبق نہ بھاوے
اس انکار نہ آکھن بلکہ ہے ایہ شفقت بھاری — عمرؓ خلیفے ایسی طرح سی ادبوں عرض گذاری !

شعر

چشم بد اندیش برکندہ باشش — عیب نمائش ہنر در نظر کاش
آنکھ بُرے دشمن کی اے اللہ ہلاک ہووے — جو ہنر بھی ہیچ آنکھ اُسکی کے عیب دکھائی دیتا ہے

فائدہ :۔ اسی طرح اور بھی کئی طعن شیعہ حضرت عمرؓ فاروق پر کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ وہ نبوۃ پر شک کرتا تھا کبھی کچھ اور کبھی کچھ طعن کرتے ہیں ۔ جن کا ذکر کرنا بسبب طوالت کے چھوڑ دیا گیا ہے ۔

طعن دوم در تجہیز تکفین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بر اصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

شیعہ کہتے ہیں کہ اصحاب ثلاثہ طمع دنیا کے سبب سے جھگڑے لئے خلافت میں پڑ گئے ۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعش مبارک تین دن تک پڑی رہی ۔ اور کوئی اصحاب تجہیز و تکفین میں شامل نہ ہوا ۔ اور نہ ہی کسی نے جنازہ پڑھا ۔ اسی طرح حضرت فاطمہؓ کے جنازہ پر بھی کوئی شریک نہ ہوا ۔ ایسے ہی کئی طرح کے من گھڑت ڈھکوسلے بنا کر جاہل مسلمانوں کو سنا کر دیتے ہیں ۔ اور گمراہ کر دیتے ہیں ۔

Marfat.com

جواب اول :- یہ طعن شیعہ کا اصحابہ کرام پر بالکل غلط ہے۔ کیونکہ شیعہ کی ہی کتاب اصول کافی صفحہ ۲۶۶ پر درج ہے عن ابی جعفر صلت علیہ الملائکۃ ثم المہاجرین ولا نصارین فوجا فوجا ۔ ترجمہ - روایت ہے کہ امام جعفر نے فرمایا کہ جب حضرت محمد الرسول اللہ کی روح مبارک قبض کی گئی۔ تو اوّل آپ کا جنازہ فرشتوں نے پڑھا پھر مہاجرین یعنی ابا بکر صدیق و عمر فاروق، عثمان بن عفان وغیرہ نے۔ پھر تمام مدینہ کے رہنے والوں نے۔ الغرض کہ دس دس آدمی جنازہ آپ کا پڑھتے تھے۔ اور حضرت عمرؓ دروازہ میں کھڑے فرماتے تھے کہ جنازہ اور اہل بیت کو خالی کرد۔ جیسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ونادی عمر بن خطاب خلوا الجنازۃ واھلھا ۔ ترجمہ ۔ حضرت عمرؓ پکارتے جاتے تھے کہ اے لوگو خالی کرو جنازہ اور اُس کے اہل کو۔

امام جعفرؓ دی خود زبانی ایہ گل ثابت ہوئی ۔ سب اصحاب جنازہ پڑھیا خالی رہیا نہ کوئی
ایہ دھوکا دیون کارن شیعاں جھوٹی گل بنائی ۔ اصحاب نبیڈیاں حب زیادہ دنیا سنگ لگائی
بعد نبیؐ مرتد ہوئے سب کہن ایہا نوں خالی! ۔ اک سلامت علیؓ اُہیا اتے بھی چند شخص کمالی

یعنی سلمان فارسیؓ اور ابوذر غفاریؓ اور مقدادؓ اصلی سلامت رہے تھے۔ اور عمار بن یاسر تردد میں تھا سوائے ان تین اصحاب کے دیگر سب اصحاب بعد وفات محمد الرسول اللہ کے مرتد ہو گئے تھے۔

جواب دوم :- جب حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب الموت ہوئے تو آپ نے وصیت فرمائی کہ مجھ کو سوا اہل بیت میرے کے اور کوئی غسل نہ دیوے۔ اور جنازہ میرا بعد غسل کے میری قبر کے پاس رکھ دیا۔ کیونکہ اوّل میرا جنازہ حضرت جبریل علیہ السلام اور دیگر ملائکہ پڑھیں گے۔ پھر اہل بیت میرے بعد مہاجرین میرا جنازہ پڑھیں گے پھر انصار پھر عام لوگ فوجیں فوجیں جنازہ کے لئے آئیں گے۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ مطابق فرمان غسل کے لئے پانچ شخص مقرر ہوئے۔ ایک حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اور دونوں صاحبزادے امام حسنؓ و حسینؓ اور دو غلام ایک حضرت عباسؓ کا اور ایک حضرت عقیلؓ کا غلام اور یہ بھی آپ کی وصیت تھی کہ اے علیؓ سوا تیرے تمام آنکھیں بند کر لیں۔ ورنہ جو کوئی میرے جسم مبارک کو دیکھے گا وہ نابینا ہو جائے گا۔ کیونکہ سوائے حضرت علیؓ کے کسی کو طاقت نہیں کہ میری نونگی کے بعد میرے جسم کی بھی طرف دیکھ سکے۔ چنانچہ ویسا ہی کیا گیا۔

فائدہ :- برادران اسلام بتایئے۔ اس بات میں اصحابہ کرام کا کیا قصور ہے۔ ہر ایک نے فرمان نبویؐ پر عمل کیا۔

جواب سوم :- شیعہ کی معتبر کتاب جلاءالعیون میں درج ہے کہ ابا بکرؓ صدیق حضرت محمد الرسول اللہ کا جنازہ پیش امام ہو کر پڑھانے لگے تو حضرت علیؓ نے حضرت ابا بکر صدیق کو پیچھے ہٹا دیا۔ اور خود امام ہو کر جنازہ پڑھایا۔ اور بعد دیگر اصحابوں کو اجازت جنازہ پڑھنے کی دی۔ یہاں تک کہ دس دس آدمی داخل ہوتے تھے اور جنازہ پڑھتے تھے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے بعض شیعہ مذہب جاہل مسلمانوں کو دھوکا دینے کو یہ شعر پڑھتے ہیں ؎

چوں اصحابہ حُبّ دنیا داشتی ۔ نبیؐ را از بے کفن بگذاشتی

ترجمہ - یعنی اصحابہ کو ایسی محبت دنیا کی تھی کہ انہوں نے محمد الرسول اللہؐ کو بے کفن اور بے جنازہ ہی چھوڑ دیا۔

فائدہ :- اور یہ شیعہ کا صاف جھوٹ اور بہتان ہے۔ کیونکہ کتب شیعہ سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ تمام اصحاب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ پڑھا تھا۔ جیسا کہ تذکرۃ الطہرین صفحہ ۱۸ پر لکھا ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہؐ کو غسل دیا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے وکفنہ وصلی علیہ مع ملا ئکۃ السموات ومع بنی ہاشم والمہاجرین والانصار ودفنہ ۔ اور کفن دیا اور جنازہ پڑھا ساتھ فرشتوں کے اور بنی ہاشم کے اور مہاجرین کے اور انصار کے اور

Marfat.com

دفن کیا حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو۔

فائدہ :- یعنی ملائکہ اور مہاجرین وانصار نے ملکر جنازہ پڑھا۔ تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سب سے اول حضرت ابابکر صدیق اور عمرؓ فاروق اور عثمان غنیؓ ہیں۔

مسئلہ :- اگر حضرت علیؓ کو حضرت صدیق اکبرؓ و حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ دلی رنج ہوتا تو وقت غسل اُن کو خفا کرکے اندھے کردیتے۔ پس اس قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب ثلاثہ اور حضرت علیؓ کا آپس میں رنج و عناد کوئی نہ تھا مگر یہ باتیں صرف اَن پڑھ مسلمانوں کے گمراہ کرنے کے واسطے شیعوں نے بنا رکھی ہیں۔

طعن سوم :- شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ خاتون جنت بنت رسول اکرمؐ کا جنازہ بھی اصحابؓ ثلاثہ نے نہیں پڑھا۔

جواب :- حضرت خاتون جنتؓ نے بوقت قریب الوفات حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کو وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ کوئی مرد نہ دیکھے۔ تم نے آپ ہی میرا غسل کفن دفن جنازہ کرنا ہوگا۔ بلکہ میرا جنازہ رات کے وقت نکالنا تاکہ غیر مرد عورت کی نظر بھی میرے جنازہ پر نہ پڑے۔ جیسا کہ دفنائی حضرت فاطمہؓ میں مذکور ہے

نظم

نال صحیح روایت مروی وچہ کتاباں آیا — جو فاطمہؓ مرض الموت اپنی وچہ حیدرؓ نوں فرمایا
جو شرم کراں مَت بنجی میری مرد نا محرم جاون — ظاہر میّت میری اُتے نظر نہ محرم پاون
عادت سی اس ویلے ایہہ لوک تمامی کر دے — میّت عورت مرداں سانگوں ظاہر کرکے دھر دے
حضرت فاطمہؓ اس گل کولوں آہی بہت حیرانی — شاید میّت میری دیکھن مرد نا محرم جانی
شاہ علیؓ نوں کرے وصیّت کرکے بہت ازروئی — راتو رات مینوں دفنائیں غیر نہ دیکھے کوئی
موجب ایس وصیّت حیدرؓ راتیں دفن کرائی — فاطمہؓ آکھیا میّت میری ہور نہ دیکھے کائی
فجرے سب اصحاب نبیؐ دے پاس علی دے آئے — ابوبکرؓ تے عمرؓ بہا در ووہاں سخن الائے
کیوں نہ کیتی خبر اسانوں حیدرؓ شیر الہیٰ! — علیؓ کہیا جو زہراؓ ایہ وصیّت کیتی آہی
جو راتو رات میںوں دفناویں ہور نہ ویکھنا پاوے — میں کیتا عمل وصیّت اوپر شاہ علی فرماوے

كَمَا قَالَ شَيْخُ الصَّدُوْقِ فِيْ صَاحِبِ الْخِصَالِ مِنْ إِمَامِ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حِيْنَ دُفِنَ فَاطِمَةُ فِيْ حَدِيْثِ الطَّوِيْلِ قَالَ لَهُمَا اِمَّا مَا ذَكَرْتُمَا لَمْ اُشْهِدْكُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ قَالَ لَا يَرٰى عَوْرَتِيْ غَيْرُكَ اِلَّا ذَهَبَ بَصَرُهٗ۔

ترجمہ :- جیسا کہ کہا بابویہ قمی بلقب شیخ صدوق شیعہ نے بیچ صاحب خصال کے بسند خود امام عبداللہ سے کہ آئے دونوں صاحب حضرت ابابکر صدیق و عمر فاروقؓ حضرت علیؓ کے پاس اور کہا کہ حضرت فاطمہؓ کے دفن کے وقت ہمیں آپ نے خبر کیوں نہ کی۔ اور یہ قصہ بیچ حدیث لمبی کے ہے۔ کہا ان دونوں نے اے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نہ شامل کیا آپ نے ہم کو حضرت فاطمہؓ کے تجہیز و تکفین میں جیسا کہ نہ شامل کیا آپ نے ہم کو تجہیز و تکفین محمد الرسول اللہؐ میں۔ تو حضرت علیؓ نے کہا اے ابابکرؓ و عمر فاروقؓ آپ کے نہ بلانے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت محمد الرسول اللہ نے مجھ کو وصیت فرمائی تھی کہ میرے جسم مبارک کو تیرے سوا کوئی اور دیکھے گا تو نابینا ہو جائے گا۔ اور میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ صاحبان کو تکلیف پہنچے۔ اور حضرت فاطمہؓ نے وصیت فرمائی تھی جو کہ مذکور ہو چکی ہے۔

Marfat.com

فائدہ :۔ الحمد للہ اس طعن بدگمان سے بھی اصحاب ثلاثہؓ خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زبان مبارک سے بَری خلاص ہوئے ۔

حاصل کلام اس غسل کفن میں شامل نہ کرنے میں نہ تو حضرت علیؓ پر کوئی طعن آتا ہے اور نہ ہی اصحاب ثلاثہؓ پر کوئی طعن لازم آتا ہے ۔ کیونکہ حضرت محمدؐ الرسول اللہ اور حضرت فاطمہؓ نے خود ہی وصیت فرمائی تھی کہ ہمارے تجہیز و تکفین سوا تیرے کوئی اور نہ کرے ۔ جیسا کہ ابا بکر صدیقؓ کو فرمایا کہ میرے بعد خلافت کا حق تیرا ہے ۔ پس ہر ایک صاحب نے مطابق وصیت کے عمل کیا

طعن چہارم در خلافت اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین

پارہ اٹھاراں سورۃ نور میں اللہ تعالے نے ہر چہار خلیفہ حق ہونے کی خوشخبری فرمائی ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔ وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور عمل کئے اچھے اس بات کا لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۔ کہ خلیفہ کریں گے ہم تم کو بیچ زمین کے جیسا کہ خلیفہ کیا ہم نے ان کو جو ایمان لائے پہلے تمہارے یعنی بنی اسرائیل کو جائے نشین کیا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ ۔ اور یہ کہ ثابت کرے گا اللہ تعالیٰ واسطے انکے دین ان کا جو پسند کیا واسطے ان کے وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۔ اور بدل دے گا خوف ان کے کو امن بے خوفی سے ۔ يَعْبُدُوْنَنِيْ وَلَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ ترجمہ :۔ اور بندگی کریں گے میری اور نہ شریک لائیں گے ساتھ میرے کسی چیز کو ۔ اور جو کوئی کفر کرے پیچھے اس کے یعنی چہار خلیفہ کی خلافت نہ مانے یا ان میں سے کسی کو نہ مانے ۔ یعنی کسی کی خلافت کا انکار کرے ۔ پس وہی لوگ ہیں فاسق بدکار ۔ حاصل کلام اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ اے امت محمدیہ یہ جو تم میں سے ایمان لائیں گے اور عمل بھی نیک کریں گے ۔ ہم تم کو خلیفے زمین کے کریں گے ۔

فائدہ :۔ اول نمبر ۱ اس آیت کے مصداق چہار یار ہیں جن کی خلافت سے سوا فاسق بدکار کے کوئی انکار نہیں کر سکتا ۔

مسئلہ :۔ شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت حق علی کرم اللہ وجہہ کا تھا ۔ اور اصحاب ثلاثہ کا کوئی حق نہیں تھا ۔ اس واقعہ کو ہم مختصر طور پر معتبر تاریخوں سے صاحب انصاف کے آگے پیش کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون کاذب ہے ۔

فائدہ :۔ مختصر قصہ یوں ہے کہ بعد وفات جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ سب سے پہلے ایک جماعت انصار نے دعوائے خلافت کا کیا تو اصحاب مہاجرین بھی سقیفہ بنی سعد میں جمع ہو گئے ۔ اور خلافت کی گفت گو ہوتی رہی آخر اصحاب انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے مقرر ہو اور ایک تم میں سے مقرر ہو ۔ تو اس وقت حضرت صدیق اکبرؓ نے یہ حدیث پڑھی جو بخاری شریف و مسلم شریف میں ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْاَئِمَّةُ مِنَ الْقُرَيْشِ ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ امامت قریش میں ہی ہونی چاہیئے ۔ پس یہ فرمان آپؐ کا سن کر تمام انصار خاموش ہو گئے ۔ اور پھر کسی نے دعوائے خلافت کا نہ کیا ۔ کیونکہ انصار مہاجر ابوبکر صدیقؓ کو یار غار اور متقی پرہیزگار جانتے تھے ۔ اور فضائل بھی ان کے خود سرور کائنات کی زبان مبارک سے سب نے سنے ہوئے تھے ۔ جیسا کہ بخاری و مسلم شریف میں ہے يَا عَائِشَةُ اٰمُرِيْ اَبَا بَكْرٍ تُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ۔ ترجمہ ۔ اے عائشہؓ اپنے باپ ابوبکرؓ کو کہو کہ لوگوں کو نماز

Marfat.com

پڑھائے ۔ اور یہ حکم آپ نے مرض الموت میں فرمایا ۔ اور پانچ دن برابر حضرت محمد الرسول اللہ نے ابوبکرؓ کے پیچھے نماز پڑھی
اور یہ متفق مسئلہ ہے کہ حضرت ابابکرؓ کے سوا حضور پر نور محمد الرسول اللہ نے اور کسی اُمتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی ۔ اور یہ
حدیث ابوبکر صدیق کی خلافت حق ہونے کی طرف دلالت کرتی ہے

حاصل کلام سب انصار و مہاجر نے مشورہ کر کے صدیق اکبر کو خلیفہ مقرر کیا ۔ اور سب نے بمع حضرت علی کرم اللہ وجہہ متفق ہو کر بخوشی رضا حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت منظور کر کے بیعت اختیار کر لی ۔ اسوقت حضرت صدیق اکبر کی عمر ساٹھ برس کی تھی ۔ اور اس شان و شوکت سے خلافت کی کہ زبان بیان کرنے سے عاجز ہے ۔ دین خدا اور سنت مصطفیٰ کو ادا کیا کہ ملک عرب سے بدعت وغیرہ کا نام و نشان مٹا دیا ۔ اور بیدین مرتدین مثل مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ کو جنہوں نے دعویٰ نبوت کا کیا تھا تہ تیغ کر دیا ۔ اور لاکھ ہا کفار کو مسلمان کر دیا ۔ اور بہت ملکوں پر فتح پائی ۔ اور ہر ملک سے غنیمت بے شمار ہاتھ آئی ۔ پس ظاہر کام تو اسلام کا اسطرح کیا جس کی تاریخ شاہد ہے ۔ اور باطن میں آپ دن رات ذکر الٰہی میں مصروف و مشغول رہے ۔

نظم

بعد وفات نبیؐ دے سب اصحاباں مجلس لائی ۔ کر دخلیفہ اسنوں جیہڑا سب توں افضل بھائی
تاں چند اصحاب حدیث نبیؐ دی مجلس وچہ سنائی ۔ جسنوں کرے روایت ترمذی ابوداؤد نسائی

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْ بَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّ ۔ ترجمہ ۔ فرمایا نبی کریمؐ نے کہ ابوبکر صدیق افضل ہیں تمام آدمیوں سے بعد انبیاء علیہم السلام کے وَلَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْھِمْ اَبُوْ بَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّھُمْ اور روایت ہے ایک جماعت اصحابؓ سے کہ فرمایا آپ نے نہیں ہے لائق اس قوم کو جس میں ابوبکرؓ ہو کہ سوائے ابوبکرؓ کے کسی اور کو اپنا امام بناوے ۔

نظم

جسدل صدق صدیقؓ نہیں اس صادق کون بناوے ۔ جو دل صدق صدیقوں خالی کاذب آکھیا جاوے
جسدل صدق صدیقؓ نہیں اس صادق مول نہ جانی ۔ اوہ مردود کمینہ ہے خود آکھیا نبیؐ حقانی
صدق صدیق ایمان نشانی آیا وچہ حدیثاں ۔ بن صدق صدیقؓ نہ مومن نہ ہووے رہیا سنگ خبیثاں ۔

فائدہ :۔ متواتر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ صدیق اکبرؓ افضل ہیں تمام اصحاب سے جیسا کہ سید علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اے ابابکر صدیقؓ امام کیا تجھکو رسول اللہ نے ہمارا امر دین کے لئے یعنی امام کیا تجھکو واسطے نماز جماعت کے ۔ پس کون ہے بے دین جو ہٹا دے تجھ کو اس امر سے یعنی خلافت سے بیچ دنیا کے ۔

فائدہ :۔ خلافت ابابکر صدیقؓ کا ثبوت تو ہر ایک فریق سے کافی ملتا ہے

نظم

سب اصحاباں متفق ہو کر کیتی بیعت صدیقی ۔ علیؓ زبیرؓ بھی وچے آہے مسئلہ جان تحقیقی !
کہیا صدیق کراہت جسدل بیعت میری اوچھڈے ۔ سب تھیں اول حیدرؓ آکھیا ساتوں چنگی لگے !
تینوں حضرتؐ اگے کیتا پچھے کون ہٹاوے ۔ کل اصحاباں تاؤں اول حیدرؓ آکھ سناوے
ابو ہریرہ کرے روایت خود حضرت فرمایا ۔ شب معراج میں عرض کیتا جد وچہ حضور سدھایا
جو میرے بعد خلیفہ کر توں یارب حیدرؓ تائیں ۔ جد کچھ حکم اللہ دا ہیسی ملکاں عرض سنائی
بعد نساڈے حکم خلافت ابوبکرؓ نوں آیا ۔ ایہ سب قصہ غوث الاعظم غنیہ اندر لیایا

Marfat.com

حدیث ابن عباس از بخاری و مسلم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْ بَکْرٍ صَاحِبِیْ وَ مُؤْنِسِیْ فِی الْغَارِ۔ فرمایا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکرؓ میرا مصاحب اور دوست اور یار غار ہے وَسُدُّوْا کُلَّ خَوْخَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ غَیْرَ خَوْخَۃِ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقِ ۔ اور تمام باریاں مسجد کی طرف سے بند کر دو سوائے باری ابوبکرؓ صدیقؓ کے۔ یہ حدیث حضور پاکؐ نے وقت قریب وفات کے فرمائی اور تین دن بعد وفات پائی۔ اس حدیث میں خلافت صدیق اکبرؓ کا کنایہ ہے۔ اور مثل اس کے جو دوسری حدیث حضرت علیؓ کے حق میں آئی ہے۔ سُدُّوْا کُلَّ خَوْخَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ غَیْرَ خَوْخَۃِ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ ۔ یعنی بند کر دو باریاں مسجد کی سوا باری حضرت علیؓ کے جو مسجد کی طرف ہے۔ درحقیقت یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں شیخ ابن حجر فرماتے ہیں کہ وجہ تطبیق ان کی یہ ہے کہ جو حدیث حضرت علیؓ کے حق میں ہے وہ حکم بوقت بنانے مسجد کے تھا۔ اور ابھی تمام مسجد تیار نہیں ہوئی تھی تو فرمایا حضور پاکؐ نے کہ بند کر دو تمام باریاں اور حضرت علیؓ کی باری جو مسجد کو جاتی ہے کھلی رہنے دو۔ تاکہ نہ داخل ہوئے اجنبی آدمی میرے اور علیؓ کے سوا۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ کی باری کھلی رکھنے کا حکم آخر وقت میں تھا جب کہ آپ کی وفات کے اندر تین دن باقی رہ گئے تھے۔ اس میں اشارہ ہے صدیق اکبرؓ کی خلافت حق ہونیکا کَمَا قَالَتْ عَائِشَۃُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ مَرَضِہٖ اُدْعِیْ لِیْ اَبَا بَکْرٍ اَبَاکِ وَ اَخَاکِ ترجمہ۔ جیسا کہ روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا نے واسطے میرے بیچ مرض الموت اپنی کے کہ اے عائشہ بلا واسطے میرے باپ اپنے ابوبکرؓ کو اور بھائی اپنے عبدالرحمٰنؓ کو حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ تاکہ لکھ دوں میں حکم نامہ۔ پس تحقیق ڈرتا ہوں میں یہ کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنیوالا۔ وَیَقُوْلُ قَائِلٌ وَ لَا یَاْبَی اللّٰہُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ رواہ مسلم اور کہے کوئی کہنے والا میں حقدار ہوں خلافت کا۔ حالانکہ نہیں کوئی حقدار خلافت کا بوقت موجود ہونے ابوبکرؓ صدیق کے۔ جیسے دلالت کرتی ہے حدیث حضور پاکؐ کی کہ نہیں کوئی مومن انکار کرتا خلافت ابابکر صدیقؓ کی سے کَمَا کَانَ فِیْ کِتَابِ الْحَمِیْدِیَّۃِ اَنَا اَوْلٰی بِالْخِلَافَۃِ ۔ جیسا کہ بیچ کتاب حمیدیہ کے ہے کہ فرمایا حضرت ابابکر صدیقؓ نے کہ میں حقدار ہوں خلافت کا میری موجودگی میں سوا میرے کوئی خلافت کا حقدار نہیں ہے۔

فائدہ:۔ گو یہ حکم نامہ لکھنے کا موقعہ نہیں ملا کہ خلافت حق صدیق اکبرؓ کا ہے۔ اور خلافت صدیق اکبرؓ کی باجماع تمام اصحابہ کرامؓ کے ہے۔

فائدہ: شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت حضرت علیؓ کی نفی ہے۔ یعنی قرآن کریم سے ثابت ہے جس کے ثبوت میں یہ آیت پیش کرتے ہیں جو پارہ چہار سورۃ المائدہ میں ہے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ ۔ یعنی سوا اس کے نہیں کہ دوست تمہارا اللہ اور اس کا رسول ہے۔ ایک اور حدیث پیش کرتے ہیں مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔ یعنی جس کا میں ہوں یعنی دوست و مددگار ہوں اس کا علیؓ بھی دوست و مددگار ہے۔ اور کہتے ہیں کہ خلافت منصوص بلا فصل ہے۔ کیونکہ جب رسول خدا حج الوداع سے واپس آئے تو مقام غدیر میں بحکم الٰہی حضرت علیؓ کو اپنا وصی بنایا۔ اور حضرت عمرؓ نے مبارکباد دی کہ بَخٍ بَخٍ یَا عَلِیُّ اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنِیْنَ وَ مُؤْمِنَاتٍ ۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں بہت خوش ہوں اے علیؓ واسطے تیرے کہ تو میرا اور تمام مومن مرد عورت کا صاحب ہوا۔

جواب:۔ اس آیت کی تفسیر جو خلافت کے حق میں پیش کرتے ہیں۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ ۔ کو کسی اردو خواں مترجم قرآن سے دریافت کرنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ اس آیت کے معنے کیا ہیں۔ اور کس موقعہ پر نازل ہوئی ہے۔ شان نزول اس آیت شریف کا تو تمام لوگ جانتے ہیں۔ کہ جب حضرت علیؓ نے نماز اور رکوع کی حالت

Marfat.com

میں اپنی انگشتری سائل کو سخاوت کر دی تو یہ آیت شریف حضرت علیؓ کے حق میں نازل ہوئی۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
وَالَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ ۔

ترجمہ ۔ سوا اس کے نہیں کہ تمہارا دوست اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہے ۔ اور مومن لوگ جو قائم کرتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ رکوع کرنیوالے ہیں ۔ یعنی حالت رکوع میں بھی سخاوت کرتے ہیں ۔

فائدہ :۔ اللہ تعالیٰ نمازیوں اور سخیوں کو دوست رکھتا ہے

نہ اسو چہ ذکر خلافت نہ کوئی حال امامت آیا — صرف علیہؑ شان سخاوت اللہ نے فرمایا
مسلماناں دے دھوکے کارن شیعاں گل بنائی — جو اس آیت وچہ حیدرؓ سندا ذکر خلافت بھائی
خلافت دا کوئی نام نشان نہ اس آیت وچہ آیا — لوکاں نوں گمراہ کارن نوں شیعاں ڈھنگ بنایا

مسئلہ :۔ کلینی وابن بابویہ اور شیخ طوسی وغیرہ معتبر شیعہ امام زین العابدین و امام محمد باقرؒ و امام جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ شدت مرض میں رسول خدا ﷺ نے حضرت ابن عباس اور حضرت علیؓ کو طلب فرما کر کل مہاجرین و انصار کے سامنے ارشاد فرمایا کہ اے ابن عباسؓ میں اس جہان فانی سے انتقال کرنے والا ہوں اور تو میرے بعد میری خلافت کو قبول فرما کر مجھ سے اس وہم کو دور کر ۔ تو حضرت عباسؓ نے عرض کی کہ میں اس عہدہ کی لیاقت نہیں رکھتا ۔ خلافت کے لائق حضرت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں ۔

فائدہ :۔ صاحبان کو غور کرنا چاہیئے کہ اگر بقول شیعہ حضرت علیؓ کی خلافت نصی ہوتی یا بقول شیعہ ایک سو بیس بار کی تاکید ہوتی کہ میرے بعد اے علیؓ تم ہی خلیفہ ہو یا رسول خدا ﷺ نے امیر علیؓ کو عام مجمع میں عید غدیر کے دن خلیفہ مقرر کیا ہوتا تو کیوں بوقت انتقال فرماتے کہ اے عباسؓ میرے بعد میری خلافت کو قبول کر ۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے کیوں نہ عرض کیا کہ یا حضرت ابھی اڑھائی ماہ ہی گذرے ہیں کہ عید غدیر کے دن آپ خلافت حضرت علیؓ کو دے چکے ہیں پھر خلیفہ بنانے کی کیا ضرورت ہے اور نہ ہی اہل بیت میں سے کسی نے جواب دیا کہ آپ تو وصی اپنا حضرت علیؓ کو مقرر کر چکے پھر دوبارہ کسی اور کو وصی بنانے کی کیا ضرورت ہے ۔

فائدہ :۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کی خلافت نصی نہیں ہے ۔ یہ شیعہ کا محض افترا ہے ۔

کرو خیال جے نصی خلافت شاہ علیہؑ دی آہی — تاں کیوں آخر وقت وصیت کرے نبی الٰہی
جو کریں قبول خلافت میری چاچا ابن عباسا — میں دنیا نوں چھوڑ کراں ہن جنت اندر واسا
تے کیوں وقت عباسؓ وصیت علیؓ رہیا چپ کیتا — غدیر خلافت میوں بخشی اج عباسؓ نے لیتا
پس معلوم ہویا نصی خلافت شاہ علیؓ دی نا ہیں — ایہہ جھوٹ طوفان سنا دن شیعہ جاہل لوکاں تائیں

جواب دوم :۔ اور یہ جو حدیث پیش کرتے ہیں مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔ جس کا میں دوست اور مددگار ہوں اُس کا علیؓ بھی دوست اور مددگار ہے ۔ اہل سنت و جماعت کو یہ حدیث بسر و چشم منظور و مقبول ہے ۔ اور حضرت کی مبارک باد کی بھی ہماری کتب میں موجود ہے ۔ اور حضرت علیؓ کا مولیٰ ہونے کا کسی کو عذر و انکار نہیں ۔ کیوں کہ مولیٰ کے معنی دوست و مددگار کے ہیں ۔ اور حضرت علیؓ کی دوستی و مددگاری تو اہلسنت کا خود دعوٰے ہے کہ جس کے دل میں حضرت علیؓ کی محبت نہیں وہ مسلمان نہیں ۔ بلکہ جو حضرت علیؓ کے دوستوں کا دشمن ہے وہ بھی ایماندار نہیں ۔

فائدہ :۔ جتنی دوستی حضرت علیؓ کی ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ کے ساتھ تھی سوائے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے اتنی دوستی اور کسی کے ساتھ نہیں تھی ۔ جس کی تاریخ گواہ ہے ۔ کیونکہ حضرت محمد الرسول اللہ کے دو سسر ہیں اور دو داماد

Marfat.com

یعنی حضرت علیؓ نے اپنی لڑکی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر فاروقؓ کو کر دیا تھا۔

فائدہ :۔ اگر مولیٰ کے معنے اولیٰ بھی ہیں تو بھی ہم کو منظور ہے کیوں کہ نسبت بہ نسب نامہ کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تمام اصحابوں سے افضل ہیں۔

طعن پنجم در اجماع بر اہل سُنت والجماعت

شیعہ کہتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت نے اجماع کرکے خود بخود اصحابؓ ثلاثہ کو اپنے خلیفے بنا لیا ہے جو نص قرآنی کے خلاف ہے۔

جَوَاب :۔ نص و حدیث صحیح سے اجماع ثابت ہے۔ اور ہر دو فریق کے کتب سے بھی ثابت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے پارہ پانچ سورۃ نسآء میں فرمایا ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی۔ ترجمہ :۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کوئی مخالفت کرے رسول خداؐ کی پیچھے اس کے جب گمراہی کے بعد ہدایت کا رستہ ظاہر ہو وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۔ ترجمہ اور تابعداری کرے سوا رستے مومنوں کے یعنی جو راہ اجماع مومنین کے خلاف ہے اُس پر چلے تو ہم اُس کو اُس کے حوالے کریں گے جس کو وہ دوست رکھتا ہے یعنی دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔

حدیث :۔ حدیث صحیح بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ فرمایا رسول خداؐ نے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ مسلمانوں کی جماعت پر ہے۔ جس نے جُدا راہ پکڑی وہ دوزخ میں جا پڑا۔ پس جس بات پر امت کا اجماع ہوا ہے وہی اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے۔ اور جو منکر ہوا سو دوزخی ہے۔

دلیل اوّل :۔ برادران اسلام اللہ تعالیٰ اور رسول خداؐ نے تو مومنوں کی مخالفت کرنیوالے کو دوزخی فرمایا ہے۔ اور تمام مومنوں کی صلاح و مشورہ پر چلنے کا حکم فرمایا۔ مومن تو درکنار بلکہ خدائے رحمٰن نے اپنے حبیب محمدؐ الرسول کو ارشاد فرمایا۔ فَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ۔ یعنی اے محمدؐ مومنوں کے مشورہ کے ساتھ ہر ایک کام کیا کرو۔ پس اصحابہ کرام سے مشورہ کرنا اور اُن کی راہ پر چلنا خاص خدا پاک کی راہ پر چلنا ہے۔ اور برخلاف اجماع کے چلنا خاص گمراہی ہے۔

جیکر شک شیعہ نوں ہووے اس آیت وچہ بھائی
جو وچہ ذکر اجماع اصحاباں کیتا پاک الٰہی
کہن جو سُنیاں اس آیت دے معنے چا بدلائے
موافق مطلب اپنے سارے کر تفسیر سدھائے
ایہ شک دنجائیں اسنیلا ہور بیان سنائیں
شاید رب سبب ہدایت کرے اونہاں تائیں
نہج البلاغت اندر دیکھو خود حیدرؓ فرمایا
اس اجماع اصحاباں دی اوہ کرتا کید سدھایا

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ مَنْ رَاٰھَا بِالشُّوْرٰی۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تحقیق وہ شخص جس کا اجماع یعنی مشورہ کے ساتھ امام کیا گیا ہو وہ امام شوریٰ ہے وَاَنَّ بَیْعَتَہٗ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ کَمَا سَبَقَ خُلَفَاءَ ۔ اور جس کی بیعت مہاجر و انصار کریں وہ خلیفہ حق ہے جیسا کہ اصحاب ثلاثہؓ کی بیعت کی گئی تھی۔

فائدہ :۔ اس کلام سے دو فائدے حاصل ہوئے ایک تو حضرت علیؓ کا اجماع امت کو جائز رکھنا۔ دوسرا انصار و مہاجر کے اجماع اصحاب ثلاثہ کی خلافت کا حق ہونا ثابت کر دیا۔

جیکر آجے بھی شک ہیوے تاں ہور بیان سناواں
جیونکر نہج البلاغت اندر دیکھیا لکھ دکھاواں

Marfat.com

حضرت حیدر خود فرمایا میں نہیں دلوں بنا یا !   فَاِنْ تَرَکْتُمُوْنِیْ فَاِنَّ کَاَحَدٍ کُمْ ...
ایہہ خط حیدرؓ دا بہت لمبا ہے میں اختصار تبادواں   جو کجھ حاصل مطلب ہے میں واضح کر سمجھاواں
جیکر متفق ہو کر مینوں تساں امام بنایا   واجب پھیر اطاعت میری بشاءِ اللہ فرمایا
تے جیکر کردے بیعت میری متفق ہو کر سارے   تساں جیہا اک میں بھی مقتدی کیتے نیک لوائے
ایسے نوں اجماع کہن جو سنت اہل بناون   جیہدی حیدرؓ دے گواہی نہج البلاغتوں لیاون

كَمَا قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ اَلْزِمُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ.

ترجمہ - فرمایا حضرت علیؓ نے لازم پکڑو تم جماعت بڑی کو پس تحقیق ہاتھ اللہ کا اوپر جماعت بڑی کے ہے۔ وَاِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَاِنَّ الشَّاذَّ مِنَ النَّاسِ لِلشَّيْطٰنِ - اور دور رہو تم فرقہ بندی سے تحقیق جدا ہونیوالا جماعت بڑی سے شیطان کے ہے - یعنی جو اجماع کا منکر ہے وہ بموجب بقول حضرت علیؓ شیطان کی جماعت میں داخل ہے

مسئلہ :- شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت حق علیؓ کا تھا اور اصحاب ثلاثہ نے جبراً چھین لیا تھا - اور بعقائد شیعہ نبوت امامت کا ایک ہی اصول اور ایک ہی معمول ہے - یعنی حضرت محمد الرسول اللہؐ سے لے کر حضرت مہدیؑ تک ایک ہی نور اور ایک ہی دستور ہے - صرف نبوت اور امامت میں نزول وحی کا فرق ہے - یعنی امام کو وحی نہیں آتی اور نبی کو وحی آتی ہے کہ قاضی نوراللہ شوستری شیعہ نے مجالس المومنین میں لکھا ہے کہ امام قائم نبیؐ کے ہوتا ہے بیچ تمام امور کے - اس واسطے نبوت اور امامت میں کوئی فرق نہیں ایک ہی وجود اور ایک ہی مقصود ہے

جواب :- بقول شیعہ جب نبوۃ اور امامت میں ایک ہی اصول اور ایک ہی معمول ہے ، کوئی فرق نہیں ہے تو جس طرح نبوۃ کو کوئی چھین نہیں سکتا ، خواہ دعویٰ ہی کرے ایسے ہی امامت کو بھی زبردستی سے کوئی چھین نہیں سکتا خواہ دعوےٰ امامت کا کرے - مثلاً مسیلمہ کذاب وغیرہ نے جب جھوٹا دعویٰ نبوۃ کا کیا تو خداوند کریم نے اس کو مسلمانوں کے ہاتھ سے خوار اور ذلیل کر کے ہلاک کر دیا - اب کوئی شخص اس کی قبر کا نشان بھی نہیں جانتا - اگر بقول شیعہ خلفاء ثلاثہ خلافت کا حق نہیں رکھتے تھے جو نبوۃ کے قائم مقام ہے تو مثل مسیلمہ کذاب کے مسلمانوں کے ہاتھ سے ذلیل و خوار اور ہلاک کیوں نہ ہوتے بلکہ ان کی قبروں پر سلام بھیجا جاتا ہے - مثلاً درود شریف جس کو ہر خاص و عام جانتے ہیں - جیسا کہ کتاب زیارت مدینہ منورہ میں لکھا ہے -

مسئلہ :- ہر صبح و شام روزمرہ حضرت محمد الرسول اللہ کے روزۂ انوار پر اوّل یہ سلام پڑھا جاتا ہے - اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ ۔ وَرَسُوْلُ الْعَظِيْمِ ۔ رَؤُوْفُ الرَّحِيْمِ ۔ وَرَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ عَرْشِ اللّٰهِ ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ يَا طٰهٰ يَا يٰسٓ يَا بَشِيْرُ يَا سِرَاجُ يَا مُنِيْرُ مُقَدَّمُ جَيْشِ اَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۔ پھر حضرت ابابکر صدیقؓ پر روزمرہ اس طرح سلام پڑھا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَنْفَقَ مَالَهُ فِيْ حُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ مُنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوَاكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ

Marfat.com

علیک و رحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ پھر حضرت عمر فاروقؓ کی مزار پر روزمرہ اس طرح سلام پڑھا جاتا ہے ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یا عُمَر ابنَ الخَطَّاب ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاطِقًا بِالعَدْلِ وَالصَّوَابِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَفِیَّ المِحْرَابِ ۔ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا مُظْهِرَ دِیْنِ الْاِسْلَامِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُکَسِّرَ الْاَصْنَامِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَاءِ
وَالْاَرَامِلِ وَالْاَیْتَامِ ۔ اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّکَ سَیِّدُ الْبَشَرِ لَوْ کَانَ نَبِیٌّ مِنْ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ مَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاوٰکَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِهْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ ترجمہ ۔ پھر دونوں یارِ
رسول کے مزاروں کے درمیان کھڑے ہو کر ہر صبح شام اس طرح سلام کیا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا مُشِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ ترجمہ ۔ پھر اُن
کے بعد حضرت فاطمہؓ بنت رسول خداؐ پر اس طرح سلام پڑھا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا سَیِّدَتَنَا فَاطِمَۃَ الزَّهْرَآءِ
بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ حَبِیْبِ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ مُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ
زَوْجَۃَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
السَّیِّدَیْنِ الشَّهِیْدَیْنِ الْکَوْکَبَیْنِ الْقَمَرَیْنِ النَّیِّرَیْنِ الشَّابَیْنِ اَهْلِ الْجَنَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَعَنْکِ
وَاَرْضَاکِ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکِ وَمَسْکَنَکِ وَمَحَلَّکِ وَمَاوَاکِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ وَاَبِیْکِ الْمُصْطَفٰی
وَبَعْلِکِ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَبَنِیْکِ الْحَسَنَیْنِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ پھر جنت البقیع قبرستان میں جا کر ہر روز صبح
شام حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مزار پر اس طرح سلام پڑھا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اسْتَحْیَتْ مِنْکَ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمٰنِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ زَیَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِہٖ
وَنَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِہٖ وَسِرَاجُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْجَنَّۃِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَالِثَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ ۔ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاوَاکَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ علیٰ ہذا القیاس ۔ اسی طرح ہر بزرگانِ دین دیگر پر جو مدینہ منورہ کے اردگرد مدفون ہیں
سلام پڑھا جاتا ہے ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا حَمْزَۃَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَمِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا اِبْرَاهِیْمَ بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی مَنْ حَوْلَکَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْحَابَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عَبَّاسَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عَقِیْلَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَخَا عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا سَیِّدَنَا اَهْلَ الْبَیْتِ النُّبُوَّۃِ
وَمَعْدَنَ رِسَالَتِ مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُمِّ کُلْثُوْمَ وَرُقَیَّۃَ وَزَیْنَبَ فَاطِمَۃَ الزَّهْرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُنَّ اَجْمَعِیْنَ ۔

دلیل دوم بر حق ثبوت اصحاب ثلاثہ کی خلافت

یہ قصہ تو تمام تاریخ دانوں کو معلوم ہے کہ بوقت خلافت صدیق اکبرؓ خولہ بنت جعفر جو غنیمت میں آئی تھیں ۔ جس کے
بیٹ مبارک سے امام محمد حنفیہ پیدا ہوئے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی خدمت میں قبول کر لیا ۔ اور یہ نقشہ بھی ہر
دو فریقین یعنی شیعہ و سنت اہل جماعت کی کتابوں میں موجود ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے ملک فارس فتح کیا تو بہت سا
مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا ۔ چنانچہ یہ قصہ مجلس پانچ در ذکر محبت و سلوک حضرت عمرؓ کا ساتھ اہل بیت کے بیان

Marfat.com

میں لکھا گیا ہے وہاں سے دیکھو۔

نظم

خلافت غصبی صدیقؓ عمرؓ دی جے کر سمجھی جاوے ۔ تاں مال غنیمت شاہ علیؓ پھر کیونکر جھتہ پاوے
حضرت شہر بانو جو حضرت حسینؓ دے نال ویاہی ۔ ہر مرزا لڑکی عمرؓ خلیفے فارسوں لٹی سا ہی !
اُسدے پیٹوں سید سارے اولاد حسینی بھائی ۔ اوہ پوتری شاہ نوشیرواں دی جو زین العابدؓ مائی
جیکر حق خلافت عمرؓ فاروق نہ آہا کاہی ۔ تاں کیوں حلال ہوئی اوہ بی بی شاہ حسینؓ نوں بھائی
ایہ آل نبی نوں دھبہ لادن احمق لوک بلائیں ۔ شرم لحاظ نہ کرن کسیدا بھلے پھرن کوراہیں
اصحاب ثلاثہ حق خلافت نالے شاہ علیؓ دی ۔ ایہ چارے حق خلیفے ہوئے دشمن کرن پلیدی

حاصل کلام اگر خلافت بقول شیعہ غصبی سمجھی جائے تو تمام مال غنیمت بھی غصبی ہوگا جو کسی طرح حضرت علیؓ کو جائز نہیں ہوسکتا بلکہ مطلقاً حرام ہے۔ پھر کیوں لیا۔ پس لینا حضرت علیؓ کا مال غنیمت ثبوت کرتا ہے۔ حق خلافت اصحاب ثلاثہ

حضرت علیؓ کا خلیفہ اوّل صدیق اکبرؓ سے بیعت کرنا

حضرت علیؓ کا بخوشی رضا و بیعت کرنا خلیفہ اول سے ہم شیعہ کی کتابوں سے ثابت کرتے ہیں۔ جیسا کہ امام ابو الفرج اپنی کتاب اغیانی میں روایت کرتے ہیں کہ جب خلیفہ ہوئے حضرت ابا بکر صدیقؓ تو ابو سفیان بن حرب نے حضرت علیؓ کے پاس آکر شکایت کی۔ تو حضرت علیؓ کرم اللہ وجہٗ نے جواب دیا عَنْ اَبِی الْجَیْشِ الْاَکْبَرِ قَالَ جَاءَ اَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ حَرْبٍ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

نظم

ابو الفرج کتاب اپنی اغیانی اندر لیایا ۔ کرے روایت جیدی ابی جیش اکبر وا آیا

فَقَالَ یَا اَبَا الْحَسَنِ مَا لِ هٰذَا الْاَمْرِ فِیْ اَضْعَفِ قُرَیْشٍ وَاَقَلِّهَا فَوَاللّٰهِ لَاَمْلَاَنَّهَا عَلَیْهِ خَیْلًا وَّرَجْلًا ۔

نظم

ابو سفیان نے کدن پاس علیؓ دے عرض سنایا ۔ اے باپ حسن دے حال کیا اس امیر خلافت آیا
ایہ تھوڑا بہت قریشاں اندر ہے ضعیف قبیلا ۔ سفیان کہے میں قسم اللہ دی توں سن مرد جلیلا
جیکر توں چاہیں میں جاواں پیاوا بن اسواروں ۔ لے دیاں خلافت ابو بکرؓ توں قتل کراں تلواروں

فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ مَا زِلْتَ مُعَادِیًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْمُسْلِمِیْنَ ۔

علیؓ حیدر نے سفیانے نوں آکھیا سخن شہاناں ۔ توں رہیوں ہمیشہ دشمن رب رسولؐ تے مسلماناں
فَمَا ضَرَّهُمْ ذٰلِكَ شَیْئًا ۔ اِنَّا وَجَدْنَا اَبَا بَكْرٍ لَهَا اَهْلًا
پس نا نقصان اونہاں کجھ کیتا اسنوں آکھ سنایا ۔ ہم لایق ناروں ونج خلافت ابو بکرؓ نوں پایا

فائدہ:۔ اس کلام سے تین فائدے حاصل ہوئے اوّل حضرت علیؓ نے صدیق اکبرؓ کو مسلمان فرمایا۔ دوم شکایت کرنیوالے کو دشمن خدا اور رسولؐ اور مومنوں کا فرمایا۔ سوم اس کی بیعت نہ قبول کرنے والے کو گمراہ ٹھہرایا

حضرت علیؓ کا بیعت کرنا خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ سے

شیعہ کی معتبر کتاب تواریخ روضۃ الصفا میں ہے کہ کئی آدمیوں نے حضرت عمرؓ کی بیعت پر جھگڑا کیا تو امیر علیؓ نے فرمایا کہ سوا حضرت عمرؓ کے اگر کوئی اور خلیفہ ہوگا تو میں اس کی بیعت ہرگز نہیں کروں گا۔

فائدہ :- حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے سب سے اوّل حضرت عمرؓ کی خلافت بھی مان لی اور بیعت بھی کر لی۔ اور فرمایا کہ اگر اور کوئی خلیفہ ہوگا تو میں ہرگز بیعت نہ کروں گا۔

حضرت علی کا بیعت کرنا خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

شیعہ کی کتاب نہج البلاغت میں لکھا ہے کہ بوقت خلافت عثمان بن عفان بعض شخصوں نے امیر علیؓ سے آکر عرض کی کہ اس مرتبہ بھی آپ خلیفہ نہ ہوئے تب امیر علیؓ نے خوش و شاد ہو کر فرمایا لَقَدْ عَلِمْتُمْ اِنِّیْ اَحَقُّ بِهَا عَنْ غَیْرِیْ وَاللّٰہِ لَاُسْلِمَنَّ مَا سَلِمَتْ اُمُوْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ط ترجمہ:- فرمایا امیر المومنین علیؓ کرم اللہ وجہ نے کہ البتہ تحقیق تم لوگ جانتے ہو، کہ تحقیق میں حقدار زیادہ ہوں واسطے خلافت کے غیر اپنے سے۔ قسم ہے خدا کی میں سپرد کرتا ہوں خلافت حضرت عثمانؓ کو تاکہ سلامت و قائم رہے ایمان و امن مسلمانوں میں

فائدہ :- اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت علیؓ نے خلافت حضرت عثمانؓ کی قبول کی اور بیعت بھی بخوشی رضا منظور فرمائی۔ اس واسطے کہ آپ جانتے تھے کہ میری خلافت کے وقت اکثر فتنے برپا ہوں گے۔ اور مسلمانوں کو کئی طرح کے صدمے پہنچیں گے۔ جیسا کہ جنگ صفین و جنگ جمل میں واقعہ گذرا ہے۔

نظم

صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ غنی دی بیعت علیؓ نے کیتی
ایہہ کتب شیعہ تھیں ثابت ہوسے چھڈ دیہو بدنیتی
خوش رضا دیں بیعت کیتی گر نمازاں پڑھیاں
جیہو جیہا عثماں عیداں پڑھیاں توں کیوں لاویں اڑیاں
ہک دوجے دے خیری آہے جیونکر سکے بھائی
جنہاں نوں توں دشمن جانیں کر کجھ خوف خدا ئی
علیؓ اونہاں مسلم مومن اہل ایمان بتا دے
فاسق فاجر کافر ستیدیں شرم نہ تینوں آئے
اونہاں ہک دوجے سنگ نال محبت ساری عمراں بیتی
مشفق مشفق رہے ہمیشہ نہ کسے شکایت کیتی
ہن پچھلیاں ٹولا ہو یا کرن لگے تا دیلاں
قرآن حدیث مخالف ہو کر لیاون ہورہ دلیلاں
اصحاباں دی ہتک جیوچہ ظاہر پائی جاوے
پھر مومن نام سداون اپنا صفت کہاراں

مجلس ستار ویں

دلیل سوم حق خلافت اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم

واضح ہو کہ جب اصحاب ثلاثہ نے بقول شیعہ حضرت علیؓ سے خلافت جبراً چھین لی تھی۔ تو پھر کیوں نہ حضرت علیؓ نے خیر خدا

Marfat.com

نے مقابلہ کیا۔ اور کیوں نہ تلوار ذوالفقار کو میان سے باہر لائے جس نے صخرہ جنی کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے۔ اور جنگ بدر اور جنگ حنین اور جنگ خیبر کے دن کفار شرار کو خاک میں ملا دیا تھا۔ وہ تلوار ذوالفقار حضرت علی کرم اللہ وجہ نے کس ضرورت کے واسطے رکھ چھوڑی تھی۔ اور علی بن ابی طالب اسد اللہ الغالب علی کل غالب جس کی آواز سے کفار تھرتھراتے تھے اور کانپ جاتے تھے۔ اور جن کے نام سے روم شام لرزاتے تھے اور جس کی صورت سے تمام جوانان عرب ڈرتے تھے

ناصح :۔ بھلا کون اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اس شیر خدا سے کوئی خلافت چھین لے۔ اور آپ کچھ بھی چون و چرا نہ کریں معاذ اللہ۔

ناصح :۔ پس حضرت علی کرم اللہ وجہ کا مقابلہ نہ کرنا اصحاب ثلاثہ کی خلافت حق ہونے کی دلیل ہے

مسئلہ :۔ اس مقام پر بعض شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی مقابلہ کے لئے تیار ہوئے مگر کسی مسلمان نے امداد نہ کی اس لئے حضرت علیؓ خاموش ہو گئے اور چون و چرا نہ کی۔ جیسا کہ کتاب شیعہ حق الیقین باب پنجم مقصل ششم میں ہے کہ جب ابو بکرؓ نے خلافت غصب کر لی تو اس وقت حضرت علیؓ۔ حضرت فاطمہؓ کو گدھے پر چڑھا کر ساتھ لے آیا۔ اور ایک ہاتھ میں حضرت حسنؓ اور دوسرے میں حضرت حسینؓ کو پکڑ کر در بدر میلا بنا کر پھرتے رہے۔ اور ہر گھر بنی ہاشم و مہاجرو انصار کے جا کر امداد طلب کی کہ ابو بکرؓ نے میری خلافت چھین لی ہے میری امداد کرو۔ فجر کے وقت سوا ان چار شخصوں یعنی سلمان فارسیؓ۔ ابوذر غفاریؓ مقدادؓ و عمارؓ کے کوئی امداد کے لئے نہ نکلا۔

فاصح :۔ اور مجالس المومنین مجلس تین میں لکھتے ہیں کہ تمام بنی ہاشم و مہاجر و انصار بعد وفات حضور پاک کے مرتد ہو گئے۔ سوا ان تین چار شخصوں کے جو مذکور ہوئے ہیں۔

ناصح :۔ شیعہ لوگ اصحاب کرام پر کس طرح افترائے باندھتے ہیں۔ بھلا بقول شیعہ اگر تین چار اصحاب کے سوا باقی سب مرتد ہو گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہ کو امیر المومنین کس طرح کہیں گے۔ حاصل کلام شیعہ نے کسی کو بھی برا بھلا کہنے میں خالی نہیں چھوڑا۔ اور نہ ہی اہل بیت کی ہتک کرنے میں کسر چھوڑی ہے۔

حکایت

ایک قرضائی کے سر پر بہت سا قرضہ ہو گیا تھا۔ اور اس کے ادا ہونے کی کوئی صورت معلوم نہ ہوتی تھی۔ آخر اس نے اپنے دوستوں سے مشورہ لیا تو کسی نے کوئی مشورہ دیا کسی نے کوئی مشورہ دیا مگر اس کے ایک عقلمند دوست نے یہ مشورہ دیا کہ اگر تیرے پاس قرضخواہ بطلب قرضہ آئے تو تم اس کو کتے کی طرح بھونکنا شروع کر دینا۔ چنانچہ جب اس کے پاس ایک قرضخواہ آیا تو اس نے بھونکنا شروع کر دیا۔ تو وہ بیچارہ ڈر کر بھاگ گیا۔ اور اپنے گھر جا کر اپنے بال بچوں اور بیوی کے پاس ذکر کیا کہ فلاں شخص کے گھر میں بطلب قرضہ گیا تو وہ مجھے کتے کی طرح بھونکتا ہے اور میرے پیچھے کاٹنے کو دوڑتا ہے تو اس کے بال بچوں بیوی نے کہا۔ کہ وہ ٹھیک باولا یعنی ہلکا ہو گیا ہوگا۔ اب اس کے گھر نہ جانا۔ اور قرضہ پر لکیر پھیر دیا ایسا نہ ہو کہ قرضہ لینے جاؤ اور وہ تمہیں کاٹ جائے اور تم ہلکے ہو جاؤ۔ اسی طرح کچھ عرصہ اس نے ہر ایک قرضخواہ کو بھونکنا شروع کیا تو سب قرضخواہ ڈر گئے۔ اور کچھ مدت کے بعد اپنی اپنی رقم قرضہ پر افسوس کرتے ہوئے لکیر پھیر دی۔ جب تمام قرضخواہوں نے پوچھنا بولانا بند کر دیا تو وہی دوست جس نے وہ تجویز بتائی تھی ملنے کے واسطے آیا تو وہ شخص اسے بھی بھونکنے لگا تو اس شخص نے بڑی مشکل سے جان بچائی۔ اور بولا کہ بھائی ہوش کر میں قرضخواہ تو نہیں ہوں۔ یعنی میں نے تم سے قرضہ تو نہیں لینا۔ کیا تم اپنے دوست دشمن کو بھی پہچان نہیں کر سکتے ہر ایک کو ایک ہی نمبر میں چلا دیا ہے۔ جب اس نے بڑی مشکل کے بعد خاموشی پکڑی تو بولا اے بھائی میری اس حرکت پر غصہ نہ کرنا میں اس بات میں بے اختیار ہوں کیونکہ مجھے اب بھونکنے

Marfat.com

کی عادت ہی پڑ گئی ہے۔ جب کسی آدمی کو دیکھتا ہوں بے اختیار بھونکنا شروع کر دیتا ہوں۔

فائدہ:۔ مثل اس قرضائی کے شیعہ کا بھی عادت ہو گئی ہے کہ تبرہ بازی طعن تشنیع اور گالی دینے میں ہر ایک کو ایک ہی نمبر میں چلا دیا ہے۔ نہ کسی اہل بیت کو چھوڑا ہے نہ کسی بنی ہاشم اور مہاجر دا نصار اصحابیوں سے بُرا کہنے میں منہ موڑا ہے۔ اور نہ ہی کسی اولیا اللہ کا لحاظ کیا ہے جیسا کہ ہر ایک کا ذکر مذکورہ بالا ہو چکا ہے۔

نظم

اسیں انہاں دی بدگمانی وانگ بارود اڈلیئے — کتب انہاں دیوں ثابت کریئے دلوں نہ کجھ بنائیے
جلاء العیون دے اندر بھائی باب ال وچہ آئے — پنجویں فصل دے اندر ویکھے جو کوئی شک لیائے
علیؓ حیدر جد سر در عالمؐ اندر لحد ٹکائے! — ناں نال فرشتیاں نبیؐ محمدؐ قول اقرار پکائے
کنڈھ نہ دینی حیدرؓ نائیں ملکاں نوں فرمایا — ہر کم اندر مدد دینا ہے تساں لازم آیا
کہیا فرشتیاں خوف نہ کریو اسیں سبھے ہمراہی — دشمن اسدے مارمکائیے سٹیے دوزخ کھائی
یا حضرت اسیں خدمت حاضر ملکاں عرض سنائے — علیؓ امام اساڈا تے اسیں سارے مقتدی آئے
مشکل کماں اندر کرساں اُسدی مددگاری — نہ کوئی دیکھے ساڈوں تے نہ سُنے آواز ہماری
ایہ سب بیان جلاء العیونوں لکھ فقیرؔ دکھائے — پر اس مذہب شیعہ اوپر بڑا تعجب آوے
نال علیؓ دے مسلاناں جے کیتی بے وفائی — تاں ملکاں بھی نہ مدد دینی سمجھیں مومن بھائی
توبہ توبہ ملک بھی ڈر گئے صدیقؓ عمرؓ توں بھائی! — خلافت کسے نہ لے کر دتی حیدرؓ شیر خدائی
فرشتیاں نوں بھی شیعہ صاحب گنہگار بنایا — وعدہ انہاں دفا نہ کیتا جو سی قول پکایا!
ہر اک نوں قرضائی وانگوں ایہناں بھونکنا لایا — قسم خدا دی کوڑ نہیں میں دیکھ اکھیں الایا

مسئلہ:۔ حضرت امیر علیؓ کا خلافت سے انکار کرنا بھی شیعہ کی کتابوں سے ثابت ہے جیسا کہ نہج البلاغت میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت عثمان غنیؓ شہید ہوئے تو مسلمانوں نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ خلافت کو قبول فرمائیں۔ تو آپ نے جواب فرمایا قَالَ اَنَا لَكُمْ وَزِيْرًا خَيْرًا لَكُمْ مِنِّيْ اَمِيْرًا۔ ترجمہ۔ فرمایا تمہارے لئے وزیر ہوں تو بہتر ہے اس سے کہ میں امیر ہوں۔ یعنی میں وزیری کے قابل ہوں اور بہتر ہے کہ تم میں سے کوئی اور امیر یعنی خلیفہ ہو جائے۔ اور اسی کتاب میں دوسری جگہ ہے قَالَ عَلِيٌّ وَاللهِ مَا كُنْتُ لِيْ فِي الْخِلَافَةِ رَغْبَةٌ وَّلَا فِي الْوَلَايَةِ اِرْبَةٌ کہا حضرت علیؓ نے قسم ہے خدا کی مجھے کوئی رغبت خلافت کی نہ تھی اور نہ ولایت کی حاجت تھی۔ وَلٰكِنَّكُمْ دَعَوْتُمُوْنِيْ اِلَيْهَا وَحَمَلْتُمُوْنِيْ عَلَيْهَا۔ لیکن تم مسلمانوں نے مجھکو خلافت کی طرف بلایا۔ اور خلافت پر بٹھایا۔

فائدہ:۔ اس کلام سے معلوم ہوا کہ آپ کو خلافت کی کوئی خواہش نہ تھی۔ اور نہ ہی کسی مسلمان سے مدد کی طلب، اور نہ ہی اہلبیت اپنے کو دربدر لئے پھرے یہ سب شیعہ کے افترا ہیں۔ اگر آپ خلافت کے خواہشمند ہوتے تو خدا کی قسم نہ فرماتے

فائدہ:۔ آپ کا قسم کھانا بھی اصحاب ثلاثہ کی خلافت کے حق ہونیکا ثبوت اور سونپی خوئی ہے۔

مسئلہ:۔ پس جب شیعہ نے سوچا کہ اس سے تو ہماری نجات نہیں تو اور ڈھنگ نکالا کہ حضرت رسول پاک محمد رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کو صبر کی وصیت فرمائی تھی۔ اس واسطے اصحاب ثلاثہ کے ساتھ مقابلہ جنگ نہ کیا جیسا کہ حق الیقین مسئلہ خامس میں یہ حدیث خاص منقول ہے۔ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ كَانُوْا فِيْ هٰذِهِ السُّكُوْتِ لَا يَعِيْبُوْنَ ترجمہ۔ فرمایا حضرت علیؓ نے کہ تمام بنی ہاشم سکوت یعنی چُپ کی رعایت کرتے تھے۔ لِمَا وَصّٰى بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِمَا مِنَ الْقَهْرِ جب کہ وصیت

Marfat.com

فرمائی تھی۔ مجھے محمد رسول اللہ نے صبر کرنے کی۔ کہ اے علیؓ میرے بعد میرے اصحابوں سے جنگ و جدال مت کرنا
مسئلہ:۔ اگر حضرت علیؓ کو اس طرح وصیت ہوتی تو پھر ادنیٰ ادنیٰ باتوں سے اصحاب ثلاثہ کے ساتھ کیوں مقابلہ کرتے اور کیوں ان کے قتل کرنے کو تیار ہو جاتے۔ اور یہ سب خرافات باتیں شیعہ کی کتابوں میں موجود ہیں جیسا کہ شیعوں کی معتبر کتاب عمدۃ الاسلام میں ہے کہ ایک روز حضرت عباس کے پرنالے کا پانی حضرت عمرؓ کے کپڑوں پر پڑا۔ حضرت عمرؓ نے پرنالہ اکھاڑ دیا۔ اور حکم فرمایا کہ اگر کوئی اس پرنالہ کو پھر اس جگہ لگا دے گا۔ تو میں قسم خدا کی اس کی گردن کاٹ دوں گا۔ حضرت عباسؓ نے یہ شکایت حضرت علی کے پاس کی تو حضرت علیؓ نے فرمایا۔ اے چچا تم اپنے گھر آرام سے بیٹھو اور دیکھو کہ میں اس کا کیا حال کرتا ہوں ثُمَّ نَادٰی یَا قَنْبَرُ عَلَیَّ بِذِی الْفِقَارِ فَتَقَلَّدَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ۔ اور پھر فرمایا حضرت علیؓ نے اپنے غلام قنبر کو اے قنبر لے آ میری ذوالفقار۔ پس غلاف میں کیا ذوالفقار کو اور چلے طرف مسجد کے وَقَالَ یَا قَنْبَرُ اَعِدِ الْمِیْزَابَ اِلٰی مَکَانِهٖ مَعَ قَنْبَرَ فَرَدَّهٗ مَوَاقِعَهٗ۔ اور فرمایا اے قنبر چڑھ اوپر کوٹھے کے۔ اور لگا اس پرنالہ کو جس جگہ وہ پہلے تھا۔ ثُمَّ قَالَ وَحَقِّ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ الخ۔ اور فرمایا حضرت علیؓ نے قسم ہے اس قبر اور منبر کے حق ہونے کی۔ اگر کوئی شخص اکھاڑے گا اس پرنالہ کو، میں اکھاڑنے والے اور حکم کرنے والے دونوں کی گردن اڑا دوں گا۔ اور میں ان کو سولی پر چڑھا دوں گا۔ یہاں تک کہ میری جان جائے۔ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَنَهَضَ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَنَظَرَ اِلَی الْمِیْزَابِ الخ۔ پس جب خبر ہوئی حضرت عمرؓ کو پس اٹھے اور داخل ہوئے مسجد میں اور دیکھا طرف پرنالہ کے پس وہ اسی جگہ لگا کھڑا ہے۔ پس کہا حضرت عمرؓ نے کون شخص ہے کہ غصہ میں حضرت علیؓ کے سامنے ہو۔ سے اچھا ہم اپنی قسم کا کفارہ دیدیں گے فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدَاةِ مَضٰی عَلِیٌّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ الخ۔ پس جب دوسرا دن ہوا تو حضرت علیؓ اپنے چچا عباسؓ کے گھر گئے اور جا کر پوچھا کہ اے چچا کیا حال ہے۔ تو حضرت عباسؓ نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے جب تک تو میرے پاس ہے اچھی زندگی بسر ہوتی ہے۔ تیرے ہوتے ہوئے مجھے کیا خوف ہے۔ فَقَالَ لَهٗ یَا عَمِّ طِبْ نَفْسَكَ وَقَرَّ عَیْنًا فَوَاللّٰهِ لَوْ خَاصَمَنِیْ اَهْلُ الْاَرْضِ فِی الْمِیْزَابِ لَخَصَمْتُهُمْ الخ۔ فرمایا حضرت علیؓ نے اے چچا صاحب خوش رہو۔ اور ٹھنڈی کرو آنکھیں اپنی۔ خدا کی قسم اگر پرنالہ پر تمام جہان والے بھی جھگڑا کریں گے تو البتہ میں غالب آؤں گا سب پر اور پھر تمام کو قتل کر دوں گا۔ مَعَاذَ اللّٰهِ وَ قُوَّتِهٖ۔ ساتھ مدد اور قوۃ اللہ تعالیٰ کے۔

نظم

اُتے صبر جل جے ہوندا حضرت شاہ علیہؑدا
تاں کیوں مقابلہ کردے عمرؓ نال بہادر شیر دلیرا

قسم غداری کرکے کہندے سیند شیر الٰہی
اکھاڑے جو پرنالہ اسدا گردن تراں بھائی

خلافت غصبی وقت علیؓ نے صبر پیالہ پیتا
پرنالے دے کارن لڑیا عقل کرو کجھ میتا!

ماری لت عمرؓ جد حضرت فاطمہؓ حمل گرایا!
امام محسن جس نام شیعہ نے اپنے دلوں بنایا

پھر باہن کٹھا کرکے شاہ دے گھر نوں اگ لگائی
دیکھی تاں ڈھیں ولیہ علیہؑ نے گل چہ رسی پائی!

تد بھی صبر کیتا بعد اُتے پرنالے صبر نہ آیا
گھر خلافت فاطمہؓ دا پرنالے جتنا قدر نہ پایا

پرنالے کارن سب جگ دے سنگ لڑن ارادہ کیتا
فاطمہؓ دی بے عزتی دیکھ صبر پیالہ پیتا

بھلا کون کرے تسلیم جو ہووے صاحب عقل ایمانی
ادنیٰ بات لڑکر مرنا تے اسلے چھوڑے جانا

جیکر ہوندی صبر وصیت شاہ علیؓ نوں بھائی
جنگ صفین جمل کیوں کردے معاویہ سنگ لڑائی

Marfat.com

یا اُس وقت وبیعت بھلّے یا بیصبرے ہوئے ۔۔۔ پرنالے جمل صفین اندر جو ہو تیار کھلوئے
قساں بے فرمان ٹھہرایا شاہ علیؓ فن سردر سُنڈا ۔۔۔ تو بہ کریو بھائیو اس تھیں ایہ عقیدا گندا
جاہلاں دے گمراہ کرن نوں کیتے سب پسارے ۔۔۔ ورنہ سب اصحاب تے آل ہیں یکدوجے نوں پیارے

مسئلہ ۹۔ معجزات علیؓ کرم اللہ وجہٗ میں بڑی دھوم دھام سے معتبر شیعہ قطب الدین راوندی صاحب نے خرائج وجرائح میں یہ روایت کی ہے مِنْهَا مَرْوِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ فَارِسِیْ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا بَلَغَهٗ عَنْ عُمَرَ ذِکْرُ شِیْعَتِهٖ ان معجزات سے ایک یہ بھی معجزہ ہے جو روایت کی ہے سلیمان فارسی نے کہا اُس نے کہ تحقیق حضرت علیؓ کرم اللہ وجہٗ کو خبر پہنچی عمرؓ کی کہ وہ آپ کے شیعوں کو کچھ روک ٹوک کرتا ہے فَاسْتَقْبَلَهٗ فِیْ عَرَقِ بُسْتَانِ الْمَدِیْنَةِ وَفِیْ یَدِ عَلِیٍّ قَوْسٌ ط پس حضرت علیؓ کو باغ مدینہ کے راستے میں عمرؓ ملا۔ اور حضرت علیؓ کے ہاتھ میں کمان تھی فَقَالَ یَا عُمَرُ بَلَغَنِیْ عَنْكَ ذِکْرُ شِیْعَتِیْ الخ۔ پس فرمایا حضرت علیؓ نے اے عمرؓ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تو میرے شیعوں کو روک ٹوک کرتا ہے۔ پس عرض کی عمرؓ نے اے امیر علیؓ اپنی کج فہمی پر نرمی کرو فَقَالَ اِنَّكَ لَهَاهُنَا ثُمَّ ضَرَبَ قَوْسٌ عَلَی الْاَرْضِ الخ۔ پس فرمایا حضرت علیؓ نے کہ البتہ تو ابھی تک یہاں ہی کھڑا ہے۔ پھر ماری کمان زمین پر پس وہ اسی وقت لوگوں کے سامنے اژدہا یعنی سانپ بن گیا۔ اور حضرت عمرؓ کی طرف منہ کرکے اُس کو نگلنے لگا۔ پس چِلّایا عمرؓ اور کہا واسطے خدا کے اے باپ حسنینؓ کے اس کو پکڑ لو۔ اب میں کبھی آپ کے شیعوں کا ذکر نہ کروں گا۔ اور عاجزی کرنے لگا۔ پس اُس سانپ کو حضرت علیؓ نے پکڑ لیا۔ تو وہ فوراً کمان بن گئی وَمَضٰی عُمَرُ اِلٰی بَیْتِهٖ اَعْوَبَةٍ قَالَ سُلَیْمَانُ فَلَمَّا کَانَ اللَّیْلُ دَعَانِیْ عَلِیٌّ فَقَالَ مُرَّ اِلٰی عُمَرَ الخ۔ اور عمر کانپتا ہوا اپنے گھر گیا۔ اور کہا سلمان نے کہ جب رات ہوئی بلایا مجھ کو امیر علیؓ نے پس فرمایا جا طرف عمرؓ کے اس واسطے کہ آیا ہے اُس کے پاس مال غنیمت کا مشرق سے اور ارادہ کرتا ہے وہ کہ اس مال کو روک رکھوں۔ اور کسی کو کچھ نہ دوں کیونکہ کسی کو اس مال کی خبر نہیں ہے۔ اس کو جاکر کہہ امیر علیؓ کہتا ہے کہ جو مال مشرق سے آیا ہے اس کو مت روکو۔ اور حقداروں کے حق نکال دو۔ ورنہ میں تم کو خوار وذلیل کردوں گا۔ پس سلمان کہتا ہے کہ میں نے جا کر عمرؓ کے پاس بیان کیا۔ تو عمرؓ نے کہا بھلا یہ تو بتاؤ کہ اس مال کی خبر حضرت علیؓ کو کس نے بتائی ہے۔ سلمان نے کہا اے عمرؓ حضرت علیؓ سے کوئی چیز زمین آسمان کی پوشیدہ نہیں ہے۔ ثُمَّ قَالَ رُعْبُ الثُّعْبَانِ فِیْ قَلْبِهٖ اِلٰی اَنْ تَمُوْتَ ۔ پھر کہا سلمان نے کہ عمرؓ کے دل میں اُس سانپ کا خوف مرتے دم تک رہا۔ یعنی وہ ساری عمر کانپتے ہی رہے۔ جیسا کہ ملا باقر مجلسی حیات القلوب میں لکھتا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے دل میں حضرت علیؓ کی دہشت اس قدر تھی کہ دیکھتے ہی کانپنے لگ جاتا تھا۔ اور تھر تھراتا تھا۔

نظم

اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا ہے اساں منیاں شیر الٰہی ۔۔۔ اَسَدُ اللّٰہِ الْغَالِبُ ہے سی پاک نبیدا بھائی
اَسَدُ اللّٰہِ الْغَالِبُ عَلٰی کُلِّ غَالِبٍ سرورنے فرمایا ۔۔۔ جن انسان پرند حیواناں سب پر غالب آیا
مگر زبان شیعاں تھیں بھائیو ایہ گل پائی جائے ۔۔۔ سب اصحاباں تھیں کمزورا حیدرؓ سمجھیا جاوے
نقل کفر کفر نہ باشد آکھن لوک سیانے ۔۔۔ میں کراں بیان تماشی بھائیو سمجھن مومن دانے
کتاباں شیعہ اندر لکھیا میں نہیں دلوں بنایا ۔۔۔ ماری لت عمرؓ نے حضرت فاطمہؓ حمل گرایا
امام محسن صاحب جس داشیعیاں نام ٹکایا ۔۔۔ ایس طرح دی کرن بے ادبی کم انتہا ندا آیا
بھی حضرت عمرؓ علیؓ حیدر دے گل وچ رسی پائی ۔۔۔ خالد اگوں پکڑیا پاس صدیق لیائے بھائی

Marfat.com

بھی بان جمع کیتا گھر ساڑن کارن خاص علیؓ دا
خلافت چھین لئی اصحاباں جو سی حق ولی دا

اے بھائی ہُن دسو مسلمانوں اہل ایمانوں
جسدی ہووے قوت طاقت زیادہ سب جہاناں

اسد اللہ جو شیر خدائی شیراں مار بھجاوے
اسدے گھر دی کرن بے ادبی کس نوں طاقت آوے

کون ہووے جو حضرت فاطمہؓ تائیں ہتھ لگاوے
تے کس نوں طاقت گھر علیؓ دے آکر اگ جلاوے

تے کیہڑا ہے جو شیر علیؓ دے گلو چہ رسی پاوے
تو کون ہووے جو منتے ناہیں جو حیدر فرماوے

شیر بہادر کوں کون خلافت کھوہے بھائی
جس دے خوفوں تھر تھر کنبدا عمرؓ خلیفہ ساہی

ذوالفقار تلوار علیؓ دی ایڈ زور آور آہی
زمیں اسماناں اندر جسدی جھلے جھال نہ کائی

کمان آہی جو پاس علیؓ دے بندا سی سپ بھارا
جسدے خوفوں مردیاں تائیں کنبدا عمرؓ پیارا

گو یا معجزہ موسیٰ والا ہتھ علی دے آیا!
شیعہ کتاباں اندر لکھیا میں نہیں دلوں بنایا

غزل

شیعہ کا مذہب کیا ہے ایک طلسمانی تماشہ ہے
دیکھے جو کوئی اسکو کہتا ماشاءاللہ ماشاءاللہ ہے

کبھی تو حضرت علیؓ کو آسمان پر چڑھاتے ہیں
کبھی اس ہی کو نیچے سے نیچے گراتے ہیں!

کبھی کہتے ہیں علیؓ کو دیکھ کر عمرؓ تھر تھراتے ہیں
کبھی کہتے ہیں کہ حیدرؓ کے گلے میں عمرؓ رسیاں پاتے ہیں

کبھی کہتے ہیں شمشیر شاہ علیؓ کی جو ذوالفقار تھی
سب جہاں کو مار کر ہو جاتی پار تھی!

کبھی کہتے ہیں جو کمان علیؓ کے ہاتھ میں تھی؛
جب زمیں پر ڈالتے تھے تو بنیں بنیں سانپ قوی

پھر کون ہے جو خلافت چھین لے اس سے بھائی
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کو کب اتنی طاقت آئی

پس اس بیان سے معلوم ہوا ہے سب کو ماجرا
شیعہ کا محض اصحاب ثلاثہ سے ہے بغض وعناد

فائدہ :- حضرت علیؓ کی خلافت بعد تینوں خلیفوں کے ہی تھی۔ سو وہ اپنی باری پر مسند نشین ہوئے۔ ورنہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کا کسی اصحاب کے ساتھ کسی قسم کا رنج وعناد نہیں تھا۔

فائدہ :- اور یہ بھی یاد رہے کہ جو چہار یار کا درجہ ہے۔ مثلاً اول درجہ حضرت ابا بکر صدیقؓ کا پھر حضرت عمر فاروقؓ کا پھر حضرت عثمان غنیؓ کا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کا اس میں کسی صاحب کی توہین وہتک نہیں ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے بھی ایک دوسرے پر درجات ہیں کما قال اللہ تعالیٰ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ط جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ رسول جو درجات دیئے ہم نے بعض کو اوپر بعض کے۔ خلافت اول یا آخر ملنے میں کسی صاحب کی ہتک توہین نہیں ہے کیونکہ حضرت محمد الرسول اللہ کو تمام انبیاء سے بعد نبوت ملی ہے حالانکہ آپ سب سے افضل ہیں

فائدہ :- پس سب مسلمانوں پر فرض ہے کہ چہار خلفاء کو برحق جانیں ورنہ مومن نہیں ہو سکتے۔

فائدہ :- جو شخص تین خلیفوں کا انکار کرے اور ایک کو مانے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو نہ ماننا۔ اور ایک حضرت محمد الرسول اللہ کو ماننا۔ حاصل کلام جو شخص چاروں خلیفوں کو برحق نہ مانے وہ مومن نہیں

طعن ششم شیعہ برحق صدیق اکبرؓ در باغ فدک

حدیث بخاری ومسلم از ابو ہریرہؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا تَرَکْتُ ترجمہ۔ فرمایا رسول اللہ نے نہیں بانٹیں گے میری وراثت ایک دینار کے برابر سوا جو کہ چھوڑ جاؤں میں پیچھے وفات اپنی کے یا کوئی بعد

Marfat.com

اِلٰى وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ فَهُوَ صَدَقَةٌ ۔ مگر خرچ اپنی مستورات کا اور محنت کارندوں کی، پس وہ صدقہ ہے راہِ خدا میں۔

مسئلہ:۔ معتبر کتب اہل سنت سے یہ قصہ اس طرح ہے کہ فدک ایک موضع ہے میدان خیبر میں جو کہ جنگ و جدال کے بغیر مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ اس میں کچھ درخت کھجوروں کے تھے جس کو باغ فدک کہتے ہیں جو کہ مدینہ منورہ سے دو دن میل کے فاصلہ پہ ہے۔ اس موضع اور باغ فدک کی آمدنی سے حضرت محمد رسول اللہ بحسب حکم الٰہی جو آیت شریف اٹھائیساں سورۃ حشر میں ہے مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ۔ ترجمہ:۔ جو کچھ ہے یا پھیر لائے اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ کو دوسری بستیوں کے کافروں سے پس وہ واسطے خدا کے اور رسول کے اور وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ﴿۷﴾ واسطے آپ کے قرابتداروں کے اور یتیموں اور مسافروں کے ہے۔ جب حضرت ابابکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے تو حضرت فاطمہ نے باغ فدک میں سے اپنا حصہ طلب کیا تو صدیق اکبرؓ نے جو تین حدیثیں حضور پاکؐ سے سنی ہوئی تھیں آپ کے گوش گذار کر دیں۔ ایک حدیث جو اوپر گذر چکی ہے اور دوسری حدیث جو ترمذی میں ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَآءِ لَا نُوْرِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ۔ فرمایا حضرت محمد رسول اللہ نے ہم گروہ انبیاء کا کسی اپنے ورثہ کا وارث نہیں کرتے۔ اور جو کچھ چھوڑیں ہم وہ صدقہ ہے۔ اور تیسری حدیث یہ ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حِزْبُ الْاَنْبِيَآءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرِثُ ۔ فرمایا حضور پاکؐ نے ہم جماعت انبیاء کی نہ دنیا کے مال کا ورثہ کسی کو دیتے ہیں اور نہ ہی لیتے ہیں۔

فائدہ:۔ اس میں حکمت ہے کہ خلق خدا کو معلوم ہو جائے کہ انبیاء کی محبت اور جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی۔ دنیا کا کچھ لگاؤ نہ تھا۔ حتیٰ کہ اولاد وارثوں کو بھی کچھ نہ ملا۔ حضرت فاطمہؓ کو معلوم ہوا کہ انبیاء کے مال میں کسی کا حصہ نہیں تب خاموش ہو گئیں۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا اے فاطمہؓ بنت رسولؐ میں بھی ویسا ہی کروں گا جیسا کہ رسول خدا کرتے تھے۔ حضرت فاطمہؓ نے اپنے باپ کا یہ فرمان سن کر مان لیا۔ جیسا کہ شیعہ کی کتاب ... کی شرح میں لکھا ہے۔ کہ ابوبکرؓ عہد کردہ بود کہ تا راضی فاطمہؓ نشود زیر سایۂ مکان خود نیاید۔ یعنی ابوبکرؓ نے یہ اقرار کیا کہ جب تک حضرت فاطمہؓ راضی نہ ہوں گے میں اپنے گھر کے سایہ میں نہ بیٹھوں گا۔ در شب و روز دریں حال ماند تا امیر علی پیش زہراؓ بمصالحہ من بر ساخت اور دو دن اور دو رات اسی حال میں گذارے۔ اور حضرت علیؓ صلح کرنے کے واسطے حضرت فاطمہؓ کے پاس گئے۔ و آخر الامر حضرت فاطمہؓ راضی شد و عذر منظور فرماند و رنج بشریت دور کرد۔ حاصل کلام کہ حضرت فاطمہؓ راضی ہوئے۔ اور عذر قبول کیا۔ اور رنج بشریت دور کیا۔ ایسا ہی شیعہ کی کتاب صحاح السالکین میں ہے کہ جب صدیق اکبرؓ نے عذر کیے تو حضرت فاطمہ جنت نے فرمایا اِفْعَلْ فِيْهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَفْعَلُ فِيْهَا ۔ یعنی کر تو اے صدیق اکبر جیسا کرتے تھے میرے والد جناب محمد رسول اللہ باغ فدک کے حق میں اور میں تجھ پر راضی ہوں۔

نظم

خود زبانی شیعہ دی ہن ایہ گل ثابت آئی — فاطمہ اتے صدیق اکبرؓ دی ہوئی صلح صفائی
فاطمہؓ رنج خاوند دلوں نال صدیقے بیتا — آکھیاں نوں کر عمل اوویں جویں پاک محمدؐ کیتا
یعنی کر تقسیم فدک نوں حصیاں سیتی بھائی — جیوں کر وچ قرآن اللہ نے اس تقسیم بتائی
سب قرابیاں اتے یتیماں حاجتمند مسکیناں! — دیہو باغ فدک تھیں حصاں بھائی سمجھ قرینا

Marfat.com

جو آکھن زہرا رنج ہوئی پھر مردیاں تیک نہ بولی ۔۔۔ ایہ باطل جھوٹ اہناں دا بھائیاں وار بنایا

کتاب شیعہ دے اندر لکھیا میں نہیں دوں بنایا ۔۔۔ جویں کتاب باطل حجاج السالکین دے اندر آیا

فاطمہؓ اُتے صدیقؓ دے اندر ہوئی صلح صفائی ۔۔۔ جد اُس سُنی حدیث نبی دی وارث بنے نا کائی

ایہ جاہلاں دے گمراہ کرن نوں جوڑن بہت مصالحے ۔۔۔ پر سب جنہاں نوں ثابت لکھے کوڑ تہاتن سچے

الغرض جو حدیث اوپر بیان ہوئی اس کو ایک جماعت صحابہ کرام نے روایت کیا ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَآءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرِثُ ط یعنی فرمایا حضور پاک نے ہم جماعت انبیاء کی نہ کسی کو ورثہ دیتے ہیں اور نہ ہی لیتے ہیں۔ اس حدیث کی تصدیق تو خود شیعہ کی کتب سے ثابت ہے۔ جیسا کہ معتبر کتاب کافی کلینی میں امام ابو جعفرؒ فرماتے ہیں اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ وَذٰلِکَ اَنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوْرِثُوْا دِرْھَمًا وَلَا دِیْنَارًا ۔ تحقیق علماء وارث ہیں انبیاء علیہم السلام کے اور تحقیق انبیاء نے وارث نہیں کیا کسی کو درہم اور دینار کا ۔ وَاِنَّمَا وَرَّثُوْا اَحَادِیْثَ مِنْ اَحَادِیْثِہِمْ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِّنْھَا فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ ط اور سوائے اس کے نہیں کہ وارث کیا انہوں نے اپنی حدیثوں کا حدیثوں اپنی سے جس نے لیا کچھ اس سے یعنی حدیثوں سے البتہ لیا اُس نے حصہ بہت کامل

فائدہ :- پس اس حدیث لَا نُوْرِثُ کی صحت میں تو ایک ہی امام کا قول ایمانداروں کے واسطے کافی ہے ۔ اگر اس سے بھی تسلی نہ ہو تو شارح صاحب شیعہ معانی کتاب ہذا اس حدیث کی یوں شرح فرماتے ہیں ۔ انبیاء ہرچہ باقی اگرچہ ترکہ است در آں حکم ترکہ نیست ۔ ترجمہ ۔ یعنی انبیاء جو کچھ باقی چھوڑیں ترکہ ہے ۔ مگر ترکہ نہیں ہے ۔ یعنی درہم و دینا وارثوں کو نہیں ملتا ۔

دھوکہ دیون کارن شیعہ آیتاں پڑھ سناون ۔۔۔ قرآنوں حق نبیاں ثابت کیہہ انکار کیا ون

وچہ قرآن سیپارے اُنّی نمل اندر ہے آیا ۔۔۔ وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ اللہ نے فرمایا

تے دوجی آیت پارہ سولاں مریم اندر آئی ۔۔۔ فَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ بھائی

ترجمہ ۔ آیت اوّل ۔ اور ورثہ پایا سلیمان علیہ السلام نے داؤد علیہ السلام کا ۔

ترجمہ ۔ آیت دوم :- دعا کی حضرت زکریا علیہ السلام نے کہ اے رب میرے بخش مجھکو اپنے پاس سے لڑکا جو وارث ہو میرا وارث یعقوب علیہ السلام اور وارث ہو میرے کا

جواب :- ان دونوں آیتوں کا مطلب یہ ہے کہ ورثہ دین اسلام کا پیغمبر رکھتے ہیں تاکہ ترکہ دنیا کا ۔ اگر یہ وارث مال دنیا کے ہوتے تو حضرت داؤد علیہ السلام کے فرزند تھے جو تاریخ اسلام سے ثابت ہوتے ہیں، کیوں ایک حضرت سلیمان کو وارث فرمایا اور دوسروں کو وارث کیوں نہ بنایا ۔ پس معلوم ہوا کہ حق تعالے نے ورثہ دین اسلام کا ذکر فرمایا ۔ اور درہم دینار مال دنیا کا ورثہ نبیوں کا نہیں ہے ۔ بھلا کون کہتا ہے کہ وہ معصوم مال دنیا کو اپنا ترکہ سمجھیں اور مال دنیا طلب گار ہوں جس کو حضرت رسول پاک نے فرمایا ہے اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّ طَالِبُھَا کِلَابٌ ۔ یعنی دنیا مردار ہے طالب اس کا کتا ہے

فائدہ :- ذرا غور کی بات ہے کہ اگر باغ فدک حضرت محمد الرسول اللہ نے حضرت فاطمہؓ کو ہبہ یعنی بخشیش دیا تھا تو اصحاب ثلاثہ نے حضرت فاطمہؓ سے بقول شیعہ چھین لیا تھا تو جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلافت نشین ہوئے تو بھی ویسا ہی رہا ۔ یعنی باغ فدک کی آمدنی کو اصحاب ثلاثہ کی طرح ہی تقسیم کرتے رہے ۔ اور جب حضرت امام حسنؓ خلیفہ ہوئے تو بھی انہوں نے اپنے قبضہ میں نہ لیا ۔ الغرض اگر بقول شیعہ تینوں خلیفوں نے اپنی خلافت کے وقت ظلم کیا

Marfat.com

... اور حضرت امام حسنؓ نے کیوں نہ اپنی خلافت کے وقت اپنے قبضے میں لیا۔

فائدہ :- پس معلوم ہوا کہ باغ فدک ابتدا ہی سے ہبہ نہیں ہوا تھا۔ جس طرح رسول پاکؐ کے زمانے میں تقسیم ہوتا تھا اسی طرح خلفاء کے عہد میں تقسیم ہوتا رہا ہے۔

فائدہ :- شیعہ اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضور پاکؐ نے فرمایا تھا کہ ہمارے اہلبیت وہ ہیں کہ جو چیز ان سے چھین لی جائے پھر اس کو واپس نہیں لیتے۔ یہ عبارت حکیم صاحب شیعہ نے معیار الہدیٰ کے سوال صفحہ پر درج کی ہے

جواب :- غور کی بات ہے کہ باغ فدک کی طرح خلافت بھی تو بقول شیعہ اصحاب ثلاثہ نے چھین لی تھی۔ خلافت تو آپ نے لے لی اور فدک واپس نہ کیا۔ یا تو حضرت علیؓ خلافت کے وقت نعوذ باللہ فرمان حضورؐ کا بھول گئے ہوں گے جو فتح مکہ کے دن آپ نے کیا تھا۔ اور باغ فدک پر عمل کر لیا ہوگا۔

دھوکا دین کارن شیعاں مسئلہ ایہ بنایا	معصوم ناراض ہوئے جس اُہ اوہ پکا دوزخی آیا
کتا حیلہ پھر اس راضی کرنے کارن کردا	ہوندے موں نہ پاک گناہوں جنت کیسے نہ وڑدا
یہ عام زبان شیعہ دے اکو مسئلہ ہے من باری	آکھ جواب خبر سناویں نال اللہ دی یاری
اوّل قصہ یوسف والا وچ قرآن پڑھیو سے	جو کجھ اسدیاں بھائیاں کیتا سارا علم یقیں سے
آپس اندر رنج اونہاں دے وچ شمار نہ آگے	تے سارے او معصوم پیغمبر پیغمبر دے جائے
پھر موسیٰ تے ہارون پیغمبر مشہور وچہ جہانے	داہڑی ہارون دی موسیٰؑ نے پٹی دیکھو قرآنے
ایوبؑ صابر نے بیوی تائیں غصے ہو فرمایا	ہیں چابک سو ماریساں تینوں جیکر رب بچایا
بھی حضرت امام حسینؓ امام حسنؓ پر غصہ کیتا	نال معاویہ صلح کیتی جد دیکھو تاریخوں لیتا

اور شیعوں کی معتبر کتاب اصول الشرح باب اللعنت میں ہے کہ ایک لونڈی حضرت جعفر طیارؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجی۔ جب حضرت علی اس لونڈی کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت فاطمہ رنجیدہ ہو کر اپنے والد حضرت محمد رسول اللہ کے پاس شکایت لے کر آئی تو حضرت محمد رسول اللہ نے حضرت فاطمہؓ کی شکایت کو قبول نہ فرمایا۔ اور فرمایا حضرت علیؓ اس لونڈی سے مباشرت کرنے سے باز نہیں رہے گا۔ اور اسی کتاب کی جلد اوّل باب غلطت میں ہے کہ جب امیر علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تھا تب بھی حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ پر سخت ناراض ہوئے۔

فائدہ :- جس طرح حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ پر ناراض ہوئے تھے اسی طرح صدیق اکبرؓ پر بھی ناراض ہوئے۔ تو اس بات میں صدیق اکبرؓ پر کیا اعتراض یا طعن آسکتا ہے حالانکہ صدیق اکبر نے حضرت فاطمہؓ سے صلح بھی کر لی تھی۔

طعن ہفتم بر صدیق اکبرؓ

سنی و دوستی کے شیعہ حضرت صدیق اکبرؓ پر یہ طعن کرتے ہیں کہ جو شخص چالیس سال بت پرستی کرے اور بعدہ اگر چہ وہ تمام عمر عبادت کرے تو بہ بھی کرے لیکن گناہ سے پاک نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ صدیق اکبرؓ نے چالیس سال بت پرستی کی تھی۔ اور وہ کسی طرح بھی اس گناہ سے بری نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی وہ خلافت کے لائق ہو سکتا ہے۔

جواب اوّل :- جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہے کہ بت پرستی کے بعد توبہ کرنے سے بھی گناہ معاف نہیں ہوتے تو وہ شخص قرآن کریم کی مخالفت کرتا ہے۔ اور مخالفت قرآن شریف کی کرنی کافر ہے جیسا کہ پارہ اوّل سورۃ بقرہ میں ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِـِٕیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ مطلب فرماتا ہے تحقیق جو

Marfat.com

لوگ ایمان لائے کافروں مشرکوں اور اُن لوگوں سے جو یہود اور نصاریٰ اور صابئین ہیں۔ ایمان [illegible]
کے وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ [illegible]
کے اور انہوں نے عمل نیک کئے پس واسطے اُن کے ثواب ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور نہیں خوف اور ایمان کے [illegible]
کا جو انہوں نے حالت کفر میں بُت پرستی وغیرہ کئے تھے۔ اور نہ وہ غم کھا دینگے۔ یعنی وہ گناہ ان کو جتلائے بھی نہ جائیں گے
کہ وہ ان سے شرمندہ ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے پارہ انیس سورۃ الفرقان میں فرمایا ہے کہ جن لوگوں نے شرک کفر زنا
چوری، شراب خوری، جوا، بیاج وغیرہ سے توبہ کی تو ہم اُن کی توبہ کی برکت سے اُن کے وہ گناہ نیکیاں کر دیں گے۔ جیسا
فرمایا۔ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ۔ مگر جو کوئی ایمان لائے اور
کرے تمام بُرے افعال سے اور عمل کرے نیک پس وہ لوگ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُن کی برائیوں سے نیکیاں سبب توبہ
خالص کے۔ اور ان آیات کے مطابق صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں ہے۔ کَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ
کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ۔ فرمایا رسول پاکؐ نے جو کوئی توبہ خالص کرے۔ وہ ایسا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے گویا اُس نے
کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔

جواب دوم:۔ اکثر شیعہ پہلے سُنی وغیرہ ہی تھے۔ اور مذہب سُنی وغیرہ سے توبہ کرکے مذہب شیعہ اختیار کیا۔ تو پھر بھی وہ گناہ سے پاک نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اُس کے گناہ سابقہ بموجب عقائد شیعہ معاف نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی وہ مومن بننے کے حقدار ہیں۔

فائدہ:۔ تو مذہب شیعہ میں داخل ہونے سے کیا فائدہ۔ بہر حال شیعہ مذہب میں سوائے آئمہ کرام کے کوئی ناجی نہیں ہو سکتا۔ اُن کے عقائد کے مطابق سب ناری ہی ہیں۔

طعن ہشتم شیعہ بر صدیق اکبرؓ (در نظم)

اٹھواں طعن شیعہ دا ہور اک ابو بکرؓ پر آیا   آکھن یک لوطی نوں اُس نے زندہ اگ جلایا
ایہ گل حدیثوں باہر ہے جو پاک نبیؐ فرمایا   وَلَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ ہے آیا!
یعنی زندہ ساڑ ونا ہیں ایہ عذاب خدائی   ایسی حدیث دا الٹ کیتا ہے ابو بکرؓ نے بھائی

جواب اوّل:۔ حضرت ابو بکرؓ نے اُسی لُوطی یعنی منڈے باز آدمی کو قتل کرکے آگ میں جلایا۔ زندہ جلانے کی روایت معتبر نہیں ہے۔

جواب دوم:۔ تنزیہ الانبیاء میں ایک شیعہ عالم نے لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی ایک جماعت مرتدوں کی زندہ آگ میں جلا دی تھی۔

نظم:

فرض کیتا ہے ابو بکر یک زندہ شخص جلایا   علیؓ جماعت مڈی ساڑی طعن کیا پھر آیا

طعن نہم شیعہ بر عثمانؓ بن عفان

شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ بن عفانؓ نے اصل قرآن کریم جلا دیا تھا۔ اور جو بے ترکیب اور غلط تھا اسکو مروج [illegible]

جواب:۔ بہ تحقیقہ کتب صحیح میں اس طرح آیا ہے کہ جب قرآن پاک کی قراتوں میں اختلاف شروع ہونے لگا [illegible]

Marfat.com

...قرآن اپنا پڑھنا شروع کر دیا۔ اور اختلاف کا بہانہ پکڑنے لگا۔ اور بعض قرآن مثل ابن کعب کے قرائتیں شاذ بھی شامل تھیں۔ اور بعض آیتیں منسوخ التلاوت بھی تھیں۔ اور بعض وہ الفاظ تھے جن کو حضور پاکؐ نے بطور تفسیر بیان فرمایا تھا۔ اُن کو بھی داخل قرآن سمجھنے لگے۔ اور بعض نقطوں کو بدلنے لگے تو حضرت عثمان غنیؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور حضرت حذیفہؓ بن یمانی اور دیگر اصحاب کبار مہاجر و انصار سے مشورہ کیا تو تمام صاحبان نے یہ مشورہ دیا کہ ایک مصحف میں تمام قرآن کریم جمع کر دیا جائے۔ اور اختلاف تمام عرب و عجم کا مٹ جائے۔ حضرت عثمان غنیؓ نے اس مشورہ کے بعد ارادہ مصمم یعنی پکا کر لیا۔ اور کوشش فرمائی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ارادے قبول فرما کر ایسا ہی کرا دیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ یعنی تحقیق ہم قرآن کریم کے نگہبان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور حضرت عثمان غنیؓ نے مشکوک ورق اکٹھے کر کے جلا دیئے۔ تاکہ کسی بداندیش کی پیش نہ جائے۔ اس میں کسی طرح کی بے ادبی نہیں ہے۔ بلکہ یہ تمام اُمت کی خیر خواہی ہے اور محبت الٰہی ہے

نظم

ایہ کوئی طعن نہیں عثمان غنیؓ پر ہرگز کائی — اسو چہ ہے خیر خواہی ساری امت بنا الٰہی

دفن کراون اس نوں خطرہ ہیسی بھائی — بد تیرے مت پئے اوسنوں کرے خیانت کائی

صلح علی دے نال عثمانؓ نے نسخے سب منگائے — اک نسخہ رکھ لیتا باقی سارے اگ جلائے

یعنی جو سن شکی ورقے نسخے بھجے بھائی — اونہاں نوں جلوایا حضرت ہور نہیں گل کائی

اس وچہ نہیں بے ادبی کائی خالص حب الٰہی — خیانت کرنیوالا مول نہ کرے خیانت کائی

کرن قرآن بے ادبی شیعہ طعن اساں پر دھرکے — ہیں کھول سنا واں تیرے تائیں جو کجھ اونہاں پڑھ کے

عین بعین کتاب کلینیوں نقل کراں میں بھائی — جویں امام صادقؑ کلام ربانی اپر زمیں ٹیکائی!

کتاب کلینی اندر زید بن زید بلاتی کنوں لیائے — شبہ کرن بے ادبی جیوں کر لکھ فقیر دکھاوے

اِنَّهٗ قَرَءَ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۔

ترجمہ۔ تحقیق پڑھی امام صادق علیہ السلام نے یہ آیت کہ نہ ہو تم مثل اُن لوگوں کے جنہوں نے توڑا عہد اپنا پیچھے پکا کرنے کے تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَزْكٰى مِنْ اَئِمَّتِكُمْ ۔ پکڑتے ہو تم قسموں اپنی کو بہانہ درمیان اپنے گروہ کے یہ کہ پاک ہو تمہاموں سے اصل عبارت تھی هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ یہ کہ بڑھو تم اور امتوں سے فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اُمَّةٌ وَرَبِّيْ مَكَانَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ اَزْكٰى مِنْ اَئِمَّتِكُمْ زید بلالی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی اے امام صاحب قربان ہو ماں باپ میرا آپ پر آپ نے اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ کی جگہ اَزْكٰى مِنْ اَئِمَّتِكُمْ پڑھا ہے وَيْحَكَ اِنَّهٗ وَاِيَّاكَ اِنَّمَا يَقْرَءُ وَاَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ فَقَالَ مَا هِيَ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَطَرَحَهٗ اِهَانَةً ۔ اور مجھے قسم ہے خدا اور رسولؐ کی آپ کے دادا امام باقر علیہ السلام نے بھی اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ کے سوا نہیں پڑھا۔ پس کہا امام صادق علیہ السلام نے کیا چیز ہے اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ پس پکڑا قرآن مجید میرے ہاتھ سے اور پھینک دیا زمین پر اہانت سے۔

فائدہ:۔ یہ بہتان امام جعفر صادق پر لگانا شیعہ ہی کا کام ہے۔ ہمارا اہل سنت کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ امام جعفر صادقؓ نے یہ کام کیا ہو۔ بلکہ تمام اہل بیت کا اتفاق اور اجماع ہے کہ موجودہ قرآن مجید وہی ہے جو لوح محفوظ سے نازل ہوا اور حضور پاکؐ کی زبان مبارک سے نکلا۔ اور اس کی ترکیب ترتیب اب بھی وہی ہے جو لوح محفوظ پر درج ہے۔ مگر ہمارے مفسرین جلال الدین سیوطیؒ اور عبداللہ بن بزؒ اور موطا امام مالک اور کتاب تفسیر فتح الباری شرح صحیح بخاری وغیرہ نے جو آیات

Marfat.com

قرآنی کی کمی بیشی کا ذکر کیا ہے۔ وہ زمانہ نبوت ہی کا ذکر ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ... ہوئی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پارہ اوّل سورہ بقرہ میں ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ ... جو کچھ ہم منسوخ کرتے ہیں کسی آیت میں سے یا بھلا دیتے ہیں۔ لاتے ہیں ہم بہتر اس سے یا مثل اس کے۔

مسئلہ:۔ ہمارے سنت اہل جماعت کے علماء اور شیعہ علماء میں تحریف (یعنی بدلنا) قرآن کے متعلق دینی اختلاف ... ہے۔ ہمارے علماء تو صرف تحریف خدا تعالیٰ کے ہی قائل ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ کے سامنے ... اپنی کلام میں سے منسوخ کر دیں اور اٹھا لیں۔ اور تمام شیعہ امامیہ کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ کی وفات کے بعد اصحاب نے ... قرآن میں نقصان کیا اور غلط کر دیا۔

نظم

حضرت شاہ عثمانؓ دلا تے طعن شیعوں دا آیا — جو اس نے ایڈ خیانت کیتی رب دا قرآن گھٹایا

آکھ بہاری صحت مناقب کچے مدنت قرآنوں — ایہ کیسا ہے بہتان انہاں دا سمجھو اہل ایمانوں

دیہو جواب عثمان غنیؓ نے جدوں قرآن گھٹایا — شاہ علیؓ عباسؓ دوناں تے کیوں نہ منع کرایا

جے آکھو شاہ تقیہ کیتا ڈر کے شاہ عثمانؓ — آں وقت خلافت کیوں نہ کڈھی غلطی اوہ قرآنوں

اس دے اندر کوشش کرنی شاہ نوں واجب آہی — بلکہ فرض مقدم سب تھیں جو احکام الٰہی

کیونکہ ہو خاص کلام الٰہی جدوں خراب ہو جاوے — مومن تائیں لازم کرے درستی ندو لگا دے

پس حضرت شاہ علیؓ نہ کڈھی غلطی کوئی عثمانی — اینہاں تربہتر سیپاریاں اُتے عمل کیتا دل جانی

بھی تفسیر جو مصحف وی ہے عسکری حسنؓ امامون — ایہو تربہتر سیپارے اس وچہ با تفسیر امامون

اوہو ہے تفسیر جو صافی وچہ شیعہ اظہاری — ایہو قرآن عثمانی اس وچہ جو تفسیر انہاں دی

فائدہ:۔ یہ بھی یاد رہے کہ تمام شیعوں کی عادت ہے کہ جب بحث قرآن سے پشیمان اور لاچار ہو جاتے ہیں تو اپنے تقیہ پر عمل فرماتے ہیں۔ یعنی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے جھوٹ بول جاتے ہیں۔ اور اس موجودہ قرآن کو صحیح مانتے ہیں اور تحریف قرآن سے توبہ کرتے اور کانوں کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ پس جب موقعہ چلا جاتا ہے تو اسی وقت اسی زبان سے اس قرآن کی تحریف اور غلطی بیان کرنے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ اس مقدمہ میں تو ایک کتاب شیعہ کی تفسیر صافی ہی دیکھنا کافی ہے اور کتاب کی ضرورت ہی نہیں۔ جس میں محمد مرتضیٰ صاحب شیعہ نے اس قرآن موجودہ عثمانی کی غلط ہونے کی بہت سی روایتیں تحریر کی ہیں۔ از آں جملہ چند روایتیں حسب ضرورت اس جگہ تحریر بھی کر دیتا ہوں۔ تاکہ مسلمانوں کو ان کی غلطی معلوم ہو جائے۔ مفسر صاحب شیعہ نے تفسیر عیاشیؒ امام ابو جعفر صادق علیہ السلام سے یہ حدیثیں تحریر کی ہیں۔

حدیث اوّل:۔ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ لَوْلَا اَنَّهٗ زِیْدَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ وَنُقِصَ مِنْهُ مَا خَفِیَ۔ ترجمہ:۔ امام جعفر سے ... ہے کہ فرماتے تھے اگر نہ ہوتی زیادتی قرآن مجید میں اور نہ نقصان کیا جاتا۔ تو نہ پوشیدہ رہتا حق ہمارا اوپر کسی عقل والے کے ... قَامَ قَائِمُنَا فَنَطَقَ صَدَّقَهُ الْقُرْاٰنُ ۔ صاحب عقل کے اور تحقیق جب ہمارا قائم الٰہ کر کلام کرے گا تب اس موجودہ قرآن کی تصدیق ہوگی۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قرآن موجودہ میں اس قدر نقصان و زیادتی ہوئی ہے کہ جو اس میں اہل بیت کے نام اور فضائل تھے سب نکال دیئے ہیں۔ جب امام محمد مہدیؑ آویں گے تب وہ اس قرآن کو درست کریں گے۔

دوسری حدیث۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ قُرِئَ الْقُرْاٰنُ کَمَا اُنْزِلَ لَاَلْفَیْنَا فِیْهِ مُسَمَّیْنَ ۔ ...

Marfat.com

...جس طرح آسمان سے نازل ہوا تھا - تو ہم اس میں آئمہ کے نام اور فضائل پاتے -
...آیت اول و دوم کی پوری شرح مفسر صاحب محمد مرتضیٰ نے اپنی تفسیر صافی میں یوں فرمائی ہے اَقُوْلُ الْمُسْتَفَادُ
...الاخبار وَغَيْرِهَا مِنَ الرِّوَايَاتِ مِنْ طَرِيْقِ الْاَهْلِ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ۔ ترجمہ - مفسر
...کہتا ہوں کہ یہی تمام مستفادین ان تمام حدیثوں کے اور سوا ان کے جو روایات ہیں بطریق اولیٰ اہل بیت علیہ السلام سے
...اِنَّ الْقُرْاٰنَ الَّذِیْ بَیْنَ اَظْهُرِنَا لَیْسَ بِتَمَامِهٖ کَمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔ کہ تحقیق جو قرآن ہمارے درمیان
...تمام نہیں پورا جو اتارا گیا تھا اوپر محمد رسول اللہ کے بَلْ مِنْهُ مَا هُوَ خِلَافَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَمِنْهُ مَا هُوَ مُغَیَّرٌ وَ
...بلکہ یہ موجودہ قرآن مخالف ہے اس کے جو اتارا گیا تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس میں ادل بدل کیا گیا ہے وَاِنَّهٗ
...حُذِفَ عَنْهُ اَشْيَاءُ كَثِيرَةٌ مِنْهَا اِسْمُ عَلِيٍّ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْمَوَاقِعِ وَمِنْهَا لَفْظَةُ اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔ اور تحقیق
...بہت نکالی گئی ہیں ۔ اس میں سے بہت سی چیزیں بہت جگہ سے یعنی نام علی کرم اللہ وجہ کا بہت جگہ سے اور لفظ آل محمد کا بہت جگہ
...سے نکالا گیا ہے ۔ اس قرآن موجودہ سے ۔ وَمِنْهَا اَسْمَاءُ الْمُنَافِقِيْنَ فِيْ مَوَاضِعِهَا وَمِنْهَا غَيْرُ ذٰلِكَ ۔ اور بہت جگہ
...سے نام منافقوں کے نکالے گئے ہیں ۔ اور سوا اس کے اور بہت کچھ نکالا گیا ہے ۔ وَاِنَّهٗ لَيْسَ اَيْضًا عَلَى التَّرْتِيْبِ الْمَرْضِيِّ
عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ اور تحقیق نہیں ہے یہ قرآن موجودہ اوپر ترتیب پسندیدہ رب رسولؐ کے نعوذ باللہ من ذالک

فائدہ :- اس مفسر شیعہ نے تمام شیعوں کا تانا بانا نیست و نابود کر دیا ۔

فائدہ :- اگر اس اپنے مفسر پر بھی شیعہ کا اعتماد نہ ہو تو حق الیقین طعن سوم مطاعن ابوبکرؓ احوال حضرت علیؓ میں دیکھو
...لکھتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے گھر میں بیٹھ کر قرآن کریم جمع کیا ۔ جب مسجد میں لائے تو حضرت عمرؓ نے
...کہا ہم کو اس تمہارے جمع کئے ہوئے قرآن کی ضرورت نہیں ہے ۔ تو جواب میں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اے عمرؓ تو اس قرآن
...کو دوبارہ نہ دیکھے گا جب تک میرا فرزند امام مہدیؑ ظاہر نہ کرے ۔ یہ کہہ کر واپس گھر کو تشریف لے گئے ۔

فائدہ :- پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اعلیٰ قرآن مجید حضرت علیؓ نے لکھا ہے وہ امام مہدیؑ کے پاس ہے ۔ پھر
...اس کے بعد لکھتے ہیں کہ جو اب باقی قرآن ہے یہ مصحف بیاض عثمانی ہے ۔

فائدہ :- اگر شیعہ صاحب اس سے بھی انکار کریں تو ہم چند روایات بطور نمونہ کتاب مرتضوی سے نقل کرتے ہیں
...مطبع یوسفی دہلی میں طبع ہوئی ۔ صفحہ ۱۳ پر مولوی مرزا باقر علیؒ صاحب فرماتے ہیں کہ بہت آیات میں حضرت
...امیر المومنین علی ابن طالب کے نام کی تشریح تھی ۔ منافقین و دشمنان دین نے ان آیات میں تغیر و تبدل کر دیا ہے ۔ یعنی
...آیتوں سے علیؓ کے تمام نام نکال دیئے ہیں ۔ ورنہ قرآن میں ان لفظوں سے آیتیں نازل ہوئی تھیں جیسا کہ پارہ ۲۲ کی
...احزاب میں ہے ۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فِيْ وِلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
... ترجمہ - اور جو کوئی شخص حکم مانے اللہ اور اس کے رسولؐ کا بیچ ولایت یعنی امامت علیؓ کی اور پیچھے ان کے
...کرام کی تحقیق کامیابی پائی انہوں نے کامیابی بڑی پس اس آیت کے درمیان سے لفظ وِلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْاَئِمَّةِ اصحاب
...نے نکال دیا ہے ۔ اس میں فضیلت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر آئمہ کرام کی تھی ۔ اور ولایت کے معنے یہاں کفیل کے ہیں یعنی
...دین و دنیا کی کام حضرت علیؓ اور آئمہ کے سپرد کر دیئے گئے تھے ۔ الغرض تمام حکومت دینی دنیاوی امیر علیؓ اور آئمہ
...علیہم السلام کی ہی تھی مگر اصحابوں نے اس جملہ آیت کو قرآن مجید سے نکال کر امیر علیؓ سے حکومت جبراً چھین لی تھی ۔ دوسری
...آیت پارہ ۵ سورۃ نساء میں ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فِيْ عَلِيٍّ ترجمہ - اے لوگو جو
...کتاب ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے جو اتارا ہے ہم نے اوپر بندے اپنے کے بیچ حق علیؓ کے ۔

Marfat.com

فائدہ :۔ شیعہ کہتے ہیں عَلٰی عَبْدِنَا فِی عَلِیٍّ اصحابوں نے قرآن مجید سے نکال دیا ہے۔

اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۔ اگر ہو تم شک میں اس سے جو اتاری ہے ہم نے اوپر بندے اپنے کے بیچ حق علیؓ ابن ابی طالب کے پس لاؤ تم ایک سورۃ مانند اس کے ۔ عَبْدِنَا کے بعد فِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اصحابوں نے قرآن سے نکال دیا ہے۔

چوتھی آیت پارہ پندرہ سورۃ کہف وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فِیْ وَلَایَةِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَكْفُرْ ۔ اور کہہ دے یا محمدؐ آیا حق رب تمہارے کی طرف سے بیچ حکومت علی ابن ابی طالب کے پس جو کوئی چاہے ایمان لائے اور جو کوئی چاہے کفر کرے خلافت اس کی سے اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ اٰلِ مُحَمَّدٍ نَارًا ۔ تحقیق تیار کیا ہے واسطے ان کے جو ظلم کرتے ہیں آل محمد پر عذاب آگ کا ۔

فائدہ :۔ شیعہ کہتے ہیں یہ دونوں جملے اس آیت سے فِیْ وَلَایَةِ عَلِیٍّ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کو اصحابوں نے نکال دیا ہے۔

پانچویں آیت :۔ پارہ چھ سورۃ نساء اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ ظَلَمُوْا اٰلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ لَمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ ۔ تحقیق وہ لوگ کافر ہوئے اور ظلم کیا آل محمدؐ پر بیچ حق ان کے کے یعنی چھین لیا حق ان کا نہیں ہے خداوند کریم بخشش کرنے والا ان کے وَلَا لِیَهْدِیَهُمْ طَرِیْقًا اِلَّا طَرِیْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا اور نہیں راہ دکھاتا ان کو مگر راہ دوزخ کی رہیں گے بیچ اس کے ۔ شیعہ کہتے ہیں کہ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ ظَلَمُوْا کے بعد دو جملے اٰلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ کو اس سے اصحابوں نے نکال دیا ہے

چھٹویں آیت ، پارہ دوم سورۃ بقر اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ فِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ۔ وہ لوگ جو چھپاتے ہیں اس چیز کو جو اتارا ہے ہم نے آیات بینات بیچ حق علی ابن ابی طالب کے ۔ شیعہ کہتے ہیں کہ اس سے عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کو اصحابوں نے نکال دیا ہے۔

ساتویں آیت ، پارہ چھ سورۃ المائدہ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ فِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ مِنْ رَّبِّكَ ۔ اے رسول پہنچا تو جو کچھ اتارا ہے ہم نے طرف تیری بیچ حق علی بن ابی طالب کے

فائدہ :۔ شیعہ کہتے ہیں کہ اس میں سے بھی اصحابوں نے فی علی بن ابی طالب کو نکال دیا ہے ۔ علیٰ ھذا القیاس اسی طرح شیعہ نے بہت بہت بکواس کی ہے ۔ مگر بسبب طوالت ہم اسے لکھنا اچھا نہیں سمجھتے عقلمند کو اشارہ ہی کافی ہے

جواب اول :۔ اگر یہ قرآن مجید شیعہ کے نزدیک غلط ہے ۔ اور بقول شیعہ اصحابوں نے بہت کچھ خیانت کر کے قرآن مجید سے نکال دیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی یہ حجت لوگوں پر غالب نہیں آ رہی جو پارہ چھ سورۃ النساء میں ہے ۔ لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ ۔ ترجمہ ۔ تاکہ نہ ہووے واسطے لوگوں کے کوئی دلیل اوپر پروردگار کے ۔ یعنی اللہ نے قرآن مجید میں سب کچھ واضح کر کے سمجھا دیا ۔ اور کوئی کسر باقی نہ چھوڑی ۔

فائدہ :۔ اور لوگ تمام بری الذمہ ہو جاویں گے ۔

جواب دوم :۔ معاذاللہ اگر یہ قرآن مجید غلط ہوا تو تمام دین اسلام ہی غلط ہو گیا ۔ کیونکہ تمام امت محمدیہ کا دار اسی پر ہے ۔ چنانچہ مثل مشہور ہے ۔ اگر ، کفر از کعبہ برخیزد تو کجا ماند مسلمانی ۔ ترجمہ ۔ اگر کفر کعبہ ہی سے اٹھے تو دین کہاں رہے ۔

جواب تیسرا :۔ شیعوں کے نزدیک گیارہویں امام حضرت حسن عسکریؓ کے بعد بارہویں امام محمد مہدی علیہ السلام چلے ہیں اور اب سر من رائے غار میں چھپے ہوئے ہیں ۔ اور ان کے پاس چالیس پارہ والا قرآن مجید ہے جس ...

Marfat.com

اصل قرآن کو گم کر رکھا ہے

جواب تیسرا:۔ اس سے معلوم ہوا کہ نعوذ باللہ اس غلط قرآن پر سب مخلوقات کو چھوڑ کر اصلی قرآن کو گم کر کے رکھ چھوڑا مخلوقات گمراہ ہوئی۔

جواب چوتھا:۔ اس انکار قرآن مجید سے تو تمام شیعہ کی مٹی پلید ہوگئی ہے کیونکہ اس غلط قرآن مجید بیاض عثمانی کو تو اب شیعہ بھی اپنی نمازوں میں پڑھتے ہیں اور اپنے فوتوں کو پڑھ کر بخشتے ہیں۔ اگر اس قرآن کو بیاض عثمانی یعنی ڈائری عثمانیؓ سمجھیں تو ان کے زندوں کی بخشش ہے اور نہ ان کے مُردوں کی نجات ہے

جواب پانچواں:۔ اگر بقول شیعہ قرآن مجید غلط تھا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی خلافت کے وقت اس کو درست نہیں کیا اور آپ نے جمع کردہ اصلی قرآن مجید کو کیوں ظاہر نہ کیا اور مروج دیا۔ اور اس بیاض عثمانی پر کیوں عمل کرتے رہے اور پڑھتے رہے۔

جواب چھیواں۔ اگر اصحاب کرام نے بسبب دشمنی اہل بیت کے نام بہت جگہ سے قرآن مجید سے نکال دیئے گئے تو اپنا نام ہی درج کر دیا ہوتا۔ مثلاً ابوبکرؓ یا عمرؓ یا عثمان وغیرہ ہی لکھ دیتے۔

فائدہ:۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اصحاب ثلاثہ نے قرآن مجید میں اپنے نام درج نہیں کئے تو اہل بیت کے نام بھی نہ نکالے ہوں گے یہ محض شیعہ کی بدظنی ہے

ساتواں جواب:۔ سارے قرآن مجید میں سوا زیدؓ اصحابی کے جو حضور پاک کا بے پالک تھا کسی کا نام درج نہیں نہ کسی صحابی اور نہ کسی اہل بیت کا۔

آٹھواں جواب درنظم:۔

اِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ جو وچ قرآنے آیا ۔۔۔ نگہبان قرآن مجید دے ہاں اسیں خود اللہ فرمایا
جے عثمانؓ خیانت کیتی کجھ قرآن گھٹایا ۔۔۔ تاں ایہ قول خدا وند والا کیکر سچ آیا
جیدے حق خدا فرمایا میں ہاں راکھا اِس دا ۔۔۔ وادھا گھاٹا لفظ کیدا کرنا قدرت ہے کس دا
تو تھے سب مخلوقاں رل کر زور لگاون پیاں ۔۔۔ ہک زیر زبر دا فرق نہ ہویا تیراں صدیاں گئیاں
ہے محفوظ ہمیش تحریفوں پاک کتاب تعالیٰ ۔۔۔ موجب وعدے رب صاحب دے شیعاں وانگہ کالا

طعن دہم شیعہ در متعہ

شیعہ کہتے ہیں کہ اگر حضرت عمر فاروقؓ متعہ کو بند نہ کرتے تو تمام دنیا سے زنا کا دروازہ بند ہو جاتا۔ اور اس آیت کو جو پانچ سورۃ نساء میں ہے زنا کے حلال ہونے میں پیش کرتے ہیں۔ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۵ ا۔ پس جو کوئی فائدہ پکڑے تم میں سے ساتھ عورتوں کے پس دو تم ان کو اجرت ان کی مقرر کی ہوئی فائدہ۔ متعہ کے معنے ہیں کہ کسی عورت کے ساتھ یہ شرط کر لی کہ میں تجھ کو اتنی مدت یعنی ایک دن یا دو یا تین دن مہینہ یا برس اتنی اجرت یعنی روپیہ یا دو روپے یا بیس یا سو یا چار سو، ہزار روپے وغیرہ یا کوئی چیز جنس یا کپڑے دے کر لوں گا۔ پس جس وقت اتنی مدت مقرر شدہ گزر جائے تو اس عورت پر اس مرد کا کوئی کسی قسم کا حق نہیں ہے۔ وہ عورت بلا طلاق کے اس مرد پر حرام ہوگئی۔ اب اس عورت پہ اس مرد کا کوئی حق نہیں جب تک پھر دوبارہ متعہ یعنی مدت مقرر نہ کرے

Marfat.com

کنجریاں دا ایسے کارن مذہب شیعہ آیا — آکھ متعہ دی ... [illegible]
واہ واسنگ محب اماماں کنجراں سنگ رلایا — ایہ فائدہ متعہ حلال کرن دا [illegible]
محب اماماں بن کر ایہ سب متعہ کرن نت بھائی — یک ماہ محرم متعہ نہ کرن شیطان عقل [illegible]
ایسے مذہب بیہودہ کولوں دیہہ پناہ الٰہی — جو فرق حلال حرام نہ جانن احمق کون سودائی

مسئلہ:۔ شیعہ کی تفسیر عمدۃ البیان میں لکھا ہے کہ جو شخص ایک بار متعہ کرے اس کو درجہ امام حسنؓ ملتا ہے اور [illegible] بار متعہ کرتا ہے اس کو درجہ امام حسینؓ جتنا ملتا ہے۔ اور جو تین بار متعہ کرتا ہے اس کو درجہ حضرت علیؓ کا ملتا ہے یعنی تین بار متعہ کرے وہ قیامت کے دن ان تینوں صاحبوں کے ساتھ ایک ہی درجہ میں ہوگا۔

جواب:۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفت میں ارشاد فرمایا ہے کہ اَلَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ۔ یعنی مومن وہ ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی محافظت کرتے ہیں۔ مگر عورتوں پر یا جو مالک ہوئے داہنے ہاتھ ان کے یعنی لونڈی پر فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ پس یہ لوگ نہیں ملامت کئے گئے فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ۔ پس جو لوگ طلب کرے سوا اس کے یا حلال جانے متعہ کو پس وہی ہیں گزرنے والے یعنی مومنوں کی صفت سے دور ہیں۔ پس اس آیت سے متعہ کی حرمت پائی جاتی ہے۔ اور مطابق اس آیت کے صحیح مسلم میں ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ شَیْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَآءِ الَّتِیْ تَمَتَّعَ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَهَا۔ فرمایا رسول اللہ نے کہ جس شخص کے پاس کوئی چیز ہے یعنی عورت ہے جس کے ساتھ متعہ کیا ہوا تھا تو چھوڑ دے اس کو یعنی متعہ کرنا اس آیت کے بعد حرام ہے۔

فائدہ:۔ سنت اہل جماعت کے چاروں مذہبوں میں متعہ حرام ہے۔ اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالکؒ کی متعہ کی نسبت کی ہے اس سے غلطی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ امام مالکؒ نے اپنی کتاب مؤطا میں متعہ کو خاص حرام فرمایا ہے علماء محدثین کی تحقیق ہے کہ متعہ دو بار حلال ہوا۔ اور دو دفعہ حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا۔ پھر جب فتح خیبر ہوا تو حرام ہوگیا۔ جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مؤطا اور بخاری مسلم ترمذی میں روایت کیا ہے کہ چند روز متعہ مباح ہو کر فتح خیبر کے حرام ہوگیا۔ دوسری دفعہ جنگ اوطاس میں تین دفعہ متعہ مباح ہوا۔ پھر فتح مکہ کے بعد تا قیامت حضور پاکؐ نے حرام فرما دیا کہ صحیح مسلم میں حضرت سلمہ بن الاکوعؓ سے روایت کی ہے۔ اور تمام اصحاب کا اجماع ہے۔ کہ متعہ حرام کیا گیا ہے۔ صرف عبداللہ بن عباسؓ اس کو حلال کہتے تھے پھر ان کو یہ حدیث پہنچی جو اوپر مذکور ہوئی ہے۔ تب وہ بھی متعہ کی حرمت کے قائل ہوگئے چنانچہ ترمذی میں یہ حدیث مروی ہے۔

فائدہ:۔ جب فقہ کی تمام کتابوں میں متعہ کی حرمت ثابت ہے تو مذہب سنت اہل جماعت پر اولوالعلم محض کی [illegible]

نظم

اوّل متعہ حلال آہا پھر رب حرام ٹھہرایا — ناسخ تے منسوخ حکم ہے وچ قرآن دے [illegible]
سود شراب تے جوا اوّل ہویں حلال تمامی — پھیر حرام کیتا سب مالک وچ قرآن [illegible]
اوّل حکم جو نازل آئیں اللہ تائیں مرلوسے! — لا کجھ کھانا پینا دیہو جتک [illegible]
پھر سورۃ نور دے اندر اس سٹو مدہ منایا جاوے — جو کوئی عورت مرد پھرانا جانا نال کتا [illegible]
حکم اوّل دس کافر سنگ دو مومن کرن لڑائی — پھر دو کا فر تے یک مومن آیا حکم الٰہی
دیہہ سورۃ انفال دے آیا دیکھے جو شک ایسے — پارہ دسواں رکوع ناواں دیکھ جیہی ول [illegible]

Marfat.com

... وقت حال گزاما — پھر چار مہینے دس دن آباد رہے وچ سیپلڑے
... جائز آدم وقت پچھانی — تن جان کرے تاں کافر جانن اسنوں خاص عوامی
... جو جانن اجکل کافر جان دیوانے — منہ زناہ حرام برابر جانیں ابلیس زمانے
... کان اتنا کافی نہ طول بیان ودھایا — اَلْعَاقِلُ يَكْفِيْهِ الْاِشَارَةُ عقلمنداں فرمایا
دانشمند اشارہ کافی آکھیا شاہ ابراہاں — بیو توفاں سمجھ نہ آوے بھاویں کریئے سو گفتاراں

مجلس اٹھارہویں

تعصبات شیعہ بر احکام اسلام مثلاً توحید رسالت نماز روزہ حج زکوٰۃ کلمہ طیبہ وغیرہ میں

نوٹ:- انشاء اللہ تعالیٰ مختصر طور پر بطور نمونہ ہر احکام کی مخالفت جو شیعہ کرتے ہیں بیان ہوگی۔ اور آخر مجلس کے ... فضل بیہودہ گوئی شیعہ بھی درج ہے۔ پارہ چار سورۃ آل عمران اور قرآن مجید بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ۔ اور نہ ہو تم اے مسلمانوں مانند ان لوگوں کے جو متفرق ... گئے مثل یہود و نصاریٰ کے مثل یہودیوں کے تین فرقے ہیں۔ عنانیہ، سامریہ، اشکانیہ وغیرہ اور نصاریٰ کے بھی تین فرقے ہیں۔ ملکانیہ، نسطوریہ، یعقوبیہ وغیرہ اور ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کا دشمن ہے۔ اختلاف کیا انہوں نے پیچھے اس کے ... آئیں ان کے پاس دلیلیں واضح اور روشن۔ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اور وہ لوگ جو متفرق اور مخالف ہوئے ایک دوسرے کے واسطے ان کے عذاب ہے بڑا جس دن سفید ہوں گے منہ بعضے اور بعض منہ کالے ہوں گے۔ یعنی کئی منہ خوبصورت روشن ہوں گے اور کئی منہ کالے بدصورت ابتر ہوں گے اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ۔ کیا کفر تم نے بعد ایمان لانے کے۔ صحیح روایت یہی ہے کہ اس سے مراد منافق لوگ ہیں مثلاً شیعہ، مرجیہ، معتزلہ، رافضیہ، خارجیہ، مرزائیہ، چکڑالویہ وغیرہ وغیرہ جو بہتر فرقہ میں داخل ہیں۔ سوائے فرقہ ناجیہ کے یعنی اہل سنت والجماعت سے منکر ہو کر گمراہی میں پڑ گئے۔ یعنی ان ناری فرقوں میں داخل ہو گئے۔ یعنی آجکل جو لوگ موجود ہیں یہ سب اہل سنت والجماعت ہوا کرتے جن کے نشان اب تک موجود ہیں۔ یعنی اگر کسی کا بیٹا پوتا وغیرہ شیعہ مرزائی وغیرہ ہے تو باپ دادا وغیرہ اہل سنت ہے۔ الغرض ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا کہ تمہاری بد شکلیں اس واسطے ہیں کہ تم نے کفر کیا بعد ایمان لانے کے۔ یعنی سنت اہل جماعت کو چھوڑ کر دیگر فرقوں میں پڑ گئے تھے بس چکھو تم عذاب بدلے اس کے جیسا فرمایا حضور پاک ؐ نے تَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ ثَلَاثَةً وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً فِي الْجَنَّةِ۔ کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے سو وہ سب فرقے دوزخی ہوں گے مگر ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ چنانچہ علامہ حائری صاحب شیعہ وغیرہ نے ایک رسالہ میں دلیل اس حدیث کی لکھی ہے کہ ظاہر طور پر تو ہر ایک فرقہ یہی دعویٰ کرتا ہے کہ ہم ہی ناجی فرقہ ہیں۔ مگر در حقیقت وہ ناجی فرقہ ہم شیعہ لوگ ہیں اس واسطے کہ جتنے فرقے بہتر ہیں سب کا کلمہ شریف ایک ہی ہے تو دوسرے احکام میں فرق ہی کیا ہے اگر ہم شیعوں کا کلمہ ان سب سے جداگانہ ہے یعنی بہتر فرقوں کا کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے اور ہم شیعوں کا کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَّصِيُّ اللّٰهِ۔ اور ایسا ہی حائری صاحب شیعہ ... اذان میں لکھا ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ

Marfat.com

اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ ۔

فائدہ :۔ غور کرنا چاہیئے کہ جس مذہب کے ساتھ ہمارا کلمہ کا بھی تعلق نہیں وہ کیسے مسلمان ہیں کہ ہم ان سے میل جول رکھیں ۔ اور یہ جو انہوں نے اپنے کلمہ میں اور اذان میں اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ اور عَلِیًّا وَّصِیُّ اللّٰہِ زیادہ کیا ہے اہل سنت کی مخالفت کی وجہ سے ہی کیا ہے ۔ اور ایسے ہی ہر احکام میں شیعہ کی مخالفت ہے ۔ مثلاً وضو میں اہل سنت کے نزدیک پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اور پھر منہ اور سر کا مسح پھر بعد میں پیر دھوئے جاتے ہیں ۔ مگر شیعہ مخالفت کی وجہ سے پہلے منہ دھوتے اور پھر منہ اور بعد میں ہاتھ دھوتے ہیں ۔ اور بعض دفعہ سر کے مسح کی طرح پاؤں کا بھی مسح ہی کر لیتے ہیں ۔ اور نماز میں سنت اہل جماعت کے نزدیک ہاتھ باندھ کر نماز پڑھی جاتی ہے ۔ شیعہ اس کے برخلاف ہاتھ کھلے چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں ۔ اور سنت اہل جماعت کے نزدیک نماز میں پہلے ثناء پڑھا جاتا ہے ۔ اور شیعہ ثنا کی جگہ کچھ اور ہی پڑھتے ہیں اور آمین بھی نہیں پڑھتے ۔ اور سنت اہل جماعت جب امام کے پیچھے پڑھتے ہیں تو کہتے ہیں ۔ پیچھے اس امام کے یعنی امام کی تقلید کرتے ہیں ۔ مگر شیعہ اس کے برخلاف پیچھے اوس امام کے کہتے ہیں ۔ اور مچھلی اور خرگوش کا گوشت بھی حرام جانتے ہیں اور روزہ کی افطاری میں بھی سنت اہل جماعت کی مخالفت کرتے ہیں ۔ یعنی تارے چمکنے تک دیر کرتے ہیں ۔ اور جو کوئی میت غسل دے اس پر بھی غسل واجب سمجھتے ہیں ۔ مسح موزہ پر کرنا بھی ان کے نزدیک ناجائز ہے ۔ اور جو چیز کھانے کے کام آئے اس پر سجدہ کرنا ناجائز کہتے ہیں ۔ اور کربلا کی مٹی پر سجدہ افضل جانتے ہیں مثل یہود کے کیونکہ وہ بھی بیت المقدس کی سوا نماز ناقص و ناجائز جانتے ہیں ۔ اگر کوئی شیعہ نماز میں ہاتھ باندھ لے تو اس کی نماز ہی ٹوٹ جاتی ہے ۔ اور سجدہ تلاوت مجید کا جو واجب ہے شیعہ کے نزدیک مطلق جائز نہیں ۔

فائدہ :۔ دیکھئے صاحبان کہاں تک متعصبی ہے ۔

مسئلہ :۔ شیعہ کے نزدیک جو فوت ہو جائے اس کی نمازیں اجرت دے کر پڑھانی ان کے وارثوں پر واجب ہیں ۔ دیکھو ان کی پرہیزگاری زندہ تو نمازوں کی پرواہ نہیں کرتے ۔ کبھی محرم شریف کے دنوں میں یا گھوڑے کے دن پڑھ لیتے ہیں ۔ اور یہ بھی تجربہ کیا گیا ہے کہ نماز عصر تو کوئی بھی نہیں پڑھتا ۔ اور دوسری نمازیں بھی قلیل قلیل پڑھتے ہیں مگر ماں باپ فوت ہو جانے کے بعد اس کی طرف سے اولاد پر نمازیں پڑھنی واجب ہو جاتی ہیں ۔ اگر کوئی شخص نہ پڑھے تو گنہگار ہوگا ۔ مثل مشہور ہے ۔ نانی خصم کیتا دوہترے نوں چٹی ۔

فائدہ :۔ شیعوں کی پرہیزگاری تو دیکھو ۔ اوّل تو شیعہ کی مسجد ہی کہیں قلیل ملتی ہے ۔ کیونکہ شیعہ کی مسجدوں کے ساتھ بھی خاص دشمنی ہے ۔ اس واسطے کہ حضرت علیؓ مسجد ہی میں شہید ہوئے تھے اسی لئے مسجد کو قتل گاہ کہتے ہیں ۔ اگر کہیں شیعہ کی ہے بھی تو وہ بھی غیر آباد ویران ۔ اور مُردوں کی نمازیں زندوں پر واجب ہیں ۔ اور یہ بھی محض زبانی ہی پلا ہے عمل میں کچھ نہیں لاتے تجربہ ہے اپنی نمازیں تو ادا کر نہیں سکتے دوسروں کی قضائیں بھلا کب ادا کرتے ہوں گے ۔

مسئلہ :۔ ہم سنت اہل جماعت کے نزدیک میت کو غسل دیتے وقت مثل قبر کے جانب جنوب سر اور جانب شمال پاؤں کر کے غسل دیا جاتا ہے ۔ اور شیعہ اس کے برخلاف یعنی کعبہ شریف کی طرف پاؤں اور مشرق کو سر کر کے میت کو غسل دیتے ہیں ۔

مسئلہ :۔ ہم سنت اہل جماعت کے نزدیک کفن دو چادریں اور ایک کفنی اور تہبند اور قدرے خوشبو کے میت مرد کو اور کسی بات کی ضرورت نہیں ۔ مگر شیعہ بسبب تعصبی کے میت کے سر پر دستار جو کم سے کم چار گرہ چوڑی ہوتی ہے باندھتے ہیں ۔ اور چادریں اور پگڑی بھی ہونی چاہیئں ۔ اگر بسبب مجبوری یعنی فلس کا

۔۔۔ اور میت کے اندگرد بہت سی روئی جمع کرتے ہیں۔ اور دو لکڑیاں انار کھجور یا بیری کی ہونی ۔۔۔ شریف لکھ کر روئی لپیٹ کر اس میت کی دونوں بغلوں میں اور کافور کم سے کم ایک چھٹانک بھر میت کے ۔۔۔ ں کر دیتے ہیں۔

مسئلہ :۔ ہم سنت اہل جماعت کے نزدیک لڑکا لڑکی فوت کا جنازہ فرض کفایہ ہے۔ مگر شیعہ کے نزدیک پانچ چھ ۔۔۔ لڑکا لڑکی کی موت ہو جائے تو اس کا جنازہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بغیر جنازہ کے ہی دفن کر دیتے ہیں۔ پھر ہمارا سنت ۔۔۔ ت اور شیعہ کے جنازہ میں بھی بڑا فرق ہے۔ کئی طرح کی مخالفت کرتے ہیں۔

مسئلہ :۔ ہمارے نزدیک امام مہدی پیدا ہونے والے ہیں۔ اور شیعہ کے نزدیک امام مہدی پیدا ہو کر غار سر من ۔۔۔ ئے میں چھپ کر بیٹھ رہے ہیں۔ اور قرب قیامت نکلیں گے۔

مسئلہ :۔ ہمارے نزدیک زکوٰۃ کا چالیسواں حصہ اپنے مال میں سے نکال کر غریب مسکین فقیر فرضائی غلام قیدی ۔۔۔ رہ حاجت مند کو دے دینا چاہیئے۔ اور سید کو مال زکوٰۃ اس واسطے نہیں دینا چاہیئے کہ یہ غنیوں کے مال کی میل ہوتی ہے اور سید کے شان میں کمی آتی ہے مگر شیعہ تعصبی کی وجہ سے ہر احکام میں مخالفت ہی کرتے ہیں۔ چنانچہ زکوٰۃ کا پانچواں حصہ نکال کر سید ہی کو دینا جائز سمجھتے ہیں

فائدہ :۔ یہ جو مسائل شروع مجلس سے لے کر یہاں تک لکھے گئے ہیں یہ تمام رسالہ نماز امامیہ من تصنیف سید علی حائری لاہوری محلہ شیشیاں دروازہ موچی سے لکھے گئے ہیں جس کو شک ہو وہاں سے دیکھے۔

فائدہ :۔ جس طرح ہم سنت اہل جماعت مساجد خدا کو بڑے ذوق شوق سے عالیشان بناتے ہیں۔ ہمارے تعصب سے شیعہ مسجدوں کو ویران کر کے امام واڑے بڑے ذوق شوق سے عالیشان بنوا کر اوپر جھنڈے نصب کرتے ہیں جیسا کہ عیسائی وغیرہ گرجے اور اہل ہنود گوردوارے وغیرہ بنوا کر جھنڈے لگاتے ہیں۔

نظم

تعصب معنے ظاہر حق تھیں ہو جانا انکاری ۔۔۔ بھاویں اپنے مذہب اندر ہووے ایہ گل ساری

پھر وچ مذہب دی ضد یاروں نہ ہونا اقراری ۔۔۔ نوڑے کفر ہووے ضد یاروں ایڈ ضد پیاری

بھاویں کیڈی ہووے اسو چہ رب دی بیفرمانی ۔۔۔ مُول نہ چھڈنا اسنوں ہرگز کوئی ضد شیطانی

مثلاً منہ سرسینہ پٹن منع حدیث رسولوں ۔۔۔ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَ شَقَّ الْجُيُوْبَ مسئلہ جان اصولوں

منہ سر سینہ پٹن والا ناہیں امت میری ۔۔۔ تاں میں نبیؐ اوہناں دا ہرگز کرو نہ ضد دلیری

بھی سجدہ تلاوتوں منکر ہوئے شیعہ لوگ تمامی ۔۔۔ ضد تعصب ساڈی یاروں سنتوں پھیرے جانی

سجدہ ذکر قرآن اندر ہے آیا حکم شہاناں ۔۔۔ سجدہ کرنا واجب لکھیا نبیؐ اصحاب اماماں

شیعہ منکر سجدیوں ہوگئے ضد اساڈی یاروں ۔۔۔ کرن خلافت کلام الٰہی ڈرن نہ قہر قہاروں

سنت کہن السلام علیکم ملدیاں دے تائیں ۔۔۔ ایہ طریقہ پاک نبیؐ دا جانی شک ورائیں

اہل شیعہ محروم رہن سب اس بھلے انعاموں ۔۔۔ کارن ضد عناد اساڈی منکر جان سلاموں

اہل سنت دی ضدوں ایہ تعصب دل وچہ وڑیا ۔۔۔ یا علی مدد اسلام دی جاگہ دل تھیں گھڑیا

ایہ آپس اندر کہندے عاماں اندر آکھن ناہیں ۔۔۔ جے پچھو تاں کر جاسن تقیہ کر دے تائیں

مسئلہ :۔ بعض شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے معجزہ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا معجزہ افضل

Marfat.com

اور بڑا ہے۔ کیونکہ حضرت محمد الرسول اللہ نے چاند کو دو ٹکڑے کیا تھا۔ مگر حضرت علی کرم اللہ [illegible]
کے بعد پھر واپس لا کر لوگوں کو دکھایا۔ گویا سورج کا درجہ بہ نسبت چاند کے زیادہ ہوا [illegible]
نے دیوان شیعہ مطبع نولکشور کے صفحہ تین پر لکھا ہے۔ شعر

کیا نبی نے اگر قمر دو نیم [illegible] ہوئی اشارت حیدرؓ سے رجعت خورشید

ترجمہ در نظم

مطلب ایہ ہے پاک نبیؐ نے چند دو ٹکڑے کیتا زائد اس تھیں شاہ علیؓ نے دینہہ لہنداں [illegible]

فائدہ :- درحقیقت یہ معجزہ بھی حضرت محمد الرسول اللہؐ کا ہی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت [illegible]
اللہؐ حضرت علی مرتضےٰؓ کے زانوں پر سر مبارک رکھ کر سو گئے تھے اور سورج غروب ہو گیا تھا مگر حضرت علی مرتضےٰؓ کی [illegible]
ہو گئی تھی۔ اور آپ اس غم سے بہت ہی غمناک ہو رہے تھے۔ کیونکہ آپ نے کبھی نماز قضا نہیں ہونے دی تھی۔ اور حضور [illegible]
ادب اور آپ کی بے آرامی کی وجہ سے بیدار نہ کر سکے جب حضور پاکؐ بیدار ہوئے تو دیکھا کہ حضرت علی کرم وجہہ
غمناک ہیں تو سبب دریافت کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا قربان جاؤں آپؐ پر میری نماز عصر فوت [illegible]
وقت حضور پاکؐ نے دعا مانگی اور سورج واپس آ گیا تاکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نماز گزارے۔ اگر اس کو زیادہ [illegible]
سیف سنت کلاں کو دیکھو۔

نظم

کارن ضد عناد اساڈی کرن تعصب عالی خرگوش حلال یقینی کہن حرام ایہ غلوں خالی
بعض محدث کہن کراہت حیض آندے اس تائیں پر نہیں حرام کسے نے لکھیا شیعہ باجھ روایتیں
بخاری مسلم اندر ہدیہ قبول نبیؐ اس کیتا تے ترمذی وچ لیا خرگوش خاص نبیؐ کھا لیتا
بھی ضد اساڈی یاروں ذاکر وا بڑی سب مناندے جو سنت اہل جماعت ذاکر وا بڑی ہیں رکھاندے

مسئلہ :- ہمارے تعصب کی وجہ سے شیعہ صاحب دیدار الٰہی کے بھی منکر ہیں۔ حالانکہ دیدار الٰہی کے منکر کو خود [illegible]
پاک نے اپنی کلام پاک میں فرمایا ہے۔ سورۃ کہف پارہ پندراں اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ [illegible] ترجمہ [illegible]
لوگ جو کافر ہوئے آیتیں رب اپنے کی سے اور ملاقات اپنے مولائے پاک کی سے یعنی دیدار الٰہی سے فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۔ پس نیست و نابود ہو گئے عمل ان کے بسبب انکار کرنے آیت دیدار الٰہی
نہ کھڑا کرے گا واسطے ان کے اللہ تعالیٰ دن قیامت کے ترازو یعنی ان کا نیک عمل کوئی نہ رہا۔ لائق وزن کرنے [illegible]
منکر ہونے دیدار الٰہی سے

نظم

ضد تعصب یاروں شیعہ منکر نے دیدار دوں جو وڈی عظمیٰ نعمت ہے ہر عالی نعمت تاروں
دیدار الٰہی جیسی نعمت ہور نہ کائی مالک اپنے کارن ملنا اس وچ لکھ وڈیائی
سب انعاموں افضل اعلیٰ ہے دیدار الٰہی! جنت اندر ہر اک پاوسے منکر اس گمراہی
جاہلاں دے گمراہ کرن نوں شیعہ سند بنائی جو نویں پارے اندر آیا موسیٰؑ دے حق بنائی
منگی دعا موسیٰؑ نے میںوں دیہہ دیدار الٰہی دعا منظور نہ ہوئی ہرگز دنیا اندر کائی
فانی اکھیوں ویکھن کارن طاقت مول نہ آئی جب تک رہے نہ مادہ اکھ جس تھیں ہوندے [illegible]

Marfat.com

...ے اصلی رب ملاوے — اوہ پاوے نور الٰہی تائیں ہرگز نہ جھنجلاوے
...اں نور جیہا ویکھن طاقت ناہیں — پھر کویں ایہ نور الٰہی ویکھے سمجھ کریں دل لائیں
ان ایہ اکھیں فانی ہوسن ملسن ہور جدا ہیں — اوہ پاون نور الٰہی نوں نہ دشمن پچھے جائیں
موسیٰ نے دیدار طلب سی دنیا اندر کیتا — حکم ہویا نہ ایتھے ملسی روز قیامت بیتا

چند مسائل از فقہ شیعہ برخلاف اہل سنت بسبب تعصب

مسئلہ اوّل:- استنجا سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے۔ اگرچہ استنجا کی جگہ سے کچھ پلیدی بھی مل گئی ہو

مسئلہ دوم:- آب منی و مذی پاک ہے۔ اور مذی وضو کو نہیں توڑتی۔ اور بول کے بعد جو چند قطرے آتے ہیں وہ بھی وضو نہیں توڑتے۔

مسئلہ سوم:- مرغی کی بیٹ پاک ہے۔

مسئلہ چہارم:- وضو میں تمام منہ کا دھونا فرض نہیں ہے۔

مسئلہ پنجم:- اگر شیرخوار لڑکے کا پیشاب کوئیں میں گر پڑے تو تمام پانی نکالنے سے کنواں پاک ہوگا۔

مسئلہ ششم:- نماز جنازہ کے واسطے طہارت کی کوئی شرط نہیں - خواہ جنبی کیوں نہ ہو جنازہ میں شامل نہیں ہو سکتا ہے۔ مقتدی اور امام سوا کسی عذر شرعی کے اگر منہ ہاتھ دھو کر جنازہ پڑھ لیں تو کافی ہے۔ یعنی مقتدی اور امام اگر جنبی ہوں جنازہ کے واسطے اُن کو غسل کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔

مسئلہ ہفتم:- اگر کوئی شخص نماز فرض پڑھنے کے بعد اپنے کپڑے یا بدن پر پاخانہ یا خون وغیرہ دیکھے تو نماز کو دوبارہ پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ہشتم:- عورت کے ساتھ ہر دو جانب سے صحبت کرنی جائز ہے۔ یعنی پاخانہ پیشاب کے راستے سے صحبت کرنی

فائدہ:- اگر کوئی شیعہ ان مسائل سے انکار کرے تو اپنے مذہب کی کتابیں مثلاً منتہی ابن علی - یعنی ابن عقیل جعفر طوسی وغیرہ دیکھے۔

مسئلہ نہم:- شیعہ کی نماز کھانے پینے سے فاسد نہیں ہوتی۔

فائدہ:- یہ مسئلہ بھی ہماری مخالفت اور تعصبی کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک چنے کی دال کے برابر بھی کوئی چیز نماز کی حالت میں اندر چلی جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

نظم

خاص نماز دے اندر رکھے کھادن پیون جاری — کجھ نقصان نماز نہ ہووے سنتوں مسئلہ داری
وچہ تہذیب دے لکھیا دیکھو وچہ نماز دے کوئی — بنلاں اندر عورت رکھے جے شہوت غالب ہوئی
تاں جو اپنا ذکر عورت دی فرجی نال ملاوے — اتنی منی چلے جو آسدیاں پیراں تیکر جاوے
تاں بھی اوس نماز نہ وچے خلل نہ پاوے کوئی — شیعہ مجتہداں دا اسلے وچہ اتفاق ہوئی
نہ مند تعصب یاروں متن امام قرآن رہانا — حالانکہ ایہ ظاہر ہے قرآن امام زمانہ
ناں ہے بیٹی ڈیگر خفتاں جمع نہ تا دن سارے — بہت خروج محمد مہدی اُہدے خاص پیارے
تعصب ساڈے پاؤں اندر سفر نہ قصر بتاون — یعنی سفر دے اندر پڑھن دو رکعات منع فرماون

Marfat.com

بھی فرض جمعہ تھیں منکر ہوئے مسئلہ دلوں بنایا — غائبیت وچہ امام [illegible]
بھی آکھن نقد روپیہ باجھوں واجب نہیں کوئی تاں — بھا دوہیں سونا چاندی زیور منکر [illegible]
بھی ستر عورت نوں حج دے اندر فرض نہ رکھن بھائی — ننگے بدن اوہ حج گزارن واہ ما [illegible]
بھی احرام زناجو کردا اسنوں خوف نہ کائی — بھی دو جیوار شکار کرے تے دیوے کفارت [illegible]
عورت اپنی گھنے رکھ کر ادن جے دیوے کائی — دوہاں طرفاں جائز اپنی وطی کرے جے بھائی
روزیدار جے غوطہ مارے روزہ فاسد تھیوے — تے روزہ ثابت وطی غلاموں رہندا خیال کچیے

نقل از معتبر کتاب شیعہ

فصل دربیان بیہودہ گوئیاں شیعہ از حق مسلمان اہل سنت

مسلمان کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے جیسا کہ اللہ تعالے نے اپنی پاک کلام میں فرمایا۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۔ وہ لوگ جو ایذا دیتے مسلمان مردوں عورتوں کو سوا کسی قصور کے پس تحقیق اٹھایا ان لوگوں نے بہتان اور گناہ ظاہر اور سورۃ الانعام میں تعالے نے کفار کے بتوں کو بھی گالی دینے سے منع فرمایا ہے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ فرمایا اللہ نے اے مسلمانوں تم گالی مت نکالو کافروں کے بتوں کو جن کو پکارتے ہیں سوائے خدا کے۔ اور حدیث شریف عبداللہ مسعود سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ ۔ فرمایا محمد رسول اللہ نے گالی دینا مسلمان کو بدکاری ہے۔ اور قتل کرنا مسلمان کا کفر ہے یعنی دیدہ دانستہ مسلمان کو قتل کرنیوالا کافر ہے۔

بیہودہ گوئی شیعہ اوّل

شیعہ کہتے ہیں کہ صدیق اکبرؓ و حضرت عمرؓ حضرت محمد رسول اللہ کے اندرونی دشمن تھے۔ اور خون کے پیاسے تھے۔ محمد رسول اللہ کے قتل کرنے کا ان کو موقعہ ہی نہیں ملا۔ اور دشمنی ان کی اس قرینہ سے پائی جاتی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ جنگ تبوک کے موقعہ پر اکیلے رہ گئے تھے تو باراں شخصوں نے آپ کے قتل کرنے کو پہاڑ کی غار میں گھات لگائی تھی جب انہوں نے تاڑ کر قتل کرنے کو ہتھیار اٹھائے تو حضرت حذیفہؓ نے ان کو دور کیا ورنہ آپ کو قتل کر دیتے۔ اور ان بارہ شخصوں میں صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ بھی تھے۔ نقل از حق الیقین ۔

نظم

کرو خیال جو کیڈی کچی ایہ بیہودہ گوئی! — اصل خباثت شیعہ والی ایتھوں ثابت ہوئی
دلوں ارادہ ابوبکرؓ دا جے کر ہوندا کائی — کیوں غارا ندر اس قتل نہ کیتا چھڈ دیہو گمراہی
جو اک اکلے دو نویں آہے ترکیا ہور نہ کوئی — بھی شاہ عمرؓ نوں کتنی واری فرصت ہوئی
شیعہ دی گل اوہ کوئی منے جسنوں عقل نہ رائی — ایہ بیہودہ گوئی بھی عقلوں دور [illegible]

بیہودہ گوئی دوم

کہن جو لعنت شاہ عمرؓ نوں ثابت ہے قرآنوں — ایہ شیعہ سب وڈے ظالم ڈرن نہ قہر طوفانوں

Marfat.com

... سدا کہتا ہے ! سچ کہتا ہے واللہ بجا کہتا ہے!
... میں ہے بس جو غاصب کے لئے شیعہ نہیں کہتا خدا کہتا ہے!

... ہر چند دل تو نہیں چاہتا کہ ان بیہودہ گوئیوں کو قلم بند کروں ۔ مگر بعض لوگ طرف دار شیعہ انکار کرتے ہیں ... اوصاف شیعوں میں نہیں کہ اصحاب کے حق میں بکواس بکیں یا گالیاں نکالیں یا لعنت یا دیں ۔ یہ صرف اُن پر اہل سنت طعن کی وجہ سے افترا باندھتے ہیں ۔ اسی واسطے ان طرف داروں کو مختصر طور پر دکھایا جاتا ہوں ۔

بیہودہ گوئی سوم در نظم (از نقل حق الیقین)

ام کلثوم رقیہ دونویں شاہ عثمان ویہائیاں شیعہ کہن جو پاک نبی دیاں دھیاں مول نہ آئیاں
تاں تاں تسخ کتاباں ثابت ایہ زہرا دی بھیناں ویری جو اصحاب نبی دے تنہاں جہنم وچ تھیناں

بیہودہ گوئی پنجم

ایہ بھی ہے طوفان بنایا اہل شیعہ بدکیشاں تن اصحاباں دے دل اندر رہا نفاق ہمیشاں
آکھن لکو یں پاک نبی تھیں پوجن بتاں تائیں بناہ خدا دی کیڈے کیڈے بولن جھوٹ بلائیں
صدیق عمر عثمان غنی جے ہین بت پجاری تاں پھر کویں صدیق امام بنایا نبی غفاری
تے شاہ علی کیوں مگر تنہاں دے فرض نمازاں پڑھیاں وانگ حماراں بدکرداراں شیعاں لائیاں اڑیاں
اڑیاں تھیں ہٹھ کریاں جس روز قیامت اسلے نیکاں دی بدگوئی کرے احمق لوگ سزا لے
جو ولی اللہ نوں دشمن جانے اس اللہ نال لڑائی تے اللہ نال لڑائی جہدی اوہ کیکر بچسی بھائی
مَنْ عَادَىٰ لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ حدیث آئی جو ولی میرے نوں دشمن جانے اس میرے نال لڑائی

بیہودہ گوئی ششم (رد شعر شیعہ شاعر)

شاہ علی کا سان مقرر ہے اور تینوں پر تبصرہ ہے
اس بات میں شک نہ ذرہ ہے کہو علی وصی اللہ ولی اللہ ہے

جو اُس کو وصی نہ مانے وہ راستہ سے بھولا ہے

یعنی جو شخص حضرت صدیق اکبرؓ ۔ حضرت عمر فاروقؓ ۔ حضرت عثمان غنیؓ کو دوست رکھے گا وہ نعوذ باللہ قطعی دوزخی ہے ۔ بیت ؎

جیہڑے یارا نبی دے دوست جیہڑے نادی اُہناں دیہا نوں کل عذاب جہنم والا آکھن ہوگ تنہاں نوں
... کہن قرآن شاناں دشمن ہوئے قرآنوں ! تن یاراں نوں کہن تبرہ خالی دین ایمانوں

بیہودہ گوئی ہفتم (نقل از حق الیقین)

... شیعہ کہن ... سعد جو ... سعد جا مئے ... وجہ شیعہ ... حضرت ... نہیں ...

منہ اسدے وچہ دیہہ انگوٹھی اللہ نے فرمایا — رستہ خیبر دا تاں [illegible]

دعوت رب کیتی پیراو تھے جا ول ذوورہ منگایا — تاں نبی کھیا ہیں ک اکٹے کھا [illegible]

پرشے دچوں باہر آیا ہتھ انگوٹھی والا! — حیلڈ ہتھ پچھا تا حضرت جا [illegible]

فائدہ :- اس بیہودہ گوئی شیعہ سے تین الزام شیعہ ہی پر آتے ہیں: ایک تو یہ کہ اللہ تعالے [illegible] سے پاک ہیں۔ اس کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالے بھی مثل انسانوں کے کھانا پیتا ہے جو صریح کفر ہے۔ [illegible] کرم اللہ وجہہ کا درجہ حضرت محمد الرسول اللہ سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ جو ہاتھ پردہ سے ظاہر ہوا تھا۔ [illegible] حضرت علی کو خدا ہی جانتے ہوں گے۔ تیسرا:- شیعہ نے اللہ تعالے کو بھی تقیہ کرنے کا الزام لگا دیا کہ کھانا آپ [illegible] حضرت علی کا ظاہر کیا

بیہودہ گوئی ہشتم (در نظم)

بعضے شیعہ کہن نبوت بھیجی شاہ علی نوں — جبرائیل خطا کر دتی احمد پاک نبی نوں

فائدہ :- اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو سیف سنت کلاں میں دیکھو۔

بیہودہ گوئی نہم

بعض شیعہ کی زبانی سنا گیا ہے کہ جس شخص کے سر کی درد نہ جاتی ہو۔ وہ پانچ شخصوں کے نام ایک کاغذ پر لکھ کر اس کاغذ کو سات دفعہ جوتیاں مارے تو سر کی درد جاتی رہے گی پھر کبھی نہ آوے گی۔ اور وہ پانچ شخص یہ ہیں (۱) نمرود (۲) شداد (۳) فرعون (۴) ابوبکرؓ (۵) عمرؓ

مسئلہ :- حضرت رسول پاک نے فرمایا کہ جو شخص کسی پر لعنت پاوے اگر وہ شخص لعنت کے لائق ہو تو لعنت اسی پر وارد ہوتی ہے۔ ورنہ لعنت بھیجنے والے پر واپس پڑتی ہے۔

فائدہ :- شیعہ کی بیہودہ گوئی تو بے شمار ہیں۔ مگر بسبب طوالت کے چند بیان کرکے اس مجلس کو ختم کیا جاتا ہے۔

مجلس انیسویں ۱۹

در بیان اپنے امام کے پہچاننے میں اور امام زمانہ سے کون امام مراد ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مِیْتَۃً جَاہِلِیَّۃً ط

از صحاح ستہ فرمایا جناب رسالتمآب نے جو شخص فوت ہو گیا اور اس نے اپنے زمانہ کا امام نہ پہچانا پس وہ [illegible] کی موت پر۔ اور اس حدیث سے امام زمانہ سے مراد کتاب اللہ ہے۔ یعنی وہ کتاب جو اس کے زمانہ میں ہے [illegible] اس پر عمل کرنا اور ایمان لانا فرض عین ہے۔ اور اس نے معلوم نہ کیا کہ کتب سابقہ یعنی توراۃ شریف، انجیل شریف [illegible] ہو چکی ہیں۔ اور اس نے یہ جانا کہ بعد نزول قرآن شریف کے اگر کتابیں نئی ایجاد کی جائیں۔ مثلاً گرنتھ صاحب [illegible] وغیرہ سب باطل ہیں۔

Marfat.com

…ہوا کہ قرآن کریم کا پہچاننا جو کہ امام زمانہ ہے ہر عورت مرد عاقل بالغ پر فرض عین ہے … کہ ہمارے خدائے پاک نے ہماری راہنمائی کے واسطے جو کتاب اتاری ہے اس کا کیا نام ہے اور وہ … اتاری گئی ہے وہ انسان نہیں بلکہ حیوانوں سے بھی ابتر ہے

…شیعہ کہتے ہیں کہ ہر شخص کا اعتقاد ہونا چاہیئے کہ کہیں امام زمانہ موجود ہے گو غائب ہی کیوں نہ ہو۔ اگر یہ … لائق عذاب کے ہوگا۔ اور وہ امام زمانہ سے امام محمد مہدی سمجھتے ہیں۔ اور ان کا اعتقاد ہے کہ گیارہویں امام … کے بعد حضرت امام محمد مہدی پیدا ہو کر غار سرمن رائے میں چھپے بیٹھے ہیں۔ اور سنت اہل جماعت کے نزدیک … پیدا ہونے والے ہیں۔ الخ

…ثابت ہے۔ حاصل کلام جو قرآن مجید سب لوگوں میں روزمرہ تلاوت ہوتا ہے یہی امام زمانہ ہے۔ اور ہو سکتا ہے کیونکہ … سے ہر خاص وعام کو احکام دریافت ہو سکتے ہیں۔ اور بے شمار علوم حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور ہر ایک کو بلا واسطہ … واسطہ حق و باطل کی تمیز ہو سکتی ہے۔ اس واسطے قرآن مجید موجودہ ہی امام زمانہ کہلانے کا حقدار ہے

سوال شیعہ در نظم

شیعہ کہن امام دا ہونا ایہ کوئی لازم تاہیں ۔۔۔ جو آکھیں سب مومن یکلن مسئلے دینی تائیں
بلکہ صرف یقین کرے جو ہے امام زمانہ ۔۔۔ اپر زمین اساڈے کارن ہے درکار ایمانہ
سارے پنج اصول شیعوں دے اندر دینے بھائی ۔۔۔ توحید رسالت عدل قیامت اتے امامت آئی
یعنی ہن زمیں دے اندر اوپر ہے خلیفہ بھائی ۔۔۔ کرنا صرف یقین فرض ہے ہور نہیں گل کائی!

جواب اوّل :- یہ امر منظور کرنے کے قابل نہیں۔ کیونکہ شیعہ نے جو دلائل اپنی کتابوں سے پیش کئے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کی ضرورت اس لئے ہے کہ اس سے مسائل مشکل دریافت کئے جائیں۔ اور اختلاف دور کئے جائیں پس امام اگر بالفرض موجود ہو مگر اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہو، یعنی مسائل وغیرہ دریافت نہ کر سکیں تو اس کا ہونا نہ ہونے کے قابل ہے … اس کی تصدیق سے کوئی فائدہ نہیں۔

جواب دوم :- اس وقت امام زمانہ کا ظاہر ہونا ضروری تھا اس لئے کہ مرزا قادیانی نے دعوٰے امامت کیا ہوا ہے۔ اور لوگ اس کا مذہب اختیار کر رہے ہیں۔ اگر امام محمد مہدی پیدا ہو کر غار سرمن میں کہیں چھپے ہوئے ہیں تو اس سے مخلوقات کو کیا فائدہ کہ لوگ اس کی موجودگی میں دن بدن گمراہ ہو رہے ہیں

جواب تیسرا :- اصول دینی۔ یعنی وضو نماز روزہ حج زکوٰۃ نکاح طلاق غسل میت نماز جنازہ توحید رسالت وغیرہ … شیعہ کے مطابق بگڑا ہوا ہے۔ اگر بالفرض امام زمانہ یعنی امام مہدی موجود ہوں۔ مگر اس بگڑے ہوئے اصول دینی کی … درستی نہیں کرتے تو نعوذ باللہ وہ گنہگار ہوئے۔ کیونکہ خود اپنی آنکھوں سے مخلوقات کو گمراہ ہوتے دیکھ کر … اور رہنمائی نہیں فرماتے۔ حاصل کلام امام زمانہ سے قرآن مجید مراد ہے۔ جس سے یہ تمام فائدے … ہیں …

…در نظم :-

شیعہ کہن جو ایسیں حدیثوں مسلم تھیوے بھائی ۔۔۔ امام زمانہ طرف زمانے ہے اضافت آئی
… بدل دا جت تا چلنے کل تو کائی! ۔۔۔ کتاب نہ بدلے کویں کتاب امام زمانہ آئی

Marfat.com

جواب

سنوں جواب جو ہر زمانے کتاب بھی ہدایت آئی — زمانے اسرائیل توراث امام
اتنے زمانے نصاریٰ دے امام انجیل نوں جانی — ایس زمانے وچہ قرآن مجید امام
جیوں کر اللہ نے فرمایا واضح کر سمجھاوان — او جہڑا جاندیاں نائیں بھائیو سنو سوال
وچہ سورۃ احقاف دے چھبی وچہ سیپارے — جیکر ہیں توں مومن بھائی منیں نال

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتَابُ مُوْسٰى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ط جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے کتاب موسیٰ یعنی توراث امام زمانہ اور رحمت تھی۔ یعنی لوگوں کو اللہ کی طرف سے سیدھا راستہ دکھاتی تھی مُصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ط ترجمہ۔ اور یہ کتاب یعنی قرآن کرتی ہے عربی زبان میں تاکہ ڈرا وے ظالموں کو اور خوشخبری دیوے نیکوکاروں کو امام زمانہ ہوکر۔

نوٹ :- جس کو اس مسئلہ کو زیادہ دیکھنے کی ضرورت ہو وہ فتاویٰ عزیزی جلد دوم صفحہ ملاحظہ ہو۔ ایک اور آیت بھی اس مضمون کی پارہ بارہ سورۃ ہود میں آئی ہے اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتَابُ مُوْسٰى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ط اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ط الغرض موسیٰ علیہ السلام کے باراں نقیب جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے پارہ چھ میں ارشاد فرمایا وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ط اور اللہ تعالیٰ نے عہد بنی اسرائیل سے اور کھڑے کئے اللہ تعالیٰ نے بارہ سردار ان میں سے۔ اور ان سرداروں کے لئے موسیٰ علیہ السلام امام زمانہ توراث تھی۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے بعد باراں حواریوں کے لئے انجیل شریف تھی۔

فائدہ :- باراں نقیب موسیٰ علیہ السلام کے اور باراں حواری عیسیٰ علیہ السلام کے موافق اپنے امام زمانہ وانجیل کے عمل کرتے رہے۔ ویسے ہی امت محمدیہ کے لئے باراں امام یا خلیفے ہیں كَمَا قَالَ النَّبِيُّ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا وَّلَهُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً ط جیسا کہ فرمایا حضرت رسول پاک نے ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا اس وقت اس امت میں باراں ولی یا امیر اور بعض روایت میں خلیفہ بھی آیا ہے نہ ہو جاویں۔ اور وہ خلیفے یا امام تمام قریشی ہوں گے۔ اگر اس حدیث سے اہل بیت مراد ہوتے تو اس طرح فرمایا ہوتا۔ كُلُّهُمْ مِنْ عِتْرَتِيْ یعنی تمام امام میرے گھر سے یا فرمایا ہوتا كُلُّهُمْ مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَةَ یعنی تمام خلیفے حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ہوں گے۔ یا فرمایا ہوتا كُلُّهُمْ مِنَ الْحَسَنَيْنِ۔ یعنی سب کے سب خلیفے امام حسنؓ حسینؓ کی اولاد سے ہوں گے۔

فائدہ :- پس واضح ہو کہ اس امر میں ذکر عام ہے۔ اس میں کسی کی تخصیص نہیں پائی جاتی۔ اور جن کو شیعہ امام مانتے ہیں ہم سنت اہل جماعت بھی ان کو امام ہی مانتے ہیں جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ امام اوّل :- حضرت علی شیر خدا حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام دوّم :- حضرت حسنؓ بن علیؓ۔ امام سوّم :- حضرت حسینؓ بن علیؓ۔ امام چہارم حضرت زین العابدینؓ بن حسینؓ۔ امام پنجم :- حضرت امام باقرؓ بن زین العابدینؓ امام ششم :- حضرت امام جعفرؓ امام ہفتم۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؓ بن جعفر صادقؓ۔ امام ہشتم۔ حضرت امام علی موسیٰ رضاؓ بن موسیٰ کاظمؓ امام نہم امام محمد تقیؓ بن موسیٰ رضاؓ۔ امام دہم۔ حضرت امام علی نقیؓ بن محمد تقیؓ۔ امام گیارھویں :- حضرت امام حسن عسکریؓ امام بارھویں امام :- محمد مہدیؓ ہونے والے ہیں۔ جن کے والدین کا نام گرامی عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ

Marfat.com

...ں کی اولاد سے ہوں گے

نظم

ون ... حسن نوں یک دن ویکھ الایا — ایہ بیٹا میرا سید ہے جویں پاک نبیؐ فرمایا
... وچ ... شخص ہوسی یک نام محمدؐ والا — خو اسدی جویں خوبیؐ دی صورت دا متوالا
... ے ذہن تامی مہدیؑ اسنوں جانوں — باپ دا نام عبداللہ مائی آمنہ اسدی جانوں
... قرعہ دستی جتاں اُسدا چاہیے — بولن لگا اٹک کر بولے پٹاں نے ہتھ مارے
... ے مہدی دعوے کرسن بہت دیوانے — مہدی مول نہ اوہ جو کرے خلاف زمانے
... کرے خلاف قرآن جو ہے امام زمانہ — نہ اوس امام پچھانوں اوہ ہے جاہل شخص دیوانہ

... ۔ ان تینوں اماموں کے سوا یعنی حضرت علیؓ و حضرت حسنؓ و حضرت محمد مہدیؑ جو قرب قیامت ہوں گے امام حضرت حسینؓ سے لے کر امام حسن عسکریؒ تک باطنی امام ہیں۔ اور سنت اہل جماعت کے نزدیک باراں امام ... خلافت دینی دنیاوی حاصل تھی۔ اور امام زمانہ کے مطابق یعنی قرآن مجید کے مطابق فیصلے کرتے تھے وہ یہ ہیں ... اول :۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ امام دوئم :۔ حضرت عمر فاروقؓ۔ امام سوئم (۳) ۔ حضرت عثمان غنیؓ۔ امام ... چہارم :۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ امام پنجم (۵) :۔ حضرت امام حسنؓ۔ امام ششم (۶) حضرت امیر معاویہؓ امام ہفتم (۷) ... ابن زبیرؓ امام ہشتم :۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ۔ امام نہم :۔ حضرت مہتدیؒ امام دہم :۔ حضرت طاہری ... ۔ یہ دس امام گذر چکے ہیں اور دو امام حضرت عبداللہ اور حضرت محمد مہدیؑ ہونے والے ہیں۔ اور یہ عنقریب ... ت ہوں گے۔

مسئلہ :۔ حدیث جو حضرت عمر فاروقؓ نے فرمائی ہے قَالَ النَّبِیُّ مَنْ مَاتَ وَلَیْسَ فِیْ عُنُقِہٖ بَیْعَۃُ الْاِمَامِ ... مَاتَ مِیْتَۃً جَاہِلِیَّۃً ؕ ۔ ترجمہ : یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو شخص فوت ہوگیا۔ اور اس کی گردن ... امام کی بیعت نہ تھی۔ یعنی اُس نے اپنے وقت کے امام کی بیعت نہ کی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

... ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب امام کی حل عقدہ کے اتفاق سے مقرر ہو جائے اور وہ عادل بھی ہو۔ اور اس کا تمام ... بھی پیدا ہو جائے تو اس کے بیعت کرنے میں دیر کرنی جائز نہیں۔ الحاصل یہ تمام ظاہری اور باطنی امام ہوئے ہیں۔ ماتحت ... زمانے کے ہوتے ہیں اور جو دو امام ہوں گے وہ بھی اس قرآن مجید امام زمانہ کے ماتحت ہی ہوں گے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ ... کے بارہ نقیب اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ حواری ماتحت امام زمانہ توراۃ و انجیل شریف کے ہوئے تھے جیسا کہ ... تعالےٰ نے وَمِنْ قَبْلِہٖ کِتٰبُ مُوْسٰٓی اِمَامًا وَّرَحْمَۃً ؕ وَھٰذَا کِتٰبٌ ۔ ترجمہ : یعنی پہلے اس کتاب ... کتاب موسیٰ علیہ السلام کی جو امام زمانہ اور ان لوگوں کے واسطے جو اس زمانہ میں تھے رحمت تھی۔ اور یہ کتاب ... امام زمانہ اور اُمت محمدیہ کے واسطے رحمت ہے۔

*

Marfat.com

شجرہ منظومہ حضرت ...

هزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب — ہنوز نام ...

بخشدے یارب مجھے اپنی سخا کے واسطے — رحم ...

صدق دے یارب مجھے صدیق اکبرؓ کیلئے — فقر دے سلمان ...

حضرت قاسمؒ کا صدقہ میری بگڑی کو بنا — حضرت جعفرؒ کا صدقہ ...

رکھ مجھے با عافیت بہر جناب بایزیدؒ — بوالحسنؒ کا واسطہ دے مجھکو ...

بو علیؒ کا واسطہ کر دے میری مشکل کو حل — دے مجھے علم طریقت ...

بہر یوسفؒ قید غم سے دہر میں آزاد کر — عبد خالقؒ کیلئے عقبےٰ میں ...

حضرت عارفؒ کے صدقے میں مجھے عرفان دے — حضرت محمودؒ کا صدقہ مجھے ایمان دے

واسطہ خواجہ علیؒ کا فقر درویشانہ دے — واسطہ بابا سماسیؒ کا دل دیوانہ دے

اے خدا بہر جناب شیر حق میر کلالؒ — حرص دنیا کو میرے تنجانہ دل سے دے ...

دے مجھے صبر و رضا صدقہ بہاؤالدینؒ کا — کر مجھے صحت عطا صدقہ علاء الدینؒ ...

دے میرے دل کو سکوں یعقوب چرخیؒ کی طفیل — حضرت احرارؒ کے صدقہ میں دھو دے دل ...

حضرت زاہدؒ کے صدقے میں مجھے زاہد بنا — حضرت درویشؒ کے صدقے میں دے فقر ...

خواجہ امکنگیؒ کا صدقہ داغ عصیاں کو مٹا — حضرت باقیؒ کا صدقہ دے بقا بعد الفنا

شیخ احمدؒ کے لئے غیروں کی منت سے بچا — صرف اپنا ہی مجھے محتاج رکھ اے ...

کھول دے دل کی کلی بہر سعیدؒ نامدار — تا کہ میرے گلشن امید میں ...

حضرت معصومؒ کا صدقہ دکھا کوئے رسول — بس رہی ہے جس میں اب تک ...

اے خدا بہر جناب خواجہ حنفیؒ پارسا — وقت آخر نزع کی تکلیف سے ...

واسطہ خواجہ ذکیؒ کا اپنی الفت کر عطا — بخشدے شیخ محمد ...

واسطہ خواجہ زمانؒ کا دے مجھے ذوق فنا — بہر احمد ...

اے خدا بہر جناب خواجہ حاجی شہ حسینؒ — دے میرے ...

واسطہ عبداللہ الملک ارحمنی بس اسا کر مجھے ایمان اور توحید کی دولت عطا

Marfat.com

[illegible] ۔۔۔ اہل اما [illegible]

[illegible] جہاں میں مجھکو اے میرے خدا

[illegible] علم و حیا رزق و شفا صبر و غنا

[illegible] نام کا ۔۔۔ جو ہمیشہ تیری محبوبی کے گن گاتا رہا

[illegible] کے دل حسرت زدہ ۔۔۔ شر قہد اب جس کے باعث لوگ کا شانہ ہے

اے [illegible] نام پیارا ہے ترے محبوب کا ۔۔۔ حضرت شیر محمدؒ صاحب جود و سخا

قطب دوران شیخ عالم ہادی اہل صفا ۔۔۔ نائب شمس الضحےٰ بدر الدجےٰ صدر العلےٰ

اے خدا صدقہ میاں صاحبؒ کے نام پاک کا ۔۔۔ حشر میں ہم عاصیوں کو ظلِ رحمت میں چھپا

اے خدا صدقے میں ان ناموں کے دل کو شاد کر
کفر کو برباد کر اسلام کو آباد کر

ختم شد

بسم الله الرحمٰن الرحيم

بارك الله لنا ولكم في القرآن الكريم ونفعنا وإياكم بالآيٰت والذكر الحكيم إنه تعالى جواد كريم ملك بر رؤف رحيم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ونشهد أن محمدا عبده ورسوله إن الله وملئكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما۔ اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد وعلى جميع الأنبياء والمرسلين وعلى الملئكة المقربين وعلى عباد الله الصٰلحين برحمتك يا أرحم الراحمين سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر ولله الحمد

Marfat.com

چند مشہور بزرگان دین کی وفات کا ذکر خیر

نام بزرگان دین	نام ماہ	تاریخ	روز	مزار مبارک کون سے شہر
حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ	محرم شریف	۱۰	جمعہ شریف	دھڑ مبارک کربلا معلّٰی اور سر مبارک حضرت
"	"	"	"	کے ساتھ جنت البقیع میں
حضرت امام زین العابدینؓ	[illegible]	۱۲	شنبہ	مدینہ منورہ جنت البقیع
حضرت امام عسکری رحمۃ اللہ علیہ	"	۲۲	یکشنبہ	نجف شریف
حضرت امام علی موسیٰ رضاؒ	صفر المظفر	[illegible]		مشہد
حضرت امام محمدؒ	"	۲۲	دوشنبہ	
حضرت امام محمد باقرؒ	"	۲۳		مدینہ منورہ
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ	"	۲۸	سہ شنبہ	سرہند شریف (ہندوستان)
حضرت امام موسیٰ رضاؒ	"	۲۹		مشہد
حضرت خواجہ بہاؤ الدینؒ نقشبند	ربیع الاول	۲	دوشنبہ	مدینہ منورہ
حضرت امام حسنؓ	"	۱۲		مدینہ منورہ
حضرت امام شافعیؒ	رجب شریف	۱		مصر
حضرت امیر معاویہؓ	"	۴		شام
حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ	"	۶	یکشنبہ	اجمیر شریف
حضرت ابن عباسؓ	"	۷		طائف شریف
حضرت امام موسیٰ کاظمؒ	"	۲۵		بغداد شریف
حضرت جنید بغدادی	"	۲۷		بغداد شریف

Marfat.com

چند مشہور بزرگان دین کی وفات کا ذکر خیر

نام بزرگان دین	نام ماہ	تاریخ	روز	مزار مبارک کون سے شہر
حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ	محرم شریف	۱۰	جمعہ شریف	دھڑ مبارک کربلا معلیٰ اور سر مبارک [illegible]
"	"	"	"	کے ساتھ جنت البقیع میں
حضرت امام زین العابدینؓ	[illegible]	۱۲	شنبہ	مدینہ منورہ جنت البقیع
حضرت امام عسکری رحمۃ اللہ علیہ	"	۲۲	یکشنبہ	نجف شریف
حضرت امام علی موسیٰ رضاؒ	صفر المظفر	[illegible]		مشہد
حضرت امام محمدؒ	"	۲۲	دوشنبہ	
حضرت امام محمد باقرؒ	"	۲۳		مدینہ منورہ
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ	"	۲۸	سہ شنبہ	سرہند شریف (ہندوستان)
حضرت امام موسیٰ رضاؒ	"	۲۹		مشہد
حضرت خواجہ بہاؤ الدینؒ نقشبند	ربیع الاول	۲	دوشنبہ	مدینہ منورہ
حضرت امام حسنؓ	"	۱۲		مدینہ منورہ
حضرت امام شافعیؒ	رجب شریف	۱		مصر
حضرت امیر معاویہؓ	"	۴		شام
حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ	"	۶	یکشنبہ	اجمیر شریف
حضرت ابن عباسؓ	"	۷		طائف شریف
حضرت امام موسیٰ کاظمؒ	"	۲۵		بغداد شریف
حضرت جنید بغدادی	"	۲۷		بغداد شریف

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

59852

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

دیباچہ

حمد خدا و نعت محمد مصطفےٰ و صفت چار یار احمد مجتبےٰ و اوصاف بندگان خدا و مذمت فرقہ ہائے گمراہ

نظم

تُوں ہر اعلےٰ تھیں اعلےٰ اعلےٰ نیز اشان نرالا — تے ہر مندے تھیں مندا مندا مشرک شخص منہ کالا

تُوں ہر واحد تھیں واحد واحد تیری ذات نیاری — تے ہر ابتر تھیں ابتر ابتر کافر مشرک پاجی

بھی ہر عمدہ تھیں عمدہ عمدہ پاک محمدؐ آیا — تے ہر گندے تھیں گندا گندا جو اس نال انکار لیایا

بھی ہر چنگی تھیں چنگی چنگی اُمت احمدؐ آئی — خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ جس وچ قرآن گواہی

چارے یار نبی دے پیارے چارے رب دے لال — صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ غنی ہور حیدرؓ ذوالجلال

جہاں خلیفیاں حق خلافت کیتا [illegible] — نہ کرے عداوت نال تنہاں کوئی گمراہ شخص جنڈال

آلؓ اصحابؓ محمدؐ تے ہیں لکھ بار درود [illegible] — برکت رحمت رب دی ہو کل مومن مرد نساں داں

یارب کرم کریں کرکے سیدھے راہ چلائیں — دوست یار پیارے تیرے گزرے جنہیں راہیں

نویاں مذہباں کنوں بچائیں کرکے فضل غفاری — بہتّر فرقیوں رکھ کنارے جو نے فرقے ناری

سنت اہل جماعت دے عقاید اندر کھیں سائیں — [illegible] کہیا محمدؐ غیراں کنوں بچائیں

اسماعیل فقیر نمانا منگے نت دعائیں — [illegible] ناں دوستاں سنگ حبیبؐ ملائیں

۱؎ اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو مجلس دوم میں دیکھو۔

Marfat.com